

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد اول ○ حصہ چہارم

کتاب الصواع	کتاب السلم	کتاب الشفاعة	کتاب الاجازة
کتاب الحوائیہ	کتاب الوصایہ	کتاب المسافرة	کتاب فی الخصومات
کتاب فی اللغات	کتاب الہدیہ	کتاب الزعم	کتاب المسکات
کتاب الشہادۃ	کتاب الصلح	کتاب الشروط	کتاب فی العظائم والغضب

دفتر اشاعت  
کراچی پاکستان 22133-22134

دار الاشاعت

شیخ الاسلام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن عیسیٰ بن عقیل  
۴۲۴۵  
امادیت معارف نوی علیٰ اعلیٰ لم کاند بہار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحیح البخاری

جلد اول

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن عیسیٰ بن عقیل  
زید و شیخ  
مولانا ظہور الباری عظمیٰ حاصل دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت  
طباعت بیکل پبلک پریس اسلام آباد، کراچی  
ناشر:- دارالاشاعت کراچی

ترجمہ کے ذمہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی  
مکتبہ دارالعلوم - کورنگی - کراچی  
ادارۃ المعارف کورنگی - کراچی  
ادارہ اسلامیات علیہ انارکلی، لاہور

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۹۲۳	بس نے کمائی کے ذرائع کو {	۱۲۸۲						
	اجمیت مذہبی							
۹۲۴	خشکی کی تجارت	۱۲۸۳						
"	تجارت کے لئے ٹکڑے	۱۲۸۴						
۹۲۵	بحری تجارت	۱۲۸۵						
"	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۲۸۶						
۹۲۶	اپنی پاک کمائی سے خرچ کر دے	۱۲۸۷						
"	جو روزی میں کٹاؤں چاہتا ہو	۱۲۸۸						
۹۲۷	آپ ادھار خرید لیتے تھے	۱۲۸۹						
"	اپنے ہاتھ سے کماتا اور کام کرنا	۱۲۹۰						
۹۲۸	خرید و فروخت کے وقت نرمی	۱۲۹۱						
"	جس نے کھائے کھاتے کو مہلت دی	۱۲۹۲						
"	جس نے تنگ دست کو مہلت دی	۱۲۹۳						
۹۲۹	جب خرید و فروخت کرنے والوں {	۱۲۹۴						
۹۳۰	عفت قسم کی کھجور ملا کر بیچی	۱۲۹۵						
"	دعاؤں سے مشقِ احادیث	۱۲۹۶						
"	بیچتے وقت جھوٹ بولنے الخ	۱۲۹۷						
۹۳۱	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۲۹۸						
"	سود خور، اس کا گواہ اور کیجئے	۱۲۹۹						
۹۳۲	سود دینے والا	۱۳۰۰						
۹۳۳	اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے	۱۳۰۱						
"	بیچتے وقت قسم کھانا پائیدہ ہے	۱۳۰۲						
"	سنار کے پیشے سے متعلق احادیث	۱۳۰۳	۹۱۵	کتاب البیوع				
۹۳۴	کاریگر اور نوہار کا ذکر	۱۳۰۴	۹۱۶	{ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور اس کے	۱۲۷۶			
"	درزی کا ذکر	۱۳۰۵		متعلق احادیث				
"	نوربات کا ذکر	۱۳۰۶	۹۱۹	حلال و حرام ظاہر ہے	۱۲۷۷			
۹۳۵	براصحی	۱۳۰۷	۹۲۰	شبہات کی تفسیر	۱۲۷۸			
۹۳۶	ضرورت کی چیزیں خود خریدنا	۱۳۰۸		شبہ کی چیزوں سے پرہیز کئے	۱۲۷۹			
۹۳۷	گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری	۱۳۰۹	۹۲۲	{ بانی سے متعلق				
۹۳۸	دور جاہلیت کے وہ بازار جہاں {	۱۳۱۰	۹۲۳	جن کے نزدیک دوسرے وغیرہ	۱۲۸۰			
۹۳۹	اسلام کے بعد بھی خرید و فروخت ہوئی			شبہات میں سے نہیں ہیں				
۹۴۰	خارش زدہ یا مرنے والی خریدنا	۱۳۱۱	۹۲۴	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۲۸۱			



باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۳۱۲	فتنہ و فساد کے زمانہ میں ہتھیار کی فروخت	۹۴۰	۱۳۳۲	جب کوئی سامان یا جانور خریدے پھر اسے بیچنے والے ہی کے الحظ	۹۵۵	۱۳۵۵	چاندی، سونے کے بدلہ میں نقد بیچنا	۹۴۰
۱۳۱۳	عطر فروکش اور مشک فروش	"	۱۳۳۳	کوئی اپنے بھائی کی بیوی میں	۱۳۵۷	۱۳۵۶	سونہ چاندی کے بدلہ میں نقد بیچنا	۹۴۱
۱۳۱۴	پھینکا لگانے والے کا ذکر	۹۴۱		داخلت نہ کرے	۹۵۶	۱۳۵۸	بیع مزاجہ	"
۱۳۱۵	ان کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے کر دے	"	۱۳۳۴	نیلان	۹۵۷	۱۳۵۹	درخت پر پھل سونے اور چاندی کے بدلہ بیچنا	۹۴۲
۱۳۱۶	سامان کے مالک کو قیمت بتین کر کے کا زیادہ حق ہے	۹۴۲	۱۳۳۵	خشب	۹۵۷	۱۳۶۰	پھلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا	۹۴۳
۱۳۱۷	اختیار کب تک صحیح ہوگا؟	"	۱۳۳۶	دھوکے کی بیع اور حلی کے حلی کی بیع	۹۵۸	۱۳۶۱	کھجور کے باغ قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا	۹۴۴
۱۳۱۸	اگر اختیار کے لیے کسی وقت کا قین نہ کیا تو بیع باطل ہوگی؟	۹۴۳	۱۳۳۷	بیع مایہ	۹۵۹	۱۳۶۲	اگر کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچ دیے	"
۱۳۱۹	جب تک خریدنے اور بیچنے والے چاہوں اختیار باقی رہتا ہے	۹۴۴	۱۳۳۸	بیچنے والے کو تنہیہ	"	۱۳۶۳	میتین کے فرض پر غلط خریدنا	"
۱۳۲۰	اگر بیع کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کو پسند کیا تو بیع نافذ ہوگی	۹۴۵	۱۳۳۹	اگر چاہے تو ممرۃ کو واپس کر سکتا ہے	۹۶۱	۱۳۶۴	اگر کوئی کھجور، اس سے اچھو کھجور کے بدلہ میں بیچنا چاہے؟	۹۴۵
۱۳۲۱	اگر بائع کے لیے اختیار باقی رکھا تو بیع نافذ ہو سکے گی؟	"	۱۳۴۰	ذاتی غلام کی بیع	۹۶۲	۱۳۶۵	جس نے تائید کئے ہوئے کھجور کے درخت بیچے؟	"
۱۳۲۲	ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور جدا ہونے سے پہلے ہلکی کو بہرہ کوئی خرید و فروخت میں دھوکہ دینا	۹۴۶	۱۳۴۱	کیا شہری، بدوی کا سامان بیچ سکتا ہے	۹۶۳	۱۳۶۶	کھیتی کو غلہ کے بدلہ تاپ کر بیچنا	۹۴۸
۱۳۲۳	غیر پسندیدہ ہے	۹۴۷	۱۳۴۲	جنھوں نے اسے کر دہ کھیا الحظ	۹۶۴	۱۳۶۷	کھجور کے درخت کی بیع	"
۱۳۲۴	بازاروں کا ذکر	۹۴۸	۱۳۴۳	کوئی شہری کسی دیہاتی کو دالی نہ کرے	۹۶۵	۱۳۶۸	بیع غنہ	۹۴۹
۱۳۲۵	بازار میں ضرور فیل پڑنا پسندیدگی	۹۴۹	۱۳۴۴	تجارتی قاتلوں کی پیشوائی کی ممانعت	۹۶۶	۱۳۶۹	جوار کی بیع اور اس کا کھانا	"
۱۳۲۶	ناچنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر	۹۵۰	۱۳۴۵	مقام پیشوائی کی حد	۹۶۷	۱۳۷۰	جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجارہ الحظ	"
۱۳۲۷	تاپ تولی کا استحباب	۹۵۱	۱۳۴۶	جب کسی نے بیع میں ایسی شرطیں جو جائز نہیں تھیں	"	۱۳۷۱	کاروبار کے شرکاء کی باہم خرید و فروخت	"
۱۳۲۸	آپ کے صاع اور دہ کی برکت	۹۵۲	۱۳۴۷	کھجور کی بیع کھجور کے بدلہ	۹۶۸	۱۳۷۲	مشترک زمین، گھر اور سامان کی بیع جو تقسیم نہ ہوئے ہوں	۹۵۱
۱۳۲۹	غلہ بیچنے اور ذخیرہ کرنے کے مستحق احادیث	۹۵۳	۱۳۴۸	زیب کی بیع زیب کے بدلہ میں اور غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں	"	۱۳۷۳	جن کی اجازت کے بغیر چیز خریدی اور پھر وہ راضی ہو گیا	۹۵۲
۱۳۳۰	غلہ کا اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے	۹۵۴	۱۳۴۹	جو کے بدلہ جو کی بیع	۹۶۹	۱۳۷۴	مشترک اور دارالحکومت یا شہر کے کے ساتھ خرید و فروخت	۹۵۳
۱۳۳۱	جن کے نزدیک شلہ ہے کہ اگر کوئی شخص غلہ قینہ سے خریدے الحظ	"	۱۳۵۰	سونے کی بیع سونے کے بدلہ میں	۹۷۰	۱۳۷۵	حربی سے غلام خریدنا وغیرہ	۹۵۴
			۱۳۵۱	چاندی کی بیع چاندی کے بدلہ میں	"			
			۱۳۵۲	دیار کو دیار کے بدلہ میں اور چاندی	"			

صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب	صفحہ	مضامین	باب
۱۰۱۱	زائید کی کمائی اور باندی کی کمائی	۱۳۴۸	۹۹۹	کون پڑوسی زیادہ قریب ہے؟	۱۳۹۸	۹۸۶	دباقت سے پہلے مردار کی کھال	۱۳۷۶
۱۰۱۲	فری جنتی پر اجرت	۱۳۱۹	۱۰۰۰	نواں پارہ	"	"	سور کا مار ڈالنا	۱۳۷۷
"	دین اجارہ پر لی پھر فریقین میں سے ایک کا انتقال ہو گیا؟	۱۳۲۰	"	کتاب الاحارک	۱۳۹۹	۹۸۷	مردار کی چربی پگھلائی جائے؟ اور نہ اس کا دودھ بیجا جائے؟	۱۳۷۸
"	کتاب الحوالہ	"	"	کرایہ کا ذکر	"	"	غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بننا	۱۳۷۹
۱۰۱۳	قرض کو دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی تفصیلات	۱۳۲۱	۱۰۰۱	چند قیراط کی اجرت پر کرباں پرانا	۱۳۰۰	۹۸۸	شراب کی تجارت کی حرمت	۱۳۸۰
۱۰۱۴	جب قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے؟	۱۳۲۳	۱۰۰۱	مزدور کے دقت شرکوں سے	۱۳۰۱	"	اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیجا	۱۳۸۱
"	میث کا قرض اگر کسی کی طرف منتقل کیا جائے؟	۱۳۲۳	۱۰۰۲	مزدوری لینا	۱۳۰۲	"	غلام کی اور کسی جانور کی جانور کے بدلے ادھار لینا	۱۳۸۲
۱۰۱۵	قرض کے معاملہ میں کسی کی شخصی ضمانت	۱۳۲۴	"	اگر کسی مزدور سے مزدوری دقت میں تکلیف جائے	"	"	غلام کی بیع	۱۳۸۳
۱۰۱۶	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۳۲۵	۱۰۰۳	جبکہ مدت متعین اور کام کی تسبیل نہ کی گئی ہو	۱۳۰۴	۹۹۰	مدبر کی بیع	۱۳۸۴
۱۰۱۸	جو شخص کسی مرد سے قرض کا ضمانت ہو وہ رجوع نہیں کر سکتا	۱۳۲۶	"	گرتی ہوئی دیوار کو درست کرنے کا کام	۱۳۰۵	۹۹۱	کیا کسی باندی کے ساتھ استبراء رحم سے پہلے سفر کیا جاسکتا ہے؟	۱۳۸۵
۱۰۱۹	آپ کے مہرم ابو بکرؓ کو ایک مشرک کی امان	۱۳۲۷	"	آدھے دن کی مزدوری	۱۳۰۶	۹۹۲	مردار اور تہوں کی بیع	۱۳۸۶
۱۰۲۱	قرض	۱۳۲۸	۱۰۰۴	عصر تک کی مزدوری	۱۳۰۷	"	کشتے کی قیمت	۱۳۸۷
"	کتاب الحکالہ	"	"	مزدور کو مزدوری ادا نہ کرنے کا گناہ	۱۳۰۸	۹۹۳	کتاب السلم	
"	اگر کوئی مسلمان دارالحرب کے باشندے کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنائے؟	۱۳۲۹	۱۰۰۵	عصر سے رات تک کی مزدوری	۱۳۰۹	۹۹۳	بیع سلم متعین بھائے کے ساتھ	۱۳۸۸
۱۰۲۲	صرف اور وزن میں وکالت	۱۳۳۰	۱۰۰۶	جب کہ مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا ہو	۱۳۱۰	۹۹۴	بیع سلم متعین وزن کے ساتھ	۱۳۸۹
۱۰۲۳	ایک شریک کا دوسرے شریک کا وکیل ہونا	۱۳۳۱	"	جس نے اپنی بیٹی پر بوجھ اٹھانے کی مزدوری کی اور پھر اسے الحاح دلائی کی اجرت	۱۳۱۱	۹۹۵	اس شخص کی بیع سلم جس کے پاس اصل مال موجود نہ ہو	۱۳۹۰
۱۰۲۴	برکی کو مرتے دیکھ کر فریج کر دینا یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر درست کر دینا	۱۳۳۲	۱۰۰۸	کیا مسلمان دارالحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟	۱۳۱۲	۹۹۶	کھجور کی درخت پر بیع سلم	۱۳۹۱
۱۰۲۵	حاضر یا غیر حاضر کو وکیل بنانا	۱۳۳۳	۱۰۰۹	سورہ فاتر سے جھاڑ پھونک پر جو دیا جائے	۱۳۱۳	۹۹۷	بیع سلم میں ضمانت دینے والا	۱۳۹۲
"	قرض ادا کرنے کے لیے وکیل بنانا	۱۳۳۴	۱۰۱۰	غلام اور لونڈیوں کا خراج	۱۳۱۴	۹۹۸	بیع سلم میں رجس	۱۳۹۳
"	وکیل کے نام جہر جائز ہے	۱۳۳۵	۱۰۱۱	پچھتا گئے دالے کی اجرت	۱۳۱۵	"	بیع سلم متعین مدت تک کے لئے	۱۳۹۴
۱۰۳۰	کچھ دینے کے لیے کسی کو وکیل بنانا	۱۳۳۶	"	غلام کے حصول میں کسی کی گفتگو	۱۳۱۶	۹۹۹	ذبحی کے بچے جنہ تک کے لئے بیع	۱۳۹۵
							کتاب الشفعہ	
							شفعہ کا حق ان چیزوں میں ہوتا ہے جو تیسرے ہوئی ہوں الحاح شدہ کا حق رکھنے والے کے لئے بیچنے سے پہلے شہر کی پیشکش	

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۴۲۷	عورت اگر نکاح میں کم کر دی جائے	۱۰۲۷	۱۴۶۱	زمین کے مالک نے کہا میں نہیں	۱۰۲۷		حق یا کمی تختان کے لیے بانی	۱۰۵۹
۱۴۲۸	کسی نے ایک شخص کو دیل بنایا	۱۰۲۸		اس وقت تک باقی رکھوں گا	۱۰۴۲		اس کا کچھ حصہ ہو	
۱۴۲۹	پھر دیل نے کوئی چیز چھوڑ دی			جب تک نہ اچھا ہے گا			نیز قرض لینے، ادا کرنے، توثیق	
۱۴۳۰	جب تک میں نے خراب چیز بیچی	۱۰۲۹	۱۴۶۲	آپ کے اصحاب زراعت ادا	۱۰۴۳	۱۴۸۴	سے روکنے وغیرہ کا ذکر	
۱۴۳۱	وقت اور اس کی آمد و خروج	۱۰۳۰		پہلوں سے ایک دوسرے کی طرح			کسی نے کوئی چیز قرض خریدی	۱۰۶۱
۱۴۳۲	کے لیے دیل بنانا			مرو کیا کرتے تھے		۱۴۸۵	جس نے لوگوں سے مال لیا	
۱۴۳۳	حد و زمین و کثرت		۱۴۶۳	زمین کو سونے یا چاندی کے	۱۰۴۵	۱۴۸۶	قرض کی ادائیگی	
۱۴۳۴	قربانی کے اونٹوں اور ان کی	۱۰۳۱	۱۴۶۴	لگان پر دینا		۱۴۸۷	اور نہ قرض پر لینا	۱۰۶۳
۱۴۳۵	بگرنی کے لیے دیل بنانا			پر داگانے سے متعلق احادیث		۱۴۸۸	تقاضے میں نرمی	
۱۴۳۶	دیل سے کہنا کہ جہاں مناسب ہو		۱۴۶۵	کتاب المساقاۃ	۱۰۴۶	۱۴۸۹	قرض پر دی طرح ادا کرنا	
۱۴۳۷	خرچہ کر دو			پانی کا حصہ	۱۰۴۷	۱۴۹۰	قرض میں زیادہ کرنا اور نہ	۱۰۶۴
۱۴۳۸	کسی کو خزانہ وغیرہ کا دیل بنانا	۱۰۳۲	۱۴۶۶	پانی کی تقسیم		۱۴۹۱	قرض کی صدمت میں جب کھجور کھجور	
۱۴۳۹	کھیتی باڑی سے متعلق روایات		۱۴۶۷	پانی کا مالک باقی کا زیادہ	۱۰۴۹	۱۴۹۲	کے یا کوئی دوسری چیز بدلے میں	۱۰۶۵
۱۴۴۰	کھیتی کے لیے کتا پان		۱۴۶۸	حق دار ہے		۱۴۹۳	جس نے قرض سے پناہ مانگی	۱۰۶۶
۱۴۴۱	کھیتی کے لیے بیل کا استعمال	۱۰۳۳	۱۴۶۹	اپنے ملک میں کتوں کو کھدنا		۱۴۹۴	مقرر قرض کی ناجائز زکوٰۃ	
۱۴۴۲	مالک نے کہا کہ کھجور یا اس کے		۱۴۷۰	کنز کا ٹھکانہ اور اس کا فیصلہ	۱۰۵۰	۱۴۹۵	مالدار کی طرف سے مال ملنے	
۱۴۴۳	علاوہ باغ کا سارا کام قریب کر دو	۱۰۳۵	۱۴۷۱	مسافر کو پانی نہ دینے کا گناہ		۱۴۹۶	حق دانے کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے	
۱۴۴۴	کھجور اور دوسری طرح کے		۱۴۷۲	ہنر کا پانی روکنا	۱۰۵۱	۱۴۹۷	جسے دیوار قرار دیا جا چکا ہو	۱۰۶۷
۱۴۴۵	درخت کا ٹٹا		۱۴۷۳	بالائی زمین کی سیرانی	۱۰۵۲	۱۴۹۸	قرض خواہ کو ایک دودن کے	
۱۴۴۶	بالائی		۱۴۷۴	بالائی زمین کو کھنڈن تک سیراب کرنا			لے مال دینا	۱۰۶۸
۱۴۴۷	آدھی یا اس کے قریب پیداوار	۱۰۳۶	۱۴۷۵	پانی پلانے کی تفصیلات	۱۰۵۳	۱۴۹۹	دیوار کا مال بچے کو قرض خواہ	
۱۴۴۸	پر مزارعت		۱۴۷۶	جس کے نزدیک حوض اور تنگ			میں تقسیم کر دینا	
۱۴۴۹	اگر مزارعت میں سال کا تعین نہ کیا	۱۰۳۷		کا مالک ہی پانی کا حق دار ہے	۱۰۵۴	۱۵۰۰	مستین مدت تک کسی کو قرض دینا	۱۰۶۹
۱۴۵۰	بالائی		۱۴۷۷	کسی کی چراگاہ مستین نہیں		۱۵۰۱	قرض میں کمی کی سفارش	
۱۴۵۱	یہود کے ساتھ بیانی کا معاملہ	۱۰۳۸	۱۴۷۸	افسانوں اور جادوؤں کا	۱۰۵۵	۱۵۰۲	مال ضائع کرنے کی ممانعت	۱۰۷۰
۱۴۵۲	مزارعت میں جو شکلیں کردہ ہیں			بہرے پانی پینا	۱۰۵۶	۱۵۰۳	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران	۱۰۷۱
۱۴۵۳	جب کسی کے مال کی مدد سے کئی		۱۴۷۹	سوکھی کردی اور گھاس پینا			کتاب فی الخصومات	
۱۴۵۴	اجازت کیغیر کاشت کی		۱۴۸۰	قلعات اراضی	۱۰۵۸	۱۵۰۴	مقرر قرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ	۱۰۷۲
۱۴۵۵	آپ کے اصحاب کے اوقات	۱۰۳۹	۱۴۸۱	قلعات اراضی کو کھنڈ	۱۰۵۹		منتقل کرنا	
۱۴۵۶	جس نے بنجر زمین کو آباد کیا؟		۱۴۸۲	اونٹنی کو پانی کے قریب دونا		۱۵۰۵	بیوقوف کے معاملہ کو جس نے	
۱۴۵۷	بالائی	۱۰۴۰	۱۴۸۳	کسی شخص کو باغ سے گذرنے کا			تسلیم نہیں کیا	۱۰۷۳

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۵۰۶	مذہب اور مذہبی عمل کی ایک دستاویز	۱۰۷۵	۱۵۳۰	مظلوم کی مدد	۱۰۹۱	۱۵۵۵	مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھانا	۱۱۰۶
۱۵۰۷	گے بارے میں غنیمت	۱۰۷۶	۱۵۳۱	ظالم سے انتقام	"	۱۵۵۶	صلیب توڑ دی جائے گی	"
۱۵۰۸	گنہ گرو خیرالوں اور برے والوں	۱۰۷۷	۱۵۳۲	مظلوم کی طرف سے معافی	"	۱۵۵۷	کیا شراب کا مٹا کر ڈالا جاسکتا ہے؟	۱۱۰۷
۱۵۰۹	کاغذ سے نکالنا	۱۰۷۸	۱۵۳۳	ظلم و قیامت کے دن تارکینوں کی شکل میں ہوگا	۱۰۹۲	۱۵۵۸	اپنے مال کی حفاظت میں لڑنا؟	۱۱۰۸
۱۵۱۰	میت کے دھبے کا دھوئی	"	"	مظلوم کی فریاد سے بچو	"	۱۵۵۹	کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ	"
۱۵۱۱	شرارت کے اندیشے پر قید	۱۰۷۹	۱۵۳۴	کسی کا دوسرے شخص پر غلطو قضا	"	۱۵۶۰	یا کوئی اور چیز توڑ دی ہو	"
۱۵۱۲	حرم میں کسی کر بانڈنا یا قید کرنا	"	۱۵۳۵	سبب ظلم کو صاف کر دینا	۱۰۹۳	۱۵۶۱	اگر کسی کی دیر اور گرا دی	"
۱۵۱۳	مقررہ کا بھیج کرنا	۱۰۸۰	۱۵۳۶	ایک شخص نے دوسرے کو اجازت دی	"	۱۵۶۲	کھانے، زار و بار اور سامان میں شرکت	۱۱۰۹
۱۵۱۴	تفصیل کرنے کا ذکر	"	۱۵۳۷	کسی کی زمین ختم کرنے سے گناہ	۱۰۹۴	۱۵۶۳	دوسرے کے لیے حصہ کی	"
۱۵۱۵	کتاب فی القسط	"	۱۵۳۸	اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو پیچھے	"	۱۵۶۴	تقسیم کر لیں	۱۱۱۱
۱۵۱۶	جب نقد کا مالک نفائی بناؤ	"	۱۵۳۹	کی اجازت دے؟	"	۱۵۶۵	بکریوں کی تقسیم	"
۱۵۱۷	تو اسے دے دینا چاہیے	"	"	اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہوہ"	۱۰۹۵	۱۵۶۶	شرکاء کی اجازت کے بغیر کوئی بکری	۱۱۱۲
۱۵۱۸	ادب جو راستہ بھول گیا ہو	۱۰۸۱	۱۵۴۰	سخت جھگڑا ہے	"	"	ایک ساتھ کھانا	"
۱۵۱۹	بکری جو راستہ بھول گئی ہو	۱۰۸۲	۱۵۴۱	ناحق کے لیے ہونے کا گناہ	"	۱۱۱۳	<b>دسواں پارہ</b>	"
۱۵۲۰	نقد کا مالک اگر ایک سال تک	"	۱۵۴۲	جب جھگڑا کیا تو بہ زبانی پرا کرنا	۱۰۹۶	۱۵۶۷	شرکاء کے درمیان انصاف کے	"
۱۵۲۱	نہ لے تو وہ پانی پائے گا	"	۱۵۴۳	مظلوم کا بدلہ اگر اسے ظالم کا مال	"	۱۵۶۸	ساتھ بیرون کی قیمت لگانا	"
۱۵۲۲	دریا میں کسی نے ٹکڑی ڈھری پائی	۱۰۸۳	۱۵۴۴	مل جائے	"	۱۵۶۹	تقسیم میں قرعہ اندازی	"
۱۵۲۳	جو شخص راستے میں بھول پائے	"	۱۵۴۵	چرواہوں سے متعلق احادیث	۱۰۹۷	۱۵۷۰	تیم کی شرکت وارثوں کے ساتھ	۱۱۱۴
۱۵۲۴	اہل مکہ کے نقد کا اعلان	"	۱۵۴۶	کوئی شخص اپنے پرہیز کو اپنی	"	۱۵۷۱	زمین وغیرہ میں شرکت	۱۱۱۵
۱۵۲۵	موتی مالک کی اجازت کے بغیر	۱۰۸۵	۱۵۴۷	دیوار میں کھنڈی نہ ہونے کے	۱۰۹۸	۱۵۷۲	شرکاء جب تقسیم کر لیں تو انھیں	"
۱۵۲۶	نہ دوہے جائیں	"	۱۵۴۸	راستے میں شراب بہانا	"	۱۵۷۳	رجوع یا شفعہ کا حق نہیں رہتا	۱۱۱۶
۱۵۲۷	نقد کا مالک اگر سال بعد آئے؟	"	۱۵۴۹	گھروں کے سامنے کا حق	"	۱۵۷۴	سرنے چاندی اور لوہے میں اشتراک	"
۱۵۲۸	کیا نقد اٹھا لینا چاہیے؟	۱۰۸۶	۱۵۵۰	راستے کے کنویں	۱۰۹۹	۱۵۷۵	شرکاء اور ذمیوں کے ساتھ	"
۱۵۲۹	جس نے نقد کا اعلان خود کیا	"	۱۵۵۱	تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا	"	۱۵۷۶	مزارعت میں شرکت	"
۱۵۳۰	بازار	۱۰۸۷	۱۵۵۲	بالا تانے میں جھروکے	۱۱۰۰	۱۵۷۷	بکریوں کی تقسیم انصاف کے ساتھ	"
۱۵۳۱	کتاب فی المطالم والعقب	۱۰۸۸	۱۵۵۳	اپنا ادب مسجد کے دروازے	"	۱۵۷۸	مزارعت میں شرکت	"
۱۵۳۲	بازار	"	۱۵۵۴	پر بانڈنا	۱۱۰۱	۱۵۷۹	غلام میں شرکت	"
۱۵۳۳	مظالم کا بدلہ	۱۰۸۹	۱۵۵۵	کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا	۱۱۰۲	۱۵۸۰	قریبانی کے جانوروں وغیرہ میں	۱۱۱۸
۱۵۳۴	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگلا ہو"	"	۱۵۵۶	جس نے تکلیف دہ چیز راستے	"	۱۵۸۱	شرکت؟	"
۱۵۳۵	جاؤ ظالموں پر اللہ کی لعنت	"	۱۵۵۷	سے ہٹائی	"	۱۵۸۲	جس نے تقسیم میں دس بکریوں کا	"
۱۵۳۶	کوئی مسلمان پرستان پر ظلم نہ کرے	۱۰۹۰	"	ایسی جگہ جو عام گزرگاہ کی طرح ہو	"	۱۵۸۳	حق ایک ادب کے برابر رکھا	۱۱۱۹
۱۵۳۷	اپنے بھائی کی مدد کر دو	"	۱۵۵۸	"	"	"	"	"

باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ	باب	مضامین	صفحہ
۱۵۷۷	کتاب الرهن	۱۱۲۰	۱۶۰۱	غلام اپنے آقا کے مال کا گرواؤ	۱۱۳۹	۱۶۲۳	جس نے کسی غلام کو بے قیود قبول کر لیا	۱۱۵۷
۱۵۷۸	حضر میں رہن رکھنا	"	۱۶۰۲	اگر کوئی غلام کو مارے ؟	"	۱۶۲۴	ایک شخص نے دوسرے کو بے قیود دیا	۱۱۵۸
۱۵۷۹	جس نے اپنی زرہ رہن رکھ دی	"		کتاب المکاتب	۱۱۴۰	۱۶۲۵	غلام یا سامان پر قبضہ نہ کرنا	۱۱۵۹
۱۵۸۰	ہتھیار رکھنا	"	۱۶۰۳	جس نے اپنے غلام پر کوئی جہت لگائی	"	۱۶۲۶	کسی نے دوسرے کو بے قیود دیا	۱۱۶۰
۱۵۸۱	رہن پر سوار ہوا جاسکتا ہے	۱۱۲۱	۱۶۰۴	مکاتب اور اس کی قسمیں	"	۱۶۲۷	اگر کوئی دوسرے شخص پر اپنا حق کسی کو بے قیود کرے	"
۱۵۸۲	یہود و غیرہ کے پاس رہن رکھنا	"	۱۶۰۵	مکاتب سے کس طرف کی شرطیں جائز ہیں ؟	۱۱۴۱	۱۶۲۸	ایک چیز کا جہت کسی اشخاص کو	۱۱۶۱
۱۵۸۳	راہن اور مرتبہ کا غلام	۱۱۲۲	۱۶۰۶	مکاتب کا لوگوں سے امداد طلب کرنا	۱۱۴۲	۱۶۲۹	بہ خواہ قبضہ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو	۱۱۶۲
۱۵۸۴	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۱۱۲۳	۱۶۰۷	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۰	جب مستند و اشخاص نے مستند و اشخاص کو کوئی چیز بے قیود دی	۱۱۶۳
۱۵۸۵	کس طرح کے غلام کی آزادی افضل ہے	"	۱۶۰۸	مکاتب سے کس سے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو	۱۱۴۳	۱۶۳۱	کسی کو بے قیود ملا	۱۱۶۴
۱۵۸۶	سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا استحباب	۱۱۲۴	۱۶۰۹	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۲	کسی نے دوسرے شخص کو اونٹ بیہ کیا	۱۱۶۵
۱۵۸۷	آزاد کرنے کا استحباب	"	۱۶۱۰	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۳	ایک چیز کے کا بے قیود کا بیہ بننا	"
۱۵۸۸	دوسرے اشخاص کے مشترک غلام	"	۱۶۱۱	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۴	پسندیدہ نہ ہو	"
۱۵۸۹	جب کسی نے غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا	۱۱۲۵	۱۶۱۲	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۵	مشترکین کا بے قیود قبول کرنا	۱۱۶۶
۱۵۹۰	آزادی، طلاق وغیرہ میں بھولی چیز	۱۱۲۶	۱۶۱۳	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۶	مشروکوں کا بے قیود دینا	۱۱۶۷
۱۵۹۱	ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام کو کہا کہ وہ اٹھ کیلئے ہے	۱۱۲۷	۱۶۱۴	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۷	یہ جائز نہیں کہ اپنا دیا ہو اہل بیت یا صدقہ واپس لے	۱۱۶۸
۱۵۹۲	ام ولد	۱۱۲۸	۱۶۱۵	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۸	مکاتب کی بیع	۱۱۶۹
۱۵۹۳	مکاتب کی بیع	۱۱۲۹	۱۶۱۶	مکاتب کی بیع	"	۱۶۳۹	مکاتب کی بیع	۱۱۷۰
۱۵۹۴	مکاتب کی بیع	۱۱۳۰	۱۶۱۷	مکاتب کی بیع	"	۱۶۴۰	مکاتب کی بیع	۱۱۷۱
۱۵۹۵	مکاتب کی بیع	۱۱۳۱	۱۶۱۸	مکاتب کی بیع	"	۱۶۴۱	مکاتب کی بیع	۱۱۷۲
۱۵۹۶	مکاتب کی بیع	۱۱۳۲	۱۶۱۹	مکاتب کی بیع	"	۱۶۴۲	مکاتب کی بیع	۱۱۷۳
۱۵۹۷	مکاتب کی بیع	۱۱۳۳	۱۶۲۰	مکاتب کی بیع	"	۱۶۴۳	مکاتب کی بیع	۱۱۷۴
۱۵۹۸	مکاتب کی بیع	۱۱۳۴	۱۶۲۱	مکاتب کی بیع	"	۱۶۴۴	مکاتب کی بیع	۱۱۷۵
۱۵۹۹	مکاتب کی بیع	۱۱۳۵	۱۶۲۲	مکاتب کی بیع	"	۱۶۴۵	مکاتب کی بیع	۱۱۷۶
۱۶۰۰	مکاتب کی بیع	۱۱۳۶	۱۶۲۳	مکاتب کی بیع	"	۱۶۴۶	مکاتب کی بیع	۱۱۷۷

باب	معانی	صفحہ	باب	معانی	صفحہ	باب	معانی	صفحہ
۱۶۲۶	پچھے ہوئے آدمی کی شہادت	۱۶۶۷	۱۶۶۷	مدعی علیہ پر جہاں قسم واجب ہوئی	۱۶۶۷	۱۶۸۱	مشرکین کے ساتھ صلح	۱۲۱۳
۱۶۳۷	جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملہ میں	۱۶۶۸	۱۶۶۸	فرز اہی اس سے قسم لی جائیگی	۱۶۶۸	۱۶۸۲	دیت میں صلح	۱۲۱۵
۱۶۳۸	گواہی دیں	۱۶۶۹	۱۶۶۹	جب لوگوں نے قسم واجب ہوئے	۱۶۶۹	۱۶۸۳	حسن بن علیؑ کے متعلق نبی کریم	۱۲۱۶
۱۶۳۹	عادل گواہ	۱۶۷۰	۱۶۷۰	ہی ایک دوسرے پہلے قسم کھائے	۱۶۷۰	۱۶۸۴	صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد	۱۲۱۷
۱۶۴۰	کسی کی تبدیل کے لیے کھٹے آدمی	۱۶۷۱	۱۶۷۱	کی کوشش کی	۱۶۷۱	۱۶۸۵	کیا اہم صلح کئے اشاہ	۱۲۱۸
۱۶۴۱	کی شہادت ضروری ہے	۱۶۷۲	۱۶۷۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جو لوگ"	۱۶۷۲	۱۶۸۶	لوگوں میں باہم صلح کرانے	۱۲۱۹
۱۶۴۲	نسب، مشہور رفاقت اور ہرقی	۱۶۷۳	۱۶۷۳	اللہ کے مہر اور اپنی قسموں کے	۱۶۷۳	۱۶۸۷	اور انصاف کرنے کی غیبت	۱۲۲۰
۱۶۴۳	موت کی شہادت	۱۶۷۴	۱۶۷۴	ذریعہ معمولی پرستی میں کرتے ہیں	۱۶۷۴	۱۶۸۸	۱۶۸۸	۱۲۲۱
۱۶۴۴	کسی پر دنا کی تہمت لگانا	۱۶۷۵	۱۶۷۵	قسم کیسے لی جائے گی؟	۱۶۷۵	۱۶۸۹	۱۶۸۹	۱۲۲۲
۱۶۴۵	حق کے خلاف اگر کسی کو گواہ بنایا	۱۶۷۶	۱۶۷۶	جس مدعی نے مدعی علیہ کی قسم	۱۶۷۶	۱۶۹۰	۱۶۹۰	۱۲۲۳
۱۶۴۶	جائے تو گواہی نہ دینی چاہیے	۱۶۷۷	۱۶۷۷	کے بعد گواہ پیش کئے	۱۶۷۷	۱۶۹۱	۱۶۹۱	۱۲۲۴
۱۶۴۷	جھوٹی گواہی پر وعید	۱۶۷۸	۱۶۷۸	جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا	۱۶۷۸	۱۶۹۲	۱۶۹۲	۱۲۲۵
۱۶۴۸	نا بینا کی گواہی	۱۶۷۹	۱۶۷۹	غیر مسلموں سے شہادت	۱۶۷۹	۱۶۹۳	۱۶۹۳	۱۲۲۶
۱۶۴۹	عورتوں کی شہادت	۱۶۸۰	۱۶۸۰	دفعہ نہ طلب کی جائے	۱۶۸۰	۱۶۹۴	۱۶۹۴	۱۲۲۷
۱۶۵۰	باندیوں اور غلاموں کی گواہی	۱۶۸۱	۱۶۸۱	مشکلات کے مواقع پر	۱۶۸۱	۱۶۹۵	۱۶۹۵	۱۲۲۸
۱۶۵۱	رضاعی ماں کی شہادت	۱۶۸۲	۱۶۸۲	قرعہ اندازی	۱۶۸۲	۱۶۹۶	۱۶۹۶	۱۲۲۹
۱۶۵۲	عورتوں کا باہم ایک دوسرے کی	۱۶۸۳	۱۶۸۳	کتاب الصلح	۱۶۸۳	۱۶۹۷	۱۶۹۷	۱۲۳۰
۱۶۵۳	اچھی عادات کے متعلق گواہی دینا	۱۶۸۴	۱۶۸۴	لوگوں میں باہم صلح کرانے	۱۶۸۴	۱۶۹۸	۱۶۹۸	۱۲۳۱
۱۶۵۴	صحت ایک شخص اگر کسی کی تبدیل	۱۶۸۵	۱۶۸۵	کے متعلق	۱۶۸۵	۱۶۹۹	۱۶۹۹	۱۲۳۲
۱۶۵۵	کر دے تو کافی ہے	۱۶۸۶	۱۶۸۶	جو شخص لوگوں میں باہم صلح	۱۶۸۶	۱۷۰۰	۱۷۰۰	۱۲۳۳
۱۶۵۶	قرائے میں بمانہ پر ناپسندیدگی	۱۶۸۷	۱۶۸۷	کی کوشش کر لے وہ جھوٹا	۱۶۸۷	۱۷۰۱	۱۷۰۱	۱۲۳۴
۱۶۵۷	بچوں کا بطور اور ان کی شہادت	۱۶۸۸	۱۶۸۸	نہیں ہے	۱۶۸۸	۱۷۰۲	۱۷۰۲	۱۲۳۵
۱۶۵۸	قسم لینے سے پہلے حاکم کا سوال	۱۶۸۹	۱۶۸۹	امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے	۱۶۸۹	۱۷۰۳	۱۷۰۳	۱۲۳۶
۱۶۵۹	اموال اور حد و دسب میں	۱۶۹۰	۱۶۹۰	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر	۱۶۹۰	۱۷۰۴	۱۷۰۴	۱۲۳۷
۱۶۶۰	مدعی علیہ کے ذمہ صرف قسم ہے	۱۶۹۱	۱۶۹۱	دونوں فریق آپس میں صلح کریں	۱۶۹۱	۱۷۰۵	۱۷۰۵	۱۲۳۸
۱۶۶۱	باہم صلح	۱۶۹۲	۱۶۹۲	اگر ظلم کی بنیاد پر صلح کی تو قبول	۱۶۹۲	۱۷۰۶	۱۷۰۶	۱۲۳۹
۱۶۶۲	جب کوئی شخص دعویٰ کرے یا	۱۶۹۳	۱۶۹۳	نہیں کی جائے گی	۱۶۹۳	۱۷۰۷	۱۷۰۷	۱۲۴۰
۱۶۶۳	کسی پر تہمت لگائے	۱۶۹۴	۱۶۹۴	صلح کی دستاویز کس طرح	۱۶۹۴	۱۷۰۸	۱۷۰۸	۱۲۴۱
۱۶۶۴	عصر کے بعد کی قسم	۱۶۹۵	۱۶۹۵	لکھی جائے	۱۶۹۵	۱۷۰۹	۱۷۰۹	۱۲۴۲

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

نہ کریں

۱۹۰۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرہ بنت عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے لئے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ سے اجازت مانگی، آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ان کے لئے بھی اجازت لے دیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا کر دیا جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انھوں نے بھی خیمہ لگانے کے لئے کہا۔ اور ان کے لئے بھی لگا دیا گیا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی غار کے بعد اپنے خیمہ کی طرف تشریف لائے تو بہت سے خیمے دکھائی دیئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ بوگوں نے بتا دیا کہ عائشہ، حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہن کے خیمے ہیں اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، اچھا نیکی کرنے چلی ہیں اب میں بھی اعتکاف نہیں کروں گا۔ پھر جب رمضان ختم ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال میں اعتکاف کیا۔

۱۲۷۵۔ متکف دھونے کے لئے اپنا سر گھریں داخل کرتا ہے۔

۱۹۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ حالضہ ہوتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے تھے پھر بھی وہ آنحضور کے سر میں اپنے جمرہ سے لٹکھا کرتی تھیں، آنحضور اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## خرید و فروخت کے مسائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اللہ نے تمہارے لئے خرید و فروخت حال رکھی ہے لیکن سود کو حرام قرار دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

بَدَا لَهُ أَنْ يَنْتَحِرَجَ ۖ  
۱۹۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَتَّفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَرَأَيْتَ تَسْتَأْذِنُ لَهَا فَعَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ رَأَيْتُ ابْنَةَ جَحْشٍ أَهْرَتْ بِسَائِلٍ فَبَيَّيْتُ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ الثَّيْبَ إِلَى بَيْتِهِ قَبَضَ بِأَلْبَانِيَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا أَقَالُوا بَيِّنَةٌ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَرَأَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَرَأُونَ بِهَذَا مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ فَرَجَعُوا فَلَمَّا أَفْطَرَا اخْتَفَى عَشْرًا مِنْ سُؤَالٍ ۖ

بِأَمْرِهِ ۖ  
۱۹۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَائِفٌ وَهِيَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا لَمَّا أَوَّلَهَا رَأْسَهُ ۖ

## کتاب البیوع

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَخْلَ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا وَقَوْلُهُ لَا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً



حَاجِرَةً تَدِيرُ دُكَّانَهَا بَيْنَكُمْ

۷۔ لیکن یہ کہ ہو تجارت ان کے درمیان باخوں یا خوں یا خوں اس طرح کہ ایک قیمت دے رہا ہو اور دوسرا اس کے عوض میں بیڑ۔

۱۳۷۶۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق احادیث کہ وہ پھر چپ پوری ہو چکے نماز تو پھیل پڑوز میں میں اور تلاش کرو اللہ تعالیٰ کا فضل روزی، بیع و فروخت وغیرہ کے ذریعہ اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کہ بہت زیادہ تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ اور جب انہوں نے سوچا بکتے دیکھا یا کوئی ناشاد دیکھا تو اس کی طرف متفرق ہو گئے اور تھجہ کو کھڑا چھوڑ دیا، تم کیدو کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ ناشد اور سودا گری سے بہتر ہے، اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ لا تم لوگ ایک دوسرے کا مال غلط طریقوں سے نہ کھا سجاؤ لیکن یہ کہ تمہارے درمیان کوئی تجارت کا معاملہ ہو، آپس کی رضامندی کے ساتھ۔

۱۹۱۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے کہا کہ مجھے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ بکتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بہت زیادہ بیان کرتا ہیں مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم کی طرح کیوں نہیں بیان کرتے اصل وجہ یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازار کی خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میں پیٹ بھرنے کے بعد چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا اس لئے جب یہ حضرات غیر حاضر ہوتے تو میں حاضر ہوتا۔ اور میں روہ باتیں آپ سے سن کر یاد کر لیتا تھا جسے ان حضرات کو اپنے کاروبار کی مشغولیت کی وجہ سے یاد کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا یا بھول جاتے تھے۔ اسی طرح میرے بھائی انصار اپنے اموال (کھیتوں اور باغوں) میں مشغول رہتے تھے لیکن میں صف میں مسکینوں میں سے ایک مسکین شخص تھا۔ جب یہ حضرات بھولتے تو میں اسے یاد دیکھتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے اور اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو نہ پوری کروں پھر جب میری گفتگو پوری ہو جائے تو اس کپڑے کو میٹ لے تو وہ میری باتوں کو اپنے (دل و دماغ میں ہمیشہ) محفوظ

بَابُ ۱۳۷۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَفَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا ابْزُوا بِأَنفُسِهِمْ إِلَيْهَا وَنُكِرُوا فَأَمَّا كُلُّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِ هُوَ مِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهْوِ الَّذِينَ قَبِلْنَاهُ وَقَوْلِهِمْ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ

۱۹۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَكْثُرُ الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُونَ مَا بَالَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَحْدِثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّ أَخُوَنِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يُشْهَرُونَ عَنْهُ بِأَلَدِ سَوَاقٍ وَكُنْتُ أَلْزَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جِلْدٍ بَغْنَمِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَاحْفَظُوا إِذَا انْشَرُّوا وَكَانَ يُشْفَعُ أَخُوَنِي مِنَ الْأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ أَمْرًا مَسْكِينًا وَمِنْ مَسَاكِينِ الصُّعْفَةِ أَيْ عَمِلِينَ يُنْسَوْنَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يَحْدِثُهُ أَنَّهُ لَنْ يُبْسَطَ أَحَدٌ ثَوْبُهُ حَتَّى أَقْضَى مَقَالَتِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَيْهِ ثَوْبُهُ إِلَّا وَحْدِي مَا أَقُولُ فَتَبَسَّطَتْ نَبْرَتُهُ عَلَيَّ حَتَّى إِذَا أَقْضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ جَمَعْتَهَا إِلَى صَدْرِي كَمَا تَسَيِّتُ مِنْ مَقَالَةٍ

ترَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَدَّ مِنْ شَيْءٍ ۖ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَلِدْ ابْنِي حَدِيثٌ مُبَارَكٌ ختم کی تو میں نے اسے سمیٹ کر سینے سے لگا لیا اور اس کے بعد پھر کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو کوئی حدیث نہ بھولا۔

۱۹۱۱۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہریرہ

بنی سعد نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے  
 ان کے دادا نے بیان کیا کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب ہم  
 مدینہ آئے (ہجرت کئے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد  
 بن ربیع انصاری کے درمیان مواخاۃ (بھائی چارہ) کر لی۔ سعد بن ربیع رضی  
 اللہ عنہ نے کہا کہ میں انصار کے سب سے زیادہ مال دار افراد میں سے ہوں اس  
 لئے اپنا آدھا مال میں آپ کو دیتا ہوں اور آپ خود دیکھ لیں کہ میری دو بیویوں  
 میں سے آپ کو کون زیادہ پسند ہے۔ میں آپ کے لئے انھیں اپنے سے جدا کر  
 دوں گا، جب ان کی عدت پوری ہو جائے گی تو آپ ان سے شادی کر لیں۔ بیان  
 کیا کہ اس پر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں  
 ہے۔ (یہ بتائیے کہ) کیا یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں کا دوبارہ ہوتا ہے؟ سعد رضی  
 اللہ عنہ نے "سوق فینقاع" کا نام لیا۔ بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو عبد الرحمن  
 رضی اللہ عنہ بنیر اور گھی لائے (بیچنے کے لئے) بیان کیا کہ پھر وہ برابر خرید و فروخت  
 کے لئے بازار (جائے گئے) کچھ دنوں بعد ایک دن آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زرد رنگ کا نشان دکھائے یا جسم پر لگا ہوا تھا۔

لے قریش تجارت پیشہ تھے اور مدینہ کے لوگ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ جب اسلام آیا اور مسلمانوں نے مکہ سے ہجرت کی تو ہاجرین نے جو انٹرولیشن تھے  
 مدینہ میں بھی تجارت اور کاروبار ہی زندگی اختیار کی اور انصار تو کھیتی اور باغبانی کیا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تجارت، کھیتی  
 اور دنیاوی کاروبار زندگی کی ضروریات میں سے ہیں۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا سچا مذہب ہے اللہ ہی نے ہمیں پیدا کیا ہے پھر زندگی کی ضروریات کو  
 پوری کرنے سے کسی طرح روک سکتا ہے، البتہ اس کی تاکید ضرور کر دی گئی ہے کہ تمام کاروبار، تجارت اور زندگی کی دوڑ میں اپنے نفع کے لئے کوئی  
 شخص دوسرے کو کسی قسم کا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد سب سے مبارک عبد تھا لیکن اس میں بھی تجارت  
 کھیتی، باغبانی، اور زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے جدوجہد ہوتی تھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں کثرت کے ساتھ احادیث بیان  
 کرنے کی وجہ بیان کی۔ ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے اور دوسری وجہ اس حضور کی آپ کے حق میں محافظ  
 اور سمجھ کی دعا تھی جس کا ذکر اس حدیث کے آخری حصہ میں ہے۔

پھر ولید کرو، خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔  
**۱۹۱۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا**

رُحَيْلٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بَنُوا الْمَدِينَةَ فَأَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَنْتَهِ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّمِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَصَحَّابِ سَعْدٍ  
 وَإِنِّي فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَا سَمَكَ مَا لِي نَصْفَيْنِ  
 فَأَنْزَجَكَ قَالَ بَأْسَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ  
 وَتَوَلَّى عَلَى الشُّوقِ فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقْطَاقَ  
 سَمُكًا فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَّنَتْهُ بَيْتُهُ أَوْ مَسَا  
 شَاءَ اللَّهُ فَجَاءَ عَلَيْهِ وَصَرَّ قَيْنٌ مُعَرِّفٌ فَقَالَ لَكَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلِيمٌ قَالَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ كَرِهْتُ أَمْرًا مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سَعَتْ إِلَيْهَا  
 قَالَ تَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ ذَرْنِ تَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ  
 أَوْ لِمَ وَلَوْ يَشَاءُ ؟

فرمایا کہ انہیں کیا دیا ہے ؟ عرض کیا ”سو نے کی ایک گٹھلی“ یا ر یہ کہا کہ ”ایک گٹھلی برابر سونا“ آپ نے فرمایا کہ اچھا اب ولید کرو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو۔

**۱۹۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا**  
 سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ  
 عُمَاظٌ وَمِجَنَّةٌ وَذُو الْعَجَّارِ أَسْوَأَ مَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
 فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نَكَاحَهُمْ تَأْتَمُّوا فِيهِ فَنَزَلَتْ  
 لَكُنَّ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا أَفْضَلًا مِنْ رَبِّكُمْ  
 فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ فَذَرَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ :

حاشیہ سابقہ صفحہ ۹۱۷ ”تو اے من الذہب“ (سو نے کی ایک گٹھلی، اہل عرب کی اصطلاح میں پانچ درہم کو کہتے ہیں اور خاص اسی کے لئے اس کا استعمال ہے۔ لیکن زنتہ تو اے من ذہب“ (ایک گٹھلی برابر سونا، یہ ایک عام ترکیب ہے اور پانچ درہم سے زیادہ بھی ایک گٹھلی سو نے کا وزن ہو سکتا تھا اور اس زمانہ میں تو اتنے سو نے کی قیمت بہر حال اس سے زیادہ ہی ہوگی۔

لے یعنی اس آیت کی عام قرائتوں میں ”فی مواسم الحج“ (رج کے موسم میں) کے الفاظ نہیں ہیں، صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ قرات ہے اور شاذ سمجھی گئی ہے۔ جن بازاروں کا اس میں ذکر ہے، وہ مکہ کے مشہور بازار ہیں اور تمام عرب حج کے ایام میں ان میں تجارت کرنے آتے تھے۔ ان بازاروں

**۱۹۱۲۔** ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کیا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (مہجرت مکہ کے) مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مواصلات سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے کرائی، سعد رضی اللہ عنہ مالدار تھے، انھوں نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں اور آپ میرے مال سے آدھا آدھا لے لیں اور میں (ایک بیوی سے) آپ کی شادی کرادوں۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ کے مال میں برکت عطا فرمائے، مجھے تو آپ بازار کا راستہ بتا دیجئے، پھر وہ بازار سے اس ذلت تک واپس نہ ہوئے جب تک پیٹر اور گھی نہ بچا لیا (نفع کا) اب وہ اپنے گھروالوں کے یہاں آئے، کچھ دن گزرے ہوں گے یا اللہ نے جتنا چاہا اس کے بعد وہ آئے، ان پر زبرد کی کا دھیمہ لگا ہوا تھا۔ اس لئے انھوں نے دریافت فرمایا، کوئی رننی خبر ہے کیا؟ عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ گٹھلی برابر سونا، آپ نے فرمایا کہ اچھا اب ولید کرو خواہ ایک بکری

**۱۹۱۳۔** ہم سے عبداللہ بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عطاظ، مجنہ اور ذوالعججار جاہلیت کے بازار تھے، جب اسلام آیا تو ایسا محسوس ہوا کہ لوگ (خرید و فروخت کو ان بازاروں میں) گناہ سمجھنے لگے ہیں، اس لئے یہ آیت نازل ہوئی ”تمہارے لئے اس میں کوئی مہرج نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو جے کے موسم میں“ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قرات ہے لہذا

## باب ۱۲۷۰ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مَشْهُبَاتٌ

۱۹۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ  
بْنَ بَشِيرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ قُرَّةَ عَنْ  
الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ ابْنِ قُرَّةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ قُرَّةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ  
النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ  
مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شَبَّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ  
لِمَا اسْتَبَانَ أَثَرُكَ وَمَنْ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشْكُ فِيهِ  
مِنَ الْإِثْمِ أَذْشَكَ أَنْ يَكْفِيعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَافَى  
يَحْيِي اللَّهُ مَنْ يَزْنِ عَفْوًا الْحَيُّ يُوْشِكُ أَنْ  
يَكُونَ أَقْبَلَهُ ۝

کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح اور یقینی ہیں گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (جانور بھی) چراگاہ کے ارد گرد چرے گا، اس  
کا چراگاہ کے اندر چلا جانا غیر متوقع نہیں ہے

۱۲۷۰ - حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے لیکن ان دونوں  
کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔

۱۹۱۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے ان سے شعیبی نے، انہوں نے نعمان  
بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا۔ اور ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو فروہ نے، ان سے شعیبی نے، کہا کہ میں نے نعمان  
بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔  
اور ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث  
بیان کی ان سے ابو فروہ نے، انہوں نے شعیبی سے سنا، انہوں نے نعمان بن  
بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم اور  
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں ابو  
فروہ نے انہیں شعیبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔  
لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، پس جو شخص ان چیزوں  
کو چھوڑ دے گا جن کے گناہ ہونے کا یقین نہیں ہے، وہ ان چیزوں کو تو ضرور  
بھی چھوڑ دے گا جن کا گناہ ہونا واضح ہے، لیکن جو شخص ان چیزوں کے کرنے  
کی جرات کرے گا جن کے گناہ ہونے کا شبہ و امکان ہے تو یہ غیر متوقع نہیں  
کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح اور یقینی ہیں گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہے جو (جانور بھی) چراگاہ کے ارد گرد چرے گا، اس

لے عرب جاہلیت میں بادشاہ اور امراء اپنے جانوروں کے لئے مخصوص چراگاہ رکھتے تھے۔ کوئی بھی دوسرا شخص اس میں اپنے جانور نہیں چرا سکتا تھا  
اگر غلطی سے کسی کا جانور ان چراگاہوں کے اندر چلا جاتا تو اسے بڑی سخت سزائیں دی جاتی تھیں، اس لئے اس خوف سے کہ کہیں جانور چراگاہ کے اندر  
نہ چلے جائیں، لوگ اپنے جانوروں کو ایسی مخصوص چراگاہوں سے بہت دور رکھتے تھے اور قریب بھی نہیں آنے دیتے تھے۔ یہاں پر اسے صرف بات  
سمجھانے کے لئے بیان کیا گیا ہے حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح بادشاہوں کی چراگاہ باحرمت سمجھی جاتی ہے اور ان میں کوئی شخص داخل ہونے کی  
جرات نہیں کرتا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزیں حرام قرار دی ہیں اور یہ حرام چیزیں اس کی مخصوص چراگاہ ہیں، کوئی شخص اگر ان میں داخل  
ہوئے اور اس کی حرمت کو توڑنے کی کوشش کرے گا، اسے سخت سزا اور عذاب کی وعید ہے۔ اب اگر کوئی واقعی ان کی حرمت کو سمجھتا ہے تو ان کے  
کے قریب بھی نہیں آئے کیونکہ خدا کا عذاب سب سے زیادہ سخت ہے اور ان کے قریب وہ چیزیں ہیں جو شریعت نے کسی مصلحت کی وجہ سے واضح  
طور پر اگرچہ حرام یا مکروہ قرار نہیں دی ہیں لیکن شریعت کی نظر میں وہ پسندیدہ بھی نہیں یا کسی خارجی قرینہ کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا ہو۔ انہیں

۱۲۷۸ - تَفْسِيرُ الْمُشْبَهَاتِ وَقَالَ حَسَنُ بْنُ أَبِي سَيَّانٍ قَامَ آيَةُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْكُوفَةِ دَعَا يَوْمَ يُبْدَى إِلَى مَا لَا يُرَى نَبْذًا

۱۲۷۸ - مشبہات کی تفسیر حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "دعویٰ (تقویٰ) وہ چیز گاری ہے زیادہ آسان چیزوں نے نہیں دیکھی، بس شبہ کی چیزوں کو چھوڑ کر وہ راستہ اختیار کر لو جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔"

۱۹۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّفْعِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمًّا زَوْجَ سَوْدَاءَ بَعَا عَنْ قُرْعَمَتِ أَخِيهَا أَمْرَ صَعْتَهُمَا فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِيَّادٍ النَّبِيِّ

۱۹۱۵ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہ ایک سیاہ قام خاقون آئیں اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے ان دونوں کو رقبہ اور ان کی بیوی رضی اللہ عنہما دودھ پلایا ہے، چنانچہ انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے جہر مبارک پھر لیا اور مسکرا کر فرمایا، اب جب کہ ایک بات کہدی گئی تو تم دونوں ایک ساتھ کس طرح رہ سکتے ہو۔ ان کے نکاح میں ابواہاب تیمی کی صاحبزادی تھیں۔

۱۹۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُمَةُ ابْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ نَزَعَتْهُ مِنِّي فَأَقْبَضَهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهْدَ إِلَى فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَزَعَتْهُ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَسَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ

۱۹۱۶ - ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو مرتے وقت وصیت کی تھی کہ زمرہ کی باندی کا لڑکا میرا ہے۔ اس لئے تم اسے اپنی زیر پرورش لے لینا۔ انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر سعد بن ابی وقاص نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور وہ اس کے متعلق مجھے وصیت کر گئے تھے لیکن عبد بن زمرہ نے اٹھ کر کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے۔ انہیں "فراش" میں اس کی

سابقہ حاشیہ، خارجی قزوینی کی وجہ سے ان کا جواز مشتبہ ہو گیا جو انھیں کی تعبیر امور مشتبہ سے کی گئی ہے، یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الایمان میں بھی آچکی ہے۔ اکثر ائمہ اسے کتاب البیوع میں بھی بیان کرتے ہیں جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا ہے، اس کا تعلق نکاح، فروع، شکار اور کھانے پینے کے مسائل سے بھی ہے۔ بلکہ یہ باب میں چل سکتی ہے "امور مشتبہ" کی تفسیر مختلف طریقوں سے کی گئی ہے اور جزئیات کو متنبہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کی ایک اجالی تفسیر ہم نے بھی یہاں پر کر دی ہے۔

۱۷ - یہ بھی مشبہات کی ایک مثال ہے، حنفیہ کے مسلک کے مطابق بھی دودھ پلانے والی عورت کی شہادت پر نکاح نہیں فسخ کیا جاسکتا۔ گویا شہادت خواہ قانونی حیثیت میں ناقابل قبول رہی، لیکن ہر حال ایک شبہ ضرور پیدا کر دیتی ہے اور اسی بنیاد پر آنحضور نے نکاح فسخ کرنے کے لئے کہا تھا۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخِي كَانَ قَدْ مَعِدَ إِلَيَّ فَيَبِيهِ فَقَالَ  
عَبْدُ بْنُ تَرْمِذَةَ أَخِي وَأَبْنُو وَكَيْدٌ وَابْنُو وَلَدٌ عَلَى  
فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَقَدْ  
يَا عَبْدُ بْنُ تَرْمِذَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوَلَدٌ لِفِرَاشٍ وَلِلْعَاهِدِ الْعَجَزِ ثُمَّ قَالَ يَسُودُ وَبَنَاتُ  
تَرْمِذَةَ نَزُوجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْتَجِجِي  
مِنْهُ لِمَا سَأَى مِنْ شَبَابِهِ فَمَا تَرَاهَا كَهَنِي  
لَقِيَ اللَّهُ -

ولادت ہوئی ہے۔ آخر دونوں حضرات یہ مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں لے گئے۔ مہر نے عرض، یا رسول اللہ! میرے بھائی کا لڑکا  
ہے، مجھے اس کی انھوں نے وصیت کی تھی اور عبد بن زمرہ نے عرض کیا یہ  
میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے۔ انھیں کے فراش میں اس  
کی ولادت ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عبد بن زمرہ  
لڑکا تو تمہارے ہی ساتھ رہے گا اس کے بعد فرمایا، لڑکا فراش کے تحت ہوتا  
ہے اور زانی کے حصہ میں بہرے، پھر سودہ بنت زمرہ رضی اللہ عنہا سے جو  
آنحضور کی بیوی تھیں، فرمایا کہ اس لڑکے سے ہمہ کہا کرو، کیونکہ آپ نے  
عتبہ کی شبابت اس لڑکے میں عروس کر لی تھی۔ اس کے بعد اس لڑکے نے سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہ دیکھا، تا آنکہ اللہ تعالیٰ سے جا  
ملا۔

لے زمانہ جاہلیت میں یہ ہوتا تھا کہ کئی انھماں کا کسی ایک عورت سے، جو عام حالات میں باندی ہو کر تھی، ناجائز تعلق رہتا پھر جب اس کے بچہ پیدا ہوتا  
تو اس سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی بھی شخص اس بچے کا دعویدار ہو جاتا اور بچے کا نسب اسی سے قائم کر دیا جاتا تھا اور اسی کی زیر پرورش آجاتا تھا  
حدیث میں جس واقعہ کا ذکر ہے وہ اسی نوعیت کا ہے۔ عتبہ کی موت کفر ہوئی تھی اور اسلام کے شدید ترین دشمنوں میں تھا لیکن اس کے بھائی حضرت سعد  
رضی اللہ عنہ اجلہ صحابہ میں ہیں۔ زمرہ کی ایک باندی تھی، جس کے ساتھ عتبہ نے زنا کی تھی، جب مرے لگا تو سعد رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کر گیا کہ اس  
باندی کے جب بچہ پیدا ہو تو تم اسے اپنی زیر پرورش لے لینا، کیونکہ وہ میرا بچہ ہے۔ پھر حالات بدلے، سعد رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے  
اور مکہ والوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع ہو گئے۔ اس باندی کے بچہ پیدا ہوا لیکن سعد رضی اللہ عنہ اسے اپنی زیر پرورش نہ لے سکے۔ بھائی اگرچہ کافر  
تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے شدید ترین تکلیفیں پہنچی تھیں، لیکن بہر حال اسلام نسب اور خون کے تعلق کی پوری رعایت کرنے پر روض  
ویتا ہے، اس لئے جب مکہ فتح ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے بھائی کی وصیت پوری کر لی چاہی اور چاہا کہ اس بچے کو اپنی زیر پرورش لے لیں لیکن زمرہ کے  
صاحبزادے عبد بن زمرہ مانع آئے اور کہا کہ میرے والد کی باندی کا بچہ ہے اس لئے اس کا جائز مستحق میں ہوں۔ اس پس منظر کے بعد جو فیصلہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہی قابل غور ہے۔ حنفیہ اور شوافع کے ثبوت نسب کے مسئلہ میں اختلافات ہیں اور اس سلسلے میں طویل مباحث ہیں جن کا ذکر  
موقعہ سے آئے گا۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جس بات کی وضاحت کے لئے اس باب کے تحت یہاں یہ حدیث بیان کی ہے وہ بے مشتبہات  
کی تفسیر ایک طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کو اس بچے سے پردہ کا حکم دیا اور دوسری طرف بچے کو عبد بن زمرہ  
کو دے دیا۔ اگرچہ واقعی زمرہ کا تھا تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم نہ ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ وہ بھی زمرہ کی بیٹی تھیں اور اس طرح وہ پھر ان  
کا بھائی ہوتا تھا اور اگر بچے کا نسب زمرہ سے نہیں ثابت ہوتا تھا تو عبد بن زمرہ کو بچہ ملنا چاہیے تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رضی اللہ عنہا  
کو پردہ کا حکم اسی اشتباہ کی وجہ سے احتیاطاً دیا گیا تھا کہ باندی کے ناجائز تعلقات عتبہ سے تھے اور بچے میں اس کی شبابت آتی تھی۔ "الولد لفراش"  
لڑکا فراش کا ہوتا ہے کے مفہوم میں ائمہ کا اختلاف ہے یوں فراش کا مفہوم یہ ہے کہ عورت سے جو شخص جائز طور پر ہمبستری کا حق رکھتا ہو۔ حنفیہ اس کا  
مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ بچہ ملکیت میں تمہاری ہی رہے گا۔ اگرچہ نسب ثابت نہ ہو اور شوافع اس جملہ سے نسب ثابت کرتے ہیں۔ بہر حال فراش کی مختلف  
صور میں بعض قوی ہیں اور بعض ضعیف۔ یہ تمام مباحث کتاب النکاح کے ہیں۔

۱۹۱۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الشَّعْبِيِّ عَنْ  
عِدِّي بْنِ خَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْمِرْصَاحِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَذَى فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ  
بِعَظْمٍ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أُرْسِلْ كُلِّي وَامْتَنِي فَأَجِدَ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كُنْبًا  
أَخْرَجَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ وَكَأُورِي أَيْتَهُمَا أَخَذَ تَالَ  
كَ تَأْكُلْ إِنَّمَا سَمَّيْتِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ  
عَلَى الْآخِرِ

۱۹۱۷۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، کہ کہ مجھے عبداللہ بن ابی الشعیبی نے ان سے  
عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ”مرصاح“ (تیر کے شکار) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس  
کے دھار کی طرف سے لگے تو کھا سکتے ہو لیکن اگر چوڑائی سے لگے تو نہیں کھا  
سکتے کیونکہ وہ مرواہ ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں  
(شکار کے لئے) اور بسم اللہ پڑھ لیتا ہوں، پھر اس کے ساتھ مجھے ایک ایسا  
کتا ملتا ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ میں یہ فیصلہ نہیں کر پاتا کہ  
دونوں کتوں میں سے کس نے شکار پکڑا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے شکار کا گوشت

نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ تو اپنے کتے کے لئے پڑھی تھی دوسرے کے لئے نہیں پڑھی تھی۔

۱۹۱۸ مَا يَنْتَزِعُ مِنَ الشَّبَهَاتِ

۱۹۱۸ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرِ مُسْقُوطَةٍ فَقَالَ لَوْ لَا أَنْ تَكُونَ  
صَدَقَةً لَا كَلَمَهَا وَقَالَ هُمَامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُكُمْ لَا  
سَاقِطَةٌ عَلَى فِرَاشِي

۱۹۱۸۔ شعبہ کی چیزوں سے پرہیز کیے جانے سے متعلق۔  
۱۹۱۸۔ ہم سے قتیبتہ نے حدیث بیان کی، ان سے سیف نے حدیث  
بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے طلحہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ  
نے کہ گزرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر گری ہوئی کجور پر پڑی تو آپ  
نے فرمایا کہ اگر اس کے صدقہ ہونے کا احتمال نہ ہوتا تو میں اسے کھا لیتا۔ ہمام  
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، میں اپنے بستر پر پڑی ہوئی کجور پاتا ہوں لیکن صدقہ ہونے کے احتمال  
کی وجہ سے نہیں کھاتا

۱۹۸۰۔ جن کے نزدیک دوسرے وغیرہ شبہات میں سے نہیں

ہیں۔

۱۹۸۰ مَا يَنْتَزِعُ مِنَ الشَّبَهَاتِ

۱۹۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَرْدٌ  
مُحَمَّدُ بْنُ الرَّهَرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَعِيمٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ

۱۹۱۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے بن عیینہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عباد بن تعیم نے اور ان سے ان کے چچا نے

۱۔ اس حدیث کا تعلق شکار کے مسائل سے ہے۔ عرب میں شکار کے لئے کتے چھوڑے جاتے تھے اور وہ شکار کر کے لاتے تھے یہ کتے سدھائے ہوئے  
ہوتے تھے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ شکار مر جاتا، اس کے لئے شریعت نے یہ اجازت دی کہ اگر بسم اللہ پڑھ کر ایسے سدھائے ہوئے کتے  
کو چھوڑا گیا اور شکار مالک تک پہنچنے سے پہلے مر گیا تو ایسا شکار حلال ہے۔ اس کی تفصیلات تو کتاب الصيد میں آئیں گی مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس  
حدیث سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے موقع پر دوسرے کتے کی موجودگی صرف ایک درجہ میں شبہ پیدا کر سکتی تھی اور اسی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے احتیاطاً ایسے شکار کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ یعنی یہ بھی ایک مثال ہے امور مشتبہ کی؛



إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي  
الصَّلَاةِ شَيْئًا يَقْلَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا حَتَّى يَسْمَعَ  
صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ حَفْصَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
لَا وَصَوْرًا إِلَّا فِيمَا وَجَدَتْ الرِّيحُ أَوْ سَمِعَتْ  
الصَّوْتُ ۝

۱۹۲۰ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِ أَمْرُ الْبُخْلِيِّ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّغَفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ  
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنْ قَوْمًا يَأْتُونَكَ بِاللَّحْمِ لَا تَذَرِي أَدْخُلُوا اسْمَ  
اللَّهِ عَلَيْهِ أَفَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُوا ۝

بَابُ ۱۲۸۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً  
أَوْ نَفْسًا أَنْ انْقَضَوْا إِلَيْهَا ۝

۱۹۲۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا زَائِدُ بْنُ  
عَنِ حَصْبِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ  
نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُكَ مِنْ  
الشَّامِ غَيْرُ تَحْمِيلٍ طَعَامًا فَانْقَضُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا لَقِيَ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِشْنَا  
عَشْرَ رَجُلًا فَتَرَلْتُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ نَفْسًا  
أَنْ انْقَضُوا إِلَيْهَا ۝

بَابُ ۱۲۸۲ مَنْ لَمْ يَبَالٍ مِنْ عَيْتٍ  
كَسَبَ الْمَالَ ۝

۱۹۲۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُقْبِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا  
جسے نماز میں کچھ شبہ (خروج ریح) کا ہو جاتا ہے آیا اسے نماز توڑ دینی چاہیے؟  
فرمایا کہ نہیں، جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کر لے اس وقت تک  
نماز نہ توڑنی چاہیے (ابن حنفیہ نے زہری کے واسطے سے بیان کیا کہ ایسے شخص  
پر م وضو واجب نہیں ہوتی، البتہ وہ صورت مستثنیٰ ہے جس میں بدبو محسوس  
کر لے یا آواز (خروج ریح) کی سن لے۔

۱۹۲۰۔ ہم سے احمد بن محمد امجدی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد الرحمن  
طغافوی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے  
ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا،  
یا رسول اللہ! بہت سے لوگ ہمارے یہاں گوشت لاتے ہیں، ہمیں یہ معلوم نہیں  
ہوتا کہ اللہ کا نام انہوں نے لیا تھا یا نہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ تم بسم اللہ پڑھ کے اسے کھالیا کرو۔

۱۲۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ جب تجارت یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس  
کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔

۱۹۲۱۔ ہم سے طلحہ بن غفام نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے بیان کیا کہ مجھ سے  
جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے کچھ اونٹ کھانے کا سامان لے کر آئے، سب  
لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ  
آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ”جب تجارت یا تماشا  
دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔“

۱۲۸۲۔ جس نے کائی کے ذرائع کو اہمیت نہ دی۔

۱۹۲۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذؤب نے حدیث  
بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ

لہ یہ ابتداء اسلام میں جمعہ کی نماز کا واقعہ ہے۔ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے قافلہ آیا اس وقت تک عیدین  
کی طرح جمعہ کا خطبہ بھی مانا کہ بعد پڑھا جاتا تھا اور اس کے سننے کی اس وجہ سے تاکید نہیں تھی جتنی بعد میں ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی۔  
نوٹ اس حدیث پر کتاب الجمعہ میں گہرچکا ہے۔

عندہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایک ایسا دوسرے کا کہ  
السان اپنے ذرا بچے آمدنی کی کوئی پروا نہیں کرے گا کہ حلال ہے یا حرام۔  
۱۲۸۳۔ خشکی کی تجارت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ کچھ لوگ ایسے ہیں  
جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل  
نہیں کرتی قتادہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے تھے جو خرید و فروخت  
اور تجارت کرتے تھے لیکن اگر اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق  
مائلے آجاتا تو ان کی تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ کے  
ذکر سے غافل نہیں رکھ سکتی تھی تا آنکہ وہ اللہ کے حق کو ادا نہ  
کریں۔

۱۹۲۳۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے بیان  
کیا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی اور ان سے ابو الہیال نے بیان کیا کہ میں سونے  
چاندی کی تجارت کیا کرتا تھا، اس نے میں نے زید بن ارقم سے اس کے متعلق پوچھا  
تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور مجھ سے  
فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن محمد نے حدیث بیان کی  
کہ ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن دینار اور عمار بن مصعب نے خبر دی  
، ان دونوں حضرات نے ابو الہیال سے سنا، انھوں نے بیان کیا تھا کہ میں نے  
براہن عارب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے سنے چاندی کی خرید و فروخت  
کے متعلق پوچھا تو ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے عہد میں تاجر تھے۔ اس نے ہم نے آپ سے سونے چاندی کی خرید و فروخت  
کے متعلق پوچھا تھا، آپ نے جواب یہ دیا تھا کہ (یعنی دین) باغضل ہاتھ ہونو کوئی  
صریح نہیں لیکن ادھار کی صورت میں غیر درست ہے۔

۱۲۸۴۔ تجارت کے لئے نکلنا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ پھر  
زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کی تلاش کرو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ نِعْمَانٌ لَا يُبَالِي  
الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَوْ مِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ  
بَابُ ۱۲۸۳ الثَّجَارَةُ فِي الْبَيْعِ وَقَوْلُهُ بِرَجَالٍ  
لَا تَكْفِيهِمْ تِجَارَتُهُمْ وَلَا يَبِيعُ عَنْ ذِكْرِ الْمَلِكِ وَقَالَ  
قَتَادَةُ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَجِدُونَ  
وَلَكِنَّهُمْ إِذَا تَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حَقِّهِ الْمَلِكِ  
كَتَلَبَهُمْ تِجَارَتُهُمْ وَلَا يَبِيعُ عَنْ ذِكْرِ الْمَلِكِ  
حَتَّى يُوَدُّ ذِكْرَهُ إِلَى الْمَلِكِ

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ  
كُنْتُ أَتِمُّرُ فِي الصَّرْفِ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ فَقَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ  
بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ  
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا  
سَمِعَا أَبَا الْهَيْثَمِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ  
وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ كُنَّا تَاجِرَيْنِ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا  
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ  
إِنْ كَانَ يَدٌ أَيْدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسًا  
فَلَا يَصْلَحُ

بَابُ ۱۲۸۴ الْمَرْءُ فِي التَّجَارَةِ وَقَوْلُ اللّٰهِ  
تَعَالَى فَإِنْ تَشَرُّوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ  
فَضْلِ الْمَلِكِ

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ بِإِسْنَادٍ  
مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَطَاءُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ  
اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَكَانَتْ  
كَانَ مُشْغُولًا فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَقَرَعَ عُمَرَ فَقَالَ

۱۹۲۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زید  
نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی، انھیں عبید  
بن عمر نے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے معمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے  
اجازت چاہی (مطلق کی) لیکن اجازت نہیں ملی غالباً آپ اس وقت مشغول تھے  
اس لئے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ واپس آگئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے

تو فرمایا کیا عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) نے آواز دی تھی انہیں اجازت دے دو۔ بیان کیا گیا ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ چہرے تو سر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا۔ (واپس چلے جانے کی وجہ دریافت کرنے پر) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسی کا حکم (اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) تھا کہ میں مرتبہ اجازت چاہتا ہوں پر اگر اندر جانے کی اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہیے) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گوئی گواہ لاؤ، ابو موسیٰ، انصار کی مجلس میں تھے اور ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ کیا کسی نے اسے آنحضرت سے سنا ہے) ان لوگوں نے کہا کہ اس کی گواہی ہم میں سب سے چھوٹے، ابو سعید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم مجھے معلوم نہ ہو سکا۔ افسوس کہ مجھے بازاروں کی خرید و فروخت نے مشغول رکھا، آپ کی مراد تجارت سے تھی۔

۱۱۸۵۔ بحری تجارت مطروقات نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور قرآن مجید میں جو اس کا ذکر ہے وہ بہر حال حق ہے اس کے بعد انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی اور تم دیکھتے ہو کشتیوں کو کہ اس میں چلتی ہیں پانی کو چیرتی ہوئی تاکہ تم تلاش کرو۔ اس کے نفل سے (قرآن کی اس آیت میں لفظ فلک) کشتی کے معنی میں ہے، واحد اور جمع دونوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے جابڑ نے (آیت کی تفسیر میں) فرمایا کہ کشتیاں ہو کو چیرتی چلتی ہیں اور ہو کو وہی کشتیاں (دیکھنے میں صاف طور پر) چیرتی چلتی ہیں۔ جو بڑی ہوتی ہیں۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عباس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جس نے سمندر کا سفر کیا تھا اور اپنی ضرورت پوری کی تھی،

پھر پوری حدیث بیان کی پوری حدیث کتاب الکفالتہ میں آئے گی۔

۱۱۸۶۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ) جب سوداگری ہاتھ آدیا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور اللہ جل و علاہ کا ارشاد کہ وہ لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی، قتادہ نے فرمایا کہ لوگ تجارت کیا کرتے تھے، لیکن جو نبی اللہ کے مخلوق میں سے کوئی حق سامنے آتا تو ان کی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے انہیں غافل نہیں کر سکتی تھی تاکہ وہ

اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ قَيْسٍ اِسْمُ نَوْءٍ اَلَمْ يَنْبِئْ نَدْرَجَةً قَدْ عَاوَتْ قَالَ كُنَّا نُوْمِرُ بِذَلِكَ فَقَالَ تَأْيِيْدِي عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَاَنْطَلَقَ اِلَى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ دَسَّاهُمْ فَقَالُوْا اَلَا يَسْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْعَدُوْا اَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَنَدَّ هَبْ يَا اَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ عُمَرُ تَفِيْضٌ عَلٰى مَنِ اَمْرٌ مَّرْسُوْلٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ اَلْهَاتِي الْخَفِيَّ يَا اَلَسَّوَاتِيْ يَغْنِي الْخُرُوْجَ اِلَى تِجَارَةٍ ۝

بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَمَا كَانَ مِنَ الْفُلَانِ اِلَّا بِحَقِّ ثَمَرٍ تَلَا وَكَرَى الْفُلُكَ مَوَاضِعَ فِيْهِ لِيَتَنَعَّوْا مِنْ قُضْبِهِ وَالْفُلُكُ النَّثْنُ الْوَلِيدُ وَالْجَمْعُ سَوَادٌ قَالَ مُجَاهِدٌ نَمَحَرُ السُّنَنِ الرِّيْحَ وَكَانَ مَحَرُ الرِّيْحِ مِنَ السُّنَنِ اِلَّا الْفُلُكُ الْعِظَامُ وَقَالَ اَللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مَرْسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلِّ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَعِيَ حَاجَتَهُ وَسَأَلَ الْحَدِيْثَ ۝

بَابُ تِجَارَةِ الْاَنْتِجَارَةِ اَذْكُرُوْا اِيْنَ اَنْقَضُوْا اَلَيْهَا وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ رَجُلًا اَلَا تَلْبِسُهُمْ تِجَارَةً وَكَانَ يَبِيعُ عَنْ وَكْشٍ اَللّٰهُ اَلَا تَلْبِسُهُمْ كَانِ الْقَوْمُ رِيْثُ جُرُودٍ وَكَانَتْهُمْ كَانُوْا اِذَا تَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حَقُوْقِ اَللّٰهِ لَمْ تَلْبِسُهُمْ تِجَارَةً وَكَانَ يَبِيعُ عَنْ وَكْشٍ اَلَا مَرَدُّهُ

يُؤَدُّوْهُ إِلَى الْمَآءِ :

١٩٢٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ  
ابْنُ قُسَيْبٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ  
عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ عَلَى الْمَدِينَةِ وَاسَلَّمَ الْجُمُعَةَ فَأَنقَضَ  
النَّاسُ إِلَّا اِثْنَيْ عَشَرَ بَجَلًا فَتَرَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ  
وَإِذَا ارْتَأَتْ جَارَةً أَوْ لَهَا وَانْفَضُّوا إِلَيْهَا  
وَتَرَكَوْكَ قَائِمًا ۝

بِأَوَّلِهِ ﴿١٢٨﴾ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَتَقِفُوا امْرَأَتِ  
طَيْبَتٍ مَا كَسَبَتْ

١٩٢٦- عثمان ابن أبي شيبة حدثنا جبريل  
عن منصور عن أبي داود عن مسروق عن عائشة  
قالت قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا أنفقت  
المرأة من طعام بيتها غير مفسد فلا كان لها  
أجرها بما أنفقت ولزوجها بما كسبت وللمأثر  
مثل ذلك لا ينقص بعضهم أجر بعض  
شيئاً

۱۹۲۷ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ثَعْلَبٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ نَفْسِهَا مِنْ غَيْرِ  
أَمْرٍ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ :

بَابُ ١٨٨ مَنِ احْتَبَ الْبَسْطَ فِي الرِّقِّ،

۱۹۲۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ

کے حق کو ادا نہ کر لیں۔

۱۹۳۵ء - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن فضیل نے

حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (تجارتی) اونٹوں (کا قافلہ) آیا ہم اسوقت بتی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک تھے، بارہ صحابہ کے سوا بقیہ تمام حضرات ادھر پہلے گئے، اس پر یہ آیت اتری کہ ”جب سودا گری یا تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔“ (مکہ میں ابتداء اسلام کا واقعہ ہے اور اس کی توجہ پر پہلے گزربھی ہے) ۱۲۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اپنی پاک کائنات سے فریاد کرو۔

۱۹۲۶ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ہے جس میں نے حدیث بیان کی، ان سے منقول ہے ان سے ابو داؤد نے، ان سے مسروق نے احمد ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حبیب عورت اپنے گھر کا کھانا (ارغہ وغیرہ) بشرطیکہ گھر کا رکن کی نیت نہ ہو، خرچ کرے تب اسے اس خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور اس کے مشورہ کو ملنے کا اجر ملتا ہے، خرچ کی کو بھی ایسا ہی اجر ملتا ہے۔ ایک کا ابھر دوسرے کی دوسرے کم نہیں ہوتا۔

۱۹۲۷ء۔ مجھے تھے نعمتی بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے بیان کیا، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کماٹی، اس کی اجازت کے بغیر بھی خرچ کر تی ہے اللہ کے راستے میں (تو اسے آدھا اجر ملتا ہے)۔

۱۲۸۸۔ جوہری میں کشادگی پامتا ہو۔

۱۹۲۸ء - ہم سے محمد بن یعقوب کرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے

۱۔ یہ مطلب نہیں کہ پورا اجر آدم اور ہوتا ہے، ادھا شوہر کے حصہ میں اور ادھا اس کی بیوی کے حصہ میں۔ پہلی والی حدیث سے بھی یہ غلط فہم حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ شوہر جو کچھ کمائے والا ہے اس نے اس کا اصلی اجر بیوی کی بہ نسبت زیادہ ہو سکتا ہے ہر شخص کو اس کی نیت، اخلاص اور عمل کے مطابق اجر ملے گا اور ایک کا اجر دوسرے کے اجر میں کسی بھی کمی کا باعث نہیں بنے گا۔

حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کسادگی چاہتا ہو یا (زندہ رہنے کی) مہلت چاہتا ہو تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے ۛ

۱۲۸۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوصار خریداری کہتے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّ أَنْ يَبْسُطَ لَهُ رِقَّتَهُ أَوْ يُسَالَهَ فِي أَثَرٍ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ ۝

بَابُ ۱۲۸۹ شَرَّ آيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّيِّبَةِ ۝

۱۹۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَأَتْهُ يَوْمَئِذٍ وَنَحْنُ حَاضِرُونَ ۝

۱۹۳۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَصْبَاطُ أَبُو الْيَسْعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى شَعِيرَةً مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَأَتْهُ يَوْمَئِذٍ وَنَحْنُ حَاضِرُونَ ۝

بَابُ ۱۲۹ حَسْبُ الرَّجُلِ وَعَمَلُهُ

۱۹۳۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَزْرَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَ

۱۹۲۹۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے

حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ ابراہیم نخعی کی مجلس میں ہم نے خرید و فروخت میں رہن رکھنے کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ (قیمت کی ادائیگی کے لئے) ایک مدت متعین کر کے خریدا اور اپنے لوہے کی ایک زہ اس کے یہاں گروی رکھی ۔

۱۹۳۰۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے اصباط ابو الیسع بصری نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام دستوائی نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوگی روٹی اور بگڑا ہوا خراب روغن رسالین کے طور پر لے گئے آنحضرت نے اس وقت اپنا زندہ مدینہ میں ایک یہودی کے یہاں گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے گھروالوں کے لئے جو قرض لیا تھا۔ میں نے خود آپ کو یہ فرماتے سنا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کوئی شام ایسی نہیں آئی جس میں ان کے پاس ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کوئی غلہ موجود رہا ہو، حالانکہ آپ کی ازواج مطہرات کی تعداد نو تھی ۔

۱۲۹۰۔ انسان کا اپنے ہاتھ سے کھانا اور کام کرنا۔

۱۹۳۱۔ ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عزہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

کہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو فرمایا، میرے قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے گھروالوں کی کفالت کے لئے ناکافی نہیں تھا، لیکن اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا ہوں، اس لئے آل ابو بکر اب انھیں کما مال کھائے گی اور اس میں ان کا ادبار کسے گی۔

۱۹۳۲۔ ہم سے محمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اپنے لئے مزدوری کیا کرتے تھے، اور زیادہ محنت مشقت کی وجہ سے، ان کے جسم سے ریسے کی بو آتی تھی اس لئے ان سے کہا گیا کہ کا ش وہ غسل کر لیا کرتے ان کی روایت ہمام نے اپنے والد سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی ہے۔

۱۹۳۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی، انھیں ثور نے، انھیں خالد بن معدان نے اور انھیں مقدم رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی ہوگی جو خود اپنے ہاتھوں سے کھا کر کھاتا ہے۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی حاصل کرتے تھے۔

۱۹۳۴۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالزاق نے حدیث بیان کی، انھیں مصری نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داؤد علیہ السلام صرف اپنے ہاتھ کی کماٹی کھاتے تھے۔

۱۹۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن مکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبدالرحمان بن عوف کے مولیٰ ابی عبید نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو کڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لا کر بچتا ہے اور اپنی روزی کھاتا ہے اس سے بہتر ہے جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے یا بے اسے کچھ دے یا نہ دے۔

۱۹۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث

استخلف ابوبکر بن الصديق قال لقد علمت قومي ان جنتي لم تكن تعجز عن مؤنة اخي تشلت بامر المسلمين قسما كل ال ابي بكر من هذا المال ويخبرني للمسلمين فيه

۱۹۳۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مَعِيذُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسودِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَرِهْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا لَأَنفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَمْرٌ وَاجِبٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ تَرَوْا هَهْمًا عَنْ هَهْمًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۹۳۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ لَحْمًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ مَقِلٍ يَدُوهُ إِنْ تَبَيَّ اللَّهُ وَادَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ مَقِلٍ يَدُوهُ

۱۹۳۴ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ الْكُمِ مَقِلٍ يَدُوهُ

۱۹۳۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَظِبُ أَحَدٌ كَهْمِ حُرْمَةٍ قَطُّ ظَهَرَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَنْتَعَهُ

۱۹۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَكِينٌ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ  
أَحَدُكُمْ أَخْبَلَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ النَّاسَ بِهِ

بَابُ ۱۲۹ الشُّهُولَةُ وَالسَّهَاحَةُ فِي  
النَّسْرِ أَوْ الْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلَيْسَ لِبَيْعِهِ  
فِي عَقَابٍ ۝

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو غَسَّانٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ مَنْ بَدَلَ سَهْوَ  
إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى ۝

بَابُ ۱۲۹ مَنِ انْظَرَ مُوسِرًا  
۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَلَقَّيْتُ الْمَلَائِكَةَ مُرَدَّةً رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ  
فَقَالُوا أَعْمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ أَمْسُ فَنَدِيَانِي  
أَنْ يَنْظُرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالُوا  
فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
أَبِي سَرِيحٍ عَنْ أَبِي سَرِيحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَبِئْسَ لَكُمْ لَوْنٌ أَبْيَضٌ مِنْ يَزِيدَ بْنِ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَرِيحٍ ۝

کیا کہ ان سے عبد اللہ نے ربی کے واسطے سے بیان کیا کہ (اس روح نے یہ الفاظ کہے تھے) میں نے کھاتے کھاتے کو جہلت دیتا تھا اور تنگ دست سے  
دگر کرتا تھا۔ اور نبی بن ابی ہریرہ نے بیان کیا، ان سے ربی نے رکہ روح نے یہ الفاظ کہے تھے میں نے کھاتے کھاتے کو گوں کے (جن پر میر کوئی حق واجب  
ہوتا، عند قبول کیا کرتا تھا اور تنگ دست سے دگر کرتا تھا۔

بَابُ ۱۲۹ مَنِ انْظَرَ مُوسِرًا

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

بیان کیا، ان سے ہشام بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے  
اور ان سے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، اگر کوئی اپنی رسیوں کو لیتا ہے (اور ان میں ملوثی باندھ کر چیتا ہے)  
تو وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے سوال کرتا چترتا ہے۔

۱۲۹۱۔ خرید و فروخت کے وقت نرمی، وسعت اور فیاضی

کسی سے اپنا حق مانگتے وقت اس کی اہم و برتری نہ کرنی چاہیے۔

۱۹۳۷۔ ہم سے علی بن حیاض نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان  
محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان  
کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر رحم کیا، جو بیچتے وقت، خریدتے وقت  
اور تقاضا کرتے وقت (قرض و چیز کا) فیاضی اور وسعت سے کام لیتا ہے۔  
۱۲۹۲۔ جس نے کھاتے کھاتے کو جہلت دی۔

۱۹۳۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن  
بیان کیا، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بن جریج نے حدیث  
بیان کی اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، گذشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس فرشتے آئے اور  
پوچھا کہ تم نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں روح نے جواب دیا کہ میں اپنے ملازموں سے  
کیا کرتا تھا کہ وہ کھاتے کھاتے کو گوں کو (جو ان کے مغرض ہوں) جہلت دیا کریں  
اور ان پر سختی کریں۔ بیان کیا کہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر فرشتوں  
نے بھی اس سے دگر کیا اور سختی نہیں کی۔ اور ابو مالک نے ربی سے (اپنی روایت  
میں یہ الفاظ بیان کئے میں نے کھاتے کھاتے کے ساتھ (اپنا حق لینے وقت) نرم  
معاملہ کرتا تھا اور تنگ دست کو جہلت دیتا تھا۔ اس کی متابعت شعبہ نے کی  
ہے، ان سے عبد اللہ نے اور ان سے ربی نے بیان کیا۔ ابو حواری نے بیان

کیا کہ ان سے عبد اللہ نے ربی کے واسطے سے بیان کیا کہ (اس روح نے یہ الفاظ کہے تھے) میں نے کھاتے کھاتے کو جہلت دیتا تھا اور تنگ دست سے  
دگر کرتا تھا۔ اور نبی بن ابی ہریرہ نے بیان کیا، ان سے ربی نے رکہ روح نے یہ الفاظ کہے تھے میں نے کھاتے کھاتے کو گوں کے (جن پر میر کوئی حق واجب  
ہوتا، عند قبول کیا کرتا تھا اور تنگ دست سے دگر کرتا تھا۔

۱۲۹۳۔ جس نے کسی تنگ دست کو جہلت دی۔

۱۹۳۹۔ ہم سے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن عمرو نے



حدیث بیان کی، ان سے زید بنی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تاجر جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کوئی تنگ دست کا معاملہ آتا تو اپنے ملازموں سے کہہ دیتا کہ اس سے درگزر کر جاؤ، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) درگزر فرمائیں گے۔

بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ زُرَّارَةَ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تاجِرٌ يَدَّ مِنْ النَّاسِ فَإِذَا رَأَى مُسْكِرًا قَالَ لِيُعْتَابِرْهُ فَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْجَاوَا عَنْ تَجَارَاتِهِمَا اللَّهُ عَنْهُ ۝

بَابُ إِذَا بَيَعَ الْبَيْعَانِ وَلَمْ يَكُنْ كُتْمًا وَلَصَحًا وَيُذَكَّرُ عَنِ الْعَدَاوَةِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كُتِبَ لِي الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَا شَرَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَاوَةِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ كَذَلِكَ وَكَهْ خُبْنَةً وَلَا عَائِلَةً وَقَالَ قَتَادَةُ الْعَائِلَةُ الرِّقَاقُ وَالسَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ وَقِيلَ لِابْنِ رَاهِمٍ إِنَّ بَعْضَ النَّخَاسِينِ يُسَمُّوْنَ أَرِيَّ خُرَاسَانَ وَسَجِسْتَانٍ فَيَقُولُ جَاءَ أَمْسٍ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سَجِسْتَانَ فَكَمْ هَلْ كَرَاهِيَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ عَقِبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ يَحِلُّ لِأَمْرِئِي بَيْعَ سِلْعَةٍ يَفْلَحُ أَنْ يَحْذَرَ أَوْ إِلَّا أَخْبَرَ ۝

۱۲۹۴۔ جب خرید و فروخت کرنے والوں نے کوئی لاگ بیسٹ نہیں رکھی کوئی عیب نہیں چھپایا بلکہ ایک دوسرے کی خبر خواہی جانتے رہے۔ عداد بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحریر دی تھی (غالبا کوئی غلام بیچتے وقت) کہ یہ وہ چیز ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عداد بن خالد کو بھی، جس طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بیچتا ہے کہ نہ اس میں کوئی عیب ہے، نہ کوئی بدبلا طبی ہے اور نہ غامک ہے (یعنی نہ چھپے والے نہ کوئی عیب چھپانے کی کوشش کی ہے) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غامک، چوری، زنا اور بھاگنے کی عادت کو کہتے ہیں، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا کہ بعض دلال (اپنے اصطبل کے) نام آری خراسان اور آری سجستان خراسانی اصطبل اور سجستانی اصطبل رکھتے ہیں، اور (دھوکہ دینے کے لئے) کہتے ہیں کہ فلاں جانور کبھی خراسان سے آیا تھا اور فلاں آج ہی سجستان سے آیا ہے، تو ابراہیم نے اس بات کو صحت

نیا وہ ناگواری کے ساتھ سنا۔ عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی شخص کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ کوئی سودا بیچے اور یہ جاننے کے باوجود کہ اس میں کوئی عیب ہے خریدنے والے کو اس کے متعلق کچھ نہ بتائے ۝

۱۲۹۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے صالح ابو خلیل نے، ان سے عبید بن حارث نے، انھوں نے حکیم بن حزام کے واسطے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت تک اعتبار (بیع کو ختم کر دینے کا) ہو تا ہے جب تک دونوں جراتہ ہوں یا آپ نے (راہم) تفرقہ کے بجائے (حتیٰ) تفرق فرمایا (مرا) حضور نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَلِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَصَابِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْإِخْبَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّعَا بَوْرِكَ لَمْ يَأْفِ بَعْضُهُمَا وَإِنْ كُتِمَا وَكَذَبَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَعْضِهِمَا ۝

دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی باس چھپائے رکھی یا جھوٹ کجی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۲۹۵۔ مختلف قسم کی کھجور ملا کر چھپنا۔

بَابُ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ الثَّمَرِ

۱۹۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

يُحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا  
نُزَرُّ فِي تَمَرِ الْجَنَعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ الثَّمَرِ وَكُنَّا  
نَبِيعُ مَا بَيْنَ بَصَاءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَأَصْلَيْنِ بَصَاءٍ وَكَأَصْلَيْنِ بَدْرُ هِمٍّ

بَابُ مَا قِيلَ فِي اللَّحَامِ وَالْجَزَائِرِ

۱۹۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَؤُفٍ حَدَّثَنَا

أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقُ  
عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَكْنَى  
أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِفُلَانٍ كَيْفَ أَصَابَ ابْنُ بَصَاءٍ لِي طَعَامًا  
يَكْفِي ثَمَنَهُ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَوْفِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَةَ فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي  
وَجْهِهِ الْهُؤُورَ فَذَمَّاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا أَقْدَرُ بَيْعًا فَإِنْ  
بَشْتُ أَنْ تَأْذَنْ لَهُ فَأُذِنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ  
يُزَجَعَ مَرْجَعَةً فَقَالَ لَا بَدَلَ قَدْ أَوْفَيْتُ لَهُ

دے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو وہ اس کر سکتے ہیں انھوں نے کہا کہ نہیں، بلکہ میں انھیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

بَابُ مَا يَمْلِكُ الْكَلْبُ وَالْكَلْبَانِ

فِي الْبَيْعِ

۱۹۴۳ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ مَخْبَرٍ حَدَّثَنَا

۱۹۴۲۔ بیچتے وقت جھوٹ بولنے یا (غیب کو) چھپانے سے (برکت)

ختم ہو جاتی ہے۔

۱۹۴۳۔ ہم سے بدل بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حد

۱۹۴۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث

بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے، ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ

بیان کیا کہ ہمیں ربی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مختلف قسم کی کھجوریں ایک

ساتھ ملا کر تین حصوں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے بدلہ میں بیچ دیا کرتے تھے

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع ایک صاع کے بدلہ میں

نہیجی جائے اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلہ میں نہیجی جائیں گے۔

۱۲۹۶۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد

نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شقیق نے

حدیث بیان کی اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصاری سے

ایک صحابی جو کی کینت ابو شعیبہ تھی، انشرف لائے اور اس نے غلام سے

جو قصاب تھا فرمایا کہ میرے لئے انا کھانا تیار کر دو جو پانچ آدمیوں کے

لئے کافی ہو۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے ساتھ اور آپ کے

ساتھ اور چار آدمیوں کی دعوت کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ میں نے چہرہ مبارک

پر بھوک کا اثر نمایاں دیکھا تھا۔ چنانچہ انھوں نے آنحضرت کو بلایا، آپ کے ساتھ

ایک اور صاحب بھی آگئے تھے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ہمارے ساتھ ایک اور صاحب آگئے ہیں اگر آپ چاہیں تو انھیں بھی اجازت

دے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو وہ اس کر سکتے ہیں انھوں نے کہا کہ نہیں، بلکہ میں انھیں بھی اجازت دیتا ہوں۔

۱۲۹۷۔ بیچتے وقت جھوٹ بولنے یا (غیب کو) چھپانے سے (برکت)

ختم ہو جاتی ہے۔

۱۹۴۳۔ ہم سے بدل بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حد

۱۹۴۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث

بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے، ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ

بیان کیا کہ ہمیں ربی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مختلف قسم کی کھجوریں ایک

ساتھ ملا کر تین حصوں اور ہم دو صاع کھجور ایک صاع کے بدلہ میں بیچ دیا کرتے تھے

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صاع ایک صاع کے بدلہ میں

نہیجی جائے اور نہ دو درہم ایک درہم کے بدلہ میں نہیجی جائیں گے۔

بیان کی، ان سے قمارہ نے، کہ اگر میں نے ابغلیا سے سنا، وہ عبداللہ بن حارث سے حدیث نقل کرتے تھے اور حکیم بن مزاحم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے، جب تک وہ ایک دوسرے سے جملہ ہوا، کہ بیع فسخ کر دیں یا آپ نے رالم تفرقا کے بجائے (حتی تفرقا فریاد پس اگر دونوں نے سچائی اختیار کی اور ہر بات کھول کھول کر بیان کی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے اور اگر انہوں نے کچھ چھپائے لکھا یا جھوٹی بولنا تو ان کے خرید و فروخت کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۲۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اسے ایمان والو! سود و سود کر کے مسکھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ گے

۱۲۹۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذؤب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس کی پروا نہیں کرے گا کہ مال اس نے کہاں سے حاصل کیا ہے حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے۔

۱۲۹۹۔ سود و سود، اس کا گواہ اور اسے لکھنے والا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قیامت میں بالکل اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے جن نے لپٹ کر حواس باختہ کر دیا ہو یہ حالت ان کی اس وجہ سے ہوگی کہ انہوں نے کہا تھا کہ خرید و فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود و لینا حرام کر دیا ہے پس جس کو اس کے رب کی نصیحت و موعظت پہنچی اور وہ باز آئی اس سود لینے سے (تو وہ جو کچھ پہلے چسکے وہ اسی کا معاملہ اللہ کے ہر وہ ہے، لیکن اگر وہ باز نہ آیا بلکہ پھر بار اللہ کے حکم کے عدم قویہ لوگ جہنمی ہیں، یہ اس میں جیشہ رہیں گے)

۱۲۹۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے فہد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو نعیم نے، ان سے سروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (سورہ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

كُنْتُمْ عَنْ قِتَادَةٍ قَالَ مَعِيَ ابَا الْغُلَيْلِ يَكُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْخَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مَزَاهِمٍ عَنْ رَجُلٍ أَمْلَأَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكُوا بِالْأَنْبِيَاءِ بِالْأَنْبِيَاءِ مَا كُنْتُمْ تَتَفَرَّقُونَ قَالَ خُفِيَ يَتَفَرَّقُونَ مَا كُنْتُمْ تَتَفَرَّقُونَ بَيْنَهُمَا بَيْنَهُمَا وَانْ كُنْتُمْ وَكَذَلِكَ مَا كُنْتُمْ تَتَفَرَّقُونَ بَيْنَهُمَا

۱۲۹۸۔ قُولِ لِلَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَانْقُضُوا اللَّهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو ذَوْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالُ أَمِنْ خِلَالِ أَمْ مِنْ خِزَامٍ

۱۲۹۹۔ أَحَلَّ الرِّبَا وَشَهِدَهُ تَكَاثُرُهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقْوَمُونَ إِلَّا كَمَا يَقْوَمُ الَّذِينَ يَتَغَبَّطُونَ السَّيْطَانُ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ يَا كُفْرًا قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصَّرْحِيِّ عَنْ سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ

فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَّ الرَّجُلُ رَاكِعًا فِي الصُّلُوِّ

۱۹۴۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَرْحَلَةَ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَمَّا فِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مَقْدَسَةٍ فَأَمْلَقَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نُفُوسٍ مَرْفُوعَةٍ فَجَلَّ قَائِمٌ وَخَلَّ وَسُطِ الثُّمَرُ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ جَعَلَهُ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي الثُّمَرِ فَإِذَا أَمَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَرِيهِ رَجَمَ رَجُلُ الثُّمَرِ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ قُرْآنٌ خَشِيتُ كَانَ قَبْعًا كَلَّمَ كَجَاءَ لِي جَرِيمٌ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَزِيحُ عَنْكَ كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثُّمَرِ كَيْلُ الرَّبِّ بَا

بَابُ ۱۳۰۰ مَوْكِلُ التَّوْبَةِ يَقُولُ لِلَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الزَّيْبِ إِنَّكُمْ كُنتُمْ مَوْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ تَعْمَلُوا فَمَا ذَوُّهُ يَحْزَبُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْنِمَ فَذَكُّكُمْ مَرْغُوسٌ أَمْوَالُكُمْ لَا تَطْلُمُونَ وَلَا تَطْلُمُونَ وَإِنْ كَانَ دُونُ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَإِنْ تُصَدِّ قَوْحِيدٌ لَكُمْ فَاذْكُرُوا أَنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذِهِ آيَةُ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت نازل ہوئی ہے۔

اللہ علیہ وسلم نے انھیں صحابہ کو مسجد میں سنایا، اس کے بعد شراب کی تجارت حرام ہو گئی تھی۔

۱۹۴۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جابر نے حدیث بیان کی، ان سے سمرونہ بن جندب نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رات میں دو شخص دیکھے، وہ دونوں میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس لے گئے۔ پھر وہ دونوں پہلے یہاں تک کہ ہم ایک خواب کی نہر پر آئے، وہاں نہر کے کنارے ایک شخص کھڑا تھا اور نہر کے پیچ میں بھی ایک شخص کھڑا تھا۔ نہر کے کنارے پر کھڑے ہونے والے کے سامنے پتھر تھے بیچ نہر والا آدمی آتا اور جو نہی وہ چاہتا کہ باہر نکل جائے فوراً ہی باہر والا شخص اس کے منہ پر پتھر کینچ جو اسے وہیں لوٹا دیتا تھا جہاں وہ پہلے تھا، اسی طرح جب بھی وہ نکلنا چاہتا کہ اس پر کھڑا ہوا شخص اس کے منہ پر پتھر کینچ مارتا تھا اور وہ جہاں تھا وہیں پر لوٹ آتا تھا۔ میں نے (اپنے ساتھیوں سے) جو فرستے تھے، پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ نہر میں تم نے جس شخص کو دیکھا تھا وہ سوکھا تھا۔

۱۳۰۰۔ سود دینے والا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ

اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے، اور چھوڑ دو وہ جو بیابانی ان رقموں کی جو باقی رہ گئی ہے سود، اگر تم ایمان والے ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر تم کو اعلان جنگ ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے۔ اور اگر تم سود لینے سے توبہ کر چکے تو صرف اپنی اصل رقم اس طرح سے لو کہ نہ تم زیادتی کرو اور نہ تم پر کوئی زیادتی ہو اور اگر قروض تنگ دست ہے تو اسے جلدت دو، ادائیگی کی استطاعت ہونے تک، اور اگر تم یہ اصل رقم بھی چھوڑ دو (تنگ دست سے) تو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہوگا، کاش کہ تم اس بات کو جان سکتے کہ اس میں دنیا اور آخرت کی کتنی بھلائی ہے) اور اس دن سے ڈرو، جب تم سب خداوند تعالیٰ کی طرف لوٹے جاؤ گے، پھر یہ شخص کو اس کے کیے ہوئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور ان پر رحمت اراہل ہیں

کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت نازل ہوئی ہے۔

۱۹۴۷ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَلَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا شُرَّيْ عُبْدَاحَ مَا فَسَّأَتْهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ عَنِ الْوَاسِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَالْحِلِّ وَالزَّبَا وَمَوْحِلِهِ وَكَفَنِ الْمَصُورِ ۝

بَابُ ۱۳۱ يَمْحَقُ اللَّهُ الزَّبَا وَيُزِيهِ الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُمِيتُ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝

۱۹۴۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ يُرْوَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَلْفُ مُنْفَقَةٌ لِنِسْلِكَ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ ۝

بَابُ ۱۳۲ مَا يَكْفُرُ مِنَ الْخَلْفِ فِي الْبَيْعِ ۝

۱۹۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَهَوِيَ فِي السُّوقِ فَعَلَقَ بِاللَّهِ لَعْدًا أُعْطِيَ بِهَا مَا كُمُ يُعْطَى لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتَزَلَّتْ أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ يَعْهَدُ اللَّهُ وَأَيُّمَا نِهِمْ تَمَنَّا قَلِيلًا ۝

بَابُ ۱۳۳ مَا قِيلَ فِي الصَّوْغِ وَقَالَ

۱۹۴۷ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے عون بن ابی جحفہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد کو ایک بچہ لگانے والا غلام خریدتے دیکھا۔ میں نے یہ دیکھ کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے، آپ نے گودنے والی اور گودنے والی کو (گودنا لگوانے سے)، سوویٹھ والے اور سود دینے والے کو (سود لینے یا دینے سے) منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجی۔

۱۹۴۸ - اللہ تعالیٰ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو دو چند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے گنہگار کو۔

۱۹۴۸ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے کہ مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ (سامان بیچتے وقت دوکان دار کی) قسم سے سامان تو جلدی ایک جاتا ہے لیکن اس میں برکت نہیں رہتی۔ ۱۹۴۹ - بیچتے وقت قسم کھانا، ناپسندیدہ ہے۔

۱۹۴۹ - ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں عوام نے خبر دی، انھیں ابراہیم بن عبد الرحمن نے اور انھیں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ بازار میں ایک شخص نے ایک سامان دکھا کر اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے۔ حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی، اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکا دینا تھا۔ اس پر یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے بدلے میں بیچتے ہیں۔

۱۹۵۰ - سارے پیشے سے متعلق احادیث ظاہر نے ابن

لے بخاری ہی کی ایک روایت میں اس کی تفصیل ہے کہ غلام خریدنے کے بعد اس کے پاس جو سامان بچھنا لگانے کا تھا اسے انھوں نے ٹٹا دیا تھا اور اس پر ان کے صاحبزادے نے سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس روایت میں کچھ اجمال ہے جس کی شرح دوسری روایت کرتی ہے۔ اور اس سے وجہ سوال کی مقبولیت بھی سمجھ میں آجاتی ہے۔

عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجمۃ الوداع کے موقع پر حرم کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ حرم کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اذخر (ایک خاص قسم کی گھاس) کا استثنا فرمادیجئے کیونکہ یہ یہاں کے کاربگروں اور محروں کے لئے مفید ہے تو آپ نے اذخر کا استثنا کر دیا۔

۱۹۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ میں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی نے خبر دی کہ علی کرم اللہ نے فرمایا غنیمت کے مال سے میرے جیسے میں ایک اونٹ آیا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”نمیں“ سے دیا تھا۔ پھر جب میرا ارادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کر کے لانے کا ہوا تو میں نے نبی فتنقاع کے ایک سنار سے ملے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس (جمع کر کے) لائیں، کیونکہ میرا ارادہ یہ تھا کہ اسے سناروں کے باغوں بچکا اپنی شادی کے ولیم میں اس کی قیمت کو لگاؤں،

۱۹۵۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مکہ کو با حرمت شہر قرار دیا، یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، میرے لئے بھی ایک دن پتہ لے کے لئے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ کاٹی جائے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار نہ بھڑکائے جائیں اور اس میں گری ہوئی کوئی چیز نہ اٹھائی جائے صرف معترف (گمشدہ چیز کو) اصل مالک تک اعلان کے ذریعہ پہنچانے والا کو اس کی اجازت ہے۔ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (یا رسول گھاس سے) اذخر کا استثنا کر دیجئے کہ یہ ہمارے سناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے کام آتی ہے تو آپ نے اذخر کا استثنا کر دیا، عکرمہ نے فرمایا، یہ بھی معلوم ہے کہ حرم کے شکار بھڑکانے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی درخت کے سامنے تلے اگر وہ بیٹھا ہوا ہو تو تم سائے سے اسے ہٹا کر خود وہاں بیٹھ جاؤ عبد الوہاب نے خالد کے واسطے سے اپنی

حاکم بن عیسیٰ بن عتبیس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یختل خلاھا وقال العباس الا اذخر فانہ لقیہم ومیوتہم فقال الا اذخر

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَأَنِّي شَارَفْتُ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْغَنَمِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَّبِعِي بِقَاطِمَةٍ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْدْتُ رَجُلًا مَوَافِقًا مِنْ بَنِي قَيْنَقَاءَ أَنْ يَرْجِدَ مَعِيَ فَمَاقِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الْقَوَائِمِ وَاسْتَعِينُ بِهِ فِي رَيْسَةِ عُرْسِي

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَنَزَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يَحِلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا حَلَّتْ فِي سَاعَةِ مَنَظَرِي لَا يَخْتَلِي خَلَاهَا وَلَا يَفْضُدُ شَجَرَهَا وَلَا يَقْتَرِصُ صَيْدَهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُحْمُهَا إِلَّا لِذَخِيرٍ لِمَا خَتَنَّا وَلِسُقْفِيٍّ مِثْوَتًا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ عِصْرَمَةُ هَلْ تَذَرِي مَا يَقْتَرِصُ صَيْدَهَا هُوَ أَنْ تَتَّبِعِيهِ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِمَا خَتَنَّا وَقَبُورِ نَابِ

یہ ہے کہ کسی درخت کے سامنے تلے اگر وہ بیٹھا ہوا ہو تو تم سائے سے اسے ہٹا کر خود وہاں بیٹھ جاؤ عبد الوہاب نے خالد کے واسطے سے اپنی

اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے کہ راذخرم ہمارے سناؤں اور ہماری قبروں کے کام کی چیز ہے۔

**باب ۱۳۰۴** ذِخْرِ الْقَبْرِ وَالْحَدَادِ

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَشْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ

حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ الْقَمْحِيِّ عَنْ  
مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَائِلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
وَصَلَّاتِي عَلَى الْعَامِسِ ابْنِ إِسْرَافِيلَ وَابْنِ قَامِشَةَ  
أَتَقَامَا قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تُكْفِرَ بِمُعْتَدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ مَعَهُ يَمِينُكَ اللَّهُ  
ثُمَّ بُعِثَ قَالَ وَغَنِي عَنِّي أَمْوَاتٌ وَأُبْعِثَ فَسَأَلَنِي  
مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْبَضِيكَ فَتَرَكْتُ أَقْرَأْتُ الَّذِي كَفَرَ  
بِأَيْسَارٍ قَالَ لَوْ تَكُنْ مَالًا وَوَلَدًا أَطْلَعُ الْعَيْنَ  
أَمَّا تَعَدُّ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا

نازل ہوئی، کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ (آخرت میں) مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔

**باب ۱۳۰۵** ذِخْرِ الْخِيَاطِ

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

عَلِيٌّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَاطًا عَاثَرَسَوْهُ لَمَّا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
فَدَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
ذَلِكَ الْمَكَامِ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خُبْرًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدْ يَدُورُ نَيْبُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ  
حَوَالِي الْقَمْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَتَمَلَّ الدُّبَّاءَ مِنْ  
يَوْمَئِذٍ

**باب ۱۳۰۶** ذِخْرِ الشَّاجِرِ

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ  
سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا  
الْبُرْدَةُ فَقِيلَ لَهُ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُومٌ فِي حَاشِيَتِهَا

۱۳۰۴۔ کاری گرا اور لوہا کا ذکر

۱۹۵۱۔ ہم سے حمید بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے،  
ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے جناب رضی اللہ  
عنه نے کہ میں دو جاہلیت میں لوہا کا کام کیا کرتا تھا، عاصم بن دناک، پر میرا  
قرض تھا۔ میں ایک دن تقاضا کرنے گیا، اس نے کہا کہ جب تک تم محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرو گے میں تمہارا قرض نہیں دوں گا میں نے  
جواب دیا کہ میں آنحضرت کا انکار اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اللہ  
تعالیٰ تمہاری عید نہ لے اور پھر تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے، اس نے کہا  
کہ پھر مجھے بھی جہلت دو کہ میں مرجاؤں، پھر دوبارہ اٹھایا جاؤں اور مجھے  
مال اور اولاد ملے اس وقت میں بھی تمہارا قرض ادا کروں گا، اس پر یہ آیت

۱۳۰۵۔ درزی کا ذکر۔

۱۹۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے

حمیروی، انہیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک  
کو یہ کہنے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کیا  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی دعوت میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ گیا تھا۔ داعی نے دوٹی اور شور با جس میں کدو اور گوشت پڑا ہوا  
تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کر دیا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کدو کے قلعے پیاسے میں تلاش کر رہے تھے۔ اسی دن سے  
میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔

۱۳۰۶۔ نوبان کا ذکر۔

۱۹۵۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن

نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے کہا میں نے سہل بن سعد رضی اللہ  
عنه سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت "بردہ" کے کراچی، سہل رضی اللہ  
عنه نے پوچھا تمہیں معلوم بھی ہے، بردہ کسے کہتے ہیں کہا گیا کہ جی ہاں چادر کو



کہتے ہیں جس کے ماحیے بٹے ہوئے ہوتے ہیں، تو اس حدیث نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے یہ چادر خود اپنے ہاتھ سے ہی ہے آپ کو پہنانے کے لئے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا، جیسے آپ کو اس کی ضرورت ابھی ہو پھر آپ باہر تشریف لائے تو آپ اسی چادر کو ازار کے طور پر پہنے ہوئے تھے، حاضرین میں سے ایک صاحب بولے، یا رسول اللہ! یہ مجھے دیدیجیے آپ نے فرمایا کہ لے لینا۔ اس کے بعد اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں بخوری دیر تک بیٹھے اور واپس تشریف لے گئے، پھر ازار کو طے کر کے ان صاحب کے پاس بجا دیا۔ حاضرین نے کہا کہ تم نے اس حضور سے یہ ازار مانگ کر اچھا نہیں کیا، کیونکہ تم پہلے سے معلوم ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کرتے، اس پر ان صحابی نے کہا کہ میں تو صرف یہ چادر اس لئے مانگی تھی کہ جب میں مروں تو یہ میرا کفن ہے۔ رسول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ چادر ان کا کفن بھی بنی۔

۱۲۷۷- برقی

۱۹۵۴- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسازم نے بیان کیا کہ کچھ لوگ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں منبر کے متعلق پوچھنے آئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں خاتون کے یہاں حجی فاجم بھی سہل رضی اللہ عنہ نے لیا تھا، اپنا آدمی بھیجا کہ وہ اپنے بڑھی غلام سے کہیں کہ میرے لئے کچھ کڑیوں کو جو در منبر تیار کر دے تاکہ لوگوں کو خطاب کرنے کے لئے میں اس پر بیٹھا کروں پھر انہیں اس خاتون نے اپنے غلام سے غائبہ کے جھاڑوں کی لکڑی کا منبر بنانے کے لئے کہا، پھر رجب منبر تیار ہو گیا تو انہوں نے اسے آنحضور کی خدمت میں بھیجا۔ وہ منبر آنحضور کے حکم سے رکھا گیا اور آپ اس پر فوکش ہوئے۔

۱۹۵۵- ہم سے خلا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک انصاری خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں آپ کے لئے کوئی ایسی چیز کیوں نہ بخوادوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرے پاس ایک بڑھی غلام ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ تمہاری مرضی! بیان کیا کہ پھر منبر آپ کے لئے تیار ہو گیا، جمعہ کے دن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر بیٹھے جو آپ کے لئے بنایا گیا تھا۔

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسِيتُ هَذِهِ بِيَدِي أَسْوَكَهَا فَأَخَذَهَا إِلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتَلِمًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَانْهَارَ امْرَأَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْسِنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَتْ فَعَلَا هَاتِمَةً امْرَأَتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتِ سَأَلْتَهُمَا رِيقًا لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَأَلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَكُونَ كَفِّي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفْنَهُ

بَابُ النِّجَارِ ۱۹۵۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نِسَاءً أَوْنَهُ عَنِ الْيَنْبَرِيِّ قَالَ يَقْتَرِئُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةٍ امْرَأَةٍ كَذَّ سَمَكًا هَاتِلًا أَنْ مَرَى غَلَامًا مِّنَ النَّجَّارِ يَفْعَلُ فِي أَغْوَادِ الْبَلَسِ عَلَيْهِمْ إِذَا حَلَمْتُ النَّاسَ فَأَمَرْتُهُ يَفْعَلُهَا مِنْ طَرَقِ الْعَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَمَّا سَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرْتُهُهَا فَوَضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ

۱۹۵۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْفَعَلُ لَكَ شَيْئًا أَتَقَعِدُ عَلَيْهِ فَإِنِّي غَلَامٌ رَّجَاءُ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ فَعَمِلْتُ لَهُ الْيَنْبَرِيَّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

الْبُسْبُرِ الَّذِي مُنِعَ فَصَاحَتِ النَّحْلَةَ الَّتِي كَانَ يَحْمِلُ مِنْهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَصَنَّفَهَا إِلَيْهِ فَبَعَلَتْ تِلْكَ ابْنُ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَمَّى حَتَّى قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ +

تو اس کھجور کے تنے سے رونے کی آواز آنے لگی جس کے قریب کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیا کرتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چھٹ جائے گی۔ یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور اسے پکڑ کر اپنے سے لگا لیا۔ اس وقت وہ تنہا اس بچے کی طرح سکیاں بھرتا معلوم ہوتا تھا جسے چپ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کے بعد وہ چپ ہو گیا، انھوں نے بیان کیا کہ اس کے رونے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے قریب جو ذکر اللہ ہوتا تھا وہ اسے سنتا تھا۔

**باب ۱۳۰۸** شِرَاءُ الْحَوَارِجِ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِنْ عُمَرَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشِيرًا بِنَفْسِهِ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا

۱۹۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاذٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَفْسِيَّةٍ وَرَهْنَةً وَرَمَاهُ -

**باب ۱۳۰۹** شِرَاءُ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا فَهُوَ عَلَيْهِ كَذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَعِيرَيْنِ يَغْنِي جَمَلًا صَغِيرًا

۱۹۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ قَتِيبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَنَا فِي جَمَلٍ وَأَغْنِيَا فَأَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأُ عَلَى جَمَلِي وَأَمِينًا فَتَخَلَّفْتُ

۱۳۰۸ - ضرورت کی چیزیں خود خریدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا تھا۔ عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مشرک بکریاں (بچے کے لئے) لایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک اونٹ خریدا تھا۔

۱۹۵۶ - ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ادھار خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گمردی رکھوائی۔

۱۳۰۹ - گھوڑوں اور گدھوں کی خریداری کسی نے گھوڑا یا گدھا جب خریدا تو بیچنے والا اسی پر سوار تھا، تو کیا اترنے سے پہلے بھی خریدنے والے کا اس پر قبضہ تصور کیا جائے گا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا، اسے مجھے بیچ دو، آپ کی طرف ایک سرکش اونٹ سے تھی۔

۱۹۵۷ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کيسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا، میرا اونٹ تھک کر سست پڑ گیا ہے اس لئے میں پیچھے رہ گیا، پھر آپ اترے اور میرے اونٹ کو اپنی چھتری سے کچھ کے لگائے اور فرمایا کہ اب سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ میں سوار

فَقَالَ يَبْعُجْتُهُ يَبْعُجْتُهُ ثُمَّ قَالَ اُرْكَبْ فَرَكِبْتُ  
 فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَهْفَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَكَرًا مَرْثِيًا  
 قُلْتُ بَلْ نَشِيئًا قَالَ أَفَلَا جَارِيَةٌ تَتْلُو عَلَيْهَا وَتَلَا عَلَيْكَ  
 قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَخْبَلْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ أُمْرَأَةً  
 تَجْمَعُهُنَّ وَتَسْطِطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا  
 رَأَيْتَ قَارِءًا قَدِمَ فَأَقْدَمَتْ فَالْكَلِيسَ الْكَلِيسَ ثُمَّ  
 قَالَ أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَأَشْرَتْهُ مِنِّي  
 بِأَوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قُبْلِي وَقَدِمَتْ بِالْقَدَاةِ فَجِئْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَخَبَّرْتُ  
 عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ أَلَا نَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ  
 قَدِمَ جَمَلَكَ فَأَوْقَلَ فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ  
 فَصَلَّيْتُ فَأَمْرًا بَلَاءً لَا أَتَزَوَّجُ لَهُ أَوْقِيَّةٌ قَوْمَانِ  
 لِي بِلَالٍ فَأَمْرًا بَعْدَ فِي الْبَيْتَيْنِ فَفُطِنْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ  
 فَقَالَ ادْعِي خَايِرًا قُلْتُ لِأَنْ يَرُدُّ عَنِّي الْجَمَلُ وَلَمْ  
 يَكُنْ شَيْءٌ عَنِّي أَبْقَعُ لِي مِنْهُ قَالَ حُدَّ جَمَلَكَ  
 ذَلِكَ ثَمَنُهُ ۝

ہو گیا۔ اب یہ حال ہو گیا (اونٹ کے تیز چلنے کی وجہ سے) کہ مجھے اسے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیچھے سے روکنا پڑتا تھا (راتے میں)  
 آپ نے دریافت فرمایا۔ شادی بھی کر لی؟ عرض کیا جی ہاں۔ دریافت فرمایا  
 کسی کنواری سے کی یا بیاتنا سے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو ایک بیاتنا  
 سے کر لی ہے، فرمایا کسی کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھینچتے  
 اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھینچتی (حضرت جابر بھی کنوارے تھے) میں نے  
 عرض کیا کہ میری کئی بہنیں ہیں (اور والدہ کا انتقال ہو چکا ہے) اس لیے میں  
 نے یہی پسند کیا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انھیں جمع رکھے، ان کے  
 ٹکٹھا کرے، اور ان کی نگرانی کرے، پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تم پیچھے  
 والے ہو، اس لیے جب پہنچ جاؤ تو خوب سمجھ سے کام لینا، اس کے بعد فرمایا  
 کیا اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا، جی ہاں! چنانچہ آپ نے ایک اوقیہ میں  
 خرید لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے ہی (مدینہ) پہنچ گئے تھے  
 اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا۔ پھر ہم مسجد آئے تو میں نے آنکھوں کو  
 مسجد کے دروازے پر پایا، اس حضور نے دریافت فرمایا کیا ابھی آئے ہو!  
 میں نے عرض کیا جی ہاں (ابھی آہوں) فرمایا۔ پھر اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد  
 میں جا کے دو رکعت نماز پڑھ لو، میں اندر گیا اور نماز پڑھی، اس کے بعد اس  
 حضور نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ میرے لیے ایک اوقیہ چاندی تولیں  
 انہوں نے ایک اوقیہ تول دی اور پڑلہ (جس میں چاندی تھی) بھاری رکھا۔ میں نے  
 کے چلا تو آپ نے فرمایا کہ جابر کو ذرا بلانا۔ میں نے سوچا کہ اب  
 میرا اونٹ پھر مجھے واپس کریں گے۔ حالانکہ اس سے زیادہ ناگوار میرے لیے  
 اور کوئی چیز نہیں تھی، چنانچہ آپ نے یہی فرمایا کہ یہ اپنا اونٹ لو اور اس  
 کی قیمت بھی تمہاری ہے۔

۱۳۱۰۔ وہ دور جاہلیت کے بازار جن میں اسلام کے بعد بھی لوگوں  
 نے خرید و فروخت کی۔

بَابُ الْأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي  
 الْجَاهِلِيَّةِ تَبَايَعُ بِهَا النَّاسُ فِي

الْإِسْلَامِ ۝  
 ۱۹۵۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عِصَا  
 وَمَجَنَّةٌ وَدُوَالْمَجَانِ اسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
 فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ تَأَثَّمُوا مِنْ الزَّجَا تَو  
 فِيهَا فَأَنزَلَ اللَّهُ لَيْسَ مَلِكُكُمْ جُنَاحٌ فِي مَوَاسِمِ  
 الْحَجِّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا ۝

۱۹۵۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
 حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ  
 عِصَا، مَجَنَّة اور دُوَالْمَجَانِ زمانہ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب اسلام آیا تو لوگوں  
 نے اس میں تجارت کو گناہ سمجھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی  
 لیس علیکم جناح فی مواسم الحج (ترجمہ گزر چکا) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
 اسی طرح قرأت کی ہے۔

۱۳۱۱۔ استسقا کا مریض یا خارش زدہ اونٹ خریدنا؟ صحابہ جو صحیح

راستہ سے ہمیشہ جکتا ہے۔

۱۹۵۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

کہ عمرو نے بیان کیا، یہاں رکھ میں ایک شخص نواس نامی تھا، اس کے پاس

ایک اونٹ تھا، استسقا کا مریض۔ ابی عمر رضی اللہ عنہ گئے اور اس کے شریک

سے وہی اونٹ خرید لائے وہ شخص آیا تو اس کے شریک نے کہا کہ ہم نے وہ اونٹ

بیچ دیا۔ اس نے پوچھا کہسے بیچا؟ شریک نے کہا کہ ایک شیخ کے ہاتھوں جو اس

اس طرح کے تھے۔ اس نے کہا، افسوس! وہ تو اب عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ چنانچہ

وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے شریک نے آپ کو ایک استسقا

کا مریض اونٹ بیچ دیا ہے اور آپ سے اس کے مرض کی وضاحت نہیں کی۔ اب

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اسے واپس لے لیا۔ بیان کیا کہ جب وہ اسے

لے جانے لگا تو ابی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا یہیں رہنے دو ہم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی ہیں (آپ نے فرمایا تھا کہ) لا عدویٰ، یعنی ہم اس

متعدی نہیں ہوتے کسی پر ظلم و زیادتی نہ ہونی چاہیے یہ سفیان نے عمرو سے سنا تھا۔

۱۳۱۲۔ اثنینہ و فساد کے زمانہ میں ہتھیار کا فروخت عمران بن حصین رضی

اللہ عنہ نے فتنہ کے زمانہ میں ہتھیار بیچنا پسند نہیں کیا تھا۔

بَابُ ۱۳۱۱ شَرَاءُ الرِّبْلِ الْهَيْمِ أَوْ الْأَجْرِي  
الْقَائِمُ الْمُتَخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ

۱۹۵۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَاغِلِي قَالَ

قَالَ عُمَرُ وَهَانَ هَهُنًا رَجُلٌ بِاسْمِهِ نَوَاسٌ وَ

هَانَتْ عِنْدَ الْإِبِلِ هَيْمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ فَأَشْتَرَى

بِلَيْهِ الْإِبِلَ مِنْ شَرِيكَ لَهُ فَبَجَّاءَ إِلَيْهِ شَرِيكَهُ

فَقَالَ بَعْنًا تِلْكَ الْإِبِلُ فَقَالَ مِمَّنْ بَعْنَهَا قَالَ مِنْ شَيْخٍ

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَيَحَلِكُ ذَاكَ وَاللَّهِ بَيْنَ عَمَرَ

فَبَجَّاءَ لَهُ فَقَالَ ابْنُ شَرِيكِي بَا مَلِكُ إِبِلَاهُمَا وَكُم

يَعْرِفُكَ قَالَ فَاَسْتَفْعَاهَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْأَلُهَا

فَقَالَ وَغَهَا رَخِيئًا يَقْضَاءُ رَأْسُولِ اللَّهِ مَتَى

الْمَلِكُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوِي سَمِعَ سُفْيَانُ

عُمَرُ ۱۰

بَابُ ۱۳۱۲ بَيْعُ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ بَيْعَهُ فِي

الْفِتْنَةِ ۱

۱۹۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي قَلْحٍ عَنْ أَبِي

مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ قَالَ تَحَرَّجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَأَغْطَاكَ يَغْفِرُ

وَرَأَاكَ فَمُعَتِ الدُّرْعُ فَأَبْعْتُ بِهِ مَهْرًا فِي بَنِي

مُسْلِمَةَ فَإِنَّهُ لَا قَوْلَ مَالٍ تَأْتِلُتُهُ فِي الْإِسْلَامِ ۱

بَابُ ۱۳۱۳ فِي الْبَيْعِ الْمُسْلِكِ ۱

۱۹۶۱ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَوْسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَّةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرَّةَ بْنَ أَبِي مَوْسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجُلَيْسِ

۱۹۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،

ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابن ابی قحح نے، ان سے ابو قتادہ کے مولیٰ

ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ ہم غزوہ حنین کے سال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھے زہر عطا فرمادیا اور میں نے اُسے بیچ دیا۔ میں نے اس سے قبیلہ

بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ وہ پہلا مال تھا جسے میں نے اسلام لانے کے

بعد حاصل کیا تھا۔

۱۳۱۳۔ عطر فروش اور مشک فروش۔

۱۹۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد

نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبررہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں

نے ابوبررہ بن ابی موسیٰ سے سنا اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا تھا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صالح اور نیک بختین اور غیر صالح

اور بسے ہنشین کی مثال، مشک بیچنے والے اور لوہار کی بیچی کے ہے۔ مشک بیچنے والے کے پاس سے تم دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور حاصل کرو گے، یا مشک ہی خرید لو گے، ورنہ کم از کم اس کی خوشبو سے تو ضروری غفلت ہو سکو گے۔ لیکن لوہار کی بیچی، یا تمہارے بدن اور کپڑے کو جھلکے گی۔ ورنہ اس سے ایک ہدایت تو تعین ضرور ہوتی ہے گی۔

۱۳۱۴۔ پھنا لگانے والے کا ذکر۔

۱۹۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ملک نے خبر دی، انھیں حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھنا لگایا تو ان حضور نے ایک صاع کھجور (بطور اجرت) انھیں دینے کے لئے کہا اور ان کے مالک سے کہا کہ ان کے خراج میں کمی کر دو۔

۱۹۶۳۔ ہم سے سعد بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے جو عبداللہ کے بیٹے میں حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حکمہ نے اور ان سے ابی عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھنا لگوا یا اور جس نے پھنا لگایا تھا اسے (اجرت بھی) دی۔ اگر اس کی اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی نہ دیتے۔

۱۳۱۵۔ ان چیزوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے۔

۱۹۶۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے

الْبَيْعَاتِ وَالْجَلِيسِ الشَّوْعِ وَكَثَلِ مَا جِيبَ الْبَيْعِ  
وَعَيْدُ الْعَدَاوَةِ لَا يَفْذُلُكَ مِنْ صَاحِبِ الْبَيْعِ  
أَمَّا كُشْتَرِيهِ أَوْ تَعْدُ بِرَيْعِهِ وَكَعَيْدُ الْعَدَاوَةِ  
يُغْنِيكَ بَدَنُكَ أَوْ تَوْبَكَ أَوْ تَوْبَكَ مِنْهُ بِرَيْعِهِ  
خَيْشَةٍ

بَابُ ذِكْرِ الْحَجَامِ

۱۹۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي نَافِلَةَ قَالَ قَالَ حَجَّجَةُ  
أَبُو طَيْبَةَ رَأْسُ الْوَلَدِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ  
لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَتَحَفَّضُوا مِنْ  
خَرَاجِهِ

۱۹۶۳ حَدَّثَنَا مَسْدُودٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي  
نَافِلَةَ قَالَ اجْتَمَعَتِ الشُّيُخُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَخْيَرُ  
الَّذِي حَجَّجَهُ وَكَوْثَرَانِ حَزَامًا لَمْ يُعْطِ

بَابُ التَّجَارَةِ فِي مَا يُعْرَفُ

لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۱۹۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

لے خراج سے یہاں مراد زمین کا خراج نہیں ہے، بلکہ کسی عظم سے زوزانہ جو مالک وصول کرتا ہے وہ یہاں مراد ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ غلام اپنا آزاد کر دے یا مالکوں کو روزانہ یا ماہانہ انھیں کچھ دینا پڑتا تھا۔ اسی میں کمی کے لئے ان کے مالک سے آپ نے فرمایا تھا۔

۳۔ اصناف کے یہاں کسی چیز کو خرید لینے کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ وہ چیز خریدنے والے کی ملکیت میں آگئی۔ اب اس کے بعد اس کا استعمال بھی جائز ہے یا نہیں۔ یہ خرید و فروخت حد و بحث سے خارج ہے۔ اس اصول کی روشنی میں اگر کسی نے کوئی ایسا کپڑا پہنا جس کا استعمال مردوں کے لئے ہائز نہیں تھا تو یہ بیع جائز ہے۔ یہ بحث ہی سرے سے علیحدہ ہے کہ خود اس کا پہننا جائز ہے یا نہیں، یہ تو خریدنے والا دیکھے گا کہ خود اس کے لئے اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں، ممکن ہے وہ خود اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے گھر کی بچیوں اور عورتوں کے لئے ریشم کا کپڑا خرید رہا ہو یا کوئی اور ضرورت ہو۔ اس سلسلے کی بعض تفصیلات انشاء اللہ آئیں گی۔

حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک ریشم کا حلہ بیجا۔ پھر آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ اسے ایک دن پہنے ہوئے تھے تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اسے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، اسے تو وہی لوگ پہنتے ہیں۔ جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ میں نے تو اس لئے بھیجا تھا تاکہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ یعنی بچ کر۔

۱۹۶۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں قاسم بن محمد نے اور انہیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انہوں نے ایک گد خریدی جس میں تصویر تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر جو نبی اس پر پڑی، آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر جو ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا، یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول سے معافی مانگتی ہوں۔ صلی اللہ علیہ وسلم میرا قصور کیسے؟ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ یہ گد کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے آپؐ ہی کے لئے خرید لیا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹھیک لگائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن اس طرح کی تصویر رکھنے والے لوگوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا کہ تم لوگوں نے جس کی تخلیق کی، خدا اسے زندہ بھی کر دکھاؤ! آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں میں تصویریں ہوتی ہیں فرستے ان میں داخل نہیں ہوتے۔

۱۳۱۶- سامان کے مالک کو قیمت متعین کرنے کا زیادہ حق ہے۔

۱۹۶۶- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اے بنو نجار اپنے باغ کی قیمت متعین کر دو (آنحضورؐ اسے مسجد کے لئے خریدنا چاہتے تھے) اس باغ میں کچھ توہیرا نہ تھا اور کچھ حصے میں کجور کے درخت تھے۔

۱۳۱۷- امتیاز کب تک صحیح ہوگا۔

۱۹۶۷- ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی

نبی عمر عن ابيه قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمر بخله خيرا او سيكره او فراه عليه فقال انا لم اذن من يها الى الله لئلا يلبسها انما يلبسها من لا خلاق له انما بعثت اليك لتستمتع بها يغني تينها

۱۹۶۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ كَمُرَّةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ اِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذْنَبْتُ قَالَ تَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالَ هَذِهِ الشَّمْرَةَ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لَتَعْقُدَ عَلَيْهَا قَوْسُ سَدَدٍ قَالَ تَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُؤْمَرُ الْغِيْمَةَ يُعَذِّبُونَ قِيْعَالًا لَكُمْ أَخِيَوَا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

بَابُ صَاحِبِ السِّلْعَةِ اخُفْ بِالسُّؤْمَرِ

۱۹۶۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا النُّوَّاسُ عَنْ أَبِي الشَّيَاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَا مَثُوفِي بِحَاطِطِكُمْ وَبَنِي حَرَبٍ وَنَحْلٍ

بَابُ كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ ۱۹۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

کہا کہ میں نے یہ بھی سنا، کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور انہوں نے بھی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کی جب تک وہ جلد نہ ہوں اختیار ہوتا ہے، یا بیع میں اختیار کی شرط کے مطابق اختیار ہوتا ہے) نافع نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کوئی بیسی چیز خریدتے جو انہیں پسند ہوتی تو فریق ثانی سے جدا ہو جاتے تھے تاکہ اختیار باقی نہ رہے

قَالَ تَعْمَلُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ تَائِفَ عَن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْتَايِعِينَ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونِ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ تَائِفٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يَعْجِبُهُ فَأَرَادَ صَاحِبَهُ :

۱۹۶۸ حَدَّثَنَا خُصُّ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْثَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْخُبَّارِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَ تَرَادَّ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ قَدْحَةَ وَفَدَّ كُنْتُ ذَلِكَ لِأَنِّي الشَّيْخَ فَقَدْ كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَيْثَمِ كُنَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَحْسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بِأَسْمَاءٍ (۱۳۱۸) إِذَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فِي الْخِيَارِ حَلٌّ يَجُوزُ الْبَيْعُ :

۱۹۶۸۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو الخلیل نے، ان سے عبد اللہ بن حداثہ نے اور ان سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو جب تک وہ جلد نہ ہوں، اختیار ہوتا ہے۔ احمد نے یہ زیادتی کی کہ ہم سے بہز نے حدیث بیان کی کہ ہمام نے بیان کیا کہ میں نے اس کا ذکر ابو التیاح کے ساتھ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب عبد اللہ بن حداثہ نے یہ حدیث بیان کی تھی تو میں بھی اس وقت ابو الخلیل کے ساتھ تھا۔ ۱۳۱۸۔ اگر اختیار کے لئے کسی وقت کی تعمین نہ کی تو کیا بیع جائز ہوگی۔

ملہ متعلقہ صفحہ گذشتہ میں بیان اختیار سے مراد خرید و فروخت کا وہ اختیار ہے جس کے تحت کسی سامان کی خریداری کے بعد خریدنے والے کو اس کے واپس کرنے کا یا بیچنے والے کو اس کو واپس لینے کا اختیار باقی رہتا ہے، اصناف کے یہاں سب سے پہلے درجہ میں تو اختیار ہے قبول کا، یعنی بیع کرنے والوں میں سے ایک فریق نے سامان کی قیمت لگائی، اب جب تک دوسرا فریق اسے قبول نہیں کرتا یہ خرید و فروخت نافذ نہیں ہو سکتی گویا اس باب میں نفاذ کے لئے ضروری ہے فریقین کا ایجاب و قبول۔ ایجاب و قبول کے بعد کسی خاص وجہ کے بغیر جن کا ذکر آئندہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ آئے گا، فریقین میں سے کسی کو اس کے رد کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض ائمہ کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد ایک اور اختیار بقول ہے اور اس کا نام ہے "خیار مجلس" یعنی پھر یہی طرح نفاذ کے لئے ان کے نزدیک ایجاب و قبول کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو جانا بھی ضروری ہے ورنہ جب تک دونوں اسی جگہ موجود ہوں جہاں یہ خرید و فروخت ہوئی تھی تو اس کے بیع کو فسخ کر دینے کا ابھی اختیار باقی رہتا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسی اختیار کی بحث اس موقع پر کرنا چاہتے ہیں "خیار مجلس" بعض ائمہ کے یہاں ضروری ہے۔ لیکن نیچے جو احادیث آ رہی ہیں ان سے واضح طور پر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ یہی چیز دل کو بھی لگتی ہے کہ جب ایجاب و قبول ہو گیا اور فریقین کسی نتیجہ پر راضی ہو گئے تو آپ بیع کے نفاذ میں کوئی تاثر نہ ہونا چاہیے۔ ایک جملہ ہے حدیث میں "ما لم يتفرقا" جب تک وہ دونوں جلد نہ ہوں، اصناف کی طرف سے یہ جواب ہے کہ "تفرقا" سے مراد یہاں ایجاب و قبول کے الفاظ کا ختم ہو جانا ہے گویا کلام سے جدا ہونا مراد ہے کہ جب ایجاب و قبول ہو گیا تو فریقین ایک دوسرے سے کلام کے اعتبار سے جدا ہو گئے کلام عرب میں اس لفظ کا استعمال اس مفہوم میں آتا ہے اور قرآن مجید میں بھی ہے۔ اس لئے مفہوم وہی ہوا کہ ایجاب و قبول تک اختیار باقی رہتا ہے اس کے بعد نہیں۔

۱۶۶۹ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ تَرَاوِدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ تَأْنِظٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَقُولَا أَحَدُهُمَا لِيَصَاحِبِهِمُ الْآخَرُ وَبَيْنَمَا قَالَا أَوْ يَقُولَانِ يَبِيعُ خِيَارًا ۖ

میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے فریق سے یہ نہ کہے کہ پسند کرو (تاکہ آئندہ کے اختیار کے لئے روزانہ بند ہو جائے) اکثر یہ بھی کہا کہ یا اختیار کا شرط کے ساتھ بیع ہوگا۔

۱۶۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن نذیر نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے تانیظ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خریدنے والے اور بیچنے والے (دونوں فریق کو بیع فریق کر دینے کا) اختیار اس وقت تک ہے جب تک وہ جملہ نہ ہو جائیں یا فریقین میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے فریق سے یہ نہ کہے کہ پسند کرو (تاکہ آئندہ کے اختیار کے لئے روزانہ بند ہو جائے) اکثر یہ بھی کہا کہ یا اختیار کا شرط کے ساتھ بیع ہوگا۔

۱۶۷۰ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ تَشَادُّ أَخْبَرَنِي عَنْ مَالِكِ بْنِ الْأَنْبَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَةَ بِنْتَ حِزَامٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَةَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ حَدَّثَا دَبْنًا بَوْرًا فَهَمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ لَدَّ بَا وَكُنَّمَا مُجِئَتْ بَرَكَةٌ يَبِيعُهُمَا ۖ

۱۶۷۰۔ جب تک خریدنے اور بیچنے والے جدا نہ ہو جائیں انھیں اختیار باقی رہتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ، مشہور شعبی، طاؤس، عطاء، اور ابن ابی ملیکہ رحمہم اللہ نے بھی یہی کہا ہے۔

۱۶۷۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَالِكِ بْنِ الْأَنْبَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَةَ بِنْتَ حِزَامٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَةَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ حَدَّثَا دَبْنًا بَوْرًا فَهَمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ لَدَّ بَا وَكُنَّمَا مُجِئَتْ بَرَكَةٌ يَبِيعُهُمَا ۖ

۱۶۷۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں جہان نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے صالح ابو ذریعہ نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن حارث نے، کہا کہ میں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خریدنے اور بیچنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں انھیں اختیار باقی رہتا ہے۔ اب اگر فریقین نے سچائی اختیار کی اور ہر بات صاف صاف واضح کر دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر انھوں نے کوئی بات چھپائی یا جھوٹ بولے تو ان کی بیع سے برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۱۶۷۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَالِكِ بْنِ الْأَنْبَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَةَ بِنْتَ حِزَامٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَةَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ حَدَّثَا دَبْنًا بَوْرًا فَهَمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ لَدَّ بَا وَكُنَّمَا مُجِئَتْ بَرَكَةٌ يَبِيعُهُمَا ۖ

۱۶۷۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور امین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خریدنے والے اور بیچنے والے، دونوں کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے، اپنے فریق کے معاملہ میں، کہ بیع کو فریق کر دے

۱۔ مطلب یہ ہے کہ مجلس کا اختیار، جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں واجب ہے اور احناف کے یہاں مستحب، بیع و شرا کے بعد باقی رہتا ہے لیکن اگر فریقین میں سے کوئی ایک دوسرے فریق سے اسی خرید و فروخت کی مجلس میں یہ کہہ دے کہ اب بات ختم کر لو اور جو معاملہ ہو چکا ہے اس پر مہر ثبت کر لو تو اختیار مجلس اس سے ختم ہو جاتا ہے۔ شوافع کے یہاں یہی صورت ہے۔ پھر حدیث کا ایک جملہ اور نقل کیا کہ اکثر یہ بھی فرمایا کہ اگر بیع میں پہلے ہی سے اختیار کی شرط لگادی گئی تب بھی بیع اسی شرط کی رعایت کے ساتھ درست ہوگی۔ خیال شرط کے لئے مستقل باب آئندہ آئے گا۔



بیع الاختیار، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں، اور وہ بیع اس سے مستثنیٰ ہے جس میں اختیار کی شرط پہلے ہی سے لگا دی گئی ہو کہ اس میں شرط کے مطابق عمل ہوتا ہے۔

**باب (۱۳۲۰) إِذَا اخْتَارَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ؛**

۱۳۲۰۔ اگر بیع کے بعد فریقین نے ایک دوسرے کو پسند کر لینے کے لئے کہا تو بیع کا نفاذ ہو جائیگا۔

۱۹۷۲۔ ائمہ قیہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو شخصوں نے خرید و فروخت کی تو جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں، انہیں بیع کو فسخ کر دینے کا اختیار باقی رہتا، یعنی یہ اس صورت میں ہے کہ دونوں ایک ہی جگہ تھے لیکن اگر ایک نے دوسرے کو پسند کر لینے کے لئے کہا اور اس شرط پر بیع ہوئی تو بیع اسی وقت نافذ ہو جائے گی۔ (اور پھر اس مجلس میں بھی فسخ بیع کا اختیار نہ ہوگا) اسی طرح اگر دونوں فریق بیع کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور بیع سے کسی فریق نے بھی انکار نہیں کیا تو بھی بیع نافذ ہو جائے گی۔

**باب (۱۳۲۱) إِنْ كَانَ الْبَايِعُ بِالْإِخْتَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ؛**

۱۳۲۱۔ کیا اگر بائع کے لئے اختیار باقی رکھا گیا تو بیع نافذ ہو سکے گی۔

۱۹۷۳۔ ائمہ سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی بھی خریدنے اور بیچنے والے میں اس وقت تک بیع نہیں ہوتی جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں (یعنی) ایجاب قبول دونوں طرف سے نہ ہو جائے) البتہ وہ بیع جس میں اختیار کی شرط لگا دی گئی ہو اس سے مستثنیٰ ہے۔

**۱۹۷۴ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَةَ الْإِخْتَارِ؛**

۱۹۷۴۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے ابو الخلیل نے، ان سے عبد اللہ بن الحارث نے، ان سے حکیم بن حزام نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بیع میں اختیار کی شرط لگا دی گئی ہو اس سے مستثنیٰ ہے۔

۱۔ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ جدا ہونے سے احناف کے یہاں مراد، فریقین کا ایجاب قبول ہے۔ لیکن شوافع اس سے خیال غلط کا ثبوت کرتے ہیں۔ وہ حقیقت ہمارے یہاں غلط ہے۔ اختیار ہی سرے سے نہیں۔ ابتدائی مرحلہ تو ہے قبول کا، ایک فریق نے جب کہہ دیا کہ میں اپنی چیز اتنی قیمت پر دیتا ہوں یا تمہاری چیز اتنی قیمت پر لیتا ہوں، اب رہ جاتا ہے سوال فریق ثانی کا کہ وہ اسے قبول کرتا ہے یا نہیں اگر اس نے قبول کر لیا تو پھر مجلس کے اختیار کو باقی رکھنے کا کوئی مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ البتہ احناف کے یہاں اور دوسرے اختیارات ہیں۔ مثلاً کوئی شرط لگا دی جو بیع کے خلاف نہیں تھی یا بے دیکھے کوئی چیز خرید لی تو دیکھنے کے بعد بیع کے فسخ کا اختیار ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی عیب نکل آیا اس صورت میں بھی بیع فسخ کی جاسکتی ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے اور خریدنے والے کو جب تک وہ ہمارے ہوں اختیار ہوگا (بیع فسخ کرنے کا) ہمارے بیان کیا کہ میں نے اپنی کتاب میں (جس میں شیوخ سے سنی ہوئی احادیث وہ نقل کیا کرتے تھے) یہ پایا کہ اگر کوئی فریق (تین مرتبہ اپنی پسندیدگی کا اعلان کر دے) (تو مجلس کا مذکورہ اختیار ختم ہو جاتا ہے) پس اگر فریقین نے سچائی اختیار کی اور بات صاف صاف واضح کر دی تو انھیں اس کی بیع میں برکت ملتی ہے۔ اور اگر انہوں نے جھوٹی باتیں بنائیں اور (کسی عیب کو) چھپایا تو وہ ایک فائدہ مفرد حاصل کر لیں گے لیکن ان کی بیع میں برکت نہیں ہوگی (جہاں نے) کہا کہ ہم سے ہمارے نے حدیث بیان کی، ان سے ابو النبیاح نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے سنا کہ یہی حدیث وہ حکیم بن حزام سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں۔

أَمَّا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْجَمَاعِ مَا لَمْ يَتَّفَقَا قَالَ هُمَا مَرَّحَمَتٌ فِي كِتَابِي يُخْتَارُ ثَلَاثُ مَوَازٍ قِيَانُ صَدَقَاتِهِمَا بَوْرِي كَلِمَاتِي بَيْنَهُمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُتْمَا فَغَسَلِي أَنْ تَرَوْمَا رِبْطًا وَيُحَقَّقَا بَرَكَةً بَيْنَهُمَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هُمَا مَرَّحَمَتًا أَبُو الشَّيَاحِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۳۲۲- ایک شخص نے کوئی چیز خریدی اور بعد اٹھنے سے پہلے ہی کسی کو مہر کر دی پھر بیچنے والے نے خریدنے والے کو اس پر ٹوکا ہو یا کوئی غلام خرید کر اسے (بیچنے والے کی موجودگی میں ہی) آزاد کر دیا۔ طائوس نے اس شخص کے متعلق کہا جو (فریق ثانی کی) رضامندی کے بعد کوئی سامان اس سے خریدے اور پھر اسے بیع کر دے کہ یہ بیع نافذ ہو جائے اور اس کے نفع کا بھی وہی منتفی ہوگا۔ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، میں عمر رضی اللہ عنہ کے ایک نئے اور مرکب و اونٹ پر بیٹھا ہوا تھا، اکثر وہ مجھے مغلوب کئے سب سے آگے نکل جاتا لیکن عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے واپس کر دیتے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نہیں یہ اونٹ مجھے بیچ دو، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ نہیں، مجھے یہ اونٹ بیچ دو۔ پھر پانچ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اونٹ بیچ دیا اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا، عبد اللہ بن عمر! اب یہ اونٹ تمہارا ہو گیا جس طرح چاہو اسے استعمال کرو۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ حدیث نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غنہاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ

بِأَنَّ (۱۳۲۲) إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا فَأَوْحَتِ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَلَمْ يَكُنِ الْبَايِعُ عَلَى الشِّرْيِ أَوْ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَمَّا غَتُّهُ وَ قَالَ حَاوُسٌ فِيمَنْ يَشْتَرِي السَّلْعَةَ عَلَى الرِّمَالِ لَمْ يَأْتِهَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَ قَالَ أَبُو الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ صَغِيرٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَّا الْقَوْمُ فَيَذِرُوهُ عَمْرُو وَيُرَوُّهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَذِرُوهُ عَمْرُو وَيُرَوُّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَعْزِيهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَغْلِبُهُ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ ذَاكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَصَنَعُ بِهِ مَا شِئْتُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْبَيْتُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی وادی قری کی زمین، ان کی خیر کی زمین کے بدلہ میں بیچی تھی۔ پھر جب ہم نے بیع کر لی تو میں اگلے پاؤں ان کے گھر سے اس خیال سے باہر نکل آیا کہ کہیں وہ بیع فسخ نہ کر دیں، کیونکہ طریقہ یہ تھا کہ بیچنے اور خریدنے والے کو (بیع فسخ کرنے کا) اختیار اس وقت تک ہوتا تھا جب تک وہ ایک دوسرے سے بدلہ نہ ہو جاتے تھے۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہماری خرید و فروخت پوری ہو گئی اور میں نے عرض کیا تو معلوم ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نقصان میں رہے، کیونکہ (اس تبادلہ کے نتیجے میں، میں نے ان کی سابقہ زمین سے) انھیں زمین دن کی مسافت ہمارے نمود کی طرف کر دیا تھا اور انھوں نے مجھے (میری مسافت کم کر کے) مدینہ سے صرف نین دن کی مسافت پر لایا تھا۔

مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانَ مَالًا بِالْوَادِي  
بِمَالٍ لَهُ يَحْمِلُهُ كَلِمَاتُ بَيْعَانَا رَجَعَتْ عَلَى  
عَقِبِي حَتَّى تَصْرَفَتْ مِنْ بَيْتِهِمْ خَشْيَةً أَنْ  
يَرَادَ فِي الْبَيْعِ وَكَانَتْ السَّنَةُ أَدْنَى  
الْمُسَابِقِينَ بِالْحَيْكَةِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ كَلِمَاتُ حَبِّ بَيْعِي وَبَيْعِهِ رَأَيْتُ إِلَى  
قَدْ عُبْنَتْهُ بِأَيِّ سُقْنَةٍ إِلَى أَرْضٍ مُسَوَّةٍ  
بِشَلَالٍ لِيَالٍ وَ سَأَفِي إِلَى الْمَدِينَةِ  
بِثَلَالٍ لِيَالٍ ۝

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَيْعِ فِي

۱۳۲۳۔ خرید و فروخت میں دھوکہ دینا غیر پسندیدہ ہے۔

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَنَّهُ سَمِعَ

عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ تَجْلُدَ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ يُحْدِثُ فِي الْبَيْعِ قَوْلًا إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ  
لَا خِلَابَةَ ۝

۱۹۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن دینار نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر آنحضور ص نے ان سے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کیا کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ "دھوکہ کا کوئی نہ ہو"۔

حاشیہ گذشتہ صفحہ۔ یہ ذہن نشین رہے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ خیار مجلس کے سلسلے میں احناف کے نہیں بلکہ بڑی حد تک شوافع کی حمایت میں ہیں لیکن اس باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مسلک میں شوافع سے زیادہ قوی ہے۔ شوافع کے یہاں خیار مجلس کو ختم کرنے کی صرف دو ہی صورتیں تھیں، یا فلقی ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں یا پسند کر لینے کی آخری بات کر لیں۔ تیسری کوئی صورت نہیں تھی، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک تیسری صورت بھی اس اختیار کو ختم کرنے کی بیان کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بیچنے والے کی موجودگی میں خریدنے والے نے اپنی خریدی ہوئی چیز میں کوئی تصرف کیا مثلاً اس خریدی ہوئی چیز کو بیہ کر دیا یا غلام تھا اور اسے آزاد کر دیا، بیچنے والا بھی اسی مجلس میں موجود اور کوئی اعتراض نہیں کرتا تو اس سے بھی خیار مجلس ختم ہو جاتا ہے۔ گویا امام بخاری کا مسلک اس مسئلے میں احناف اور شوافع کے درمیان میں ہے۔

اے پہلے بھی گد چکا کہ احناف کے یہاں یہ زیادہ سے زیادہ مستحب ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ صحابہ عام حالات میں مستحبات پر اتنی شدت کے ساتھ عمل کرتے تھے جیسے وہ فرض یا واجب ہو، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر جو طرز عمل اختیار کیا اس سے بھی مترشح ہی ہوتا ہے۔

بَابُ ۱۳۲۴ مَا جَعَلَ فِي الْأَسْوَاقِ وَقَالَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ  
قُلْتُ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوقُ  
قَيْنَقَاعَ وَقَالَ أَلَسْنَا قَالِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَلَوْ لِي  
عَلَى السُّوقِ وَقَالَ عُمَرُ أَلْهَانِي الصَّفْقُ  
بِالْأَسْوَاقِ ۝

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَكْرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ  
ثَامِرِ بْنِ جَبْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو الْجَيْشُ  
بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا كَانُوا ابْنِدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ  
يُخَسِّفُ بِأَقْلِهِمْ وَيُخْرِجُهُمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كَيْفَ يُخَسِّفُ بِأَقْلِهِمْ وَيُخْرِجُهُمْ وَفِيهِمْ  
أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخَسِّفُ بِأَقْلِهِمْ  
وَيُخْرِجُهُمْ ثُمَّ يَبْتَغُونَ عَلَى بَنَاتِهِمْ ۝

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا أَحَدَكُمْ فِي جَمَاعَةٍ  
تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُورَتِهِ وَبَيْنَتِهِ بَضْعًا وَعَشْرِينَ  
وَرَجْعَةً وَذَلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا اتَوْا فَأَحْسَنَ التَّوَسُّعَ ثُمَّ  
أَقَامُوا لِمَنْ يَزِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يَنْهَرُ إِلَّا الصَّلَاةَ  
لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا مَرَّ فَعَرَّجَ بِهَا رَجْعَةً أَوْ حَطَّتْ عَنْهُ  
بِهَا خَطِيئَةٌ وَاللَّيْلُ كَتَمَتْ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا  
وَامَرْتُ فِي صَلَاةٍ الَّتِي يُصَلِّي فِيهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
اللَّهُمَّ أَرْحَمَهُ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ

۱۳۲۴۔ بازاروں کا ذکر عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
جب ہم مدینہ آئے تو میں نے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی بازار ہے جس  
میں تجارت ہوتی ہو؟ (میرے انصاری بھائی نے) کہا کہ ہاں سوق  
قینقاع ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبدالرحمن رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا، مجھے بازار (کاراستہ) بتادو اور عمر رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا تھا کہ مجھے بازار کی خرید و فروخت نے غافل رکھا۔

۱۹۷۶۔ ہم سے محمد بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل  
بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سوید نے، ان سے ثامر بن جبر  
بن مطعم نے بیان کیا کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک لشکر، کعبہ پر فوج کشی کریگا، جب وہ  
مقام پیدا پر پہنچے گا تو انہیں شروع سے آخر تک زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔  
عائشہ رضی عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! شروع سے آخر تک  
کیونکر دھنسا دیا جائے گا جبکہ وہیں بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو  
ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، شروع سے آخر  
تک دھنسا دیا جائے گا، پھر اپنی نیٹوں کے مطابق ان کا شتر ہوگا۔

۱۹۷۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان  
کی، ان سے اسمعش نے ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جماعت کے ساتھ کسی  
کی نماز، بازار میں یا اپنے گھر میں (تہا) نماز پڑھنے سے تقریباً بیس گنا ثمرہ کم ہوتی  
ہے (ثواب کے اعتبار سے) اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے  
اس کے تمام حسن و اطاب کی رعایت کے ساتھ، اور پھر سجدہ میں صرف نماز کے  
ارادہ سے آتا ہے، نماز کے سوا اور کوئی چیز اسے مسجد لے جانے کا باعث  
نہیں بنتی تو جو بھی قدم وہ اٹھاتا ہے۔ اس سے ایک درجہ اس کا بلند ہوتا ہے  
یا اس کی وجہ سے ایک گناہ اس کا معاف ہوتا ہے، جب تک ایک شخص اپنے  
اس محل پر بیٹھا رہتا ہے جس پر اس نے نماز پڑھی تھی تو ملائکہ برابر اس کے

گذشتہ حاشیہ سے سوال یہ ہے کہ ان الفاظ کے کہنے سے وہ کس طرح محفوظ رہ سکتے تھے۔ علماء نے اس کی مختلف توجیہ کی ہے بعض اکابر نے  
لکھا ہے کہ یہاں خیال شرط مرا ہے یعنی ان انہیں ان الفاظ کے نہیں دن کا اختیار ہو جاتا ہے کہ اگر اس عرصہ میں انہیں کوئی بات نظر آئے تو وہ سامان  
واپس کر سکتے تھے۔

وَقَالَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ قَامَهَا ثَلَاثُ الصَّلَاةِ تَعْبُثُهُ  
رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اے اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل، اے اللہ  
اس پر رحم فرما یہ اس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک وہ وضو توڑ کر نہ نیتوں  
کو تکلیف نہ پہنچائے جتنی دیر تک بھی آدمی نماز کی وجہ سے رکھا رہتا ہے وہ سب نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
أَبَا الْقَاسِمِ قَالَتُنَّ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ إِنَّمَا وَكُوتُ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمَوُ يَا نِسَاءُ وَكَتُوتُ يَا نِسَاءُ  
۱۹۷۸۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بازار میں  
تھے کہ ایک شخص نے کہا، یا ابا القاسم! نبی کریم اس کی طرف متوجہ ہو گئے کیونکہ  
آپ کی کنیت بھی ابو القاسم ہی تھی، اس پر اس شخص نے کہا کہ میں نے تو اس  
کو بلا یا تھا، ایک دوسرے شخص کو جو ابو القاسم ہی کنیت رکھتا تھا، آنحضرت  
نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو، کنیت ہی کنیت بہت سے لوگوں کی  
ابو القاسم تھی)

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
مُرْهَوْنُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ دَعَا رَجُلٍ يَا بَقِيعُ يَا  
أَبَا الْقَاسِمِ قَالَتُنَّ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لَمْ أَغْنِكُ قَالَ سَمَوُ يَا نِسَاءُ وَكَتُوتُ يَا نِسَاءُ  
بَكْنِي

۱۹۷۹۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر  
نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ  
نے کہ ایک شخص نے بقیع میں (جبکہ آنحضور بھی وہیں موجود تھے، کسی کو)  
پکارا، اے ابو القاسم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہو گئے  
تو اس شخص نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا، آنحضور نے اس کے بعد  
فرمایا کہ میرا نام لے کر پکارا کرو، کنیت سے نہ پکارا کرو۔

۱۹۸۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن یزید نے، ان سے نافع بن حمیر بن مطعم  
نے اور ان سے ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم دن کے ایک حصہ میں تشریف لے چلے، نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات  
کی اور نہ میں نے آپ سے، اسی طرح آپ نبی قینقاع کے بازار میں آئے پھر

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ حَمِيرِ  
بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَأْفَةِ النَّهْكَ لَا يَكْنِي وَكَ  
أَكَلَهُ حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنَقَاعَ وَجَلَسَ يَفْتَاؤُ

لہ اہل عرب کی عادت یہ تھی کہ جس کی ان کے دلوں میں عظمت ہوتی اور وہ اسے اپنے میں بڑا سمجھتے، اس کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ ہمیشہ کنیت سے یاد کرتے  
تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت بعض دوسرے اصحاب کی بھی تھی۔ البتہ نام میں آپ مفرد تھے، اس لئے آپ نے روک دیا اور فرمایا کہ  
میرا تو تم لوگ نام ہی لے لیا کرو، کنیت کی مجھے ضرورت نہیں۔ یہ یاد رہے کہ آنحضور نے اس حدیث میں کنیت سے جو منع فرمایا ہے وہ صرف آپ کے  
عہد مبارک کے لئے خاص ہے آپ کی وفات آپ کی کنیت سے آپ کو یاد کرنا جائز ہے کیونکہ مانعت کی اصل وجہ باقی نہیں رہی، خود صحابہ رضوان  
اللہ علیہم اجمعین بعد میں آپ کا ذکر کرتے وقت آپ کی کنیت کا استعمال کرتے تھے، اس باب میں حدیث کا اس لئے ذکر ہوا کہ اس میں آپ حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم کے بازار جانے کا ذکر ہے۔

روا پس ہوئے اور (فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا ، وہ پاجا (حسن رضی اللہ عنہ کو اندر لے جاتا کہ کہاں ہے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی مشغولیت کی وجہ سے فوراً) آپ کی خدمت میں نہ آ سکیں ، میں نے خیال کیا ، ممکن ہے حسن رضی اللہ عنہ کو کرتا وغیرہ مہنا رہی ہوں یا بھلا رہی ہوں۔ فتوڑی ہی دیر بعد حسن دوڑتے ہوئے آئے آنحضرتؐ نے انھیں سینے سے لگایا اور پیار کیا ، پھر فرمایا ، اے اللہ اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھتا ہو۔ سفیان نے کہا کہ عید اللہ نے مجھے خبر دی ، انھوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ انھوں نے وتر صرف ایک رکعت پڑھی۔

بَيَّنَتْ فَاطِمَةُ فَقَالَ اَنْتُمْ لَعَنَ فَحَمَسَهُ يَشِيْطًا فَطَنَنْتِ  
اَنْهَآ ثَلِيْثُ سَيِّئَاتٍ اَوْ تَعَسَّلَهُ فَعَجَّآءٌ تَسْتَدُخِّلِي  
عَاقِبَهُ وَكَيْلَهُ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْهُ وَاَحِبِّ مَنْ  
يُّحِبُّهُ قَالَ سَفِيْنٌ قَالَ عُصْبِدُ الْمَلِكِ الْخَبْرُ بِيْ اَنْهَ  
رَأَى ثَافِعَ ابْنِ جُبَيْرٍ اَوْ تَرْتَبَكَعَةً ۝

۱۹۸۱ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْهِمُ بْنُ اَلْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
اَبُو مُسَرَّةٍ حَدَّثَنَا ثَوْمُسُ عَنْ ثَافِعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ اَنْهُمْ  
كَانُوا يَسْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ  
يُمْنَعُهُمْ اَنْ يَتَبِعُوْهُ حَيْثُ اسْتَرَوْهُ حَتّٰى يَنْقَلُوْهُ  
حَيْثُ يَبَآءُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ  
نَعْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبَآءَ الطَّعَامُ  
اِذَا اسْتَرَوْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيْهِ ۝

باب ۱۳۲۵ خَرَاهِيَةِ الشَّخْبِ فِي السُّنَنِ

۱۹۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا

قَلْبُكَ حَدَّثَنَا هِرَاقُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ ابْنَ  
بَنِي عُمَرَ وَابْنَ الْعَاصِ قُلْتُ اخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوَارِيْهِ قَالَ اَجَلُ وَالْمَدَارِئُ  
لَهُ مَوْوَقٌ فِي التَّوَارِيْهِ يَبْغِضُ صِفَتَهُ فِي الْقُرْآنِ يَأْتِيْهَا

۱۹۸۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو ضمہ  
نے حدیث بیان کی ، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور  
ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ صحابہ ، نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے عہد میں غلہ قافلوں سے خریدتے تو آنحضرتؐ ان کے پاس کوئی  
آومی بیچ کر ، وہیں پر جہاں انہوں نے غلہ خریدنا ہوتا ، اس غلہ کو بیچنے سے  
منع فرما دیتے اور اسے وہاں منتقل کر کے بیچنے کا حکم ہوتا جہاں عام طور سے  
غلہ بکتا تھا۔ کہا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بھی بیان کی کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا  
۱۳۲۵۔ بازار میں خود غلہ پر ناپسندیدگی۔

۱۹۸۲۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ، ان سے خلیل نے حدیث  
بیان کی ، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی ، ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا  
کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفت تورات میں آئی ہے ، اس کے متعلق مجھے کچھ بتائیے  
آپ نے فرمایا ، ہاں ! سجدہ آپ کی تورات میں بغیر بعض وہی صفات آئی ہیں

۱۔ اس حدیث کے الفاظ مختلف ہیں ، بعض میں ہے کہ جہاں غلہ خریداجاتا وہاں سے منتقل کرنے کا حکم ہوتا تھا۔ بعض حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ اس پر  
پوری طرح قبضہ کرنے سے پہلے اس میں کسی قسم کے تصرف سے آپ نے منع فرمایا تھا۔ جیسا کہ بخاری ہی کی اس حدیث کی آخری روایت میں ہے۔ بعض تو  
میں صرف قبضہ کرنے کا حکم ہے۔ ان تمام روایتوں کا قدر مشترک یہ سمجھ میں آتا ہے کہ خریدنے والا بیچنے والے سے سامان کا یا جو چیز بھی خریدی گئی ہے ،  
تخلیہ کر دے۔ اب اس کی صورتیں مختلف ہوں گی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بھی اس کی ایک صورت ہے۔ اس پر قبضہ کر لینا بھی اس کی ایک  
صورت ہے۔ زمین اگر کسی نے خریدی تو اسے اپنے قبضہ میں لانے کی ایک الگ شکل ہوگی جس کا مدار عرف عام پر ہے درحقیقت اس روایت میں غلہ  
کے منتقل کرنے کا حکم احتیاط کے خیال سے ہے کہ جہاں خریداجا وہیں بیچنا شروع کر دینا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا ، بلکہ بیچنا وہیں چاہیے جہاں عام  
طور سے اس کی خرید و فروخت ہو رہی ہو۔

النَّبِيِّ إِنْ أَمَرَ سَلْتِكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا تَعِزُّنَا  
لِلَّهِ وَبَيْنَ أَمْرِ عَبْدِي وَمَنْ سَأَلْنِي بِمَثَلٍ لَمْ أُحْصِ  
لَيْسَ بِيَقِظٌ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَذْفَعُ  
بِالسَّيْئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَفْعُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَفْضَحَهُ  
اللَّهُ حَتَّى يَخْتَصِمَ بِهِ إِلَهُ الْعَوَجَاءِ بِأَنْ يَقُولَ لَا  
إِلَهَ إِلَّا وَ يَقْتَضِيهَا آمِنًا عَمِيمًا وَإِذَا أَنَا ضَمًّا وَقَلْبًا  
مُغْلَقًا تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَ  
قَالَ سَعِيدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ غُلْفٌ  
كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلَافٍ سَيْفٌ أَغْلَفَ وَتَوْسٌ غُلْفَاءُ وَ  
مَرْجُلٌ أَغْلَفَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَغْتَنَانًا

جن سے آپ کو قرآن میں خطاب کیا گیا ہے (وہ صفحاہ یہ ہیں)؟ اے نبی! ہم  
نے تمہیں گواہ، خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے  
والا بنا کر بھیجا، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام مستحکم رکھا  
ہے، تم نہ بدخود ہو نہ سخت دل اور بازاروں میں شور مچانے والے وہ (میرا بندہ)  
اور رسول (برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دے گا، بلکہ معاف کرے گا اور مسکندہ کرے  
گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک کہ اپنی  
یک روح قوم کو راہ راست پر نہ کر دے گا، اور وہ اس طرح کہ وہ سب کلمہ لا الہ  
الا اللہ پڑھ لیں گے اور اس کے ذریعہ وہ اندھی آنکھوں کو بینا، بہرے کانوں کو  
شنوا اور پرہودہ پڑے ہوئے دلوں کے پردوں کو کھول دے گا۔ اس کی متابعت  
عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ہلال کے واسطے سے کی ہے اور سعید نے بیان کیا،  
ان سے ہلال نے، ان سے عطاء نے کہ غلف = براس چیز کو کہتے ہیں جو پردے میں ہو، سیف = غلف = قوس غلفاء (اسی سے ہے) اور رجل غلف =

اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

بَابُ الْكَفْلِ عَلَى الْبَائِعِ الْمَطْعِي يَقُولُ اللَّهُ  
تَعَالَى وَإِذَا كَانُوا لَهُمْ أَوْ تُرُوهُمْ يَخْسَرُونَ  
يَعْنِي كَانُوا لَهُمْ وَتَرَاوُ لَهُمْ كَقَوْلِهِ  
يَسْمَعُونَ لَكُمْ يَسْمَعُونَ لَكُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَحْسَى  
يَسْتَوْفُوا وَيُذَكَّرُونَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدَا إِذَا بَعْتَ  
فِعْلًا وَإِذَا ابْتَعْتَ فَالْكَفْلُ

۱۳۲۶۔ ناپنے کی اجرت بیچنے اور دینے والے پر کیونکہ اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد ہے کہ ”جب وہ انھیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے  
ہیں“ مطلب یہ ہے کہ وہ (بیچنے والے خریدنے والوں کے لئے ناپتے  
اور وزن کرتے ہیں، جیسے کلمہ ”یسمعونکم“ سے مراد ”یسمعونکم“  
ہوتا ہے) ویسے ہی آیت میں کالوہم سے مراد کالو الہم ہے (نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تلواؤ تو پوری طرح تلوا یا کرو، عثمان  
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے  
فرمایا، جب کوئی چیز بیچا کرو تو تول کے دیا کرو اور جب کوئی چیز  
خریدو تو اسے بھی تلوا لو۔

۱۹۸۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
بخروی، انھیں نافع نے، انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص کسی قسم کا غلہ خریدے تو جب تک  
اس پر پوری طرح قبضہ نہ کرے، اسے نہ بیچے۔

۱۹۸۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں بھری نے بخروی،

۱۹۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
عَلِيٌّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاَعَ طَعَامًا فَلَا  
يَسْبِغُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيهِ  
۱۹۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا خَرِيزٌ عَنْ

نہ اس موقع پر یہ بھی ذہن نشین کریجیے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہونے کے ساتھ توراۃ کے بھی عالم تھے اور اس پر  
بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔

فَعَيَّرَ عَنِ الشُّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُوفِيَ سُبُلُ اللَّهِ  
بَنِي عَمْرٍو بَنِي حِزَامٍ وَعَلَيْهِ دِينَ قَا سَتَعَسَتْ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَرَاظِهِ أَنْ يَصْعَوْا مِنْ  
ذَيْنِهِ فَطَلَبَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ  
فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَذْهَبَ فَتَصَيِّفْ ثَمَرَكَ أَصْنَا قَا أَلْعَبُوقَ عَلَى حِدَةٍ  
وَعَنْدِي تَرِيدُ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أُرْسِلَ لِي فَفَعَلْتُ  
ثُمَّ أُرْسِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْفَى وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ  
لِنَعْمٍ فَكَلَّمَهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمْ الَّذِي لَهُمْ وَ  
بَقِيَ ثَمَرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ  
فِرَاسٌ عَنِ الشُّعْبِيِّ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَالَ يَكِلُ لَهُمْ حَتَّى  
أَذَاهُ وَقَالَ هَيْشَامٌ عَنْ وَهَبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدِّ لَكَ  
قَافِي لَكَ ۝

**باب ۱۳۱ مَا سَتَّحَتْ مِنَ الْكَيْلِ ۝**

۱۹۱۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهٍ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَنِ الْقَدَامِ  
بَنِي مَعْدَى كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يَبَارِكُ  
لَكُمْ ۝

**باب ۱۳۲ بَرَكَتُهُ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِدِّ فِيهِ عَاكِشَةُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۹۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْسَى حَدَّثَنَا وَهَبٌ

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْمٍ الْإِصْطَخِي  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَارِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْرَاهِيمَ حَكَمَ مَكَّةَ وَدَعَا

انہیں بیع کرنے، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ جب عبداللہ بن عمرو بن حزام رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان کے ذمے (کچھ  
لوگوں کا) قرض تھا، اس لئے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کو قرض  
کی کہ قرض خواہ کچھ اپنے قرضوں میں کمی کر دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
کہا (قرض میں کمی کرنے کے لئے) لیکن وہ نہیں مانتے۔ آپ آنحضرت نے مجھ سے  
فرمایا کہ جاؤ اور اپنی تمام کھجور کی تصویوں کو الگ الگ کرو۔ مجھ ایک خاص قسم کی  
کھجور (کو الگ اور مدنی نید) کھجور کی ایک قسم (کو الگ کر کے میرے پاس بھیج دو۔  
میں نے ایسا ہی کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آنحضرت  
اس کے سرب پر یا بیچ میں بیچ گئے اور فرمایا کہ اب ان قرض خواہوں کو ناپ ناپ  
کے دو۔ میں نے ناپنا شروع کیا۔ جتنا قرض ان لوگوں کا تھا میں نے ادا کر دیا، پھر بھی  
میری نام کھجور جوں کی توں تھی، جیسے اس میں سے ایک جہ برابر کی بھی کمی نہیں ہوئی  
تھی۔ فرس نے بیان کیا، ان سے شعبی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ «برابر ان کے لئے تو تھے سبے نا انکھ پورا  
قرض آوا ہو گیا»۔ اور پشام نے کہا، ان سے وہیب نے اور ان سے جابر رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھجور پور کر اپنا  
قرض ادا کر دو۔

۱۳۲۷ - ناپ تول کا استحباب۔

۱۹۸۵ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید  
نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے خالد بن معاذ نے اور ان  
سے مقدام بن معدی کہ رب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، اپنے غلے کو ناپ لیا کرو، اس میں تمہیں برکت ہوگی۔

۱۳۲۸ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت اس

میں ایک روایت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

۱۹۸۶ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث

بیان کی، ان سے عمرو بن بکبی نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن تیمم انصاری  
نے اور ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت قرار دی تھی اور اس کے لئے



صاف فرماتی تھی۔ میں بھی مدینہ کو اسی طرح باعومت قرار دیتا ہوں جس طرح ہر ایہم علیہ السلام نے مکہ کو باعومت قرار دیا تھا اور اس کے لئے اس کے ملوک صالح (غلام ناپنے کے دوپیانے) کی برکت کی اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

۱۹۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! انہیں ان کے پیانوں میں برکت دے، اے اللہ! انہیں ان کے صلح اور مدرس برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ سے تھی۔

۱۳۶۹ غلہ بیچنے اور اس کی ذخیرہ افروزی کرنے کے متعلق احادیث۔

۱۹۸۸۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ولید بن سلم نے خبر دی، انہیں اوزاعی نے، انہیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا جو تنجینے سے غلہ خریدتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں اس بات پر سزا دی جاتی کہ اس غلہ کو اپنی قیام گاہ تک لانے سے پہلے (وہیں جہاں وہ اسے خریدتے) بیچ دیں۔

۱۹۸۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ پر پوری طرح قبضہ سے پہلے اسے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو درہم کا درہم کے بدلہ بیچنا ہوا حبیب کہ ابھی غلہ ادا بھی پر چل رہا ہے۔

۱۹۹۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی کوئی غلہ

لَهَا وَكَرُمَتِ الْمَدِينَةِ كَمَا كَرُمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَكَرُمَتِ لَهَا فِي مَدِيْنَةِ هَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَّةَ

۱۹۸۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَيْحَاتِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَالِحِهِمْ وَمُدَّتِهِمْ يَغْنَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ

۱۹۸۸ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مَجَاعَةً يَصْنَعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْعُوهُ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى رَحَائِلِهِمْ

۱۹۸۹ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَبْعُ الرِّجْلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ ذَرَاهُمْ يَذَرَاهُمْ وَالطَّعَامُ مُرْجَاؤُ

۱۹۹۰ حَدَّثَنِي ابُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

لہ۔ اس زمانہ میں غلے کی خرید و فروخت عموماً کسی پیمانے سے ناپ کر ہوتی تھی۔ تول کر بیچنے کا رواج کم تھا۔ ناپنے کے لئے صاع اور مدد و مشہود پیمانے تھے، ان کی تشریح اس سے پہلے آچکی ہے۔

اِبْتَاْعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ ۚ

۱۹۹۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ

عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ يَحْمَدُ عَنْ الرَّهْزِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
أَوْسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ عِنْدَهُ مَوْتٌ فَقَالَ خَلِّحْهُ أَنَا  
حَتّٰى يَجِيْعَ تَخَارُتًا مِنَ الْغَابَةِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ الَّذِي  
خَفَلْنَا عَنْهُ مِنَ الرَّهْزِيِّ لَيْسَ فِيهِ نَوَإِدَةٌ فَقَالَ أَخْبَرَنِي  
مَالِكُ بْنُ أَبِي سَمِيعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُخْبِرُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ  
بِالذَّهَبِ بَأْبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ بِأَبْ  
إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّمْرُ بِالشَّمْرِ بِأَبْ إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ  
وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ بِأَبْ إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ۚ

خریدے تو اس پر قبضہ سے پہلے اسے نہ بیچے ،  
۱۹۹۱- ہم سے علی نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی کہ عمرو بن دینار ان سے حدیث بیان کرنے غصے اور ان سے زہری ، ان سے  
بن اوس کہ انہوں نے پوچھا ، آپ لوگوں میں کوئی بیع صرف (دینار ، اُختری  
درہم وغیرہ جھٹانا) کرتا ہے طلحہ نے فرمایا کہ میں کرتا ہوں لیکن اس وقت کہ  
سکون کا جب بیمار خزانچی غابہ سے آجائے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ زہری سے  
ہم نے اسی طرح حدیث یاد کی تھی۔ اس میں کوئی مزید بات نہیں تھی۔ پھر  
انہوں نے کہا کہ مجھے مالک بن اوس نے خبر دی کہ انہوں نے عمر بن خطاب  
رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کرتے  
تھے کہ آپ نے فرمایا ، سونا سونے کے بدلے میں (خریدنا) سود میں داخل ہے  
الایہ کہ نقد ہو۔ گھوڑے گھوڑوں کے بدلے میں (خریدنا یا بیچنا) سود میں داخل ہے  
الایہ کہ نقد ہو۔ کھجور کھجور کے بدلے میں سود ہے الایہ کہ نقد ہو (رباعی سود کی بحث آئندہ تفصیل سے  
آئے گی ، وہیں اس کی شرائط ذکر کی جائیں گی۔

بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ

وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ۚ

۱۹۹۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي خَفَلْنَا عَنْهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ  
سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَّ  
الَّذِي فِيهِ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَهْوُ  
الطَّعَامِ أَنْ يَبَاعَ حَتّٰى يَقْبِضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذِكْرِ  
أَحْسِبْ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ ۚ

۱۳۳۰۔ غلے کو اپنے قبضے میں لینے سے پہلے بیچنا اور ایسی  
چیز بیچنا جو بیچنے والے کے پاس موجود نہ ہو۔

۱۹۹۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے

حدیث بیان کی ، کہا کہ جو کچھ ہم نے عمرو بن دینار سے (سکر) محفوظ رکھا ہے  
(وہ یہ ہے کہ) انہوں نے طاووس سے سنا ، وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز سے  
منع فرمایا تھا وہ اس غلہ کی بیع تھی جس پر ابھی قبضہ نہ کیا گیا ہو۔ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمام چیزوں کو اسی کے حکم میں سمجھتا ہوں کہ کوئی

چیز بھی جب خریدی جائے تو قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچا جائے ۚ

۱۹۹۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاْعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى  
يَسْتَوْفِيَهُ تَرَادُّ اسْمِعِيلُ مِنَ ابْتَاْعَ طَعَامًا فَلَا  
يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ ۚ

۱۹۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ، ان سے لیث

نے حدیث بیان کی ، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے نافع نے ،  
ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو  
شخص بھی حب غلہ خریدے تو جب تک اسے پوری طرح اپنے قبضہ میں  
نہ لے لے ، نہ بیچے ، اسماعیل نے یہ زیادتی کی ہے کہ جو شخص کوئی غلہ  
خریدے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

۱۳۳۱۔ جس کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غلہ

بَابُ ۱۳۳۱ مَنْ شَرَا مِنْ شَرَاءٍ إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا

جَدَا أَنَا وَبَيْنَهُ حَتَّى يُؤَدِّيَهُ إِلَى تَعْلِيمِهِ  
وَالْأَدَبِ فِي ذَلِكَ

تجھنے سے خریدے تو اسے اس وقت تک نہ بیچے جب تک اپنی  
قیام گاہ پر منتقل نہ کر لے، اور خلاف ورزی کرنے والے  
کی سزا۔

۱۹۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجَةَ عَنْ  
الْكَثِيبِ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ  
فِي مَقْعَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَبْتَاعُونَ جَدَا فَمَا يُعْنِي الطَّعَامُ لَوْ كَانَ يُبْنِيهِ  
فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤَدَّوْا إِلَى رِجَالِهِمْ

۱۹۹۴ - ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیف نے  
حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے  
سالم بن عبد اللہ نے خبر دی، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیکھا کہ لوگ تجھنے سے  
خرید رہے ہیں۔ آپ کی مراد غلہ سے مٹی، پھر اگر وہ اس غلہ کو اپنی قیام گاہ  
تک لایے بغیر وہیں رہاں انہوں نے خرید لیا (بو) بیچتے تو اس پر انہیں سزا  
دی جاتی تھی۔

بَابُ ۱۳۳۲ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ ذَاتَ آتٍ  
فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ  
يُقْبَضَ وَقَالَ ابْنُ عُثْمَرَ مَا أَدْرَاكَتِ الصَّفَقَةُ  
شَيْئًا مُجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُتَبَاعِ

۱۳۳۲ - جب کوئی سامان یا جانور خریدے پھر اسے بیچنے والے  
ہی کے پاس رکھ دے یا قبضہ کرنے سے پہلے مر جائے۔  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جانین کی طرف سے  
ایجاب و قبول کے بعد وہ چیز رجوع ہاں نہ رہتی اور جس کی خرید و

فروخت ہوتی تھی / مٹی بھی اپنی اصلی حالت میں نہ رہدہ تھی اور صحیح سالم تھی تو وہ خریدنے والے کی ہوتی ہے۔

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ أَبِي الْمَغْدَلَاءِ  
أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ تَوَزَّعَ نَيَّافِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتُ أَبِي بَكْرٍ  
أَحَدَ طَرَفِي النَّهَارِ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ فِي الْحَذَرِ رَجَعَ إِلَى  
الْمَدِينَةِ لَمْ يَرِغْنَا لَاقَدْ أَتَانَا ظَهْرُ أَفْخِيخٍ  
بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لَمْ يَرِدْ فَفَلَمَّا  
دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَا يَبْكُرُ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ  
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ يَعْنِي عَائِشَةَ  
وَاسْمَاءَ قَالَ أَشْعَرْتَ أَشْهَ قَدْ أَدْرَكَتَنِي فِي الْخُرُوجِ  
قَالَ الصُّعْبَةُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ  
أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فُحِّدْ أَخْذِ بِنَهْمَا قَالَتْ قَدْ  
أَخَذْتُهَا بِالشَّيْءِ

۱۹۹۵ - ہم سے قرۃ بن ابی مغرالہ نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن  
مسہر نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایسے دن بہت کم آئے جن میں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم صبح و شام میں سے کسی نہ کسی وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف  
نہ لائے ہوں، پھر جب آپ کو مدینہ ہجرت کی اجازت ہوئی تو اچانک جاری ہو گئے  
کا سبب یہ ہوا کہ آپ (صبح و شام آنے کے معمول کے خلاف) ظہر کے وقت  
ہمارے گھر تشریف لائے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی آمد کی اطلاع دی گئی  
تو آپ نے بھی جی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے یہاں کوئی  
نئی بات پیش آنے ہی کی وجہ سے تشریف لائے میں جب آنکھوں ابوبکر کے  
پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت جو لوگ تمہارے پاس ہوں انہیں  
بٹھا دو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہاں تو صرف میری بیوی  
دو بیٹیاں ہیں یعنی عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما۔ آپ نے فرمایا کہ تمہیں علم  
بھی ہے مجھے تو یہاں سے جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ  
نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں بھی ساتھ رہوں گا، فرمایا ہاں تم بھی ساتھ رہو

گئے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنہیں میں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا تھا، آپ ان میں سے ایک نے بیچ لیا۔  
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیمت کے بدلے میں، میں نے ایک اونٹنی لے لی۔

۱۳۳۳۔ کسی اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے اور کسی اپنے بھائی کے بھاء کو نہ بگاڑے البتہ اس کی اجازت سے یا جب وہ چھوڑ دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

بَابُ ۱۳۳۳ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسْوِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَشْرِكَ بِهِ

ہے۔

۱۹۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید و فروخت میں مداخلت نہ کرے (یعنی اس کے بھاء کو نہ بگاڑے)

۱۹۹۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

۱۹۹۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سہب بن مستہب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا تھا کہ کوئی شہری کسی بدوی (وہابی) کا مال (اسباب) بیچے اور یہ کہ کوئی (سامان) خریدنے کی نیت کے بغیر دوسرے اصل خریداروں سے (بڑھ کر) بولی نہ دے، اسی طرح کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع میں مداخلت نہ کرے، کوئی شخص (کسی عورت کو) دوسرے کے پیغام نکاح کے ہوتے ہوئے اپنا پیغام نہ بھیجے اور کوئی عورت، اپنی کسی دینی بہن اس نیت سے طلاق نہ دلاوے کہ اس کے حصہ کو خود حاصل کر لے۔

۱۹۹۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَافِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَشْأَجَشُوا وَلَا يَبِيعُ التَّجَلُّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَحْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقًا أَخْتَهَا لَوْ كَفَا مَا فِي إِنْتَاهَا

۱۔ اس عنوان میں دو جگہ میں پہلے جملہ میں بیچنے والوں کی رہ نمائی ہے اور دوسرے میں خریدنے والوں کی۔ مثلاً دو شخص خرید و فروخت کر رہے تھے وہی چیز ایک اور صاحب بھی بیچ رہے تھے، اس لئے انہوں نے چاہا کہ چیز میری بک جائے اور بیچ میں جا کے کہنے لگے کہ یہی چیز میرے پاس ہے تم مجھ سے خرید لو، قیمت کم ہو جائے گی وغیرہ۔ اس طرز عمل سے چونکہ بیچنے والے کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے شریعت نے اس کی ممانعت کی کہ جب دو آدمی خرید و فروخت میں مشغول ہوں تو تم اپنی کسی چیز کو بیچنے کے لئے اس میں مداخلت نہ کرو۔ دوسرے جملہ کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص ایک چیز کہیں خرید رہا تھا۔ فرض میں بھاء ہو رہا تھا کہ ایک شخص نے دیکھا کہ یہی چیز تو میں بھی خریدنا چاہتا ہوں لاؤ یہیں کچھ قیمت بڑھا کے کیوں نہ خرید لوں۔ شریعت اس سے بھی منع کرتی ہے کہ جب تمہارا کوئی بھائی کسی چیز کی قیمت لگا رہا ہو اور بیچنے والے سے اس کی بات چیت چل رہی ہو تو کسی تیسرے کے لئے مناسب نہیں کہ جھٹ و ہاں پہنچ کر خود خریدنے کے لئے اس چیز کا بھاء بڑھا دے اور اپنے کسی بھائی کے بھاء میں مداخلت کرے البتہ اگر فریقین کی اجازت ہو اور اس میں انھیں کوئی ناگوری نہ ہو سکتی ہو یا وہ بیع کو چھوڑ دیں تو پھر جو چاہے آئے اور بھاء لگائے۔

۲۔ گاؤں کے لوگ، شہر کے بازاروں اور اس کی قیمت کے اتار چڑھاؤ سے کم واقف ہوتے ہیں۔ مال و اسباب دو دروازہ علاقوں سے قہر لائے اور

**باب ۳۳۲** بَيْعُ الْمَذَايِدِ وَقَالَ عَطَاءُ  
أَوْتَرَكْتُ النَّاسَ لَا يَكُونُونَ بَأْسًا بَيْنِي  
وَالْمَعَانِي فِيمَنْ يَزِيدُ

۱۹۹۸۔ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا الْمُصَنِّعُ الْمُكَلِّبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَاحٍ عَنْ  
جَابْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا أَخْتَقَى غُلَامًا لَهُ عَنْ وَبَدٍ  
فَأَخْتَأَمَهُ فَأَخَذَهُ الشَّيْطَانُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ فَبِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بِكَذَا  
وَعَدًا فَنَقَعَهُ إِلَيْهِ

۱۳۳۲۔ عطائے نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ علماء مال غنیمت کے  
کے نیلام میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

۱۹۹۸۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر  
دی، انھیں حسین مکتب نے خبر دی، انھیں عطائے بن ابی رباح نے اور انھیں جابر  
بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنے مرنے کے  
بعد کی شرط کے ساتھ آزاد کیا۔ لیکن اتفاق سے وہ شخص مفلس ہو گیا تو نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے غلام کو لے کر فرمایا کہ اسے مجھ سے کون خرید  
گا، اس پر نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے اتنی اتنی قیمت پر خرید لیا اور  
آنحضورؐ نے غلام ان کے حوالہ کر دیا

**باب ۳۳۳** النَّبَشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ  
ذَلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى الشَّائِشُ أَحِلُّ  
رَبًّا تَحَائِي وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا يَجِزُ قَالَ  
الشَّيْطَانُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدِيعَةُ فِي  
النَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا  
فَهُوَ رَدٌّ

۱۳۳۵۔ نبش اور جنہوں نے کہا ہے کہ اس طرح بیع ہی جائز  
نہیں ہوگی۔ ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا کہ ”ناجش“ سود خوار اور عاش ہے  
یہ ایک باطل و حوکہ ہے جو قطعاً جائز نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ حوکہ کی قیمت میں جہنم ہے اور جو شخص ایسا کام کرتا ہے  
جو ہمارے حکم کے خلاف ہے وہ قابل رد ہے۔

گذشتہ ماثیہ :- بیع کرچے گئے عرب میں یہ ہوا کرتا تھا اور کسی نہ کسی صورت میں ہر سی مرابہ دارانہ نظام کے تحت حاکم میں یہ صورت موجود ہوتی ہے۔  
کہ وہ بہات کے لوگ شہر میں اپنی چیزیں بیچنے لائے، بازار بند ہوا تو کسی ہمالک شہری کاروباری نے انھیں یہ پوچھا کہ تم اپنا مال میرے پاس رکھ دو میں سب  
قیمت پر بیچ کے تمہیں اس کی قیمت دیدوں گا۔ پھر جب قیمت چڑھتی تو وہ مال بکتا اس صورت میں چونکہ عام خریداروں کو نقصان ہوتا تھا اس لئے شریعت  
نے اس سے منع کر دیا تاکہ گاؤں کے لوگ جو سامان لائیں اس کا نفع کسی ایک ہی شخص کے ہاتھ نہ لگے بلکہ سب ہی لوگ یعنی عوام بھی اس سے فائدہ اٹھائیں  
اللہ تعالیٰ پر چاہتا ہے کہ بازار میں ذخیرہ اندوزی کے رجحانات نہ پیدا ہوں اور بازار کے منہ ہونے یا پڑھنے کا نفع یا نقصان کسی ایک طبقہ کو نہ اٹھنا  
پڑے۔

۱۔ نیلام کو عربی میں بیع مزادہ کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کی بولی پر بولی دینا دہی جو آج بھی نیلام کا مقبوم سمجھا جاتا ہے چونکہ  
اس میں نیلام کرنے والے اور تمام بولی دینے والوں کی رضامندی ہوتی ہے اس لئے کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ اس سے پہلے اس کی وضاحت کر دی گئی  
ہے البتہ آج کل نیلام میں بعض ایسی تفصیل بھی داخل ہو گئی ہیں جو ناجائز اور حرام تک میں اس لئے شریعت کے حدود میں تو نیلام کی اجازت ہو گئی، لیکن  
اس سے باہر اجازت نہیں ہوگی۔

۲۔ اس حدیث میں جس شرط کے ساتھ غلام آزاد کرنے کے لئے اس سے کہا تھا شریعت میں ایسے غلام کو مدبر کہتے ہیں۔ شوافع اس حدیث سے مدبر کی بیع  
کے حوازی کو ثابت کرتے ہیں۔ احناف کہتے ہیں کہ مدبر مفید تھا اس لئے بیچا جاسکتا تھا۔

۱۹۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ قَاتِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجَشِيِّ

بِأَنَّ (۱۳۳۶) بَيْعَ الْغَدِيرِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ ۲۰۰۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَكَانَ بَيْعًا ثَلَاثًا عَنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزْوَ رَأَى أَنْ تَنْتَهِيَ الثَّانِيَةُ ثُمَّ تَنْتَهِيَ الثَّالِثَةُ فِي بَطْنِهَا ۶

بِأَنَّ (۱۳۳۷) بَيْعَ الْمَلَامَةِ وَقَالَ آسَفُ نَحْنُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۰۰۱ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيرُ بْنُ ابْنِ شَرِيكَ قَالَ قَالَ الْخَبَرِيُّ عَامِرُ بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَى عَنِ الْمُنَابِتِ وَهِيَ حَزْمُ الرَّجُلِ كُوبَةً بِأَلْبِينِ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقْلِبَهُ أَوْ يُنْظَرَ إِلَيْهِ وَتَخَى عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمَلَامَةِ لِمَسِّ الثُّوبِ لَا يُنْظَرُ إِلَيْهِ ۶

۴ مخصوصہ نے ملائمہ سے بھی منع فرمایا، اس کا یہ طریقہ تھا کہ (خریدنے والا) کپڑے کے بغیر دیکھ کر صرف اسے چھو دیتا تھا۔ (اور اسی سے بیع نافذ ہو جاتی تھی۔

۱۹۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے قاتع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "بخش سے منع فرمایا تھا۔ ۱۳۳۶۔ دھوکے کی بیع اور حل کے حل کی بیع

۲۰۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ابن مالک نے خبر دی، ابن مالک نے اور ابن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حل کے حل کی بیع سے منع فرمایا تھا۔ اس بیع کا طریقہ جاہلیت میں رائج تھا، اس شرط کے ساتھ لوگ اونٹنی خریدتے تھے کہ وہ اونٹنی بچھو جائے، پھر (اس کا بچھو) جو اس وقت اس کے پیٹ میں ہے بچھو۔

۱۳۳۷۔ بیع ملائمہ، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۱۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عفیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عامر بن سعید نے خبر دی اور ابن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "منابذہ" سے منع فرمایا تھا اس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک آدمی بیچنے کے لئے اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف (جو خرید رہا تھا) پھینکتا تھا اور قبل اس کے کہ وہ اسے اٹھے پلٹے یا اس کی طرف دیکھے (صرف پھینک دینے کی وجہ سے بیع نافذ بھی جاتی تھی) اسی

مخصوصہ نے ملائمہ سے بھی منع فرمایا، اس کا یہ طریقہ تھا کہ (خریدنے والا) کپڑے کے بغیر دیکھ کر صرف اسے چھو دیتا تھا۔ (اور اسی سے بیع نافذ ہو جاتی تھی۔

۱۔ بخش، عربی میں خاص طور سے شکار کو بھڑکانے کے معنی میں آتا ہے۔ یہاں ایک خاص اصطلاح شرعی کے طور پر اس کا استعمال ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ بیچنے والے کی طرف سے کوئی شخص اس کام پر لگا ہوا ہو کہ جب کوئی گاہک آئے تو غور سے اسے توقف کے بعد دوکان پر وہ بھی پہنچ جائے پھر گاہک نے جو قیمت لگائی تھی، اس سے قیمت یہ بڑھا کر لگائے تاکہ گاہک زیادہ قیمت پر اس سامان کو خریدے یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے۔ چونکہ گاہک کو حقیقت کا علم نہیں ہوتا اس لئے وہ دھوکا کھا جاتا ہے۔

۲۔ جاہلیت میں یہ طریقہ تھا کہ بعض اوقات کسی جانور کے حل کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ اس حل کے جو حل ٹھہرے گا اسے اتنی قیمت پر خرید لو۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حل کے حل کی بیع نہیں ہوتی تھی بلکہ کسی فرض وغیرہ کی مدت اس سے متعلق کی جاتی تھی۔ شریعت نے دونوں سے منع کیا ہے کیونکہ ان طریقوں

۲۰۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَحْي عَنْ لَيْسَتَيْنِ أَنْ يَخْتَصِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَلِيدَ ثُمَّ يَرْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْيَمَاسِ وَالْيَبَازِ

بَابُ بَيْعِ الْمَتَابَدَةِ وَقَالَ النَّسَائِيُّ نَحْي عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۰۰۳ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُعَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي الزُّبَاوَرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَهِىَ عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمَتَابَدَةِ ۲۰۰۴ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ نَحْي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْسَتَيْنِ وَعن بَيْعَتَيْنِ الْمَلَامَةِ وَالْمَتَابَدَةِ

بَابُ النَّهْيِ لِلْبَايِعِ أَنْ لَا يَحْفِلَ إِلَّا بِمِلْكِ وَالتَّقَرُّ وَالْغَنَمَ وَحَدَّ مُعَقَّلَةً وَالْمَصَرَّ الَّذِي صَوَّرَ لَهَا وَحَفَّتِي فِيهِ وَجَمِيعَ فَلَمَّ يَحْلُبُ أَيَّامًا أَوْ ضَلَّ الضَّرِيَّةَ حَبَسَ الْمَاءَ يُقَالُ مِنْهُ صَرَّتِ الْمَاءُ

۲۰۰۲ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ابوبکر مرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا تھا کہ کوئی آدمی ایک کپڑے میں استنبا کو بھرا سے مونڈے پر اٹھا کر ڈال لے اور دو طرح کی بیع سے منع کیا تھا۔ بیع ملامتہ اور بیع منابذہ سے (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

۱۳۳۸ - بیع منابذہ، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۳ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان اور ابو زناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوبکر مرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامتہ اور بیع منابذہ سے منع کیا تھا۔

۲۰۰۴ - ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عطایہ بن زید نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے منع کیا تھا۔ اور دو طرح کی بیع، ملامتہ اور منابذہ سے منع کیا تھا۔

۱۳۳۹ - بیچنے والے کو تنبیہ کہ اسے اونٹ گائے اور بکری کے دودھ کو (ان جانوروں کو بیچتے وقت) تھن میں جمع نہ کرنا چاہیے۔ یہی حکم ہر محفلہ اور مصراۃ کا ہے کہ جس کا دودھ تھن میں روک لیا گیا ہو۔ اس میں جمع کرنے کے لئے اور کئی دن تک نہ دوایا گیا ہو۔ تصریہ اصل میں پانی روکنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی سے یہ استعمال ہے تصریث الماء کہ میں نے پانی کو روک لیا۔

گذشتہ حاشیہ میں کچھ ہوئے مفاسد میں۔

۱۔ بعض لوگ خریداروں کو دھوکا دینے کے لئے یہ کرتے تھے کہ جب انھیں اپنا کوئی جانور بیچنا ہوتا اور وہ دودھ دیتا ہوتا تو کبھی دن تک اس کے دودھ کو نہیں دوچھتے تھے، تاکہ جب خریدار آئے تو تھن کو بڑھا ہوا دیکھ کر سمجھے کہ بہت دودھ دینے والا جانور ہے۔ بہت سے خریدار دھوکے میں آجاتے لیکن دوسرے ہی دن اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا کہ واقعی دودھ کتنا ہے۔ پہلے اسلام اس سے منع کرتا ہے کہ کسی کے لئے جائز نہیں

۳۰۰۵ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْرَجِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ قُرْبَى الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ مِمَّنْ ابْتِاعَهَا بَعْدَ نَيْتِهِ يَخِيرُ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَخْتَلِيَهَا أَوْ أَنْ تَمْلِكَ وَأَنْ تَرَقَّهَا وَكَأَنَّ قُرْبَى يَدُ كَعْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَابْنِ مُجَاهِدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سَبَّاحٍ وَمُوسَى بْنُ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ قُرْبَى قَالَ يَنْفَضُّهُمُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مَا مِمَّنْ طَعَامٌ وَهُوَ بِأَنْعِيَا ثَلَاثًا قَالَ

۳۰۰۵۔ ہم سے ابن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابیہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیع نے، ان سے اعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (بیچنے کے لئے) اونٹنی اور بکری کے قصوں میں دو دو کو جمع نہ کرو لیکن اگر کسی نے (دھوکہ میں آکر) کوئی ایسا جانور خرید لیا تو اسے دو دو دہنے کے بعد دونوں اختیارات میں چاہے تو جانور کو روک لے (اسی قیمت پر جو طے ہوئی تھی) اور اگر چاہے تو واپس کر دے مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ، ابو صالح، مجاہد، ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ایک صاع کھجور ہی کی ہے۔ بعض راویوں نے ابن سیرین کے واسطے سے ایک صاع غلہ کی روایت کی ہے اور یہ کہ خریدار کو (صورت مذکورہ میں) نہیں دن کا اختیار

مذکورہ حاشیہ کہ اس طرح کے غلط حربے اپنے کسی بجائی کو دھوکا دینے کے لئے اختیار کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص باز نہیں آتا تو شریعت خریدنے والے کو قانونی اختیار دیتی ہے کہ وہ اپنے نقصان کی تلافی کرے۔ جب کوئی شخص اس طرح کے کسی جانور کو خرید چکا تو اب دوسری صورتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ اول یہ کہ حقیقت حال کے علم کے باوجود وہ اپنے معاملہ پر مطمئن ہے اور اپنے کو نقصان میں نہیں سمجھتا۔ اگر صورت حال یہ ہو تو اسے اس کا حق ہے کہ جانور کو واپس نہ کرے بلکہ اپنے استعمال میں لائے، بیع اس صورت میں نافذ بھی جائے گی لیکن اگر وہ اپنے معاملہ سے مطمئن نہیں ہے تو شریعت اختیار دیتی ہے کہ وہ معاملہ کو فسخ کر دے اور خرید لیا ہوا جانور واپس کر کے اپنی قیمت لے لے۔ اس باب میں اسی مسئلہ سے متعلق احادیث بیان ہوئی ہیں۔ الحمد للہ کے درمیان اس مسئلہ کا اختلاف بہت مشہور ہے۔ ایسے جانور کو "مصراتہ" کہتے ہیں اسی باب کی لحاظ سے یہ ہے کہ مصراتہ دراصل مالک کو واپس کرنے کی صورت میں ایک صاع کھجور بھی مزید دینی پڑے گی۔ بعض راویوں میں ایک صاع غلہ کا ذکر آیا ہے۔ شوافع کا مسلک بھی یہی ہے۔ یہ مزید ایک صاع کھجور دینا اس لئے ضروری ہے کہ اس جانور کے دو دو کو خرید لیا استعمال کر چکا ہے اس لئے جب بیع ہی سرے سے فسخ ہوگئی تو اس استعمال کے تاوان کے طور پر جو خریدار نے بیچنے والے کے مال سے کیا ہے، اسے ایک صاع کھجور یا ایک صاع غلہ دینا پڑے گا لیکن احناف کا یہ مسلک نہیں، وہ کہتے ہیں کہ دھوکہ خود بیچنے والے نے دیا، خریدار نے تو صرف اتنا کیا کہ جب اسے اصل واقعہ علم ہو گیا تو جانور اس نے واپس کر دیا۔ اب اصل ذمہ داری تو بیچنے والی کی ہے خریدار سے کوئی تاوان کیوں وصول کیا جائے؟ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر تاوان ہی دینا پڑے تو جتنا نقصان ہوا ہے، اسی کے مطابق تاوان دینا چاہیے پہلے ہی سے ایک خاص مقدار کی تصبیہ کیونکر کیا جاسکتی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے خفیبہ کی طرف سے ایک الگ ہی جواب دیا ہے۔ اپنے خاص طرز پر لیکھی ہر حال حدیث صاف ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی حمایت میں بہت واضح۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے اور دل کو لگتی بات لکھ گئے ہیں کہ حدیث دیانت پر محمول ہوگی۔ یعنی خفیبہ جو کہتے ہیں وہ اس صورت میں ہے جب معاملہ عدالت میں پہنچ جائے کیونکہ عدالت کے تمام فیصلے ظاہر اور واقعہ کی سطح پر ہوتے ہیں اس لئے وہاں جب اصل واقعہ اور خریدار کی مجبوری کو دیکھ اہلئے کا پھر بیچنے والے کے دھوکے کو، تو فیصلہ یہی ہوگا کہ تاوان نہ ہو، البتہ کئی حدود میں بہتر یہی ہے کہ خریدار تاوان میں ایک متعین مقدار کھجور یا غلہ کی دے دے کیونکہ ہر حال اس نے بیچنے والے کی ایک چیز استعمال کر لی ہے یہ تقویٰ اور دیانت کے حدود ہیں اور حدیث میں صرف اسی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ فیصلہ علامہ کشمیری نے ایک اصول کے تحت کیا ہے جو فقہاء احناف کا قیام کیا ہوا ہے۔



ہوگا۔ اگرچہ بعض دوسرے راویوں نے ابن سیرین ہی سے ایک صاع کھجور کی روایت کی ہے لیکن تیسری روایت کا ذکر نہیں کیا ہے۔ کھجور (ٹالوں میں دینے) کی روایات ہی زیادہ ہیں۔

۲۰۰۶- ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے معتزل نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مطلقاً بکری خریدے اور واپس کرنا چاہے (اصل مالک کو) تو اس کے ساتھ ایک صاع بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدنے میں پیشوا کی سے منع فرمایا تھا۔

۲۰۰۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو زناد نے انھیں اعرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (تجارتی) قافلوں کی پیشوا (ان کا سامان شہر پہنچنے سے پہلے ہی خرید لینے کی غرض سے نہ کرو۔ ایک شخص کسی دوسرے کے بیچنے میں مداخلت نہ کرے، کوئی بخش نہ کرے، کوئی شہری، بدوی کا مال نہ چپے اور بکری کے تھن میں دو دودھ جمع نہ کر لے لیکن اگر کوئی اس (آخری) صورت میں جانور خریدے تو اسے دودھ دہنے کے بعد دونوں اعتبارات ہوتے ہیں، اگر وہ اس بیع پر راضی ہے تو جانور کو روک سکتا ہے (یعنی بیع کو نافذ کر سکتا ہے) اور اگر وہ ماضی نہیں تو مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔

۱۳۴۰- اگرچہ یہ تو مصراۃ کو واپس کر سکتا ہے لیکن اس کے دودھ

کے بدلہ میں (جو خریدار نے استعمال کیا ہے) ایک صاع کھجور وینٹی پڑے گی۔

۲۰۰۸- ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے کی نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے زیاد نے خبر دی کہ عبدالرحمن بن زید کے مولیٰ ثابت نے انھیں خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نے مصراۃ بکری خریدی اور اسے دو ہاتھ تو اگر وہ اس معاملہ پر راضی ہے تو اسے اپنے لئے روک لے اور اگر راضی نہیں ہے تو واپس کر دے اور (اس کے

بَعْدَهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَكَمْ يَدُكُرُ ثَلَاثًا وَالْتَمَرَ أَكْثَرُ

۲۰۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ مَعْدُئِلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مَحْقَلَةً فَزَوَّجَهَا مَقْعًا صَاعًا نَحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَلْقَى الْبَيْتُومَ

۲۰۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَفْضِكُمْ عَلَى بَيْعِ بَفْضٍ وَلَا تَجْشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَصْرُوا الْغَنَمَ وَمَنْ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِغَيْرِ الظُّلْمِ بَعْدَ أَنْ يَغْتَسِبَهَا إِنْ رَضِيَ بِهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

روک سکتا ہے (یعنی بیع کو نافذ کر سکتا ہے) اور اگر وہ ماضی نہیں تو مزید ایک صاع کھجور کے ساتھ اسے واپس کر دے۔  
بَابُ (۱۳۴۰) إِنْ شَاءَ تَرَدُّ الْمَصْرَاةِ وَفِي خَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

۲۰۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَرْثَاثَةَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مَقْعَرَةً فَخَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَ بِهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا

لے اس میں کئی طرح کی خرید و فروخت کی ایک ساتھ ممانعت کی گئی ہے۔ قافلوں کی پیشوا کی صورت اور اس سے ممانعت کی وجہ آئندہ آئے گی۔ باقی مباحث اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔

دودھ کے بدلہ میں ایک صاع کھجور دینا چاہیے  
۱۳۴۱۔ زانی غلام کی بیع شرع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر چاہے  
تو زنا کے عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے۔

۲۰۰۹۔ ہم نے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے بیعت نے  
حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے سعید مقبری نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے اور  
انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جب کوئی باندی زنا کرے اور اس کی زنا کا ثبوت (شرعی) مل جائے تو اسے  
کوڑے لگوانے چاہئیں لیکن لعنت ملامت، نہ کرنا چاہیے۔ اس لئے (درمیر)  
اگر وہ زنا کرے تو کوڑے لگوانے چاہئیں، لیکن لعنت ملامت اب بھی نہ کرنا چاہیے۔  
پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ دینا چاہیے چاہے بال کی ایک تکی کے بدلے میں ہی کیوں نہ  
۲۰۱۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زید بن خالد رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی غیر شدہ باندی زنا کرے (تو اس کا کیا حکم ہوگا)  
آپ نے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، پھر اگر زنا کرے تو کوڑے  
لگاؤ، پھر بھی اگر زنا کرے تو اسے بیچ دو، ایک تکی ہی کے بدلے میں ہی۔ ابن  
شہاب نے فرمایا کہ مجھ پر معلوم نہیں کہ (بیچنے کے لئے) آپ نے تیسری مرتبہ  
فرمایا تھا یا چوتھی مرتبہ۔

۱۳۴۲۔ عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت۔

۲۰۱۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعب نے خبر دی انہیں  
زہری نے ان سے عروہ بن زہیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے (ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا) ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم خرید کر آزاد کر دو،  
و لا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف  
لائے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ (خرید و فروخت میں) ایسی شرطیں لگاتے  
ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے تو وہ باطل ہے، خواہ شوشرطیں

فَفِي حَلَّتْهَا مَا عَمَّ مِنْ تَمْرِ  
بِأَنَّ بَيْعَ الْعَبْدِ الذَّائِقِ وَقَالَ شَرِ  
إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزَّانَا

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا  
الْأَشْجَثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيدَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَرَأْتِ الْأَمَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا  
فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يَتْرَبْ ثُمَّ إِنْ تَرَأْتِ فَلْيَجْلِدْهَا  
وَلَا يَتْرَبْ ثُمَّ إِنْ تَرَأْتِ الثَّلَاثَةَ فَلْيَبْعِهَا وَلَا  
يَجْبِرْ مِنْ شَعْرٍ

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَرِيدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا تَرَأْتِ وَلَمْ تَحِمْ  
قَالَ إِنْ تَرَأْتِ فَلْيَجْلِدْهَا ثُمَّ إِنْ تَرَأْتِ فَلْيَجْلِدْهَا  
ثُمَّ إِنْ تَرَأْتِ فَبَيْعُهَا وَلَا يَجْبِرُ وَقَالَ ابْنُ  
شِهَابٍ لَا أَوْسَرُ بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

بِأَنَّ الْبَيْعَ وَالْإِسْرَاعَ مَعَ الْوَسَاءِ

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ عَزَّ وَجَّوْنِ الرَّبِيعِ كَالْتِ عَائِشَةَ  
وَعَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَذَبَتْ  
كَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ  
وَاعْتَقَى فَإِنْ أُلْوَكَ لَيْسَ اِعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِشِيِّ فَأَشْفَى عَلَى ابْنِهِمَا هُوَ أَهْلُهُ  
ثُمَّ قَالَ مَا بَالَ الْمَأْكُوسِ يَشْرَطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ

۱۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زانیہ باندی کا بیچنا جائز ہے۔ فقہ حنفیہ نے لکھا ہے کہ زنا باندی میں عیب ہے اس لئے بیچنے وقت اس کی تشریح  
بھی ضروری اگر اس عیب کو بتائے بغیر کسی نے بیچ دیا تو معلوم ہونے پر خریدار واپس کر سکتا ہے۔

کیوں نہ لگائے کیونکہ اللہ ہی کی شرط حق اور مضبوط ہے۔

اللَّهُ مِنَ الشَّرْطِ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَقْهُوٌّ  
بِأَهْلٍ وَلَا إِنْ اشْتَرَطَ يَأْتِي شَرْطُ اللَّهِ أَحَقَّ  
وَأَوْثَقُ ۝

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْسَنُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَخَلْدَنَانُ  
خُفَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ بَدْرَةَ بِنْتَهُ تَحَرَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا  
جَاءَ قَالَتْ إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَمِيعُوا هَاهُنَا أَنْ يَشْتَرُوا  
أَوْلَاءَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا  
الْوَلَاءُ لِمَنْ أَفْتَقَ قُلْتُ لِمَا فَعَلَ كَذَاكَ تَرَوْجِعُهَا  
أَوْ عِنْدَ أَقْوَالٍ مَا يَجْدُرُ بِهَا ۝

۲۰۱۲۔ ہم سے حسان بن ابی عبدلہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے  
حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا۔ وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے  
واسطہ سے روایت کرتے تھے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ رضی اللہ عنہا کی  
(جو باندی تھیں) قیمت لگا رہی تھیں رتا کہ انھیں خرید کر آزاد کر دیں (کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے (مسجد میں) تشریف لے گئے۔ پھر جب آپ تشریف  
تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بریرہ کے مالکوں نے تو) اپنے لئے ولادہ کی  
شرط کے بغیر، انھیں بیچنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ ولادہ تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ بریرہ کے خیر آزاد کئے یا غلام تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔

۱۳۴۳۔ کیا شہری، بدوی کا سامان کسی اجرت کے بغیر بیچ سکتا  
ہے؟ اور کیا اس کی مدد یا اس کی خیر خواہی کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے خیر  
خواہی چاہے تو اس سے خیر خواہانہ معاملہ کرنا چاہیے۔ عطا رحمۃ  
اللہ علیہ نے اس کی اجازت دی ہے۔

بَابُ (۱۳۴۳) حَلِّ يَدِيعِ خَاصِّ لِبَاوِ يَغِيرُ  
أَجْرًا وَحَلِّ يَدِيعِهِ أَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا امْتَنَعَكَ لَعَلَّكَ  
أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَخَصَ فِيهِ عَطَاؤُهُ ۝

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرًا  
يَاْعُثُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَرَفٍ  
أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مَعَهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ  
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَابْتِأَى الْوَكْرَةَ وَالشَّمْعَ وَالطَّلَاقَ  
وَالنَّصِصَ لِعَلِّ مَسْلُومٌ ۝

۲۰۱۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے انھوں نے جریر رضی  
اللہ عنہ سے یہ سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی  
شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)  
اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے، (اپنے امیر کی بات) سننے  
اور اس کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت  
کی تھی۔

۱۔ اس حدیث میں موجود روایتوں سے باب میں مذکور ہے، وہ طویل الذیل مثیل ہیں۔ جن کا ذکر آئندہ مستقل آئے گا۔ یہاں تو صرف مصنف رحمۃ اللہ علیہ  
بتانا چاہتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ خیر و فروخت جائز ہے۔

۲۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ شہری کو بدوی کا سامان نہ بیچنا چاہیے تو یہ ممانعت خاص صورت میں سے یعنی  
جب شہری کی نیت معاملہ میں بری ہو، لیکن اگر خیر خواہی کے ارادہ سے وہ ایسا کر رہا ہو اور کوئی اجرت مجھ نہ لیتا ہو تو اس میں کوئی تحریر نہیں کیونکہ  
ہر مسلمان کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنی چاہیے جہاں تک بھی ہو سکے۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مَعْقِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُهُمْ حَاضِرٌ لَبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُهُمْ حَاضِرٌ لَبَادٍ قَالَ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ مِسْأَرَةٌ

کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے کہ اس کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

بَابُ ۱۲۴ مَنِ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ

لَبَادٍ بِأَجَرٍ

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ

أَبُو هُرَيْرَةَ الْخَثَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَّابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لَبَادٍ دَرَاهِمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

بَابُ ۱۲۵ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لَبَادٍ بِالسُّنْبُرِ

وَكَيْفَ ابْنِ سَبْرٍ وَابْنِ هَبْلٍ لِلْبَائِعِ

وَالْمُسْتَرَى وَالْأَبْرَاهِيمُ إِنَّ الْعَرَبَ

تَقُولُ بَعْدَ ثَلَاثِ نَوْبَاتٍ وَهِيَ تَقْفُ السُّنْبُرَ

عرب اس جملہ بَعْدَ ثَلَاثِ نَوْبَاتٍ کو بول کر خریدنا لیتے تھے۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ أَبِي هَرِيرَةَ قَالَ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِهِ

أَخِيهِ وَلَا تَبَشِّرُوا وَلَا يَبِيعُهُ حَاضِرٌ

۲۰۱۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبد اللہ بن طاووس نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجارتی) قافلوں کی پیشوائی نہ کیا کرو اور شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ارشاد کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے کہ اس کا کیا مطلب ہے تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۲۰۱۵۔ جنہوں نے اسے مکروہ سمجھا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا

مال اجرت لے کر بیچے۔

۲۰۱۵۔ ہم سے عبد اللہ بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو علی حفصی

نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ بیچے۔ یہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا تھا۔

۱۲۴۔ کوئی شہری کسی دیہاتی کی دلالی نہ کرے ابی سیرین اور

ابراہیم نخعی رحمہما اللہ نے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کے

لئے اسے مکروہ قرار دیا ہے (کہ کسی دیہاتی کی دلالی کوئی شہری

نہ خریدنے میں کرے اور نہ بیچنے میں) ابراہیم فرماتے تھے کہ اہل

۲۰۱۶۔ ہم سے ابی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن جریر نے

نیروی، ابن شہاب نے، ابن سعید بن مسیب نے، انہوں نے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے

کسی بھائی کے بیچنے میں مداخلت نہ کرے کوئی "نہ بیچ" نہ کرے اور نہ کوئی

شہری کسی دیہاتی کا سامان بیچے۔

لے دیہاتی کا دلال بن کر کسی شہری کے اس کے سامان کو بیچنے کی اسی کے قریب صورتیں فقہاء نے لکھی ہیں جسکا ذکر ہم نے اجمالاً اس سے پہلے کیا ہے۔

لے یعنی حدیث میں ممانعت "بیع" کے لفظ کے ساتھ آئی ہے۔ عام مفہوم اس کا اگرچہ بیچنا ہی ہے لیکن عرب میں بیچنے اور خریدنے دونوں کے لئے استعمال

ہوتا ہے۔ اس لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ تانا چاہتے ہیں کہ اکابر نے دونوں ہی معنی حدیث میں بھی مراد لیے ہیں۔

۲۰۱۷ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَسَّسَ ابْنُ مَالٍ هُذَيْلًا  
أَنْ يَبْنِيَهُ حَاضِرًا لِبَادٍ ۝

بَابُ ۱۳۶ (۱) النَّهْيُ عَنِ تُلْقِي الرُّكْبَانَ وَأَنْ  
يَبْنِيَهُ مَرْفُوضٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَامٍ النِّمْرِ إِذَا  
كَانَ بِهِ عَالِمًا فَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَ

النَّعْدِ ۝ لَا يَجُوزُ ۝  
۲۰۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلْقِي وَ أَنْ يَبْنِيَهُ حَاضِرًا لِبَادٍ ۝

۲۰۱۹ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبْدِ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَعْنِي قَوْلَهُ لَا يَبْنِي عَقْدًا حَافُو  
يَبَادٍ وَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِنَسَانٌ ۝

سامان نہ بیچے، تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

۲۰۲۰ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ وَهْلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
زُرَّاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ مَنِ اشْتَرَى مُحَقَّلَةً فَلْيُرِدْ مَعَهَا صَاعًا ۝

۲۰۱۷۔ ہم سے محمد بن شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن  
مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس کی منعت تھی کہ کوئی شہری کسی  
دیہاتی کا سامان تجارت بیچے۔

۱۳۶۴۔ تجارتی قافلوں کی پیشوائی کی ممانعت یہ بیع رد کر  
دی جائے گی کیونکہ ایسا کرنے والا اگر جان بوجھ کر کرتا ہے  
تو گنہگار و خطا کار ہے یہ بیع میں ایک دھوکہ ہے جو جائز نہیں  
ہے۔

۲۰۱۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب  
نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن  
ابی سعید نے اودان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے (تجارتی قافلوں کی) پیشوائی سے منع کیا تھا اور اس سے بھی کہ کوئی  
شہری کسی دیہاتی کا سامان بیچے۔

۲۰۱۹۔ ہم سے عیاش بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ  
نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے، ان  
سے ابن کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا

۲۰۲۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ ہم سے تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اودان سے  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس کسی نے محقلہ (مصراۃ) کو خرید لیا ہو

لے تجارتی قافلوں کی پیشوائی کے لئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ "تلقی الركبان" کی ترکیب لائے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ مثلاً شہر میں گرائی کسی وجہ سے بہت  
بڑھی ہوئی ہے، اب کسی تاجر نے تاکہ کوئی تجارتی قافلہ آ رہا ہے اس لئے وہ آگے بڑھ گیا اور شہر میں پہنچنے سے پہلے ہی ان کا مال و اسباب خرید لیا۔ اس  
میں ایک نقصان تو خود اس شہر کے باشندوں کا ہے کہ اگر قافلے والے خود اپنا سامان نیچتے تو عام قیمت سے کچھ نہ کچھ سستا انہیں مل جاتا۔ دوسرا  
نقصان اس قافلہ کا ہوا کہ لاعلمی میں یقیناً کم قیمت پر اس نے اپنا سامان بیچ دیا ہوگا۔ اس لئے احناف نے کہا کہ ایسا کرنا مکروہ ہے لیکن مصنف رحمۃ  
اللہ علیہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ قطعاً باطل ہے اس طرح کی بیع میں بہر حال معاملہ کی اصل سنگینی سے اضافی بھی انکار نہیں کرتے لیکن قانونی  
حدود میں اسے بالکل رد بھی نہیں کرتے۔ یہ ملحوظ رہے کہ اگر اس طرز عمل کے کسی کو نقصان پہنچے گا خطرہ نہ ہو بلکہ حالات سب کو معلوم ہوں تو اس  
میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ وَكَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُلْفِئِ  
الْبَيْوَعِ ۝

اور اسے واپس کرنا چاہتا ہوتا تو اس کے ساتھ ایک صاع بھی واپس کرنا چاہیے  
انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلوں کی پیشوائی سے منع  
فرمایا تھا۔

۲۰۲۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَفَضِّكُمْ  
عَنْ بَيْعِ بَفَضٍّ وَلَا تَلْقُوا السِّلْعَ حَتَّى يُحْبَطَ يَدُهَا  
إِلَى السُّوقِ ۝

۲۰۲۱ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص کسی دوسرے کی بیع میں مداخلت  
نہ کرے اور کوئی (بچکے والے قافلوں کے) سامان کی طرف نہ بڑھے تاکہ  
وہ بازار میں آجائیں۔

۱۳۲۷ - مقام پیشوائی کی حد۔

۲۰۲۲ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ ہم قافلوں کے پاس خود ہی پہنچ جایا کرتے تھے اور رہبر میں پہنچنے  
سے پہلے ہی ان سے غلہ خرید لیا کرتے تھے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم اسے غلہ کی منڈیاں میں پہنچنے سے پہلے  
خریدیں۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ یہ منڈی (مدینے

۱۳۲۸ بِأَنَّ مَشْتَرِي الثَّلْثِ ۝  
۲۰۲۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ فَتَشْتَرِي مِنْهُمْ الطَّعَامَ فَتَهْتَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ  
بِهِ سَوَاقِ الطَّعَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا فِي أَغْلِ  
السُّوقِ يُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُثَيْدٍ لِلَّهِ ۝

کے بازار کے آخری سرے پر تھی، اس کی وضاحت عبد اللہ کی حدیث کرتی ہے۔

۲۰۲۳ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی، ان سے عبید اللہ نے، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ بازار کے سرے پر غلہ خریدتے اور  
وہیں پہنچے لگتے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا  
کہ (خریدے ہوئے غلہ کو) منتقل کرنے سے پہلے کوئی وہیں بیچنا  
نہ شروع کرے۔

۲۰۲۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ عُثَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَغْلِ السُّوقِ  
فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَاهِهِمْ فَزَهَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعُوا فِي مَكَائِهِمْ  
حَتَّى يَنْقَلُوا ۝

۱۳۲۸ - جب کسی نے بیع میں ایسی فرطیں لگائیں جو جائز نہیں

تھیں۔

۲۰۲۴ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس میری رضی اللہ عنہا (جو اس وقت  
مکہ باندی تھیں) آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے اپنے مالکوں سے نوا و قیہ چاندی  
پر مکاتبت کر لی ہے شرط یہ مٹھری ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی انھیں دیا کروں

۱۳۲۸ إِذَا اشْتَرَطَ شَرْطٌ ظَاهِرٌ  
الْبَيْعِ لَا تَجِلْ ۝  
۲۰۲۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ  
أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عُمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بُرَيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ  
أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَدَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْ قِيَّةً فَأَعِينَنِي  
فَقُلْتُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلِي أَنْ أَعْتَدَ هَآلَهُمْ وَيَكُونُوا

وَلَا تُؤْمِلُ فِي فَعْلَةٍ قَدْ هَبْتَ بِرِزْقٍ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَ لَمْ  
 لَهُمْ مَا بَوَّأَ عَلَيْهِمْ فَبَعَاوَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَمَا سَوَّلَ اللَّهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ  
 وَلَهُمْ عَلَيْهِمْ مَا بَوَّأَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَكَاةُ لَهُمْ فَسَمِعَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَشِئْرِي  
 لَهُمُ الْوَكَاةَ كُلَّمَا الْوَلَدُ يَمْنُ أَعْتَقَ فَعَلَتْ عَلَيْهِ  
 ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
 النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَشْغَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ  
 مَا يَأْتِي رَجَالٌ يَشْتَرِطُونَ شُرُطًا لَيْسَتْ فِي  
 كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ  
 اللَّهِ فَهَوَّ بِأَطْلٍ وَإِنْ كَانَ مَا شَرِطَ قَصَا  
 اللَّهُ أَحَقَّ وَشَرِطَ اللَّهُ أَفْضَلَ وَإِنَّمَا الْوَكَاةُ  
 لِمَنْ أَعْتَقَ ۝

گی، اب آپ بھی میری کچھ مدد کیجئے۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ اگر تمہارا  
 مالک یہ پسند کریں کہ تعینہ مقدار میں ان کے لئے (ابھی) مہیا کر دوں اور  
 تمہاری ولادت میرے ساتھ قائم ہو جائے تو میں ایسا بھی کر سکتی ہوں۔ بریرہ  
 رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی تجویز  
 ان کے سامنے رکھی۔ لیکن انہوں نے اس سے انکار کیا پھر بریرہ رضی اللہ  
 عنہا ان کے یہاں سے واپس آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عائشہ  
 رضی اللہ عنہا کے یہاں) بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ میں نے تو میری  
 آپ کی ان کے سامنے رکھی تھی لیکن وہ نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ ولادت تو  
 رے ہی ساتھ رہے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بات سنی اور  
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کو حقیقت صلی کی خبر کی تو آپ نے فرمایا  
 کہ بریرہ کو تم لے لو اور انہیں ولادت کی شرط لگانے دو۔ ولادت تو اسی کی ہوتی  
 ہے جو آزاد کرے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو لوگوں کے مجمع میں تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد  
 فرمایا کہ ابا بعد، ایسے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ (خیر و فروع میں)

ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کتاب اللہ میں کوئی اصل نہیں ہے، جو بھی شرط ایسی لگائی جائے گی جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ پھر یہ  
 گی، خواہ ایسی سو شرطیں کیوں نہ لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بہت صحیح اور حق ہے اور اللہ کی شرط بہت مضبوط ہے، ولادت تو اسی کی ہوتی  
 ہے جو آزاد کرے۔

۱۔ مکاتبت کے متعلق پہلے بھی آچکا ہے کہ غلام، اپنے آقا سے طے کرے کہ اتنی مدت میں وہ اس قدر سامان یا روپیہ وغیرہ اسے دے گا اور اس  
 شرط کو پوری کرنے کی صورت میں آزاد ہو جائے گا۔ تو اگر اس نے شرط پوری کر دی تو وہ قانوناً اب غلام نہیں بلکہ آزاد ہو جاتا ہے بریرہ رضی اللہ  
 عنہا نے بھی اپنے مالکوں سے اسی طرح کی صورت کی تھی جس کا ذکر انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا ہے۔  
 ۲۔ غلام اور آقا کے درمیان ایک تعلق اقامت اور غلامی کا ہوتا ہے۔ لیکن اگر غلام آزاد ہو جائے تو اسلام اس تعلق کو کوئی غلط اور بری شکل اختیار  
 کرنے سے بچانے کے لئے یہ ہدایت کرتا ہے کہ غلام اور آقا اپنے تعلقات بالکل نہ ختم کر لیں بلکہ بھائی چارہ کا تعلق قائم رکھیں یہ اگرچہ رشتہ اور خون کے  
 تعلق کی طرح نہیں ہے لیکن اس میں بھی ایک کے دوسرے پر کچھ حقوق ہوتے ہیں جن کی رعایت جانبدار کو کرنی پڑتی ہے اسی کا نام ولادت ہے، اسلام نے غلامی  
 کی صورتوں میں بھی اصلاح کر کے، اس میں کسی قسم کے بھی ظلم و زیادتی کی بڑی سختی کے ساتھ ممانعت کر دی ہے۔ غلامی اور اقامت کے تصور کو مٹا کر ایک  
 کو دوسرے سے قریب کرنے کی کوشش کی ہے اور غلام کو آزاد بنانے کی زیادہ سے زیادہ ہمت افزائی کی ہے غلام عموماً گھر سے بے گھر ہونے میں  
 اس لئے مجب وہ آزاد ہوں تو اب ان کے بھائی بند ان کے قدیم مالک ہی ہونگے عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو صورت رکھی تھی اس کی رو سے پہلے وہ بریرہ  
 رضی اللہ عنہا کو خرید رہی تھیں اور پھر انہیں آزاد کر دینا چاہتی تھیں۔ گویا اب مکاتبت کی پہلی شکل نہیں رہی کہ اس میں تو نو سال کی مدت رکھ رکھتی  
 اب ان کی آزادی کے لئے، بلکہ اب تو معاملہ یہ تھا کہ اصل مالکوں سے عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں خرید کر آزاد کرنا چاہتی تھیں اس نے ناگوئی (پیر)

۲۰۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ آمَرَتْ أَنْ تُشْتَرَى جَارِيَةٌ فَتُعْتَقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا يَبِيعُكِهَا عَطَاؤُكُمْ وَكَأَنَّهُمْ لَكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

### باب بیع الثمرۃ

۲۰۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ تَابِعٍ بْنِ أَدِيسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرْ بِالنَّبَزِ مَبْنًاءَ الْهَاءِ وَالشَّوْشِ مَبْنًاءَ الْآهَاءِ وَهَاءُ وَالثَّمَرِ مَبْنًاءَ الْآهَاءِ وَهَاءُ

### باب بیع الزَّيْبِ بِالزَّيْبِ وَالْهَاءِ بِالْهَاءِ

۲۰۲۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَا يَكُ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۰۲۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ایک باندی کو خرید کر آزاد کر دیں، لیکن ان کے مالکوں نے کہا کہ ہم انھیں اس شرط پر آپ کو بیچ سکتے ہیں کہ ان کی دلا، ہمارے ساتھ رہے۔ اس کا ذکر حبیب عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس شرط کی وجہ سے تم قطعاً نہ کرکو، دلا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۳۴۹۔ کھجور کی بیع کھجور کے بدلہ۔

۲۰۲۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن اوس نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بگہوں کو گہیوں کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔ جو کو جو کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔ اور کھجور کو کھجور کے بدلہ میں خریدنا سود ہے لیکن یہ کہ نقد ہو۔

۱۳۵۰۔ زبیب کی بیع زبیب کے بدلہ میں اور غلہ کی بیع غلہ کے بدلہ میں۔

۲۰۲۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول

۱۔ انھیں کے ساتھ قائم ہونی چاہیے تھی۔

۲۔ یعنی صورت تو انھیں منظور تھی لیکن یہ شرط منظور نہیں تھی کہ دلا عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ قائم ہو، جیسا کہ اس سے پہلے کی روایتوں میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

۳۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر بیع کے ساتھ فاسد اور ایسی شرطیں لگا دی جائیں جو تنہا فروخت کے شرعی اصول کے خلاف ہوں، تو سرے سے بیع ہی نہیں ہوتی لیکن اس میں ایک شرط اور لگاتے ہیں کہ متعاقدین یا نحو و بیع کو اس شرط سے کوئی فائدہ پہنچتا ہو۔ کیونکہ اگر بے فائدہ اور مہل شرط لگا دی جائے تو اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیع تو ہو جائے گی اور شرط فاسد پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ ایک جزوی واقعہ ہے۔ حدیث میں ضابطہ یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع کے ساتھ شرط لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے احناف اسی حدیث پر جو اصول کے درجہ میں ہے عمل کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ پر مزید بحث آئندہ آئے گی جس سے صورت حال کی پوری طرح وضاحت ہو جائے گی۔

۴۔ دوم جنس چیزوں کی اولاد بدل کے لئے یہ ضروری ہے کہ نقد ہو، ادھار ہونے کی صورت میں صحیح نہیں ہوگی بلکہ ایک طرح کا سود ہو جائے گا۔



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزائنہ سے منع فرمایا تھا، مزائنہ کجھور کو کجھور کے بدلہ میں ناپ کر اور زبیب (خشک گندیا انجیر) کو زبیب کے بدلے میں ناپ کر بیچے کو کہتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَزَابَةِ وَبَيْعِ الزَّبِيبِ بِالْكَرِيمِ كَيْلًا؛

۲۰۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَانَةِ وَالْمَزَابَةِ وَأَنَّ يَبِيعَ التَّمْرَ بِكَيْلٍ إِنْ نَزَلَ قَلِيٌّ وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَى قَالٍ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ شَاهِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَخَّصَ فِي الْعَزَايَا بِخَرْصِهَا؛

۲۰۲۸ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے اور ان سے تافیع نے، اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزائنہ سے منع فرمایا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مزائنہ یہ ہے کہ کجھور کو ناپ کر اس شرط پر بیچے کہ زر زیلہ ہلکی (تو جتنی زیادہ ہوگی) وہ میری ہے اور اگر کم نکلی تو میں اسے بھروں گا۔ بیان کیا کہ مجھ سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عرابی کی اجازت دے دی تھی جو انڈاز سے بیع کی ایک صورت ہے۔

۱۳۵۱ - بخوکے بدلے بخوکے بیع۔

بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

۲۰۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

عَلِيٌّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمَلٍ بْنِ أَوْسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ اشْتَرَى مَرْقًا بِمِائَةِ دِينَارٍ قَدَّ عَنَّا فَلَمَحَهُ بَنُو عَمِلٍ ثُمَّ رَاقَضْنَا حَتَّى اضْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يَقْلِبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ تَخَانُرِي مِنْ الْغَابَةِ وَعُمَرَ يَسْمَعُ ذُلِي فَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَفَاعِرُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ قَالَ تَسْأَلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ عَرَبًا لَا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ عَرَبًا لَا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ عَرَبًا لَا هَاءَ وَهَاءَ

۲۰۲۹ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، اور انہیں مالک بن اوس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہیں سو دینار بھنانے تھے (انہوں نے بیان کیا کہ) پھر مجھے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بلایا اور ہم نے (اپنے معاملہ کی) بات چیت کی اور ان سے میرا معاملہ ہو گیا۔ وہ سونے (دینار) کو اپنے ہاتھ میں لے کر لٹنے پلٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ذرا میرے خزانچی کو غایہ سے آئیے دو (تو میں تمہارے یہ دینار بھنادوں گا) عمر رضی اللہ عنہ بھی ہماری باتیں سن رہے تھے، آپ نے فرمایا، جب تک تم ان سے (اپنے دینار کے عوض درم یا اور کوئی چیز جس کا معاملہ ہوا ہوگا۔ نے نہ لو، ان سے جدا نہ ہونا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سونا سونے کے بدلہ میں، اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے، گیہوں، گیہوں کے بدلے میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے۔ بخوکے بدلہ میں اگر نقد نہ ہو تو سود ہو جاتا ہے۔ بخوکے بدلے بخوکے بیع۔

۱۳۵۲ - دینار کو دینار کے بدلہ میں ادھار بیچنا۔

بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

۲۰۳۰ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً لَيْسُوا أَمْ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً لَيْسُوا أَمْ وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ

۲۰۳۰ - ہم سے صدوق بن فضل نے حدیث بیان کی انہیں اسماعیل بن علی نے خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے حدیث بیان کی، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونا سونے کے بدلے میں اس وقت تک نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر نہ ہو، اسی طرح چاندی چاندی کے بدلے میں اس وقت نہ بیچو جب تک (دونوں طرف سے) برابر برابر نہ ہو البتہ سونا چاندی کے بدلے میں اور چاندی سونے کے بدلے میں جس طرح چاہو بیچ سکتے ہو۔



۳۰۳۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْإِثْمَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ عَنِ الصَّوِّفِ كُلُّ وَاحِدٍ مِمَّن يَقُولُ هَذَا خَيْرٌ مِنِّي فَيُلَا هَا يَقُولُ نَحْي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرَقِ دَيْنًا ۝

باب ۱۳۵۶ بَيْعُ الذَّهَبِ بِالْوَرَقِ يَدَّارِي

۲۰۳۵ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَامِرِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِقْصَةِ بِالْفِقْصَةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَنَوَاقِصُ وَنَوَاقِصُ أَوْ ثَبَاتُ الذَّهَبِ بِالْفِقْصَةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِقْصَةُ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا ۝

باب ۱۳۵۷ بَيْعُ الْمَرْابَةِ وَهِيَ بَيْعُ الْقَرِ بِالْتَمْرِ وَبَيْعُ الذَّنْبِ بِالْتَمْرِ وَبَيْعُ الْقَرِ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْابَةِ وَالْمَعْقَلَةِ ۝

۳۰۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُوا التَّمْرَ حَتَّى يَبْدُوَ وَصْلَتُهُ وَلَا يَبِيعُوا التَّمْرَ بِالْتَمْرِ قَالَ سَالِمٌ قَدْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعِدِيَّةِ بِالرُّطْبِ أَوْ بِالْتَمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ ۝

۲۰۳۴ - ہم سے صفی بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ کہ مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی کہ اکرم نے ابو الیثمال سے سنا انہوں نے بیان کیا میں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے یہ حدیث کہتے تھے کہ ہر ایک ان دونوں میں سے کہے کہ یہ بہتر ہے پھر دونوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے قرص کی صورت میں بیچنے سے منع فرمایا تھا۔

۱۳۵۶ - سونا چاندی کے بدلے میں نقد بیچنا

۲۰۳۵ - ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن مسلم نے حدیث بیان کی، انہیں یحیی بن ابی اسحاق نے خبر دی، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی، چاندی کے بدلے میں اور سونا سونے کے بدلے میں بیچنے سے منع فرمایا تھا الا یہ کہ برابر برابر ہو (تو اس کی اجازت تھی) اور یہیں حکم تھا کہ سونا، چاندی کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں اسی طرح چاندی، سونے کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں۔

۱۳۵۷ - بیع مزابہ نہ خشک کھجور کی بیع درخت پر لگی ہوئی کھجور کے بدلے میں اور خشک کھجور کی بیع تازہ انگور کے بدلے میں ہے۔ اور بیع عربیہ - انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزابہ اور معاملہ سے منع فرمایا تھا

۳۰۳۶ - ہم سے یحیی بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل درخت پر (جس پر خشک قابل انتفاع نہ ہو جائیں، انہیں نہ بیچو۔ درخت پر لگی ہوئی کھجور کو، خشک کھجور کے بدلے میں نہ بیچو۔ سالم نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربیہ کی، تو یہ خشک کھجور کے بدلے میں، اجازت دے دی تھی لیکن اس کے سوا کسی صورت کی اجازت نہیں دی تھی۔

۲۰۳۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزائنہ سے منع فرمایا تھا، مزائنہ، درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر اور درخت کے انگوڑ کو خشک انگوڑ کے بدلے میں ناپ کر بیچنے کو کہتے تھے۔

۲۰۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں داؤد بن حصیب نے، انھیں ابن ابی احمد کے مولیٰ ابوسمیان نے اور انھیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزائنہ اور محاملہ سے منع کیا تھا۔ مزائنہ درخت کی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں خریدنے کو کہتے تھے۔

۲۰۳۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاملہ اور مزائنہ سے منع کیا تھا۔

۲۰۴۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی وہ ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عرب کو اس کی اجازت دی تھی کہ تخمیں سے بیچے۔

۱۲۵۸۔ درخت پر پھل، سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا۔

۲۰۴۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی انھیں عطاء اور ابوہریرہ نے اور

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِزَانَةِ وَالْمِزَانَةِ اسْتِزَاءُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَيَبْعُ الْكُحْرَ بِالزَّيْبِ كَيْلًا؛

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحَصْبِيِّ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِزَانَةِ وَالْمِزَانَةِ وَاسْتِزَاءِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَيَبْعُ الْكُحْرَ بِالزَّيْبِ كَيْلًا؛

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَجْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحْمَلَةِ وَالْمِزَانَةِ؛

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ تَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ تَخَصُّصَ لِقَاءِ الْعَرَبِيَّةِ أَنْ يَبِيعَ بِهَا بِخَصِصِهَا؛

بِالْزَّهَبِ وَالْفِطَّةِ؛

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو تَغْلِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَرِيجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ

گذشتہ حاشیہ۔ کھجور عموماً ناپ کر کہتی تھی اس لئے مالکان باغ اس صورت میں جو کھجور دیتے تھے وہ ناپ ہی کر دیتے لیکن ظاہر ہے کہ درخت کی کھجوروں کو ناپا نہیں جاسکتا تھا۔ اسلام نے اس صورت کی صرف اس خیال سے اجازت دی کہ اس میں فقیر اور محتاج کا بھی فائدہ تھا کہ زیادہ دنوں تک انھیں انتظار نہیں کرنا پڑتا تھا اور باغ کا مالک بھی باغ کی طرف سے مطمئن ہو جاتا تھا۔ پھر یہ کوئی بیع بھی نہیں تھی، صرف مہر کی ایک صورت تھی۔ دوسرے ائمہ سے اقوال کچھ اس سے مختلف منقول ہیں لیکن لغت سے حنفیہ کی یہ تائید ہوتی ہے حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک اثر میں بھی بعینہ احناف ہی کا مسلک مذکور ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس باب میں اس لئے زیادہ اہمیت ہے کہ وہ انصاری تھے اور اس لئے اس طرح کے معاملات سے زیادہ باخبر تھے کیونکہ کھجور کے باغات کا رواج مدینہ میں زیادہ تھا اور انصاری ہی یہ کام کرتے تھے۔

اجنب جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کھنے سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا اور یہ کہ اس میں سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز کے بدلے نہ بیچ جائے البتہ عرب کا اس سے استثناء کیا تھا۔

۲۰۴۲۔ ہم سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک سے سنا، ان سے عبید اللہ بن ربیع نے پوچھا تھا کہ کیا آپ سے دائو نے سفیان کے واسطے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ کے واسطے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم میں بیع عرب کی اجازت دی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

الرَّبِيعُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعَرَبِيِّ يَطِيبُ وَيَبَاءُ مِثْلُ مِنْهُ إِلَّا بِالْأَنْثَى وَالذَّهَبِ إِلَّا الْقَرَايَا

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَنَالَهُ عُبَيْدُ بْنُ رَبِيعٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّعَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ فِي خُمْسَةِ أَذْفُونٍ خُمْسَةَ أَذْفُونٍ خُمْسَةَ أَذْفُونٍ قَالَ لَعَنَهُ

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَنَالَهُ عُبَيْدُ بْنُ رَبِيعٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّعَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ فِي خُمْسَةِ أَذْفُونٍ خُمْسَةَ أَذْفُونٍ خُمْسَةَ أَذْفُونٍ قَالَ لَعَنَهُ

۲۰۴۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے بشیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر لگی ہوئی کھجور کو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع کیا تھا، البتہ عرب کی آپ نے اجازت دی تھی کہ تخمینے سے یہ بیع کی جاسکتی ہے اور اس کے کرنے والے کو کھجور ہی ملے گی سفیان نے دوسری مرتبہ یہ روایت بیان کی تھی، لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی اجازت دے دی تھی کہ اندازہ سے یہ بیع کی جاسکتی ہے کھجور ہی کے بدلے میں، دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا، اس وقت میں ابھی کم عمر تھا کہ مکہ کے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی اجازت دی تھی، تو انہوں نے پوچھا کہ اہل مکہ یہ کس طرح معلوم ہوا؟ میں نے کہا کہ وہ لوگ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس پر وہ خاموش ہو گئے، سفیان نے کہا کہ میری مراد اس سے یہ تھی کہ جابر رضی اللہ عنہ مدینہ ہی کے باشندے تھے اس لئے ان باتوں کو خوب جانتے رہے ہوں گے سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا

ان کی حدیث میں یہ نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل امتناع ہونے سے پہلے چل بیچنے کی ممانعت کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

۱۳۵۹۔ عربیہ کی تفسیر مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عرب یہ ہے کہ کوئی شخص (کسی باغ کا مالک اپنے باغ میں) دوسرے شخص کو کھجور کا درہم

دے (یہ کہ طہر درہم) پھر اس شخص کا باغ میں آنا اسے اچھا نہ معلوم ہو، تو اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کہ وہ شخص ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے میں اپنا درخت (بچے) وہ بہرہ

بَابُ تَفْسِيرِ الْقَرَايَا قَالَ مَالِكٌ

الْعَرَبِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّحْبَلُ النَّحْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرَخَّعَ لَهُ أَنْ يُشْتَرِيَ بِهَا مِنْهُ يَنْمُرُ قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَرَبِيَّةُ كَمَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَئِيلِ مِنَ النَّمْرِ

يَذُ ابْسِدَ لَا يَكُونُ بِالْجَرَانِ قَعْمًا يَقْوِيهِ  
قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَسَنَةَ بِالْأَوْسَقِ الْمَوْثِقَةِ  
وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ثَائِفِ بْنِ  
عُمَرَ أَنَّ الْقَدَائِمَ أَنْ يُعْرِىَ الرَّجُلَ فِي مَالِهِ  
الْفَخْلَةَ وَالْمُتَلَبِّيْنَ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَفِيَانَ  
بْنِ حُسَيْنٍ الْقَدَائِمَ أَنْ خُلِّصَتْ تَوْحِبُ  
لِمَسَاكِينٍ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَسْتَفْزُوا  
بِهَا تَرْتَفِضَ لَهُمْ أَنْ يَسْبِعُوا بِمَا شَاؤُوا  
مِنَ الشَّرِّ

کہ چکا تھا) خرید سکتا ہے۔ ابن ادريس (امام شافعی) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عربی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب کھونا پ کر بائوں بائع دے دی جائے اور مکمل سے نہ دی جائے۔ اس کی نفی سہل بن ابی حاتمہ کے قول سے بھی ہوئی کہ وسق سے ناپ کر (کھور دی جائے گی) ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں نافع کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ عربیہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں کھور کے ایک یا دو درخت کسی کو بہ کر دے یزید نے سفیان بن حسین کے واسطے سے بیان کیا کہ عربیہ اس کھور کے درخت کو کہتے تھے جو مسکینوں کو بطور مہر دیا جاتا تھا لیکن وہ تو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کہ جس قدر کھور کے عوض چاہیں اسے بیع کر سکتے ہیں۔

۲۰۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَوْسَى بْنُ عُمَرَ عَنْ ثَائِفِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخِصَ فِي الْقَدَائِمِ أَنْ تَبَاعَ بِمَخْرُومِهَا كَيْلًا قَالَ مَوْسَى بْنُ عُمَرَ وَالْقَدَائِمُ تَهْلُكُ مَعْلُومَاتُ تَأْتِيهَا فَنَشْرِيبُهَا

بَابُ ۳۶ (بَابُ بَيْعِ الْبُيُوتِ كَيْلًا أَنْ يَبْدَ وَمَكْمُهَا  
وَقَالَ الْإِسْنَادُ عَنْ أَبِي الزَّكَايِكِ عَنْ عَزَّةَ ابْنِ الزَّيْنِ  
يَعْنِي عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَسَنَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ  
بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ  
قَالَ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ لِلْبُيُوتِ أَوْ لِقَاعِ النَّاسِ وَ  
حَقَقُوا تَقَانِيَهُمْ قَالَ الْإِسْنَادُ إِنَّهُ إِذَا أَصَابَ النَّاسُ  
الدَّمَاءَ أَصَابَهُ مَرَضٌ أَصَابَهُ فُشَاءُ مَرَعَاهَا  
يَنْتَحِبُونَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۴۴ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے، انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، انہیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ کی اجازت دی تھی کہ مکمل سے بھی جا سکتی ہے موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عربیہ، کھور کے متعلق درختوں کو کہتے ہیں جنہیں خریدنا جانا ہے۔

۱۳۶۰ - چلوں کو قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا ایسا ہے ابو زنا کے واسطے سے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر، بنو حارثہ کے سہل بن ابی حاتمہ انصاری سے حدیث نقل کرتے تھے اور وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ چلوں کی خرید و فروخت کرتے تھے (یعنی درختوں پر پکنے سے پہلے) پھر جب چل توڑنے کا وقت آتا اور مالک (قیمت کا) تقاضا کرنے آتے تو خریدار یہ عذر دیکھنے لگتے کہ پہلے ہی خوشوں میں بیماری لگ گئی تھی (وہاں) اس نے چل بھی خرید ہو گئے (مرامض) اور انشام بھی ہو گیا (یعنی ایسی بیماری لگی کہ چل بہت کم آئے) اسی طرح

۱۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک تفسیر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرح منقول ہے جیسا کہ اس ترجمہ سے بھی واضح ہے مگر یہ ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ ایک بیع و قرار ہی کی صورت ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس کی حیثیت صرف ہبہ کی ہے۔

وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوفُ فِي ذِيْقَةٍ  
فَمَا لَا قَلِيلًا تَتَابَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ  
الشَّمْسِ عَالِمُ شَوْرَةٍ تَشِيرُ بِهَا إِلَيْكَ شَرِيحَةُ  
حُصُوفِهِمْ وَأَخْبَرَنِي عَنْ جَاهِ بْنِ ثَالِبٍ  
بَنِي ثَابِتٍ أَنَّ ثَالِبَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ  
يَبِيعُ ثِيَابًا أَرْضَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الشَّرِبَا  
فَيَتَيَّنُ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَخْرَجَةَ عَنْ حَقَّابٍ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ سَعْدَةَ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ  
عُرْوَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ۝

ذکر بیان، ان سے ابو الزناد نے ان سے عروہ نے اور ان سے سہل بن سعد نے۔

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ  
حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَحَى الْبَائِثُ وَالْمُبْتَائِمُ ۝  
۲۰۴۶ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ وَالتَّوَيْمِيُّ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى  
تُزْهِقَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَغْنَى حَتَّى تَحْمَرَ ۝

۲۰۴۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَبْرِ  
سَعِيدٌ عَنْ سَلِيمِ بْنِ خَيْثَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ  
مَيْمَنَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
نَحَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى  
تُشَقَّ فَقِيلَ مَا تُشَقُّ قَالَ تَحْمَرُ وَتُصْفَرُ ۝

مختلف آفتوں کو بیان کر کے مالکوں کے ساتھ جھگڑتے تھے تاکہ  
قیمت میں کمی کرالیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس  
طرح کے مقدمات بکثرت پہنچنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جب اس  
طرح کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے تو تم لوگ بھی قابل انتفاع ہونے  
سے پہلے پھلوں کو نہ بیچا کرو۔ گویا خدمات کی کثرت کی وجہ سے یہ  
آپ نے مشورہ دیا تھا۔ جابر بن زید بن ثابت نے مجھے خبر دی کہ زید  
بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے بارگاہ کے پھل اس وقت تک نہیں بیچتے  
تھے جب تک ثمرات نہ طلوع ہو جاتا اور زردی اور سرخی ظاہر نہ ہو جاتی  
ابو عبد اللہ نے کہا کہ اس کی روایت علی بن بحر نے بھی کی ہے کہ ہم سے  
حکام نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے

۲۰۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی، انھیں نافع نے، انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع کیا تھا  
آپ کی ممانعت بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو تھی۔

۲۰۴۶۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی  
انھیں حبیہ طویل نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے پکھنے سے پہلے درخت پر کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ ابو عبد  
اللہ نے کہا کہ (حتیٰ تر حمر) مرلویہ ہے کہ جب تک سرخ نہ ہو جائیں۔

۲۰۴۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث  
بیان کی، ان سے سلیم بن خیان نے، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی،  
کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو د تشق سے پہلے بیچنے سے منع کیا تھا۔ پوچھا  
گیا کہ تشق کسے کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مائل بسرخی یا مائل بزردی ہونے کو

لہ عرب ایسے مواقع پر جب کسی ستارہ کے طلوع کا ذکر کرتے ہیں تو اس نے ان کی مراد صبح کے وقت طلوع سے ہوتی ہے علامہ افند شاہ صاحب کشمیری رحمہ نے لکھا ہے  
کہ ثریا کا طلوع اس وقت ہوتا تھا کہ کتبہ کہتے تھے کہ جب ثریا طلوع ہو جائے تو پھلوں پر آفتیں وہ اس میں یہاں تک کہتے تھے کہ دنیا کے تمام  
مقامات میں پھلوں پر آفات کا سلسلہ طلوع ثریا کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ بہر حال عرب میں یہ وہ موسم ہے جب کھجور اچھی طرح پک جاتی تھی اور پھلوں پر جو  
آفات آتی ہیں اور جن ریاحوں سے وہ درخت پر خراب ہو جاتے ہیں ان کا سلسلہ قطعاً بند ہو جاتا تھا۔

وَيُؤَدُّ مِّنْهَا

بَابُ بَيْعِ التَّمْلِيقِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ  
صَلَاحُهَا

۲۰۴۸ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا  
مَعْلَى بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو  
بَكْرٍ مَالِكٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
فُتِيَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا وَعَنِ  
التَّمْلِيقِ حَتَّى يَكُونَ قِيلَ وَمَا يَرَاهُ رَأَى يَحْمَأَرُ  
أَوْ يَصْفَأَرُ

بَابُ إِذَا بَاعَ التَّمَارَ قَبْلَ أَنْ  
يَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا لَمْ أَصَابَهُ عَاهَةٌ  
فَهُوَ مِنَ الْبَاقِ

۲۰۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
أَخْبَرَنَا قَالَ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِيَ عَنْ  
بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تَرَى قَبِيلَ لَهُ وَمَا تَرَاهُ قَالَ  
حَتَّى تَحْمَرَ فَقَالَ أَمْ آيَاتُ إِذَا مَتَعَ اللَّهُ التَّمْرَ  
بِمَا أَحَدٌ أَحَدَكُمْ قَالَ أَخِيهِ قَالَ اللَّيْلُ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ تَوَاتَرَتْ جُلُودُ  
إِسْمَاعِيلَ ثُمَّ قَالَ أَنْ يَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَهُ  
عَاهَةٌ كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى تَرْتِيبِهِ أَخْبَرَنِي  
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَشَابَعُوا التَّمْرَ حَتَّى  
يَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا وَلَا تَبِيعُوا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ  
يُجَوِّدُهُ دَرَجَتُ كُجُورِ كُوثِي يَكُونُ كُجُورُكَ بَدَلُهُ

بَابُ شَرِّ آيَةِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ

۲۰۵۰ حَدَّثَنَا حَمْرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ  
غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ  
وَكُنَّا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ مَالِكٍ فِي السَّلَفِ فَقَالَ

کہتے ہیں کہ اسے کھایا جا سکے

۱۳۶۱۔ کھجور کے باغ، قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنا۔

۲۰۴۸۔ ہم سے علی بن ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں حمید نے خبر دی اور ان  
سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا تھا اور کھجور کے  
باغ، زہو سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ زہو کیسے  
کہتے ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ مائل برخی یا مائل برزدی ہونے کو کہتے ہیں۔

۱۳۶۲۔ اگر کسی نے قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی پھل بیچے  
اور ان پر کوئی آفت آئی تو نقصان بیچنے والے کو بھرنے پڑے گا۔

۲۰۴۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک  
نے خبر دی، انھیں حمید نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو زہو سے پہلے بیچنے سے  
منع کیا تھا، ان سے پوچھا گیا کہ زہو کسے کہتے ہیں تو جواب دیا کہ سرخ ہونے  
کو۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ تمہیں بتاؤ، دیکھنے سے پہلے ہی اگر باغ بیچ دیے  
جایا کریں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھلوں پر کوئی آفت آجائے تو تم اپنے بھائی  
کا مال آخر کی چیز کے بدلے لو گے؟ بیٹ نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے اگر  
قابل انتفاع ہونے سے پہلے ہی پھل خریدے (درخت پر) پھران پر کوئی  
آفت آگئی تو جتنا نقصان ہوا ہے وہ سب اصل مالک کو بھرنے پڑے گا۔ مجھے  
سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو نہ

۱۳۶۳۔ ایک مدت متعین کے قرض پر غلہ خریدنا۔

۲۰۵۰۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے میرے  
والد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے ابیہم  
کے سامنے قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج



نہیں ہے۔ پھر ہم سے اسود کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین مدت کے فرض پر ایک یہودی سے غلہ خریدا تھا اور اپنی زرہ اس کے یہاں گرو دی رکھی تھی۔ ۱۳۶۴۔ اگر کوئی کجور، اس سے اچھی کجور کے بدلے میں بیچنا

چاہے۔

۲۰۵۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبد المجید بن سہل بن عبد الرحمان نے، ان سے سعید بن مسیب نے، ان سے سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں ایک شخص کو عامل بنایا (زکوٰۃ و صدقات وصول کرنے کے لئے) وہ صاحب زکوٰۃ وغیرہ وصول کر کے (مدہ قسم کی کجوریں لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کجور اسی طرح کی تھیں، انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، بخدا یا رسول اللہ! ہم تو اسی طرح کی ایک صاع کجور (اس سے گھٹیا درجہ کی) دو صاع دے کر لیتے ہیں اور دو صاع، تین صاع کے بدلہ میں لیتے ہیں، آنحضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو البتہ کجور کو دو راہم کے بدلہ میں بیچ کر، ان دو راہم سے اچھی قسم کی کجور خرید سکتے ہو۔

۱۳۶۵۔ جس نے تاہیر کئے ہوئے کجور کے درخت بیچے اور فصل لگی ہوئی زمین بیچی یا اجارہ پر دیا ابو عبد اللہ (مصنف) نے کہا کہ فحش سے ابراہیم نے بیان کیا، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن ابی ملیک سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ نافع کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ جو بھی کجور کا درخت تاہیر کے بعد بیچا جائے اور بیچتے وقت پھلوں کا کوئی ذکر نہ ہو تو پھل اسی کے ہونگے جس نے تاہیر کی ہے (یعنی سابقہ مالک کے) غلام اور کھیت کا بھی یہی حال ہے۔ نافع نے ان تینوں چیزوں کا نام لیا تھا۔

لَبَّاسٍ بِهِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ اسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِّنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ، وَرَأَى بِهِ

بَاب ۱۳۶۴ إِذَا ارَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرَ مِنْهُ

۲۰۵۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَ بِالتَّمْرِ حَنِيبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا أَقَالَ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ النَّصَافَ مِنْ هَذَا يَا نَصَافَتَيْنِ وَالنَّصَافَتَيْنِ يَا ثَلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَةِ يَا لَدَرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَغِ بِاللَدَرَاهِمِ حَنِيبًا

بَاب ۱۳۶۵ مَنْ بَاعَ تَخْلًا قَدْ ابْتُرِيَ أَوْ

أَمْرًا مَقْرُوعًا أَوْ بِأَجَارَةٍ قَالُوا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَتَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَلِيكَةَ يَخْبُرُ عَنْ نَافِعِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ آيْمَانَ نَحْلٍ بَيْعَتْ قَدْ ابْتُرِيَ كَمْ يُذَكَّرُ التَّمْرُ قَالَ لَمْ يَسْمُرْ لَكِنْ ابْنُ ابْتَرَهَا وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ وَالْحُرُّ سَمِعْتُ لَوْ تَفَاعُلَهُ لَأَمْرًا ثَلَاثًا

۱۔ کجور کے درخت بعض اپنے اقسام میں نہ ہوتے تھے اور بعض مادہ۔ مدبر میں یہ عام رواج تھا کہ مادہ کجور کا خوشہ کھول کر اس میں نہ کجور کا پیوند لگاتے تھے۔ اسی کو تاہیر کہتے ہیں ان کا خیال یہ تھا کہ اس سے پھل زیادہ آئے۔

۲۔ یعنی اگر کوئی شخص پانچ تو بیچتے وقت جتنا مال اس کے پاس تھا وہ سب بیچنے والے کا ہو گا کیونکہ اس وقت تک غلام اس کی ملکیت میں تھا۔



اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے بھی کسی کھجور کے درخت ہی کو بیع نہ تو (اس موسم کا) پھل اسی کا ہوتا ہے جس نے تاہر کی بوئیں گزیر خریدنے پھلوں کی بھی شرط لگا دی (تو پھل بھی اسی کے ہوجائیں گے۔

۱۳۶۸۔ بیع حاضرہ۔

۲۰۵۵۔ ہم سے اسحاق بن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسحاق بن ابی طلحہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ، حاضرہ، ملاسہ، منابذہ، اور مزابذہ سے منع فرمایا تھا۔

### بَابُ بَيْعِ الْمُحَاصِرَةِ

۲۰۵۵ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُحَاصِرَةِ وَالْمَنَابِذَةِ وَالْمَزَابِذَةِ

۲۰۵۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالشَّرِخِ حَتَّى تَنْوَحُوا فَقُلْنَا لَا نَسْ قَاتَرَهُوْهَا قَالَ تَعْمَرُ وَتَضْفَرُ أَرَأَيْتَ إِنْ مَثَرَهُ اللَّهُ الثَّمَرَةُ يَوْمَ تُسْتَحْلَلُ قَالَ أَهْلِيكَ

۱۳۶۹ بَابُ بَيْعِ الْجُمُعَةِ وَآكِلِهِ ۲۰۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو نُوَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمُعًا أَقْبَلَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ فَأَذَا آخِذُهَا قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ

۱۳۷۰ بَابُ مَنْ أَجْزَى أَمْرَ الْأَمْعَارِ عَلَى مَا

۲۰۵۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کی کھجور کو زحوسے پہنے ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع کیا تھا۔ ہم سے ابو جحاف کہ زھوکا ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ ہے کہ سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے تبہیں تاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھل پر کوئی آفت آگئی تو کس چیز کے بدلے تمہارے بجائے (خریدار) کا مال تمہارے لئے حلال ہوگا

۱۳۶۹۔ جملہ کی بیع اور اس کا کھانا۔

۲۰۵۷۔ ہم سے ابوالولید ہشام بن عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوشمر نے ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ جمار تناول فرما رہے تھے اسی دوران آپ نے فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت مردوموں کی طرح ہے، میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن حاضرین میں میں ہی سب سے چھوٹی عمر کا تھا اس لئے بڑوں کی مجلس میں بولنا خلاف ادب سمجھ کر خاموش رہا پھر آنحضرت نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

۱۳۷۰۔ جن کے نزدیک ہر شہر کی خرید و فروخت، اجمارہ اور زب

لہ حاضرہ، پکنے سے پہلے فصل کو کھیت ہی میں بیچنے کا نام ہے۔ محافلہ، ملاسہ، منابذہ اور مزابذہ کی صورتوں کی تفصیل اس سے پہلے گذر چکی ہے۔  
تہ جمار کھجور کے درخت پر گوند جیسی کوئی چیز نکل آتی تھی جو چسپرن کی طرح سفید پوتی تھی یہ کھائی بھی جاتی تھی لیکن اس کے بعد پھر اس درخت پر پھل نہیں آتے تھے۔

يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبَيْعِ وَالْإِلَاحِ مَا تَوَدَّ  
وَالْمَكِيلَ وَالْوَسِيلَ وَاسْتَنْهَمُ عَلَى نَيْتَاتِهِمْ  
وَمَدَّ أَهْلَهُمُ الْمَشْهُورَاتِ وَقَالَ شَرِيْعٌ  
لِلْعَزَائِلِ سَنَتُكُمْ بَيْنَكُمْ بَرِيحًا  
وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مَعْنَدٍ  
لَا بَأْسَ أَنْفُسِيَّةً بِأَحَدٍ عَشْرَةَ يَأْخُذُ  
لِلتَّفَقَةِ بَرِيحًا وَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِهَيْدٍ خُذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدُكَ  
بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا  
فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ وَكَتَبَ الْحَسَنُ  
مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْوَانَ جَمَاعًا فَقَالَ  
بِكُمْ قَالَ يَدَا أَنْفُسِيَّةً فَرَكِبَتْ ثُمَّ جَاءَ  
مَرْءٌ أُخْرَى فَقَالَ الْجَمَاعَةُ الْجَمَاعَةُ فَرَكِبَتْ  
وَلَمْ يَشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَنْصِفُ  
وَمَرْهَمٌ

مرتبہ شریف لائے اور کہا کہ گدھا چابیے مجھے۔ اس مرتبہ آپ اس پر کرایہ طے کئے بغیر سوار ہو گئے اور ان کے پاس آدھا درہم بھیج

دیا۔

۲۰۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
عَلِيٌّ عَنْ حَمِيدٍ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
حَجَّ مَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو حَلِيْبَةَ  
فَأَمَرَكَ مَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ  
مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَتَحَقَّقُوا عَنْهُ مِنْ  
خَرَاجِهِ

۲۰۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَذَا أُمُّ

تول میں اسی شہر کے متعارف طریقوں پر عمل کیا جائے گا اور ان کی نیتوں  
نیتوں کا فیصلہ، وہیں کے رسم و رواج اور تعامل کے مطابق ہوگا  
شریح رحمة اللہ علیہ نے موت کا تنہا والوں (کے ایک ایک جگہ  
میں ان سے کہا تھا کہ قلع کے سلسلے میں تمہارے اپنے طریقے تم  
پر نافذ ہوں گے، عبدالوہاب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے  
اور ان سے محمد نے کہ دس کی چیز اگر گیارہ میں بیچے تو کوئی خرچہ  
نہیں اور لاگت پر نفع ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، بند  
الوسعیان رضی اللہ عنہ کی بیوی جنہوں نے اپنے شوہر کی شکایت  
کی تھی کہ تان و نفع پورا نہیں دیتے (م سے فرمایا تھا کہ نیک نیتی  
کے ساتھ تم اتنا الوسعیان کے مال سے لے سکتی ہو جو تمہارے لئے  
اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو  
کوئی محتاج ہو وہ نیک نیتی کے ساتھ کھا سکتا ہے۔ حسن رحمۃ اللہ  
علیہ نے عبداللہ بن مرواس سے گدھا کر لئے پر لیا تو ان سے اس  
کا کرایہ پوچھا، انہوں نے کہا کہ دیکھو دانق ہے (ایک دانق) درہم کا  
چھٹا حصہ ہوتا ہے) اس کے بعد وہ گدھے پر سوار ہوئے۔ پھر دیکھو  
مرتبہ شریف لائے اور کہا کہ گدھا چابیے مجھے۔ اس مرتبہ آپ اس پر کرایہ طے کئے بغیر سوار ہو گئے اور ان کے پاس آدھا درہم بھیج

۲۰۵۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو حلیبہ نے پکھنا لگایا تو آنحضور نے انہیں  
ایک صاع کھجور (بطور اجرت) دینے کا حکم دیا اور ان کے مولیٰ سے فرمایا کہ  
ان کے وظیفہ میں (جو وہ روزانہ کے سب سے ان سے وصول کرتے تھے)  
کمی کر دو۔ (یہ حدیث اس سے پہلے گند مچی ہے۔

۲۰۵۹ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسعود نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ

۱۔ یعنی جس جگہ ناپ، تول اور خرید و فروخت میں جو طریقے رائج ہیں وہ اگر شرعی اصول و ضوابط کے خلاف نہیں ہیں تو تمام معاملات میں انھیں  
متعارف طریقوں پر عمل ہوگا۔ اور کسی معاملہ میں اگر اختلاف وغیرہ ہو جائے تو فیصلہ کے وقت وہاں کے رسم و رواج وغیرہ کو سامنے رکھنا ہوگا۔  
اس کی جزئیات و تفصیلات فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں خود مصنف نے بھی اس کی بعض جزئیات لکھی ہیں۔

مُعْوِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْ  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فَقَالَ عَنِ ابْنِ جُرَّاجٍ أَنَا أَخَذْتُ مِنْ  
مَالِهِ سِرًّا قَالَ خَدَوْنِي أَنْتَ وَبَنُوكَ مَا يَخْفِيهِ  
بِالْمَعْرُوفِ ۝

۲۰۶۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ  
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ  
ابْنَ فَرْقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يَحْدِثُ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ وَمَنْ كَانَ عَيْنِيَا  
فَلَيْسَ تَعْفُفٌ وَمَنْ كَانَ نَفِيرًا نَيْبًا كُلُّهُ بِالْمَعْرُوفِ  
أَنْزَلْتُ فِيَّ إِلَى الْيَتِيمِ الَّذِي يَتِيمُهُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ  
فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ قَفِيرًا نَحَرَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ ۝  
متعلق نازل ہوئی مضمیٰ جو ان کی امہ ان کے مال کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے ہوں کہ اگر وہ فقیر ہیں تو اس نگرانی کے عوض (نیک نیتی کے ساتھ  
اس میں سے لے سکتے ہیں۔

بَابُ بَيْعِ الشَّرَبِ مِنْ شَرَبِكُمْ ۝

۲۰۶۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ  
فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَأَذَا وَقَعَتِ الْخُذُودُ قَصُوفُ  
الطُّرُقِ فَلَا شُفْعَةَ ۝

بَابُ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالْأُورِ

وَالْمَرْؤُوسِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ ۝

۲۰۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قُصِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا شُفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ  
لَمْ يُقْسَمْ فَأَذَا وَقَعَتِ الْخُذُودُ قَصُوفُ الطُّرُقِ فَلَا  
شُفْعَةَ مَعْدًا مَسَدًا وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا  
وَقَالَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ تَابِعَهُ هِشَامُ عَنْ مَعْمَرٍ  
قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي كُلِّ مَالٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

عَنْهَا بَيَانُ كَيْفَ كَانَتْ مَعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعَ كَيْفَ كَانَتْ مَعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعَ كَيْفَ كَانَتْ مَعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعَ كَيْفَ كَانَتْ مَعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعَ كَيْفَ كَانَتْ مَعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۶۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث بیان  
کی، انھیں ہشام نے زہری ج۔ اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں  
نے عثمان بن فرقہ سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے ہشام بن عروہ سے سنا وہ  
اپنے والد کے واسطے حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ  
عنها سے سنا، وہ فرماتی تھیں کہ (قرآن کی آیت) ”جو شخص والد ہو اسے (اپنی  
زیر پرورش یتیم کے مال لینے سے) اپنے کو بچانا چاہیے اور جو فقیر ہو وہ  
نیک نیتی کے ساتھ اس میں سے کھا سکتا ہے۔“ یہ یتیم کے ان سرپرستوں کے  
متعلق نازل ہوئی مضمیٰ جو ان کی امہ ان کے مال کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتے ہوں کہ اگر وہ فقیر ہیں تو اس نگرانی کے عوض (نیک نیتی کے ساتھ

۱۳۷۱۔ کسی کاروبار کے شرکا کی باہم بیکدوسرے کیساتھ خرید و فروخت

۱۵۶۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث  
بیان کی، انھیں معمر نے زہری، انھیں زہری نے انھیں ابوسلمہ اور انھیں  
جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر اس  
مال میں قرار دیا تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جب اس کی حد بندی ہو جائے اور  
راستے بھی مختلف ہو جائیں تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

۱۳۷۲۔ ایسی مشترک زمین، گھر اور سامان کی بیع جو ابھی تقسیم

نہ ہوئے ہوں

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد  
نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے  
ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسے مال میں شفعہ کا حق دیا  
تھا جو تقسیم نہ ہوا ہو لیکن جب اس کی حدود قائم ہو جائیں اور راستہ بھی بدل  
تو اب شفعہ کا حق نہیں رہتا، ہم سے مسدد نے اور ان سے عبد الواحد نے  
اسی طرح حدیث بیان کی اور کہا کہ ہر اس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ اس کی  
مباحث ہشام نے معمر کے واسطے کی ہے اور عبد الرزاق نے یہ بیان کیا

بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الزَّهْرِيِّ :

کہ ہر مال میں ۱۰ اس کی روایت: عبدالرحمن بن اسحاق نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

**بَابُ ۱۳۶ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا بِغَيْرِ بَعِيرٍ**

۱۳۶۔ کس نے کوئی چیز دوسرے کے لئے اس کی اجازت کے بغیر خریدی اور پھر وہ راضی ہو گیا۔

أَوْ بِنِ قَرْضَى :

۲۰۶۔ لَقْتُ أَبَا يَعْقُوبَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

۲۰۶۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے روایت بیان کی ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی انھیں ابن ہریرہ نے خبر دی کہ کہاجے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تین شخص کہیں جارہے تھے کہ بارش ہونے لگی (بارش سے بچنے کے لئے) انھوں نے ایک پہاڑ کے غار میں جگہ لی، اتفاق سے ایک چٹان لڑھکی (اور اس غار کے منہ کو بند کر دیا جس میں یہ تینوں پناہ لئے ہوئے تھے) ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنے سب سے اچھے عمل کا جو تم نے کبھی کیا ہو، واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اس پر ان میں سے ایک نے یہ دعا کی: اے اللہ! میرے ماں باپ بہت ہی بڑے تھے۔ میں باہر لے جا کر (اپنے پوشی) پہرتا تھا، پھر جب واپس ہوتا تو ان کا دوسرا دہشتا اور برتن میں اپنے والدین کو (پہلے) پیش کرتا، جب میرے والدین پلچکتے تو مجھ کو گھر والوں کو اور اپنی بیوی کو بلاتا، اتفاق سے ایک رات دیر ہو گئی اور جب میں گھر واپس ہوا تو میرے والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں پڑے اور رہے تھے۔ (بھوک کی وجہ سے) میں برابر دودھ کا پیالہ لے کر سامنے اسی طرح کھڑا رہا اور صبح ہو گئی اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے (راز کے منہ سے پتھر کی پٹان ہٹا کر) راستہ بنا دے تاکہ ہم آسمان دیکھ سکیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ چنانچہ پتھر (تھوڑا سا) ہٹ گیا دوسرے شخص نے دعا کی: اے اللہ! تیرے

أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَلَاثَةٌ يَشْهَوْنَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَبَدَّخُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَأَحْطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا اللَّهُ بِأَنْفُسِ عَسَلٍ عَمِلْتُمُوهُ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنِّي كَانَ فِي أَبِي إِبْرَاهِيمَ شَيْئَانِ كَيْفَ تَرَانِ كُنْتُ أَخْرَجُ فَأُرْعَى ثُمَّ أَجْعَلُ فَأَحْلِبُ فَأَجْعَلُ بِالْحِلَابِ فَأُفِي بِهَ أَبُوِّي فَيُشْرِي بِي ثُمَّ أَتْفِي الْقَبِيئَةَ وَأَهْلِي وَأَمْرَائِي فَأَحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَأَوَاهَهُ أَتَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُدْفِنَهُمَا وَالْقَبِيئَةُ يَتَصَاغَوْنَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِي وَدَائِهِمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي كُنْتُ ذَلِكُ فَكَلِّمْ ذَلِكُ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَخْرَجَ عَنَّا فَرَجَةً نَزَى مِنْهَا النِّسَاءُ قَالَ فَفَرِحَ عَنْهُمْ وَقَالَ أَخْبَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أَحَبَّ امْرَأَةٍ مِنْ بَنَاتِ عَنِي كَمَا أَشَدَّ مَا يَحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالْ ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةً وَنِينَارًا فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَنَفْتُهَا فَلَمَّا أَقْعَدْتُ

لے گذشتہ حاشیہ شفعہ اس حق کو کہتے ہیں جو کسی پڑوسی یا شریک وغیرہ کو اپنے دوسرے پڑوسی یا شریک کے گھر جاؤاد وغیرہ میں اس وقت ہوتا ہے جب دوسرا شریک یا پڑوسی اپنا الیاء گھر وغیرہ بچنا چاہے جس میں کوئی اس کا شریک یا اس کا پڑوسی ہے شریعت یہ کہتی ہے کہ شریک یا پڑوسی ہونے کی حیثیت سے گھر یا جائداد کے منافع اور مضرتوں سے وہ بالکل صرف نظر نہیں کر سکتا۔ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے کہ کن کن صورتوں میں یہ حق حاصل ہوتا۔ بہر حال ایسی خرید و فروخت میں حق شفعہ رکھنے والا اس کا مجاز ہے کہ جائداد اگر کسی اجنبی نے خرید لی ہو تو وہ اس پر دعویٰ کرے اور اس جائداد کو خود خرید لے۔ ایسے معاملات میں اولیت اسی کو حاصل ہوگی جسے حق شفعہ حاصل ہے۔

يَذَرُ رَجُلٌهَا قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَغْضَائِهِ وَيُزِيلُ الْفَاقَةَ عَنْكَ فَقُلْتُ ذَلِكِ ابْتِغَاءٌ وَجْهِكَ فَأَخْرَجَ عَنَّا فَرْجَةً قَالَ فَمَرَجَ عَنْهُمْ الثَّلَاثِينَ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِن كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَحْيَرَ ابْنِ قُرَيْشٍ مِنْ دُرَّةٍ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبَى ذَالِكَ أَن يَأْتِيَنِي فَعَمَدْتُ إِلَى ذَالِكِ الْفَرْقِ فَزَرَعْتُهُ حَتَّى اسْتَرْيَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ اعْطِنِي خَفِي فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ وَرَاعِيَةٍ فَإِنَّهَا لَكَ فَقَالَ اسْتَرْهَيْتُ فِي قَالَ فَقُلْتُ مَا اسْتَرْهَيْتُ بِكَ وَلَكِنَّهَا لَكَ اللَّهُمَّ إِن كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَالِكِ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَخْرَجَ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ

علم میں یہ بات ہے کہ مجھے اپنے چچا کی ایک لڑائی نے اتنی زیادہ محبت تھی جتنی ایک مرد کو کسی عورت سے ہو سکتی ہے، اس نے کہا کہ تم مجھ سے اپنا مقصد اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک مجھے سو بیٹہ نہ دے دو۔ میں نے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی اور آخر اتنے دینار جمع کر جی لئے۔ پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا، اللہ کے درود اور مہر کو ناجائز طریقے پر نہ توڑو، اس میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے تھوڑا بیدار اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ عمل تیری ہی خوشنودی کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے راستہ بنا دے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ دو تنہائی راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے دعا کی اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرقہ جو ادھر پر کام لیا تھا، جب میں نے اس کی مزدوری دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (کھیتی جب کئی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ اس سے میں نے ایک بیل اور چھروا خرید لیا۔ اتفاق سے پھر اس مزدور نے اگر مطالبہ کر دیا کہ خدا کے بندے! مجھے میرا حق دے دو۔ میں نے کہا کہ اس بیل اور اس کے چھروا بے کے پاس جاؤ کہ یہ تمہارے ہی میں اس نے کہا کہ مجھ سے مذاق کرتے ہو! میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کرتا، واقعی یہ تمہارے ہی ہیں، تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک (میرا کہ میری نیت بھی تھی) یہ کام میں نے صرف تیری رضا و خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو یہاں ہمارے لئے (چٹان کو مٹا کر) راستہ پیدا کر دے۔ چنانچہ غار کھل گیا۔

بَابُ (۱۳۴) اللَّهِ زَاوٍ وَالْبَيْعِ مَعَ

الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلَ الْحَزْبِ

۲۰۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ يَقَعُ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۶۴۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو عبد الرحمن بن ابی بکر نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک مشرک طویل القامت مشرک بکریاں پالتا آیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ بیچنے کے لئے ہیں یا عطیہ میں؟ یا آپ نے یہ دریافت فرمایا کہ بیچنے کے

لہ بظاہر اس دعا کے کرنے والے کا یہ عمل غیر صالح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ یہ بچوں پر صریح ظلم و زیادتی ہے کہ وہ بھوک سے تڑپ رہے ہیں اور آپ دودھ لئے کھڑے ہیں لیکن انہیں پلاتے نہیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ واقعہ بھی یہی ہے کہ یہ ظلم ہے لیکن اس کی نیت کے نیک اور صالح ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا اور اسی نیت پر اسے اجر ملا ہے ورنہ اس میں کوئی استبعاد نہیں کہ اگر اسی طرح کا کوئی عمل کسی اہل علم سے ہو تو باوجود موخرہ و عذاب بن جائے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نیت نیک ہو تو مباحل کے عمل فاسدہ کا بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں اعتبار ہو جائے شخص اس کے جہل اور نادانی کی وجہ سے، اس کی خالص شریعت میں بہت ہیں اور یہ ایک مستقل باب ہے کہ حسن نیت کا خیال کر کے عمل مقبول ہو جاتا ہے حالانکہ صورت عمل بالکل فاسد ہوتی ہے یہ ایک نیک بے وقوف کی مثال ہے۔

وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَيْعَ  
بِئْتٍ قَاشْتَرَى مِنْهُ شَيْئًا

**باب ۱۲۱** شَرَّاءُ الْمَلُوكِ مِنَ الْخُرَافِ  
وَهَيْبَتِهِ وَعَنْقِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَيْسَ لِمَنْ كَاتِبٌ وَكَانَ خُرًّا  
فَطْلَمُوهُ وَبَاعُوهُ وَبِئْسَ عَمَلٌ وَمُهْلِكٌ وَ  
بِلَالٌ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ  
عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّثْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا  
بِرَّ أَوْ رِثْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ  
فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِلَغْتَ اللَّهُ  
يَرْجَحُونَ

**۲۰۶۵ حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبٌ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ جَرَّ  
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةٍ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً  
فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَعَلَهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ  
وَاحِدٌ إِبْرَاهِيمُ مِنْ هَذِهِ الْأَيِّ مَعَكَ قَالَ اخْتَنَى  
ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا تَكْذِبِي أَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي  
اخْتَنَى وَاللَّهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ غَيْرِي وَغَيْرِ  
فَأَمْسَكَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ  
فَصَلَّتْ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ أَمْنَتُ بِكَ وَ  
بِرَسُولِكَ وَاحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى نَرُوحِي فَلَا  
تَسْلُطْ عَلَى الْكَافِرِ فَعُطِخَتْ رَأْسُ بَرَجِلِهِ قَالَ  
الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ  
أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتْ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ يُقَالُ حَمِي  
فَتَلَّثَنَ فَأَمْسَكَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ  
فَصَلَّتْ وَتَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ أَمْنَتُ بِكَ وَ  
بِرَسُولِكَ وَاحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى نَرُوحِي فَلَا تَسْلُطْ

تھے ہیں) یا بیہ کے لئے؟ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ بیچنے کے لئے ہیں۔ چنانچہ  
آنحضور نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

۱۲۱۔۱۔ عربی سے غلام خریدنا، عربی کا غلام کو آزاد کرنا اور بیہ کنہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا  
تھا کہ اپنے (یہودی) مالک سے "مکاتبت" کرو جو حالانکہ آپ پہلے  
سے آزاد تھے، ان کے ہمسفروں نے ان پر ظلم کیا کیونچہ وہ بیعت (اور  
اس طرح وہ غلام ہو گئے تھے) اسی طرح عمار، صہیب اور بلال رضی  
اللہ عنہم بھی قید کر کے (غلام بنا لئے گئے تھے اور ان کے مالک مشرک  
تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے تم میں بعض کو  
بعض پر فضیلت دی ہے بنق میں، سو جن کو بڑائی دی وہ نہیں  
پہنچا دیتے اپنی روزی ان کو جن کے وہ مالک ہیں کہ سب اس میں برابر  
ہو جائیں کیا اللہ کی نعمت کے منکر ہیں۔

۲۰۶۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی

ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام  
سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ  
رہتا تھا یا یہ فرمایا کہ ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا اس سے ابراہیم علیہ السلام کے  
متعلق کہا گیا کہ وہ ایک نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں بادشاہ  
نے آپ سے پچھا بھیجا کہ ابراہیم! یہ خاتون جو تمہارے ساتھ ہیں، تمہاری کیا بیوی  
ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میری بہن ہیں (یعنی دینی رشتہ کے اعتبار سے) پھر جب  
ابراہیم علیہ السلام (بادشاہ کے یہاں سے) سارہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے  
تو ان سے کہا کہ (بادشاہ کے سامنے) میری بات نہ جھٹلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ  
آیا ہوں۔ بخدا، اس روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے  
چنانچہ آپ نے حضرت سارہ کو بادشاہ کے یہاں بھیجا، بادشاہ حضرت سارہ رضی  
اللہ عنہا کے پاس گیا۔ اس وقت حضرت سارہ روضہ کے نماز پڑھنے کھڑی  
ہو گئیں جتنی انہوں نے اللہ کے حضور تیری دعا کی اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور  
تیرے رسول (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر  
کے سوا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو، تو مجھ پر ایک کافر کو نہ مسلط کر" اتنے  
میں وہ بادشاہ بسلا لیا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔ آج نے بیان کیا کہ



ابو سلمہ بن عبدالرحمان نے بیان کیا، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جن ساتہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور میں عرض کیا، اے اللہ! اگر میرا گناہ تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے، چنانچہ وہ پھر جھوٹ گیا (یعنی اس کے پاؤں زمین سے باہر نکل آئے) حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا، حضرت سارہ پھر وضو کر کے پھر غار پر پڑھنے لگی تھیں اور یہ دعا کرتی جاتی تھیں: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور میرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے شوہر (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے خواہ اور ہر موقع پر میں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے تو تو مجھ پر اس کافر کو

سلطہ نہ کر۔ چنانچہ وہ پھر پھلپلا اور اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ عبدالرحمان نے بیان کیا کہ ابواسلمہ نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت سارہ نے پھر دبی دعا کی کہ: اے اللہ! اگر میرا گناہ تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے مارا ہے، اب دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ بھی وہ بادشاہ چھو دیا (اللہ کی پکڑ سے) آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے تو میرے یہاں ایک شیطان بھیج دیا، اسے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس سے بھاڑ اور انہیں آخر (حضرت حاجرہ) کو بھی دے دو۔ پھر حضرت سارہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے کہا کہ دیکھتے نہیں، اللہ تعالیٰ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک جھوٹ کر دی۔

۲۰۶۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب و س، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہما کا ایک بچے کے بارے میں نزاع ہوا، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی غنیمہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے، اس نے وصیت کی تھی کہ اس کا بیٹا ہے آپ خود میرے بھائی سے اس کی مشابہت کو دیکھ لیجئے، لیکن عبد بن زمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ تو میرا بھائی ہے، میرے باپ کے "فراش" پر پیدا ہوا ہے اور اس کی باندی کے پیٹ کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی صورت دیکھی تو مشابہت صاف غنیمہ سے تھی لیکن آپ نے فرمایا: یہی کہ اے عبد! یہ بچہ تمہارے ہی ساتھ رہے گا کیونکہ بچہ فراش کے تابع ہوتا ہے اور زانی کے حصہ میں صرف پتھر ہے۔ اور اے سودہ بنت زمرہ! اس لڑکے سے تم پردہ کیا کرو۔ چنانچہ سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر اسے کبھی نہیں دیکھا۔ (حدیث اور نوٹ گذر چکا ہے۔)

۲۰۶۷۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ سے ڈرو اور اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنے کو منسوب نہ کرو۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھے بہت بڑی دولت

عَلَى هَذَا الْكَفْرِ قَطَعْتَ حَتَّى تَرَ حَصْرَ بَرَجِلَہ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ أَنْ يَمُوتَ قَبْلَ مَا جِيءَ قَتْلُهُ وَأَنَا مَسِيءٌ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَمَرَ سَلَمٌ إِلَّا إِيَّاهُ قَتَلْنَا نَارِجَعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَعْطُوهَا أَجْرَ قَرَجَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ أَسَعَرْتَ أَنْ أَمْتَكَبْتَ الْكَافِرَ وَأَخَذْتُمْ وَلَيْدَةً

۲۰۶۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْرَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عَشْبَةَ نَبِيٍّ وَلَمْ يَنْعَمْ عَلَيَّ أَنَّهُ ابْنُ أَخِي أَنَّهُ الظُّرِّيُّ شَبَّهَهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْرَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَدَ عَلِيٍّ فَوَاشِيٍّ مِنْ وَلِيدَتِهِمْ فَتَنَظَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَبَّهَهُ فَرَأَى شَبَّهًا بَيْنَهُمَا يَعْتَبَتُهُ فَقَالَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِيْغُورِاشٍ وَالْخَاهِرِ الْخَبَرُ وَخَتَجِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْرَةَ فَلَمْ تَزِرْهُ سَوْدَةُ قَطَطٍ

۲۰۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الرَّحْمَنُ بْنُ عَوْفٍ لَصَّهْبِ بْنِ أَبِي اللَّهِ وَكَانَتْ دَعَا إِلَى غَيْرِ ابْنِيكَ فَقَالَ صَّهْبُ بْنُ أَبِيهِ أَنَّ لِيْ كَذَا أَوْ كَذَا أَوْ لِيْ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَكِي سِرٌّ وَأَخَا صَبِيٍّ

بھی مل جائے تو بھی میں یہ کہنا پسند نہ کروں گا میں تو بچپن ہی میں بوجھ گیا تھا۔

۲۰۶۸ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے وہ بن زبیر نے خبر دی انھیں حلیہ بن ہزام رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! ان اعمال کے آپ نے کیا حکم ہے جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ میں، صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے، اور صدقہ دینے کے طور پر کرتا تھا۔ کیا ان اعمال پر بھی مجھے اجر ملے گا؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی نیکیاں تم پہلے کر چکے ہو، ان سب نے ساتھ اسلام لائے ہو۔

۱۳۷۶ - و بامت سے پہلے مردار کی کھال۔

۲۰۶۹ - ہم سے زبیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ہرام ہم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدڑ ایک مردہ بکری پر سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے چمڑے سے تم لوگوں نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ وہ تو مردار ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ مردار کا صرف کھانا منع ہے۔

۱۳۷۷ - سور کا مار ڈالنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سور کی خرید و فروخت حرام قرار دی تھی۔

۲۰۷۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن میثم نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ آئے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے آئیں گے وہ حلیہ کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار

۲۰۶۸ حَدَّثَنَا أَبُو الَيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ جَزَاءٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَخَتُّ أَوْ أَتَخَتُّ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَلَاةٍ وَ عِتَاقَةٍ وَ صَدَقَةٍ هَلْ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلِمْتَ عَلَى مَا سَلَفَتْكَ مِنْ خَيْرٍ بَالِغًا ۖ جُلُودَ الْمَيْتَةِ قَبْرٌ أَنْ تُذْبَعِ

۲۰۶۹ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُهَيْرٍ أَنَّ ابْنَ إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْعَلْتُمْ بِأَهَائِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّا نَحَرَمُ أَهْلَهَا

عَنْهَا لَعَنَ عَرَضَ كَمَا كِهْ وَهُ تَوَسَّدَ رَأْسَهُ. آنحضور نے فرمایا کہ مردار کا صرف کھانا منع ہے۔

۱۳۷۶ قَالَ الْخَزَنَدَرُ قَالَ جَابِرٌ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَزَنَدَرِ ۖ

۲۰۷۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ بَنِي مَرْيَمَ حَكَمًا مُنْقَسِطًا يُفَكِّرُ الْهَلِيلِيَّةَ وَيَقْتُلُ الْخَزَنَدَرِ وَيَبْصُرُ الْيَهُودِيَّةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَكَ

نہ صہیب رضی اللہ عنہ اپنا نب سنان بن ملک کے ساتھ بوڑھے تھے اور کہتے تھے کہ ان کی والدہ بنی تمیم میں سے تھیں لیکن چونکہ آپ رویوں کے غلام تھے اس لئے لوگ کہتے تھے کہ عربی النسل کس طرح ہو سکتے ہیں آپ اسی کے منطلق فرما رہے ہیں کہ مجھے تو پکڑ کے رویوں نے غلام بنا لیا تھا۔ اور بچپن میں ہی یہ واقعہ پیش آیا تھا اسی لئے میری زبان بھی بدل گئی تھی۔

ڈالیں گے اور بزیہ کو ختم کر دیں گے، اس وقت مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ کوئی پینے والا نہ رہے گا۔

۱۳۷۸۔ نہ مروار کی چربی پکھنڈی جائے اور نہ اس کا قوٹک بیچا

جائے اس کی روایت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

بَابُ لَا يُذَابُ سَخْمُ النَّمِثَةِ

وَلَا يَبَاعُ وَذَكُّهُ مَرَاةٌ جَائِزٌ غَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۲۰۷۱

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسُ أَنَّ

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَنَعَ عُمَرَاءُ فُلَانًا بَاعَ

عُمَرَاءُ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ فُلَانًا أَلَمْ يَكُنْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَحَرِّمَتْ

عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ وَفَجَعَلُوها قَبَا عَوْها ۲۰۷۲

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَوِيدَ ابْنَ

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَحَرِّمَتْ عَلَيْهِمُ

الشُّحُومَ قَبَا عَوْها وَآكَلُوا أَلْمَانَهَا ۲۰۷۳

بَابُ بَيْعِ النَّسَاءِ وَبَيْعِ النَّسَاءِ لَيْسَ فِيهَا

مَرْوُومٌ وَمَا يَخْرُجُ مِنْ ذَلِكَ ۲۰۷۴

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَوِيدٍ

ابْنِ أَبِي الرَّاسِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ

رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيَ شَيْءٌ

مِنْ صُغَيْرَةِ بَيْدِي وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَادِيرَ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ أَحَدُ ثَلَاثٍ إِذَا مَا سَمِعْتَ رَسُولَ

۲۰۷۱۔ ہم سے حمید بنی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے طاووس نے خبر

دی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ عمر رضی

اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ فلان شخص نے شراب فروخت کی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ

اسے اللہ تعالیٰ تنہا و برباد کر دے، کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے کہ چربی ان پر

حرام کی گئی تھی لیکن ان لوگوں نے اسے بھلا کر فروخت کیا۔

۲۰۷۲۔ ہم سے یحییٰ بن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی

انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے کریم نے سعید بن مسیب سے

سنا۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ اللہ یہودیوں کو تنہا کرے ظالموں پر چربی حرام کر دی گئی تھی لیکن

انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

۱۳۷۹۔ غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بچنا اور اس میں کیا پائیدگی

ہے۔

۲۰۷۳۔ ہم سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زبیر نے

حدیث بیان کی، انہیں نے عوف نے خبر دی، انہیں سعید بن ابی حسن نے کہا کہ

میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص ان کے پاس

آیا اور کہا کہ اے ابو عباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کی معیشت اپنے

ہاتھ کی صنعت پر مقوف ہے اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ ابن عباس رضی

اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں نہیں صرف وہی بات بتاؤں گا جو میں نے

۱۔ دیک اس چکنائٹ یا چربی کو کہتے ہیں جو گوشت کے اندر ہوتی ہے اور جو گوشت کے باہر ہوتی ہے گوشت سے الگ ۱۰ سے شحم کہتے ہیں اور ہم نے

اسی کا ترجمہ چربی کیا ہے۔

۲۔ یعنی اسی طرح تم شراب حرام قرار دی گئی لیکن تم اسے پیچھے دو۔ اس کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل نے کسی ذمی سے شراب پر ٹیکس

وصول کر لیا تھا۔ گویا انہوں نے خود بھی نہیں تھی بلکہ ایک کافر ذمی بیچنے لے جا رہا تھا اور اسے میں انہوں نے صرف ٹیکس وصول کیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت کو یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جس نے بھی کوئی تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب و تیار سے کا جب تک وہ شخص اپنی تصویر میں جان نہ ڈال دے اور (یہ ظاہر ہے کہ) وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا (یہ سن کر م) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم تصویریں بنائی ہی چاہتے ہو تو ان دشتوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے تصویریں بنا سکتے ہو، ابو عبد اللہ نے کہا کہ سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس سے صرف یہی ایک حدیث سنی ہے۔

۱۳۸۰ - شراب کی تجارت کی حرمت: اور جابر رضی اللہ عنہ نے

بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی خرید و فروخت حرام قرار دی تھی۔

۲۰۴۴ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ضحیٰ نے، ان سے مسروق نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب سورہ بقرہ کی تمام آیتیں نازل ہو چکیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ شراب تجارت حرام قرار دی گئی۔

۱۳۸۱ - اس شخص کا گناہ جس نے کسی آزاد کو بیچا۔

۲۰۴۵ - مجھ سے بشر بن مرعم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل بن امیر نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہونگے جن کا قیامت کے دن میں فریق ہوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عبد کیا اور پھر توڑ دیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی (اور اس طرح ایک آزاد کو غلام بنانے کا سبب بنا)۔ اور وہ شخص جس نے کوئی مزدور آجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا لیکن اس کی مزدوری نہیں دی گئی۔

۱۳۸۲ - یہودیوں کو جلا وطن کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا انہیں اپنی زمین بیچ دینے کا حکم اس سلسلے میں مقبری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہے (جو باب الجہاد میں آئے گی)

۱۳۸۳ - غلام کی، اور کسی جانور کی جانور کے بدلے ادھار بیع

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ  
مَنْ مَوَّرَ صَوْرَةً فَإِنَّ اللَّهَ مَعَهُ بِمِثْلِهَا يَنْفَعُ  
فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ يَنَافِعُ فِيهَا أَبَدًا أَقْرَبًا الرَّجُلُ  
رَبُوعٌ شَدِيدٌ وَاصْفَرُّ وَجْهَهُ فَقَالَ وَيْحَكَ  
إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ  
مَعْلٍ شَيْءٌ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ أَبِي عُرْوَةَ مِنْ النَّضْرِ بْنِ  
أَنَسٍ هَذَا الْوَاحِدُ

**بَابُ تَحْرِيمِ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ**  
وَقَالَ جَابِرٌ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ

۲۰۴۴ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ  
لَمَّا تَرَتْ آيَاتِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ أَخِيهَا خَرَجَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَرَجَتْ  
التَّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ

**بَابُ الْبَيْعِ مِنَ بَاعِ حُرٍّ**

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصَصُوهُمْ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَجُلٌ أُعْطِيَ ثَمَنٌ عَدَمًا وَرَجُلٌ  
بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اشْتَا جَرًّا لَعِينًا  
فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ

**بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

أَلَيْهُودَ بِبَيْعِ أَرْضِيهِمْ حِينَ أَجْلَاهُمْ  
فِيهِ الْمُقْبَرُونَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

**بَابُ بَيْعِ الْعَبِيدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْأَعْيُنِ**

نَسِيئَةً وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَمْزِ بَعْتِ  
أَبْعَرَةَ مَعْمُومَةً عَلَيْهِ يُؤْفِقُهَا صَاحِبُهَا  
بِالرَّيْبَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ يَكُونُ  
الْبُعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبُعِيرَيْنِ وَاشْتَرَى تَرْفِعُ  
بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبُعَيْرَيْنِ فَأَعْطَاهُ  
أَحَدَهُمَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْخَرِغْدِ إِثْرُهُمَا  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا يَرَبَا  
فِي الْخَيْلِ وَالْبُعَيْرِ بِالْبُعَيْرَيْنِ وَالشَّاةُ  
بِالْشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا  
بِاسٍ بِبُعَيْرٍ بِبُعَيْرَيْنِ نَسِيئَةً

۲۰۷۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةٌ فَصَارَتْ إِلَى وَخَيْتِ  
الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

بَابُ بَيْعِ الرَّقِيقِ

۲۰۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مُعِينٍ رَضِيَ  
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ بَيْعَ مَاهُوَ  
جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُوْبِعُ سَبْيًا فَتُحِبُّ الْإِثْمَانُ  
فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ أَوْ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ  
ذَلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ  
نَسْمَةً كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَرْحَمَهُ إِلَّا هِيَ خَالِجَةٌ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ چار اونٹوں کے بدلے  
خریدا تھا جن کے متعلق یہ طے ہوتا تھا کہ مقام رندہ میں انھیں  
دیدیں گے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ کبھی ایک اونٹ  
دو اونٹوں کے مقابلے میں بھی بہتر ہوتا ہے، رافع بن خدیج  
رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے میں خریدا  
تھا، ایک تو (جس سے یہ معاملہ ہوا تھا اسے) وے دیا تھا۔  
اور دوسرے کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ کل انشاء اللہ کسی تاخیر  
کے بغیر تھارے حوالے کروں گا سعید بن مسیب نے فرمایا کہ جانو  
میں سو وہ نہیں چلتا، ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدلے اور ایک کمری  
بکرے کے بدلے ادھار بھی جاسکتی، ابن سیرین نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں

۲۰۷۸ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حاد بن  
ترید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ فیدہ یوں میں صغیر رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پہلے تو وہ وجیہ کلی رضی  
اللہ عنہ کو ملیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔

۱۳۸۳ - غلام کی بیع -

۲۰۷۹ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر  
دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابن عمر نے خبر دی اور انھیں ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر تھے (ایک انصاری صحابی آئے اور) انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم لونڈیوں کے پاس جاتے ہیں (مہ بستی کے  
ادارہ سے) پھر اراوہ انہیں بچے کا بھی ہوتا ہے تو آپ عزل کر لینے کے متعلق  
کیا فرماتے ہیں؟ اس پر آپ نے پوچھا، اچھا تم لوگ ایسا کرتے ہو؟ اگر تم نہ  
کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں اس لئے کہ جس روح کی بھی پیدائش اللہ تعالیٰ

لے جانور چونکہ ان اموال میں نہیں شامل ہوتا ہے اس لئے ایک جانور متعدد جانوروں کے بدلے میں چھاپا جاسکتا ہے البتہ ادھار نہ ہونا چاہیے  
کیونکہ جب تک جانور سامنے نہ ہو اس کی تعیین و تحدید پوری طرح نہیں کی جاسکتی۔ باہم جانوروں میں ایک عمر، ایک رنگ اور ایک نسل کے  
ہونے کے باوجود قیمت کے اعتبار سے بہت فرق ہو سکتا ہے اس لئے ایسے موقع پر جو چیز بیچی جا رہی ہے اور جو چیز خریدی جا رہی ہے وہ  
سب موجود ہونی چاہیے

نے مقدم میں لکھ دی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

۱۲۸۴ - مدبر کی بیع ۔

۲۰۷۸ - ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے سلمہ بن کبیل نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام بیچا تھا۔

۲۰۷۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا تھا کہ مدبر غلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا تھا۔

۲۰۸۰ - محمد زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے بیان کیا کہ ابن شہاب نے حدیث بیان کی انھیں عبید اللہ نے خبر دی اور انھیں زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے غیر شادی شدہ باندی کے متعلق جو زنا کا ارتکاب کرے سوال کیا گیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ اور پھر اسے بیچ دو (آخری جملہ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بعد فرمایا تھا)۔

۲۰۸۱ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے لیث نے خبر دی، انھیں سعید نے، ان ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے خود سنا ہے کہ جب کسی کی باندی زنا کا ارتکاب کرے اور اس کے دلائل مہیا ہو جائیں تو اس پر حد زنا جاری کی جائے۔ البتہ اسے لغت ملامت نہ کی جائے۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو اس پر اس مرتبہ بھی حد جاری کی جائے لیکن کسی قسم کی لغت ملازمت نہ کی جائے تیسری مرتبہ بھی اگر زنا کرے اور زنا کا ثبوت فراہم

باب ۱۲۸۵ بَيْعُ الدَّائِرَةِ

۲۰۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كَبِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ غَيْرِ سَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۰ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَابَاهُ زَيْدٌ أَخْبَرَا أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ كَزَنِيٍّ وَلَمْ يُخَصَّنْ قَالَ أَهْلِدُوا حَائِمَةً إِنْ تَرَأْتِ فَاجْلِدِيهَا ثُمَّ بَيِّعِيهَا بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي الثَّيْتِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَرَأْتِ الثَّلَاثَةَ فَتَبَيَّنْ زَنَاهَا فَلْيَبِّعِيهَا وَتَوَيْجِلْ مِنْ شَعْبَةٍ

اگر وہ زنا کرے تو اس پر اس مرتبہ بھی حد جاری کی جائے لیکن کسی قسم کی لغت ملازمت نہ کی جائے تیسری مرتبہ بھی اگر زنا کرے اور زنا کا ثبوت فراہم

نے مدبر کے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ ایسے غلام کو کہتے ہیں جس نے مالک نے اس سے یہ کہا ہو کہ جب میرا انتقال ہو جائے گا تو تم آزاد ہو۔ ایسا غلام مالک کی وفات کے بعد آزاد ہو جاتا ہے اور مالک کے لئے پھر جائز نہیں رہتا کہ اسے بیچے۔ اس سے پہلے گذر چکا کہ ایک شخص جو مفلس ہو گیا تھا اس کے مدبر غلام کو آپ نے بیچا تھا۔ ان روایتوں میں بھی وہی واقعہ اختصار کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ درحقیقت اس موقع پر آنحضورؐ نے تعزیراً اس غلام کو بیچا تھا۔ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ حدیث میں بیع سے مراد، مزدوری پر کسی کو دینا ہے۔ ورنہ اس کی حماقت خود آپ سے منقول ہے۔

ہو جائے تو اسے (مجبوری کرنے کے بعد) بیع دینا چاہیے، خواہ مال کی ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔

**باب ۱۳۸۵** عَلَّ يَسْأَلُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ  
يُسْتَبْرَأَ لَهَا وَلَمْ يَرَ الْحَسَنَ بَأْسًا أَنْ يَقْتُلَهَا  
أَوْ يَأْتِيَهَا وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ وَهُبْنِي  
الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوْطَأُ أَوْ يَبْعَثُ أَوْ عَتِيقَتُ  
فَلَمْ يَسْتَبْرَأْ رَجَعَهَا بِحَيْضَتِهِ وَكَانَ يَسْتَبْرَأُ  
الْعَدْرَ ثُمَّ قَالَ عَطَاءٌ لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ  
مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا خُفِيَ الْفَرْجُ وَقَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا عَلَى أَرْوَاحِهِمْ أَوْ فَا مَلَكَتْ  
أَيْمَانُهُمْ

۲۰۸۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ  
حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ وَهَّابِ بْنِ أَبِي  
عَمْرِو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ قَدِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ فَلَمَّا قَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
الْحُسَيْنُ وَكَرَّ لَهُ جَمَالُ صِفَتِهِ يَنْتَحِي حَتَّى  
أَخْطَبَ وَتَدَقَّقْتَ لَمْ تَوْجِبْهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا  
فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَ الرَّوَاحِ وَخَلَّتْ  
فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ خَيْسَافِي نَطْعٍ صَغِيرَةٍ ثُمَّ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْ تَذُنَ مَنْ حَوْلَكَ  
فَكَانَتْ ذَلِكَ وَلَيْسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ  
قَدْ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّى  
لَهَا وَرَأَى كِبَرًا عِنْدَ نِوَالِهِمْ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرٍ  
فَبَضَعُ مَرَّةً كَبْتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةَ رَاجِلَهَا عَلَى  
مُرْكَبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبُ

۱۳۸۵ - کیا باندی کے ساتھ استبراء رحم سے پہلے سفر کیا جاسکتا ہے  
حسن رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایسی باندی  
کا (اس کا مالک) بوسے یا اسے اپنے جسم سے لگائے۔ ابن  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ایسی باندی جس سے وطی کی حاجت ہے۔  
بیمہ کی جائے یا بیچی جائے یا آزاد کی جائے تو ایک میض سے اس  
کا استبراء رحم ہونا چاہیئے۔ البتہ کنواری کے استبراء رحم کی ضرورت  
نہیں ہے۔ عطاء نے فرمایا کہ اپنی حاملہ باندی سے اشرم گاہ کے سوا  
استنار کیا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لیکس اپنی  
بیویوں یا باندیوں سے (وطی کی جاسکتی ہے)

۲۰۸۲ - ۲۰۸۳ - ۲۰۸۴ - ۲۰۸۵ - ۲۰۸۶ - ۲۰۸۷ - ۲۰۸۸ - ۲۰۸۹ - ۲۰۹۰ - ۲۰۹۱ - ۲۰۹۲ - ۲۰۹۳ - ۲۰۹۴ - ۲۰۹۵ - ۲۰۹۶ - ۲۰۹۷ - ۲۰۹۸ - ۲۰۹۹ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ - ۲۱۰۲ - ۲۱۰۳ - ۲۱۰۴ - ۲۱۰۵ - ۲۱۰۶ - ۲۱۰۷ - ۲۱۰۸ - ۲۱۰۹ - ۲۱۱۰ - ۲۱۱۱ - ۲۱۱۲ - ۲۱۱۳ - ۲۱۱۴ - ۲۱۱۵ - ۲۱۱۶ - ۲۱۱۷ - ۲۱۱۸ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۰ - ۲۱۲۱ - ۲۱۲۲ - ۲۱۲۳ - ۲۱۲۴ - ۲۱۲۵ - ۲۱۲۶ - ۲۱۲۷ - ۲۱۲۸ - ۲۱۲۹ - ۲۱۳۰ - ۲۱۳۱ - ۲۱۳۲ - ۲۱۳۳ - ۲۱۳۴ - ۲۱۳۵ - ۲۱۳۶ - ۲۱۳۷ - ۲۱۳۸ - ۲۱۳۹ - ۲۱۴۰ - ۲۱۴۱ - ۲۱۴۲ - ۲۱۴۳ - ۲۱۴۴ - ۲۱۴۵ - ۲۱۴۶ - ۲۱۴۷ - ۲۱۴۸ - ۲۱۴۹ - ۲۱۵۰ - ۲۱۵۱ - ۲۱۵۲ - ۲۱۵۳ - ۲۱۵۴ - ۲۱۵۵ - ۲۱۵۶ - ۲۱۵۷ - ۲۱۵۸ - ۲۱۵۹ - ۲۱۶۰ - ۲۱۶۱ - ۲۱۶۲ - ۲۱۶۳ - ۲۱۶۴ - ۲۱۶۵ - ۲۱۶۶ - ۲۱۶۷ - ۲۱۶۸ - ۲۱۶۹ - ۲۱۷۰ - ۲۱۷۱ - ۲۱۷۲ - ۲۱۷۳ - ۲۱۷۴ - ۲۱۷۵ - ۲۱۷۶ - ۲۱۷۷ - ۲۱۷۸ - ۲۱۷۹ - ۲۱۸۰ - ۲۱۸۱ - ۲۱۸۲ - ۲۱۸۳ - ۲۱۸۴ - ۲۱۸۵ - ۲۱۸۶ - ۲۱۸۷ - ۲۱۸۸ - ۲۱۸۹ - ۲۱۹۰ - ۲۱۹۱ - ۲۱۹۲ - ۲۱۹۳ - ۲۱۹۴ - ۲۱۹۵ - ۲۱۹۶ - ۲۱۹۷ - ۲۱۹۸ - ۲۱۹۹ - ۲۲۰۰ - ۲۲۰۱ - ۲۲۰۲ - ۲۲۰۳ - ۲۲۰۴ - ۲۲۰۵ - ۲۲۰۶ - ۲۲۰۷ - ۲۲۰۸ - ۲۲۰۹ - ۲۲۱۰ - ۲۲۱۱ - ۲۲۱۲ - ۲۲۱۳ - ۲۲۱۴ - ۲۲۱۵ - ۲۲۱۶ - ۲۲۱۷ - ۲۲۱۸ - ۲۲۱۹ - ۲۲۲۰ - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۲ - ۲۲۲۳ - ۲۲۲۴ - ۲۲۲۵ - ۲۲۲۶ - ۲۲۲۷ - ۲۲۲۸ - ۲۲۲۹ - ۲۲۳۰ - ۲۲۳۱ - ۲۲۳۲ - ۲۲۳۳ - ۲۲۳۴ - ۲۲۳۵ - ۲۲۳۶ - ۲۲۳۷ - ۲۲۳۸ - ۲۲۳۹ - ۲۲۴۰ - ۲۲۴۱ - ۲۲۴۲ - ۲۲۴۳ - ۲۲۴۴ - ۲۲۴۵ - ۲۲۴۶ - ۲۲۴۷ - ۲۲۴۸ - ۲۲۴۹ - ۲۲۵۰ - ۲۲۵۱ - ۲۲۵۲ - ۲۲۵۳ - ۲۲۵۴ - ۲۲۵۵ - ۲۲۵۶ - ۲۲۵۷ - ۲۲۵۸ - ۲۲۵۹ - ۲۲۶۰ - ۲۲۶۱ - ۲۲۶۲ - ۲۲۶۳ - ۲۲۶۴ - ۲۲۶۵ - ۲۲۶۶ - ۲۲۶۷ - ۲۲۶۸ - ۲۲۶۹ - ۲۲۷۰ - ۲۲۷۱ - ۲۲۷۲ - ۲۲۷۳ - ۲۲۷۴ - ۲۲۷۵ - ۲۲۷۶ - ۲۲۷۷ - ۲۲۷۸ - ۲۲۷۹ - ۲۲۸۰ - ۲۲۸۱ - ۲۲۸۲ - ۲۲۸۳ - ۲۲۸۴ - ۲۲۸۵ - ۲۲۸۶ - ۲۲۸۷ - ۲۲۸۸ - ۲۲۸۹ - ۲۲۹۰ - ۲۲۹۱ - ۲۲۹۲ - ۲۲۹۳ - ۲۲۹۴ - ۲۲۹۵ - ۲۲۹۶ - ۲۲۹۷ - ۲۲۹۸ - ۲۲۹۹ - ۲۳۰۰ - ۲۳۰۱ - ۲۳۰۲ - ۲۳۰۳ - ۲۳۰۴ - ۲۳۰۵ - ۲۳۰۶ - ۲۳۰۷ - ۲۳۰۸ - ۲۳۰۹ - ۲۳۱۰ - ۲۳۱۱ - ۲۳۱۲ - ۲۳۱۳ - ۲۳۱۴ - ۲۳۱۵ - ۲۳۱۶ - ۲۳۱۷ - ۲۳۱۸ - ۲۳۱۹ - ۲۳۲۰ - ۲۳۲۱ - ۲۳۲۲ - ۲۳۲۳ - ۲۳۲۴ - ۲۳۲۵ - ۲۳۲۶ - ۲۳۲۷ - ۲۳۲۸ - ۲۳۲۹ - ۲۳۳۰ - ۲۳۳۱ - ۲۳۳۲ - ۲۳۳۳ - ۲۳۳۴ - ۲۳۳۵ - ۲۳۳۶ - ۲۳۳۷ - ۲۳۳۸ - ۲۳۳۹ - ۲۳۴۰ - ۲۳۴۱ - ۲۳۴۲ - ۲۳۴۳ - ۲۳۴۴ - ۲۳۴۵ - ۲۳۴۶ - ۲۳۴۷ - ۲۳۴۸ - ۲۳۴۹ - ۲۳۵۰ - ۲۳۵۱ - ۲۳۵۲ - ۲۳۵۳ - ۲۳۵۴ - ۲۳۵۵ - ۲۳۵۶ - ۲۳۵۷ - ۲۳۵۸ - ۲۳۵۹ - ۲۳۶۰ - ۲۳۶۱ - ۲۳۶۲ - ۲۳۶۳ - ۲۳۶۴ - ۲۳۶۵ - ۲۳۶۶ - ۲۳۶۷ - ۲۳۶۸ - ۲۳۶۹ - ۲۳۷۰ - ۲۳۷۱ - ۲۳۷۲ - ۲۳۷۳ - ۲۳۷۴ - ۲۳۷۵ - ۲۳۷۶ - ۲۳۷۷ - ۲۳۷۸ - ۲۳۷۹ - ۲۳۸۰ - ۲۳۸۱ - ۲۳۸۲ - ۲۳۸۳ - ۲۳۸۴ - ۲۳۸۵ - ۲۳۸۶ - ۲۳۸۷ - ۲۳۸۸ - ۲۳۸۹ - ۲۳۹۰ - ۲۳۹۱ - ۲۳۹۲ - ۲۳۹۳ - ۲۳۹۴ - ۲۳۹۵ - ۲۳۹۶ - ۲۳۹۷ - ۲۳۹۸ - ۲۳۹۹ - ۲۴۰۰ - ۲۴۰۱ - ۲۴۰۲ - ۲۴۰۳ - ۲۴۰۴ - ۲۴۰۵ - ۲۴۰۶ - ۲۴۰۷ - ۲۴۰۸ - ۲۴۰۹ - ۲۴۱۰ - ۲۴۱۱ - ۲۴۱۲ - ۲۴۱۳ - ۲۴۱۴ - ۲۴۱۵ - ۲۴۱۶ - ۲۴۱۷ - ۲۴۱۸ - ۲۴۱۹ - ۲۴۲۰ - ۲۴۲۱ - ۲۴۲۲ - ۲۴۲۳ - ۲۴۲۴ - ۲۴۲۵ - ۲۴۲۶ - ۲۴۲۷ - ۲۴۲۸ - ۲۴۲۹ - ۲۴۳۰ - ۲۴۳۱ - ۲۴۳۲ - ۲۴۳۳ - ۲۴۳۴ - ۲۴۳۵ - ۲۴۳۶ - ۲۴۳۷ - ۲۴۳۸ - ۲۴۳۹ - ۲۴۴۰ - ۲۴۴۱ - ۲۴۴۲ - ۲۴۴۳ - ۲۴۴۴ - ۲۴۴۵ - ۲۴۴۶ - ۲۴۴۷ - ۲۴۴۸ - ۲۴۴۹ - ۲۴۵۰ - ۲۴۵۱ - ۲۴۵۲ - ۲۴۵۳ - ۲۴۵۴ - ۲۴۵۵ - ۲۴۵۶ - ۲۴۵۷ - ۲۴۵۸ - ۲۴۵۹ - ۲۴۶۰ - ۲۴۶۱ - ۲۴۶۲ - ۲۴۶۳ - ۲۴۶۴ - ۲۴۶۵ - ۲۴۶۶ - ۲۴۶۷ - ۲۴۶۸ - ۲۴۶۹ - ۲۴۷۰ - ۲۴۷۱ - ۲۴۷۲ - ۲۴۷۳ - ۲۴۷۴ - ۲۴۷۵ - ۲۴۷۶ - ۲۴۷۷ - ۲۴۷۸ - ۲۴۷۹ - ۲۴۸۰ - ۲۴۸۱ - ۲۴۸۲ - ۲۴۸۳ - ۲۴۸۴ - ۲۴۸۵ - ۲۴۸۶ - ۲۴۸۷ - ۲۴۸۸ - ۲۴۸۹ - ۲۴۹۰ - ۲۴۹۱ - ۲۴۹۲ - ۲۴۹۳ - ۲۴۹۴ - ۲۴۹۵ - ۲۴۹۶ - ۲۴۹۷ - ۲۴۹۸ - ۲۴۹۹ - ۲۵۰۰ - ۲۵۰۱ - ۲۵۰۲ - ۲۵۰۳ - ۲۵۰۴ - ۲۵۰۵ - ۲۵۰۶ - ۲۵۰۷ - ۲۵۰۸ - ۲۵۰۹ - ۲۵۱۰ - ۲۵۱۱ - ۲۵۱۲ - ۲۵۱۳ - ۲۵۱۴ - ۲۵۱۵ - ۲۵۱۶ - ۲۵۱۷ - ۲۵۱۸ - ۲۵۱۹ - ۲۵۲۰ - ۲۵۲۱ - ۲۵۲۲ - ۲۵۲۳ - ۲۵۲۴ - ۲۵۲۵ - ۲۵۲۶ - ۲۵۲۷ - ۲۵۲۸ - ۲۵۲۹ - ۲۵۳۰ - ۲۵۳۱ - ۲۵۳۲ - ۲۵۳۳ - ۲۵۳۴ - ۲۵۳۵ - ۲۵۳۶ - ۲۵۳۷ - ۲۵۳۸ - ۲۵۳۹ - ۲۵۴۰ - ۲۵۴۱ - ۲۵۴۲ - ۲۵۴۳ - ۲۵۴۴ - ۲۵۴۵ - ۲۵۴۶ - ۲۵۴۷ - ۲۵۴۸ - ۲۵۴۹ - ۲۵۵۰ - ۲۵۵۱ - ۲۵۵۲ - ۲۵۵۳ - ۲۵۵۴ - ۲۵۵۵ - ۲۵۵۶ - ۲۵۵۷ - ۲۵۵۸ - ۲۵۵۹ - ۲۵۶۰ - ۲۵۶۱ - ۲۵۶۲ - ۲۵۶۳ - ۲۵۶۴ - ۲۵۶۵ - ۲۵۶۶ - ۲۵۶۷ - ۲۵۶۸ - ۲۵۶۹ - ۲۵۷۰ - ۲۵۷۱ - ۲۵۷۲ - ۲۵۷۳ - ۲۵۷۴ - ۲۵۷۵ - ۲۵۷۶ - ۲۵۷۷ - ۲۵۷۸ - ۲۵۷۹ - ۲۵۸۰ - ۲۵۸۱ - ۲۵۸۲ - ۲۵۸۳ - ۲۵۸۴ - ۲۵۸۵ - ۲۵۸۶ - ۲۵۸۷ - ۲۵۸۸ - ۲۵۸۹ - ۲۵۹۰ - ۲۵۹۱ - ۲۵۹۲ - ۲۵۹۳ - ۲۵۹۴ - ۲۵۹۵ - ۲۵۹۶ - ۲۵۹۷ - ۲۵۹۸ - ۲۵۹۹ - ۲۶۰۰ - ۲۶۰۱ - ۲۶۰۲ - ۲۶۰۳ - ۲۶۰۴ - ۲۶۰۵ - ۲۶۰۶ - ۲۶۰۷ - ۲۶۰۸ - ۲۶۰۹ - ۲۶۱۰ - ۲۶۱۱ - ۲۶۱۲ - ۲۶۱۳ - ۲۶۱۴ - ۲۶۱۵ - ۲۶۱۶ - ۲۶۱۷ - ۲۶۱۸ - ۲۶۱۹ - ۲۶۲۰ - ۲۶۲۱ - ۲۶۲۲ - ۲۶۲۳ - ۲۶۲۴ - ۲۶۲۵ - ۲۶۲۶ - ۲۶۲۷ - ۲۶۲۸ - ۲۶۲۹ - ۲۶۳۰ - ۲۶۳۱ - ۲۶۳۲ - ۲۶۳۳ - ۲۶۳۴ - ۲۶۳۵ - ۲۶۳۶ - ۲۶۳۷ - ۲۶۳۸ - ۲۶۳۹ - ۲۶۴۰ - ۲۶۴۱ - ۲۶۴۲ - ۲۶۴۳ - ۲۶۴۴ - ۲۶۴۵ - ۲۶۴۶ - ۲۶۴۷ - ۲۶۴۸ - ۲۶۴۹ - ۲۶۵۰ - ۲۶۵۱ - ۲۶۵۲ - ۲۶۵۳ - ۲۶۵۴ - ۲۶۵۵ - ۲۶۵۶ - ۲۶۵۷ - ۲۶۵۸ - ۲۶۵۹ - ۲۶۶۰ - ۲۶۶۱ - ۲۶۶۲ - ۲۶۶۳ - ۲۶۶۴ - ۲۶۶۵ - ۲۶۶۶ - ۲۶۶۷ - ۲۶۶۸ - ۲۶۶۹ - ۲۶۷۰ - ۲۶۷۱ - ۲۶۷۲ - ۲۶۷۳ - ۲۶۷۴ - ۲۶۷۵ - ۲۶۷۶ - ۲۶۷۷ - ۲۶۷۸ - ۲۶۷۹ - ۲۶۸۰ - ۲۶۸۱ - ۲۶۸۲ - ۲۶۸۳ - ۲۶۸۴ - ۲۶۸۵ - ۲۶۸۶ - ۲۶۸۷ - ۲۶۸۸ - ۲۶۸۹ - ۲۶۹۰ - ۲۶۹۱ - ۲۶۹۲ - ۲۶۹۳ - ۲۶۹۴ - ۲۶۹۵ - ۲۶۹۶ - ۲۶۹۷ - ۲۶۹۸ - ۲۶۹۹ - ۲۷۰۰ - ۲۷۰۱ - ۲۷۰۲ - ۲۷۰۳ - ۲۷۰۴ - ۲۷۰۵ - ۲۷۰۶ - ۲۷۰۷ - ۲۷۰۸ - ۲۷۰۹ - ۲۷۱۰ - ۲۷۱۱ - ۲۷۱۲ - ۲۷۱۳ - ۲۷۱۴ - ۲۷۱۵ - ۲۷۱۶ - ۲۷۱۷ - ۲۷۱۸ - ۲۷۱۹ - ۲۷۲۰ - ۲۷۲۱ - ۲۷۲۲ - ۲۷۲۳ - ۲۷۲۴ - ۲۷۲۵ - ۲۷۲۶ - ۲۷۲۷ - ۲۷۲۸ - ۲۷۲۹ - ۲۷۳۰ - ۲۷۳۱ - ۲۷۳۲ - ۲۷۳۳ - ۲۷۳۴ - ۲۷۳۵ - ۲۷۳۶ - ۲۷۳۷ - ۲۷۳۸ - ۲۷۳۹ - ۲۷۴۰ - ۲۷۴۱ - ۲۷۴۲ - ۲۷۴۳ - ۲۷۴۴ - ۲۷۴۵ - ۲۷۴۶ - ۲۷۴۷ - ۲۷۴۸ - ۲۷۴۹ - ۲۷۵۰ - ۲۷۵۱ - ۲۷۵۲ - ۲۷۵۳ - ۲۷۵۴ - ۲۷۵۵ - ۲۷۵۶ - ۲۷۵۷ - ۲۷۵۸ - ۲۷۵۹ - ۲۷۶۰ - ۲۷۶۱ - ۲۷۶۲ - ۲۷۶۳ - ۲۷۶۴ - ۲۷۶۵ - ۲۷۶۶ - ۲۷۶۷ - ۲۷۶۸ - ۲۷۶۹ - ۲۷۷۰ - ۲۷۷۱ - ۲۷۷۲ - ۲۷۷۳ - ۲۷۷۴ - ۲۷۷۵ - ۲۷۷۶ - ۲۷۷۷ - ۲۷۷۸ - ۲۷۷۹ - ۲۷۸۰ - ۲۷۸۱ - ۲۷۸۲ - ۲۷۸۳ - ۲۷۸۴ - ۲۷۸۵ - ۲۷۸۶ - ۲۷۸۷ - ۲۷۸۸ - ۲۷۸۹ - ۲۷۹۰ - ۲۷۹۱ - ۲۷۹۲ - ۲۷۹۳ - ۲۷۹۴ - ۲۷۹۵ - ۲۷۹۶ - ۲۷۹۷ - ۲۷۹۸ - ۲۷۹۹ - ۲۸۰۰ - ۲۸۰۱ - ۲۸۰۲ - ۲۸۰۳ - ۲۸۰۴ - ۲۸۰۵ - ۲۸۰۶ - ۲۸۰۷ - ۲۸۰۸ - ۲۸۰۹ - ۲۸۱۰ - ۲۸۱۱ - ۲۸۱۲ - ۲۸۱۳ - ۲۸۱۴ - ۲۸۱۵ - ۲۸۱۶ - ۲۸۱۷ - ۲۸۱۸ - ۲۸۱۹ - ۲۸۲۰ - ۲۸۲۱ - ۲۸۲۲ - ۲۸۲۳ - ۲۸۲۴ - ۲۸۲۵ - ۲۸۲۶ - ۲۸۲۷ - ۲۸۲۸ - ۲۸۲۹ - ۲۸۳۰ - ۲۸۳۱ - ۲۸۳۲ - ۲۸۳۳ - ۲۸۳۴ - ۲۸۳۵ - ۲۸۳۶ - ۲۸۳۷ - ۲۸۳۸ - ۲۸۳۹ - ۲۸۴۰ - ۲۸۴۱ - ۲۸۴۲ - ۲۸۴۳ - ۲۸۴۴ - ۲۸۴۵ - ۲۸۴۶ - ۲۸۴۷ - ۲۸۴۸ - ۲۸۴۹ - ۲۸۵۰ - ۲۸۵۱ - ۲۸۵۲ - ۲۸۵۳ - ۲۸۵۴ - ۲۸۵۵ - ۲۸۵۶ - ۲۸۵۷ - ۲۸۵۸ - ۲۸۵۹ - ۲۸۶۰ - ۲۸۶۱ - ۲۸۶۲ - ۲۸۶۳ - ۲۸۶۴ - ۲۸۶۵ - ۲۸۶۶ - ۲۸۶۷ - ۲۸۶۸ - ۲۸۶۹ - ۲۸۷۰ - ۲۸۷۱ - ۲۸۷۲ - ۲۸۷۳ - ۲۸۷۴ - ۲۸۷۵ - ۲۸۷۶ - ۲۸۷۷ - ۲۸۷۸ - ۲۸۷۹ - ۲۸۸۰ - ۲۸۸۱ - ۲۸۸۲ - ۲۸۸۳ - ۲۸۸۴ - ۲۸۸۵ - ۲۸۸۶ - ۲۸۸۷ - ۲۸۸۸ - ۲۸۸۹ - ۲۸۹۰ - ۲۸۹۱ - ۲۸۹۲ - ۲۸۹۳ - ۲۸۹۴ - ۲۸۹۵ - ۲۸۹۶ - ۲۸۹۷ - ۲۸۹۸ - ۲۸۹۹ - ۲۹۰۰ - ۲۹۰۱ - ۲۹۰۲ - ۲۹۰۳ - ۲۹۰۴ - ۲۹۰۵ - ۲۹۰۶ - ۲۹۰۷ - ۲۹۰۸ - ۲۹۰۹ - ۲۹۱۰ - ۲۹۱۱ - ۲۹۱۲ - ۲۹۱۳ - ۲۹۱۴ - ۲۹۱۵ - ۲۹۱۶ - ۲۹۱۷ - ۲۹۱۸ - ۲۹۱۹ - ۲۹۲۰ - ۲۹۲۱ - ۲۹۲۲ - ۲۹۲۳ - ۲۹۲۴ - ۲۹۲۵ - ۲۹۲۶ - ۲۹۲۷ - ۲۹۲۸ - ۲۹۲۹ - ۲۹۳۰ - ۲۹۳۱ - ۲۹۳۲ - ۲۹۳۳ - ۲۹۳۴ - ۲۹۳۵ - ۲۹۳۶ - ۲۹۳۷ - ۲۹۳۸ - ۲۹۳۹ - ۲۹۴۰ - ۲۹۴۱ - ۲۹۴۲ - ۲۹۴۳ - ۲۹۴۴ - ۲۹۴۵ - ۲۹۴۶ - ۲۹۴۷ - ۲۹۴۸ - ۲۹۴۹ - ۲۹۵۰ - ۲۹۵۱ - ۲۹۵۲ - ۲۹۵۳ - ۲۹۵۴ - ۲۹۵۵ - ۲۹۵۶ - ۲۹۵۷ - ۲۹۵۸ - ۲۹۵۹ - ۲۹۶۰ - ۲۹۶۱ - ۲۹۶۲ - ۲۹۶۳ - ۲۹۶۴ - ۲۹۶۵ - ۲۹۶۶ - ۲۹۶۷ - ۲۹۶۸ - ۲۹۶۹ - ۲۹۷۰ - ۲۹۷۱ - ۲۹۷۲ - ۲۹۷۳ - ۲۹۷۴ - ۲۹۷۵ - ۲۹۷۶ - ۲۹۷۷ - ۲۹۷۸ - ۲۹۷۹ - ۲۹۸۰ - ۲۹۸۱ - ۲۹۸۲ - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۴ - ۲۹۸۵ - ۲۹۸۶ - ۲۹۸۷ - ۲۹۸۸ - ۲۹۸۹ - ۲۹۹۰ - ۲۹۹۱ - ۲۹۹۲ - ۲۹۹۳ - ۲۹۹۴ - ۲۹۹۵ - ۲۹۹۶ - ۲۹۹۷ - ۲۹۹۸ - ۲۹۹۹ - ۳۰۰۰ - ۳۰۰۱ - ۳۰۰۲ - ۳۰۰۳ - ۳۰۰۴ - ۳۰۰۵ - ۳۰۰۶ - ۳۰۰۷ - ۳۰۰۸ - ۳۰۰۹ - ۳۰۱۰ - ۳۰۱۱ - ۳۰۱۲ - ۳۰۱۳ - ۳۰۱۴ - ۳۰۱۵ - ۳۰۱۶ - ۳۰۱۷ - ۳۰۱۸ - ۳۰۱۹ - ۳۰۲۰ - ۳۰۲۱ - ۳۰۲۲ - ۳۰۲۳ - ۳۰۲۴ - ۳۰۲۵ - ۳۰۲۶ - ۳۰۲۷ - ۳۰۲۸ - ۳۰۲۹ - ۳۰۳۰ - ۳۰۳۱ - ۳۰۳۲ - ۳۰۳۳ - ۳۰۳۴ - ۳۰۳۵ - ۳۰۳۶ - ۳۰۳۷ - ۳۰۳۸ - ۳۰۳۹ - ۳۰۴۰ - ۳۰۴۱ - ۳۰۴۲ - ۳۰۴۳ - ۳۰۴۴ - ۳۰۴۵ - ۳۰۴۶ - ۳۰۴۷ - ۳۰۴۸ - ۳۰۴۹ - ۳۰۵۰ - ۳۰۵۱ - ۳۰۵۲ - ۳۰۵۳ - ۳۰۵۴ - ۳۰۵۵ - ۳۰۵۶ - ۳۰۵۷ - ۳۰۵۸ - ۳۰۵۹ - ۳۰۶۰ - ۳۰۶۱ - ۳۰۶۲ - ۳۰۶۳ - ۳۰۶۴ - ۳۰۶۵ - ۳۰۶۶ - ۳۰۶۷ - ۳۰۶۸ - ۳۰۶۹ - ۳۰۷۰ - ۳۰۷۱ - ۳۰۷۲ - ۳۰۷۳ - ۳۰۷۴ - ۳۰۷۵ - ۳۰۷۶ - ۳۰۷۷ - ۳۰۷۸ - ۳۰۷۹ - ۳۰۸۰ - ۳۰۸۱ - ۳۰۸۲ - ۳۰۸۳ - ۳۰۸۴ - ۳۰۸۵ - ۳۰۸۶ - ۳۰۸۷ - ۳۰۸۸ - ۳۰۸۹ - ۳۰۹۰ - ۳۰۹۱ - ۳۰۹۲ - ۳۰۹۳ - ۳۰۹۴ - ۳۰۹۵ - ۳۰۹۶ - ۳۰۹۷ - ۳۰۹۸ - ۳۰۹۹ - ۳۱۰۰ - ۳۱۰۱ - ۳۱۰۲ - ۳۱۰۳ - ۳۱۰۴ - ۳۱۰۵ - ۳۱۰۶ - ۳۱۰۷ - ۳۱۰۸ - ۳۱۰۹ - ۳۱۱۰ - ۳۱۱۱ - ۳۱۱۲ - ۳۱۱۳ - ۳۱۱۴ - ۳۱۱۵ - ۳۱۱۶ - ۳۱۱۷ - ۳۱۱۸ - ۳۱۱۹ - ۳۱۲۰ - ۳۱۲۱ - ۳۱۲۲ - ۳۱۲۳ - ۳۱۲۴ - ۳۱۲۵ - ۳۱۲۶ - ۳۱۲۷ - ۳۱۲۸ - ۳۱۲۹ - ۳۱۳۰ - ۳۱۳۱ - ۳۱۳۲ - ۳۱۳۳ - ۳۱۳۴ - ۳۱۳۵ - ۳۱۳۶ - ۳۱۳۷ - ۳۱۳۸ - ۳۱۳۹ - ۳۱۴۰ - ۳۱۴۱ - ۳۱۴۲ - ۳۱۴۳ - ۳۱۴۴ - ۳۱۴۵ - ۳۱۴۶ - ۳۱۴۷ - ۳۱۴۸ - ۳۱۴۹ - ۳۱۵۰ - ۳۱۵۱ - ۳۱۵۲ - ۳۱۵۳ - ۳۱۵۴ - ۳۱۵۵ - ۳۱۵۶ - ۳۱۵۷ - ۳۱۵۸ - ۳۱۵۹ - ۳۱۶۰ - ۳۱۶۱ - ۳۱۶۲ - ۳۱۶۳ - ۳۱۶۴ - ۳۱۶۵ - ۳۱۶۶ - ۳۱۶۷ - ۳۱۶۸ - ۳۱۶۹ - ۳۱۷۰ - ۳۱۷۱ - ۳۱۷۲ - ۳۱۷۳ - ۳۱۷۴ - ۳۱۷۵ - ۳۱۷۶ - ۳۱۷۷ - ۳۱۷۸ - ۳۱۷۹ - ۳۱۸۰ - ۳۱۸۱ - ۳۱۸۲ - ۳۱۸۳ - ۳۱۸۴ - ۳۱۸۵ - ۳۱۸۶ - ۳۱۸۷ - ۳۱۸۸ - ۳۱۸۹ - ۳۱۹۰ - ۳۱۹۱ - ۳۱۹۲ - ۳۱۹۳ - ۳۱۹۴ - ۳۱۹۵ - ۳۱۹۶ - ۳۱۹۷ - ۳۱۹۸ - ۳۱۹۹ - ۳۲۰۰ - ۳۲

## باب ۱۸۶ بیع المیتۃ والأضامہ

۲۰۸۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَدْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَبِيعُ الْخُمْرَ وَالْمَيْتَةَ وَالْخُلُوبَ وَالْأَضَامَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شَحْوَهُ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا لَطِيلُ بِهَا الشَّقُّ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَنْصِفُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ خَدَامُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَتِ اللَّهُ أَبَاهُ هُوَ إِنَّ اللَّهَ كَمَا خَرَّمَهُ شَحْوُهَا جَمَلُوهَا بَأَعْوَجَ فَآكَلُوا لَمَنَّهُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَمِيدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءُ سَمِعْتُ جَابِرَ أَعْيَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب ۱۸۷ لَمَنَ الْكَلْبُ

۲۰۸۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۱۲۸۶ - مردار، اور بتوں کی بیع -

۲۰۸۳ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فتح مکہ کے سال آپ نے فرمایا آپ کا قیام ابھی مکہ ہی میں تھا، کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سوراہوں کا بیچنا حرام قرار دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اسے کشتیوں پر ہم لٹے ہیں کھالوں پر اس سے تیل کا کام لیتے ہیں اور لوگ اس سے اپنے چراغ بھی جلاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ حرام ہے۔ اسی موقع پر آنحضور نے فرمایا کہ اللہ یہودیوں کو برباد کرے، اللہ تعالیٰ نے جب چربی ان پر حرام کی تو ان لوگوں نے پگھلا کر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔ ابو عامر نے کہا کہ ہم عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی انھیں عطاء نے لکھا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۳۸۷ - کتے کی قیمت -

۲۰۸۴ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک

نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں ابی بکر بن عبد الرحمن نے اور انھیں ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

گذشتہ حاشیہ: ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ چاندیری گوہ میں ہے۔ یہ خواب جب اپنے شوہر سے بیان کیا تو اس نے آپ کو ڈانٹا اور کہا کہ اس صابی (یعنی آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم) سے نکاح کرنا چاہتی ہو۔ اپنے بچپن کا ایک واقعہ خود بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ کے والد اور چچا آنحضور کو دیکھنے آئے، یہودیوں میں نبی آخر الزمان کی بعثت کی عام شہرت تھی، جب دیکھ کر گھر واپس ہوئے تو آپ کے والد نے اپنے بھائی سے کہا کیا یہ وہی ہے؟ (یعنی نبی آخر الزمان) بھائی نے کہا کہ ہاں۔ آپ کے والد نے اس پر پوچھا کہ میں کیا کرنا چاہیے تو بھائی نے جواب دیا کہ ایمان ہم ہرگز نہیں لائیں گے بلکہ سخت مخالفت کریں گے والد نے کہا کہ میرا بھی یہی ارادہ ہے دونوں بہت غمگین تھے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا ابھی کچھ زیادہ بڑی نہیں تھیں لیکن سب باتیں سن رہی تھیں۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام نکاح تقدیری اسباب کے تحت ہوئے تھے اور سب میں امت مسلمہ کے لئے مصالح مقدر تھیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کے نکاح کے سلسلے کے جو واقعات بیان لکھے گئے ہیں ان سے ان مصلحتوں کا تصور بہت اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ ضروری بھی نہیں کہ خداوند تعالیٰ کی تمام مصالح بندوں کے علم میں بھی لائی جائیں۔



رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ  
الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبُعْثَى وَحُلْوَانِ الْحَاكِينِ  
۳۸۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ  
رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى حَبًّا مَا سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ  
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى  
عَنْ ثَمَنِ الدَّامِثَةِ وَالْكَلْبِ وَكَسْبِ الْأَمَةِ  
وَلَعْنِ الْوَأَشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَأَهْلِ الرِّبَا  
وَمَوْحِلِهِ وَلَعْنِ الْمُصَوِّرَ

نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاکھن کی اجرت سے منع فرمایا تھا  
۳۸۵۔ م سے جامع بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ مجھے عمن بن ابی جحفہ نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد کو  
دیکھا کہ ایک کھنا لگانے والے (غلام) کو خرید رہے ہیں، اس پر میں نے  
اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت، باندی کی کمائی (حرام دلتے سنے) سے منع کیا  
تھا اور گوندنے والیوں، سود لینے والوں اور دینے والوں پر لعنت کی تھی  
اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت کی تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب السلم بیع السلم

### بَابُ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ

۳۸۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُمَيْرَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي رَجِيحٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْيَمْنَنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةَ وَالشَّامُ يَسْلُكُونَ فِي الشَّامِ الْعَامَ  
وَالْعَامِينَ أَوْ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةَ شَعْبِ  
إِسْمَاعِيلَ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِي تَمْرِ فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْلٍ  
مَعْلُومٍ وَفِي مَعْلُومٍ

۱۳۸۸۔ بیع سلم، متعین پیمانے کے ساتھ۔  
۳۸۶۔ م سے عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن علیہ  
نے خبر دی، انھیں ابن یحییٰ نے خبر دی انھیں عبد اللہ بن کثیر نے، انھیں ابو  
منہال نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو (مدینہ کے) لوگ پھلوں میں ایک سال  
اور دو سال کے لئے بیع سلم کرتے تھے یا انہوں نے یہ کیا کہ دو سال اور تین  
سال (کے لئے کرتے تھے) شک اسماعیل کو ہوا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی کھجور میں بیع سلم کرے اسے متعین پیمانے یا متعین  
وزن کے ساتھ کرنی چاہیے۔

لے بیع سلم، ایسی بیع ہے جس میں قیمت پہلے دے دی جاتی ہے اور وہ سامان جو فروخت کیا گیا بعد میں حوالہ کیا جاتا ہے یعنی اصل مال کی غیر موجودگی  
میں خرید و فروخت ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ مقدار، جنس، اصل مال، اور جس نگر و مقام پر وہ مال خرید و فروخت کیا جائے  
گاہ سب کی تعیین پوری طرح کر دی جائے تاکہ اصل اس طرح تعیین ہو جائے کہ گویا وہ سامنے ہے اور اس کی طرف اشارہ کر کے تعیین کر دی گئی ہے  
اسی لئے تمام اموال میں یہ بیع نہیں چلتی، صرف انھیں چیزوں میں چلتی ہے جو تالی یا حاسک یا انھیں شمار کیا جاسکے اور باہم ان محدودات  
میں کوئی خاص فرق نہ ہوتا ہو۔ اصل مقصد یہ ہے کہ چونکہ اصل مال موجود نہیں ہے اس لئے انھیں صورتوں میں یہ بیع کی جائے جنہیں بعد میں اصل مال  
خریدار کو دیتے وقت کوئی نزاع نہ پیدا ہو سکے۔

۲۰۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ  
عَنْ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَرْنٍ  
مَعْلُومٍ:

بَابُ (۱۲۸۹) السِّلْمِ فِي وَرْنٍ مَعْلُومٍ:

۲۰۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ  
يُسَلِّقُونَ بِالشَّعْبِ الشَّيْنِيِّ وَالْثَلَاثُ فَقَالَ مَنْ  
أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَنِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَرْنٍ مَعْلُومٍ  
إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ:

۲۰۸۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ تِلْكَ سِلْفٌ فِي كَيْلٍ  
مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ:

۲۰۹۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي  
الْمُهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَقَدِمَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَرْنٍ  
مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ:

۲۰۹۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ ابْنِ أَبِي الْمُبَارِقِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُبَارِقِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي الْمُبَارِقِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ  
بْنُ الْمُهَالِ وَابْنُ بَرْدَةَ فِي السِّلْفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ  
أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا سِلْفٌ عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ  
عُمَرَ فِي الْخُطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالشُّرِ

۲۰۸۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل نے خبر دی  
ان سے ابن نجیح نے یہی بیان کیا کہ متین پہلے اور متین وزن میں ہونی  
چاہیے۔

۱۲۸۹۔ بیع سلم متین وزن کے ساتھ۔

۲۰۸۸۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی  
انھیں ابن نجیح نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن کثیر نے، انھیں ابو مہال نے  
اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم مدینہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو لوگ کھجور میں دو اور تین  
سال تک کے بیع سلم کرتے تھے آپ نے انھیں یہ ہدایت فرمائی کہ جسے  
کسی چیز کی بیع سلم کرنی ہے، اسے متین پہلے، متین وزن اور متین مدت  
کے لئے کرنی چاہیے۔

۲۰۸۹۔ ہم سے علی بن حزم نے حدیث بیان کی، اسے سلیمان نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن ابی نجیح نے حدیث بیان کی، اس روایت میں  
کہ آپ نے فرمایا متین پہلے میں اور مدت تک کے لئے کرنی چاہیے۔

۲۰۹۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث، ان سے سلیمان نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابن نجیح نے، ان سے عبد اللہ بن کثیر نے اور ان سے ابو مہال  
نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ) تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ متین  
پہلے، متین وزن اور متین مدت تک کے لئے بیع سلم ہونی چاہیے

۲۰۹۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن ابی مبارق نے، ج اور ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان  
سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن ابی جالد نے  
اور ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی، کہا کہ مجھے محمد اور عبد اللہ بن ابی جالد نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا  
کہ عبد اللہ بن شداد بن ابی جالد اور ابو بردہ میں باہم بیع سلم کے متعلق اختلاف  
ہوا تو ان حضرات نے مجھے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا،  
چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں گہوں بھونٹتی اور کھجور کی

الثَّمَرَةُ سَأَلَتْ ابْنَ أَبِي نَعْلٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ؛

بَابُ ۱۳۹۰ السَّلَامُ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ؛

۲۰۹۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ إِلَى أَبِي بَرْزَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَقَالَ سَلِّمْ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْظَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَسْلِفُ بِسَيْفٍ فِي أَهْلِ الشَّامِ فِي الْخَنْظَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَبٍ مَعْلُومٍ قُلْتُ إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلٌ عِنْدَهُ قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي نَعْلٍ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَسْأَلُهُمْ أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لَا؛

۲۰۹۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَجَالِدِ بِهَذَا وَقَالَ فَسْلِفُكُمْ فِي الْخَنْظَةِ وَالشَّعِيرِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالزَّيْتِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ فِي الْخَنْظَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ؛

۲۰۹۴ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا

بیع سلم کرتے تھے۔ پھر میں نے ابن ابی ابزی رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

۱۳۹۰۔ اس شخص کی بیع سلم جس کے اصل مال موجود نہ ہو

۲۰۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی مجالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے، عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے یہاں بھیجا اور یدایت کی کہ ان سے پوچھو کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، آنحضور کے عہد میں گہوں کی بیع سلم کرتے تھے۔ عبداللہ رضی عنہ نے جواب دیا کہ ہم شام کے انباط (ایک کاشتکار قوم) کے ساتھ، گہوں، حواریتوں، متنبیں پھانے اور متنبیں مدت کے بیع کیا کرتے تھے جس کے پاس اصل مال موجود نہ تھا؛ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے متعلق پوچھتے ہی نہیں تھے۔ اس کے بعد ان دونوں حضرات نے مجھے عبدالرحمن بن ابزی کی خدمت میں بھیجا میں نے ان سے بھی پوچھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، آپ کے عہد مبارک میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور ہم یہ بھی نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے کھیتی بھی ہے یا نہیں۔

۲۰۹۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے، ان سے محمد بن ابی مجالد نے یہی حدیث۔ اس روایت میں یہ بیان کیا کہ ہم ان سے گہوں اور حواریتوں میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور عبداللہ بن ولید نے بیان کیا ان سے سفیان نے، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی اس میں انہوں نے زیتون کا بھی نام لیا۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے اور اس میں بیان کیا کہ گہوں، حواریتوں میں (بیع سلم کرتے تھے)

۲۰۹۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان

۱۔ بیع سلم میں یہ شرط نہیں ہے کہ جس مال کی بیع کی جا رہی ہے وہ بیچنے والے کے گھریا اس کی ملکیت میں موجود بھی ہو۔ بلکہ صرف اتنا کافی ہے کہ بیچنے والا اسے دینے کی قدرت رکھتا ہو، خواہ ہاتھ سے خرید کر یا کسی بھی جائز طریقے سے۔

عُمَرُو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ  
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ عَنِّي يَوْهَلُ مِنْهُ  
وَعَنِّي يَوْهَلُ فَقَالَ الرَّجُلُ وَآيُ شَيْءٍ يَوْهَلُ قَالَ  
مَرَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ عَنِّي يَحْزَمُو قَالَ مَعَاذُ اللَّهِ شَأْنًا  
شَعْبَةً عَنْ غَيْرِهِ قَالَ أَبُو الْبُخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ  
قَابِلٌ هُوَ جَائِزٌ وَأَبُو الْبُخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عُبَيْدِ بْنِ  
عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ  
السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ عَنِّي  
يُصْلِحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرَقِ كَسَاوُ يَنْجِزُ سَأَلْتُ ابْنَ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ عَنِّي يَوْهَلُ مِنْهُ  
أَوْ يَأْهُلُ مِنْهُ وَهَلْ يَوْهَلُ ۝

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ  
السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ عَنِّي  
يُصْلِحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرَقِ كَسَاوُ يَنْجِزُ سَأَلْتُ ابْنَ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ عَنِّي يَوْهَلُ مِنْهُ  
أَوْ يَأْهُلُ مِنْهُ وَهَلْ يَوْهَلُ ۝

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ سَأَلْتُ ابْنَ  
عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ عَنِّي يُصْلِحُهُ وَهَلْ يَوْهَلُ  
الْوَرَقِ بِالذَّهَبِ كَسَاوُ يَنْجِزُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ  
النَّخْلِ عَنِّي يَأْهُلُ أَوْ يَوْهَلُ وَهَلْ يَوْهَلُ قَالَ قُلْتُ  
وَمَا يَوْهَلُ قَالَ مَرَجُلٌ عِنْدَ مَا هَلْ يَحْزَمُو ۝

وزن کے قابل نہ ہو جائے منع کیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ وزن کئے جانے کے قابل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو ایک صاحب نے جو ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اندازہ کی جاسکے۔

کی، انھیں عمرو نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو البختری طائی سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور کے درخت میں بیع سلم کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ درخت پر چل کر بیچنے سے آنکھوں پر مٹی لگا دینا اور سلم نے اس وقت تک کے لئے منع فرمایا تھا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے یا اس کا وزن نہ کیا جاسکے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ کیا چیز وزن کی جائے گی۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ اندازہ کرنے کے قابل ہو جائے اور معاذ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے کہ ابو البختری نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کھجور کی، درخت پر بیع سلم۔

۲۰۹۵۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے ابو البختری نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کھجوریں جب کہ وہ درخت پر لگی ہوئی ہو بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک وہ کسی قابل نہ ہو جائے اس کی بیع سے آنکھوں پر مٹی لگا دینا اور سلم نے منع کیا ہے، اسی طرح چاندی کو ادھار، نقد کے بدلے بیچنے سے بھی منع کیا۔ پھر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجور کی درخت پر بیع سلم کے متعلق پوچھا تو آپ نے بھی یہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اسے کوئی کھاسکے اور جب تک وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائے (اس کے بیچنے سے آنکھوں پر مٹی لگا دینا ہے)

۲۰۹۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو البختری نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کھجور کی، درخت پر بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چل کر اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا تھا جب تک وہ قابل انقطاع نہ ہو جائے۔ اسی طرح چاندی کو سونے کے بدلے بیچنے سے جب کہ ایک ادھار اور دوسرا نقد ہو، منع فرمایا تھا، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو درخت پر بیچنے سے جب تک وہ وزن کے قابل نہ ہو جائے منع کیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ وزن کئے جانے کے قابل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو ایک صاحب نے جو ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائے کہ اندازہ کی جاسکے۔

## باب ۱۳۹۲ الفیل فی السلم

۲۰۹۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا  
مِنْ يَهُودِيٍّ بِبَيْعَتِهِ وَرَهْنَهُ وَرُغَاءَهُ مِنْ  
خَدِيدٍ

## باب ۱۳۹۳ الرهن فی السلم

۲۰۹۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ  
إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنِ فِي السَّلَامِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَسودُ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى  
مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَرَهْنًا قَالَتْ هُنَّ  
وَرُغَاءُ قَوْلِ حَدِيثِهِ

## باب ۱۳۹۴ السلم إلى أجل معلوم وبه

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ وَالْأَسودُ وَ  
الْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ  
الْمَوْصُوفِ بِسَعَرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ  
مَا لَمْ يَكُنْ فِي تَرْغِيمٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ

## ۲۰۹۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيانُ

عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي  
الْمِنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّقُونَ فِي الثَّمَارِ  
السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ اسْلِقُوا فِي الثَّمَارِ فِي  
أَجَلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ  
فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَتَرْتِيبٍ مَعْلُومٍ

۱۳۹۲۔ بیع سلم میں ضمانت دینے والا۔

۲۰۹۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعلیٰ نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے، ان سے  
اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی ایک لوبہ کی زرہ اس  
کے پاس گروی رکھی۔

۱۳۹۳۔ بیع سلم میں رہن۔

۲۰۹۸۔ ہم سے محمد بن معبود، محبوب نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد  
نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا  
کہ ہم نے ابراہیم کے سامنے بیع سلم میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو انہوں  
نے بیان کیا کہ ہم سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے  
ایک متعین مدت تک کے لئے غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی لوبہ کی  
زرہ رہن رکھی۔

۱۳۹۴۔ بیع سلم متعین مدت تک کے لیے ابن عباس اور ابو سعید

رضی اللہ عنہما اور اسود و حسن رحمہما اللہ نے ہی کہا ہے۔ اور ابن عمر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسے غلہ میں جس کے اوصاف بیان کر دیئے  
گئے ہوں، اگر اس کی قیمت متعین ہو اور متعین مدت تک کے لئے بیع  
سلم ہو اور ناجتہ کھیتی کی شکل میں نہ ہو تو اس میں کوئی حرج  
نہیں ہے۔

۲۰۹۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عبد اللہ بن کثیر نے، ان سے ابی المنہال  
نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں دو اور تین سال تک کے  
لئے بیع سلم کیا کرتے تھے آنحضورؐ نے انہیں اس کی ہدایت کی کہ پھلوں  
میں بیع سلم متعین پیمانے اور متعین مدت کے لئے ہونی چاہیے، عبد اللہ  
بن ولید نے کہا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح  
نے حدیث بیان کی، اس روایت میں ہے کہ، پیمانے اور وزن کی تعین  
کے ساتھ بیع سلم ہونی چاہیئے۔

۲۱۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَجَالٍ قَالَ أَمَّا سَلَّى أَبُو بَرْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي وَعْبِدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَ كُنَّا نَصِيبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنَ أَنْبَاطِ الشَّامِ فَنَسِيلُهُمْ فِي الْخِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذَّيْبِ إِلَى أَجَلٍ مُسْتَمْتٍ قَالَ قُلْتُ أَكَانَ لَهُمْ تَرْغُمٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ تَرْغُمٌ قَالَا مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ :

۲۱۰۰۔ ہم سے محمد بن معمر نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں سلیمان شیبانی نے، انھیں محمد بن ابی مالک نے، کہا کہ مجھے ابو بردہ اور عبد اللہ بن شداد نے عبد الرحمن بن ابی ابری اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا، میں نے ان دونوں حضرات سے بیع سلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں غنیمت مال پاتے، پھر شام نے انباط (ایک کاشتکار قوم) ہمارے یہاں آتے تو ہم ان سے گہوں، بوقت اور منگی کی بیع سلم، ایک مدت متعین کر کے کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے پوچھا کہ ان کے پاس اس وقت یہ چیزیں (جن کی بیع ہوتی تھی) موجود بھی ہوتی تھیں یا نہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے متعلق ان سے کچھ پوچھتے ہی نہیں تھے۔

بَابُ ۱۳۹۵ السَّلْمُ إِلَى أَنْ تُنْتَجِ النَّاقَةُ :

۲۱۰۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الْجَدُورَ إِلَى حَبْلِ الْحَبْلَةِ فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَرَهُ نَافِعٌ أَنْ يُنْتَجِ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا :

۱۳۹۵۔ اونٹنی کے بچہ جنتے تک کے لئے بیع سلم۔  
۲۱۰۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں جویریہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ اونٹ وغیرہ، حل کے حل ہونے کی مدت تک کے لئے بیچتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا، نافع جبل الجبلہ کی تفسیر یہ کی، یہاں تک کہ اونٹنی کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ اسے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۳۹۶۔ شفعہ کا حق ان چیزوں میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہوتی ہوں  
تحدید ہو جائے تو شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا ہے

بَابُ ۱۳۹۶ الشَّفْعَةُ فِي مَا لَمْ يُقْسَمْ  
فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شَفْعَةَ :

۲۱۰۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ أُولَمِيدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتْ الطَّرِيقُ فَلَا شَفْعَةَ :

۲۱۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حق دیا تھا جو تقسیم نہ ہوتی ہو، لیکن جب حدود مقرر ہو گئیں اور راستے بدل دیئے گئے تو پھر حق شفعہ حاصل نہیں ہوتا۔

۱۔ حق شفعہ کے متعلق ایک نوٹ اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے۔ احناف کے یہاں حق شفعہ اس شخص کو بھی ہوتا ہے جو بیچ جانے والے مال میں بیچنے والے کا شریک ہو، اس شخص کو بھی ہوتا ہے جو صرف اسکے حقوق میں شریک ہو اور جوار (پڑوس) کی وجہ سے بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے تحصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

بَابُ ۱۳۹۷ عَرَضَ الشُّفْعَةُ عَلَى صَاحِبِهَا  
قَبْلَ الْبَيْعِ وَقَالَ الْحَكَمُ إِذَا أَدْرَكَ لَهُ قَبْلَ  
الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بَيْعَتْ  
شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يَغْنِيهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ

۱۳۹۷۔ شفیعہ کا حق رکھنے والے کے سامنے بیچنے سے پہلے شفیعہ کی  
پیشکش حکم نے فرمایا اگر بیچنے سے پہلے شفیعہ کا حق رکھنے والے نے  
بیچنے کی اجازت دیدی تو پھر اس کا حق شفیعہ ختم ہو جاتا ہے بشی نے فرمایا  
کہ حق شفیعہ رکھنے والے کے سامنے جب مال بیچا گیا اور اس نے اس

بیع پر کوئی اعتراض نہیں کیا تو اس کا حق شفیعہ باقی نہیں رہتا۔

۲۱۰۳ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ بْنُ إِسْرَاهِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْرَاهِيلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ  
قَالَ وَكُنْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَبَاءَ الْيُسُورُ بْنُ مَعْرُوفَةَ  
فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَحَدِي مِنْكُمَا فَبَاءَ أَبُو زُرَّاعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَغِ مِنِّي فِي  
فَارِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا فَقَالَ الْيُسُورُ  
اللَّهُ لَتَبْتَاعَهُمَا فَقَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُكَ عَلَى  
أَنْبَعَةَ الْآلِ مِنْ حِمَّةٍ أَوْ مُقَطَّعَةٍ قَالَ أَبُو زُرَّاعٍ لَقَدْ  
أَعْطَيْتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِينَارٍ وَكُوفَةٍ أَقْبَى سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَائِعُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ مِمَّا  
أَعْطَيْتُكَهُمَا بِأَنْبَعَةَ الْآلِ وَأَنَا أُعْطِي بِهِمَا خَمْسَ مِائَةِ  
دِينَارٍ فَأَنْظَاهُمَا أَيُّهَا :

۲۱۰۳۔ ہم سے شیخ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر  
دی، انھیں ابراہیم بن میسرہ نے خبر دی، انھیں عمرو بن شریذ نے، کہا کہ میں  
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا تھا کہ مسور بن عزمہ رضی اللہ  
عنہ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میرے ایک شانے پر رکھا، اتنے میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی ابو زراع رضی اللہ عنہ بھی آگئے اور فرمایا کہ اے  
سعد! تمہارے قبیلہ میں جو میرے دو گھر میں انھیں تم خرید لو۔ سعد رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا کہ بخدا، میں تو انھیں نہیں خرید دوں گا۔ اس پر مسور رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا کہ جی نہیں، تمہیں خریدنا ہوگا، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں  
چار ہزار سے زیادہ نہیں دے سکتا اور وہ بھی قسط وار۔ ابو زراع نے فرمایا  
کہ مجھے پانچ سو دینار ان کے مل رہے ہیں، اگر میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ مستحق  
ہوتا ہے تو میں ان گھروں کو چار ہزار پر نہیں ہرگز نہ دیتا، جب کہ مجھے پانچ سو

دینار اس کے مل رہے ہیں چنانچہ وہ دونوں گھر ابو زراع رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو دیدیئے :

بَابُ ۱۳۹۸ أَيُّ الْيَحْوَايَا أَقْرَبُ :

۲۱۰۴ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَهْبِ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ كَالْيَافِثَةِ  
أَهْدِي مَا قَالَ لِي أَقْرَبَهُمَا مِنْكَ بَابًا :

۱۳۹۸۔ کون پڑوسی زیادہ قریب ہے ؟

۲۱۰۴۔ ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی، اور مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ میں نے طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں  
میں ان دونوں میں سے کس کے پاس صدیہ بیچوں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ جس کا  
دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے۔

بسم اللہ تفہیم البخاری کا آمٹواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نوال پارہ

۱۳۹۹- اجارہ مرو صالح کو مزدوری پر لگانا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ جس سے تم مزدوری پر کام لو، ان میں اچھا وہ ہے جو قوی بھی ہو اور امانت دار بھی اور امانت دار خزانچی، جس نے حامل بننے کے خواہشمند کو حامل نہ بنایا۔

باب ۱۳۹۹ - فِي الْاِجَارَةِ مِنْ مَتَجَارِ الْرَّجُلِ  
الصَّالِحِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنْ خَيْرٌ مِّنْ اَنْتُمْ لَنْ  
اَنْفَعُوْا الْاٰمِيْنَ وَالْخٰزِنَ الْاٰمِيْنَ وَمَنْ لَّمْ

۲۱۰۵ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا  
مُغِيْلٌ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ  
اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخٰزِنُ الْاٰمِيْنُ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِیْ مَا اَمَرَ  
بِهٖ كَلِيْبَةً فَنَفْسُهُ اَعْدَا الْمُتَصَدِّقِيْنَ .

۲۱۰۵- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے، کہا کہ میرے دادا، ابو بردہ نے مجھے خبر دی اور انہیں ان کے والد ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امانت دار خزانچی جو (مالک کے) حکم کے مطابق دل کی فراخی کے ساتھ (صدقہ دے) وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں ہی سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ  
قُرَّةِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا  
اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ  
فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ اَنْهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَوْ  
اَوْ لَا سَنَعَمَلْ عَلَى عَمَلِنَا مِنْ اَمْرٍ اَدَّكَ ؟

۲۱۰۶- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن خالد نے، کہا کہ مجھ سے حمید بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ (میرے قبیلہ) کے دو صاحب اور تھے میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ دونوں صاحبان عامل بننے کے

لے اجارہ، عام طور سے مزدوری کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ فقہ کی اصطلاح میں کسی شخص کو کوئی انسان اپنی ذات کے منافع کا ایک متین اہرت پر مالک بنا دے تو اسے اجارہ کہتے ہیں۔ اجیر کی دو قسمیں فقہاء نے لکھی ہیں۔ ایک اجیر مشترک، کہ جب تک وہ کام نہیں کر لیتا جس پر اس کے ساتھ اجارہ کا معاملہ ہوا تھا، اس وقت تک وہ اجرت اور مزدوری کا مستحق نہیں ہوتا، دوسرے اجیر خاص، کہ وہ محض اپنی ذات کو ایک متین مدت تک کسی شخص کی پردگی میں دے دینے سے اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے، خواہ کام کرے یا نہ کرے۔



نواہش مند ہیں، اس پر آنحضور نے فرمایا کہ جو شخص عامل بنے گا خواہ ہشند ہوگا، ہم اسے ہرگز عامل نہیں بنائیں گے۔

۱۴۰۰۔ چند قیراط کی اجرت پر بکریاں چرانا

۲۱۰۷۔ ہم سے احمد بن محکی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے ولولے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ اس پر آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم نے پوچھا اور آپ نے بھی؟ فرمایا کہ ہاں، میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا۔

۱۴۰۱۔ ضرورت کے وقت یا جب کوئی مسلمان نہ ملے تو مشرکوں سے مزدور لی یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے یہودیوں سے کام لیا تھا۔

۲۱۰۸۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں شام نے عبوری انہیں مہر نے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زہیر نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (ہجرت کرتے وقت) بنو وہیل کے پھر بنو عبد بن عدی کے ایک شخص کو بطور ماہر راہبر، اجرت پر رکھا تھا (حدیث میں لفظ) غریب کے معنی راہبری میں ماہر کے ہیں۔ اس کا آل عاص بن وائل سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش ہی کے دین پر قائم تھا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس پر اعتماد تھا۔ اس لئے اپنی سواریاں انہوں نے اسے دے دیں اور غار ثور پر تین رات کے بعد اس سے ملنے کی تاکید کی تھی چنانچہ وہ شخص تین راتوں کے گزرتے ہی صبح کو دونوں حضرات کی سواریاں لے کر حاضر ہو گیا۔ (غار ثور پر) اس کے بعد یہ حضرات وہاں سے عامر بن فہیرہ اور اس دیلی راہبر کو ساتھ لے کر چلے یہ شخص ساحل کی طرف سے انہیں لے چلا تھا۔

بَابُ الرَّحْمَنِ الْعَلَمِ عَلَى قِرَاطٍ

۲۱۰۷ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا تَرَعَى الْعَلَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهُ عَلَى قِرَاطٍ لَا يَطْلُ مَكَّةَ

بَابُ الْإِسْتِجَارَةِ لِلْمُسْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ أَوْ إِذَا لَمْ يَكُنْ قَدْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَعَامَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ يَحْيِيَةً

۲۱۰۸ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَنَسَاجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ بَكْرٍ تَرَجَّلَ مِنْ بَنِي الدَّيْلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ هَادٍ حَدَّثَنَا خُزَيْمَةُ بْنُ الْغَزْوِيِّ الْمَاهِرُ بِالْهَدَايَةِ قَدْ غَسَسَ يَمِينَهُ حَلِيفٌ فِي آلِ الْعَامِرِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارٍ مُكْرِشٍ فَأَمَّا مَا قَدْ قَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتِيمَا وَقَعَدَا فَاغْتَا قُلُوبًا بَعْدَ ذَلِكَ لَيْلًا فَأَتَاهُمَا رَاحِلَتِيمَا صَبِيحَةَ يَوْمٍ ثَلَاثَ فَأَتَاهُمَا وَأَطْلَقَ مَعَهُمَا مَعْرُوفٌ زَيْفَوَةً وَالذَّكِيلُ اللَّيْلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمَا وَهُوَ حَرِيفٌ السَّاحِلِ

لہ عقد اجارہ میں مذہب و ملت کا اتحاد شرط نہیں ہے اسی لئے ضرورت وغیرہ کی شرط بھی ضروری نہیں عقد اجارہ، عام حالات میں مسلمان کی طرح کافر و مشرک کے ساتھ بھی صحیح ہے۔

لہ عرب میں چونکہ راستے بہت دشوار گزار ہوتے تھے اور ذرا سی بھول چوک بھی اس سلسلے میں بڑی خطرناک ثابت ہوتی تھی اس لئے عام طور سے قافلے وغیرہ جب نکلتے تو ان کے ساتھ ان راستوں کا کوئی نہ کوئی ماہر بھی ضرور ہوتا تھا جو راستے کے تمام خطرات سے پوری طرح واقف ہوتا تھا ایسے ماہرین عرب میں کرائے پر عام طور سے مل جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک

۳۰۲۔ اِذَا اسْتَأْجَرَ اَجِيرًا يَجْعَلُ لَهُ  
بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ بَعْدَ شَهْرٍ اَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَارًا  
وَهُمَا عَلَى شَرْطِهَا الَّذِي اشْتَرَطَا ۖ اِذَا  
جَاءَ الْاَجَلَ

۱۴۰۲۔ اگر کسی مزدور سے مزدوری اس شرط پر ملے گی کہ کام تین دن، ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد کرنا ہوگا تو جائز ہے، جب وہ متعینہ وقت آجائے گا تو دونوں اپنی شرط پر قائم سمجھ جائیں گے۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَزْرَةُ  
ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَالْتَمَسَتْهُ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ هَادِيًا غَرِيبًا وَهُوَ عَلَى  
دِينِ كُفَّارٍ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَا حِلَّتَيْنِ مَاءً وَفَعَدَا ۖ  
عَمَّا تَوْبًا بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بَرَا حِلَّتَيْنِ مَاءً صَبَحَ ثَلَاثَ

۲۱۰۹۔ ہم سے یحییٰ بن یکریم نے حدیث بیان کی، ان سے بیہقی نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بنو دیل کے ایک ماہر راہبر سے اجرت ملے کر لی تھی وہ شخص کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان دونوں حضرات نے اپنی سواریاں اس کے حوالہ کر دی تھیں اور تین راتوں کے بعد صبح ہو کر ہی سواریوں کے ساتھ غار ثور پر ملنے کی تاکید کی تھی۔

۱۴۰۳۔ غزوہ میں مزدور

۳۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَطَاءُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْقُبٍ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ  
مِنْ أَذْنَابِ أَعْمَالِي فِي فَهْشِي فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا  
فَقَعَسَ أَحَدَهُمَا أَصْبَعٌ صَاحِبِهِ فَأَنْتَزَعُ أَصْبَعَهُ فَأَنْدَرَا  
ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَأَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَهْدَرَا ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَيْدِيَّ أَصْبَعُهُ فِي يَدِكَ  
تَقْضِيهَا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَمَا يَقْضِيهِ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ  
جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِزَلٍ  
الْوُصْفِيُّ أَنَّ رَجُلًا عَقَسَ يَدَ رَجُلٍ فَأَلْدَرَا ثَنِيَّتَهُ فَأَهْدَرَا هَاؤُلَاءِ

۲۱۱۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عطائے خبری، انہیں صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جیش عسرت (غزوہ تبوک) میں شریک تھا میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ قابل اعتماد عمل تھا۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا وہ ایک شخص سے جھگڑا اور ان میں سے ایک نے فریق مقابل کی انگلی چبالی، دوسرے نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو پہلے کے آگے کے دانت بھی ساتھ چلے آئے۔ اگر گر گئے، اس پر وہ شخص اپنا مقدمہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، لیکن آنحضرت نے اس کے دانت (ٹوٹنے) کا کوئی تاوان نہیں دلوایا، بلکہ فرمایا کہ کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ میں چبانے کے لئے چھوڑ دیتا، کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا جس طرح اونٹ چبایا کرتا ہے۔ ابن جریر نے کہا اور مجھ سے عبد اللہ بن ملیک نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے دادا نے، بعینہ اسی طرح کا واقعہ، کہ ایک شخص نے ایک دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا (دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو) اس کا دانت ٹوٹ گیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی تاوان نہیں لیا۔

(بقیہ ماضیہ سابقہ صفحہ) راتوں کے ماہ کو اپنے ساتھ کرا پڑ رکھا تھا، حدیث زیادہ تفصیل کے ساتھ کتاب الہجرت میں آئے گی۔

**باب ۱۲۰۴** - اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ  
الْأَجَلَ وَلَمْ يَكُنِ الْعَمَلُ لِقَوْلِهِ إِتْيَ أُبْرِدُ  
فَتَنَكَرَكَ أَخَذَ ابْنَتِي هَاتَيْنِ الْوَلَدَيْنِ  
قَوْلِهِ عَلَى مَا تَقُولُ وَكَيْفَ يَأْخُذُ  
فَلَا تَأْخُذْ بِهِ أَجْرًا وَمِنْهُ فِي  
التَّغْزِيَةِ أَخْبَرَكَ اللَّهُ

**باب ۱۲۰۵** - إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى أَنْ  
يَقِيمَ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَنْ يَنْقُضَ بَابُهُ

**۲۱۱۱** حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي  
يَعْقُبُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
بِرِيدٍ أَخَذَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ  
بُحْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ لِي بَنُو عَبَّاسٍ مَعْدَنِي ابْنُ بَرٍّ  
كَذَبَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ طَلْفًا فَوَجَدَ أَحَدًا أُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ قَالَ سَعِيدٌ  
بَيْدَهُ هَكَذَا أَوْ رَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْقُبُ حَسِبْتُ أَنَّ  
سَعِيدَ قَالَ قَسَمَهُ بَيْدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ تَوَشَّعْتُ لَأَتَّخِذَ  
عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا تَأْكُلُهُ

تھی، سعید نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ اٹھائے (درست کرنے کی کیفیت بتانے کے لئے) خضر علیہ السلام نے دیوار  
کھڑی کر دی یعنی نے کہا میرا خیال ہے کہ سعید نے فرمایا، خضر علیہ السلام نے دیوار کو ہاتھ سے چھوا اور وہ سیدھی ہو گئی اس پر نبوی علیہ السلام کو لگے  
کہ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے، سعید نے فرمایا کہ (حضرت نبوی علیہ السلام کی مراد یہ تھی کہ) کوئی ایسی مزدوری (آپ کو  
لے لینی چاہیے تھی) جسے ہم کھا سکتے (کیونکہ بستی والوں نے انہیں اپنا مہمان نہیں بنایا تھا۔

**باب ۱۲۰۶** - الْجَبَّارَةُ إِلَى يَصْفِ التَّهَارِ  
**۲۱۱۲** حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكَلْبَيْنِ كَمَثَلِ  
رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مَجْرُوءًا فَقَالَ مَنْ يَعْتَمِدُنِي مِنْ عَدُوِّهِ إِلَى  
يُضْفِ التَّهَارِ عَلَى قَبْرِ رَاحٍ فَعَمَلْتُ إِلَيْهِ هُوَ دَمٌ قَالَ مَنْ

**۱۲۰۴** - کسی نے کوئی مزدور کیا اور مدت بھی طے کر لی لیکن کام  
کام کی کوئی تعین نہیں کی اس مسئلہ کی وضاحت اللہ تعالیٰ کے  
اس ارشاد میں ہے کہ ”میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو لڑکیوں میں  
سے کسی ایک کی تم سے شادی کر دوں“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد  
”عَلَى مَا تَقُولُ وَكَيْفَ“ تک۔ ”يَا بُرِّ فَلَا تَأْخُذْ بِهِ“ اسی سے نفعیت کے موفعہ پر  
کہتے ہیں کہ ”اَجْرَكَ اللَّهُ“ (اللہ تمہیں بدلہ دے)

**۱۲۰۵** - اگر کوئی شخص اس کام کے لئے مزدور کرے کہ کوئی بولی  
دیوار کو وہ ٹھیک کر دے تو جائز ہے۔

**۲۱۱۱** - ہم سے موسیٰ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف  
نے خبر دی، انہیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یحییٰ بن سلم اور عمرو بن  
دینار نے سعید کے واسطے سے خبر دی، یہ دونوں حضرات (سعید بن جبیر  
سے اپنی روایتوں میں) ایک دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ  
روایت کرتے تھے اور ان کے علاوہ بھی (بعض روایوں نے کہا کہ)  
میں نے یہ حدیث سعید سے سنی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ان سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث  
بیان فرمائی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمایا (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں) کہ پھر دونوں حضرات (موسیٰ  
اور خضر علیہما السلام) چلے تو انہیں ایک دیوار ملی جو آب گرنے ہی والی  
اور خضر علیہما السلام نے دیوار کو ہاتھ سے چھوا اور وہ سیدھی ہو گئی اس پر نبوی علیہ السلام کو لگے  
کہ اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے، سعید نے فرمایا کہ (حضرت نبوی علیہ السلام کی مراد یہ تھی کہ) کوئی ایسی مزدوری (آپ کو  
لے لینی چاہیے تھی) جسے ہم کھا سکتے (کیونکہ بستی والوں نے انہیں اپنا مہمان نہیں بنایا تھا۔

**۱۲۰۶** - آدھے دن کی مزدوری۔

**۲۱۱۲** - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے  
حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن  
عمیر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور  
دوسرے اہل کتاب کی مثال، ایسی ہے کہ کسی شخص نے کئی مزدور کام  
پر لگائے ہوں اور کہا ہو کہ میرا کام، آدھے دن سے عصر تک، ایک قیلو

پر کون صبح سے دوپہر تک کرے گا؟ اس پر یہودیوں نے (صبح سے نصف نہارتک) اس کا کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ آدھے دن سے عصر تک، ایک قیراط پر میرا کام کون کرے گا؟ چنانچہ یہ کام نصاریٰ نے کیا اور پھر اس نے کہا کہ عصر کے وقت سے سورج ڈوبنے تک میرا کام دو قیراط پر کون کرے گا اور تم (امت محمدیہ) ہی وہ لوگ ہو۔ اس پر یہودی نصاریٰ نے برا مانا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہم کام تو زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کو کم ملے! اور پھر اس شخص نے رخصت ہو کر فرار ہو گیا۔ یہ بتاؤ کیا تمہارا حق تمہیں پورا نہیں ملا؟ سب نے کہا کہ نہیں بلکہ ہمیں حق تو پورا مل گیا ہے) اس شخص نے کہا کہ پھر یہ میرا فضل ہے، میں جسے چاہوں دوں۔

۲۱۰۷- عصر تک کی مزدوری۔

۲۱۱۳- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر کے مولا، عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند مزدور کام پر لگائے ہوں اور کہا ہو کہ ایک ایک قیراط پر آدھے دن تک میری کون مزدوری کرے گا؟ اور یہودیوں نے ایک ایک قیراط پر یہ مزدوری کی ہو۔ پھر نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر کام کیا ہو اور پھر تم لوگوں نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر کام کیا ہو اس پر یہود و نصاریٰ غصہ ہو گئے کہ ہم نے کام تو زیادہ کیا اور مزدوری ہمیں کو کم ملی! اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ کیا تمہارا حق ذرہ برابر بھی مارا گیا ہے تو انہوں نے کہا ہو کہ نہیں۔ پھر اس شخص نے کہا ہو کہ یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہوں دیتا ہوں۔

۲۱۰۸- مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے والے کا گناہ

۲۱۱۴- ہم سے یوسف بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن امیہ نے، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہیں جن کی قیامت میں میں غریق بنوں گا وہ شخص جس نے میرے نام پر وعدہ کیا اور پھر وعدہ خلافی کی۔ وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت

مِنْ تَسْفِيفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قَيْرَاطٍ  
فَعَمِلْتُ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ  
إِلَى أَنْ تَغِيَبَ الشَّمْسُ عَلَى قَيْرَاطٍ لِي نَأْتُمْهُمْ هُمْ  
فَقَضَيْتُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا مَا لَنَا أَكْثَرُ  
عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَنَنْتُمْ مِنْ حَقِّكُمْ  
قَالُوا لَا قَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْ تَبِعْتُمْ مَنْ  
أَشَاءَ

۲۱۱۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مِثْلُكُمْ  
وَالْيَهُودَ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَقَالَ  
مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ  
فَعَمِلْتُ الْيَهُودَ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ ثُمَّ عَمِلْتُ النَّصَارَى  
عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ  
الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ  
فَقَضَيْتُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا  
وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَنَنْتُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا  
لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْ تَبِعْتُمْ مَنْ أَشَاءَ

۲۱۰۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أُعْطِيَ ثُمَّ عَدَّرَ رَجُلٌ بَاءَ عَدْرًا فَأَكَلَتْ  
نَمْلَةً وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَحِبْرًا فَأَسْتَوْفَى مِنْهُ وَكَمْ

کھائی ہو (اور اس طرح اس کی غلامی کا باعث بنا ہو)۔ اور وہ شخص جس نے مزدور کیا ہو۔ پھر کام تو اس سے پوری طرح لیا لیکن اس کی مزدوری نہ دی ہو۔

### باب ۱۴۹۔ الْجَارِجَةُ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ۔

۲۱۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى اسْتِجَارَةً فَوَاقَعَتْهُ قَالَةٌ عَنْ يَمَانِهِ كَوْمًا مِنَ اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بِأَجْلٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَتَمُّوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوا إِذَا اسْتِجَارَ تَجِيرَتَيْنِ بَعْدَهُمَا فَقَالَ لَكُمَا أَكْبَلَا بَقِيَّةَ يَوْمٍ مِثْلَ هَذَا أَوَلَكُمَا الَّذِي شَرَطْتُ لَكُمَا مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا أَحْتَى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَوةِ الْعَصْرِ قَالَ لَكُمَا مَا عَمِلْنَا بِأَجْلٍ وَلَكِ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتُ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا أَتَحْمِلَانِ بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَإِنِ مَاتَ بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَأَبَيَا وَاسْتِجَارَ قَوْمًا يَفْعَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرًا فَرَفَعْنِيهِ عَلَيْهِمَا قَدْ رَكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا الْيَوْمِ

۱۴۹۔ عصر سے رات تک کی مزدوری۔  
۲۱۱۵۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے چند آدمیوں کو مزدور کیا ہو کہ سب اس کا ایک کام صبح سے رات تک متعین اجرت پر کریں چنانچہ کچھ لوگوں نے یہ کام آدھے دن تک کیا ہو پھر کہا ہو کہ ہمیں تمہاری اس مزدوری کی ضرورت نہیں ہے جو تم نے ہم سے طے کی ہے بلکہ جو کام ہم نے کر دیا ہے وہ بھی غلط تھا۔ اس پر اس شخص نے کہا ہو کہ ایسا نہ کرو اپنا بقیہ کام پورا کرو اور اپنی پوری مزدوری لے جاؤ۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا ہوا اور چھوڑ کر چلے آئے ہوں۔ اس کے بعد وہ مزدوروں نے بقیہ کام کیا ہوا اور اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ یہ دن پورا کرو تو میں نہیں وہی اجرت دوں گا جو پہلے مزدوروں سے طے کی تھی چنانچہ انہوں نے کام شروع کیا لیکن عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے جو تمہارا کام کر دیا ہے وہ بالکل بیکار تھا، وہ مزدوری بھی تم اپنے پاس ہی رکھو جو تم نے ہم سے طے کی تھی اس شخص نے ان سے کہا ہو کہ اپنا بقیہ کام پورا کرو، دن بھی اب بہت تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے لیکن وہ نہ مانے ہوں۔ پھر اس شخص نے ایک دوسری قوم کو مزدور رکھا ہو کہ یہ دن کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس میں یہ کام کر دیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے سو بج غروب ہونے تک، دن کے بقیہ حصہ میں کام کیا اور دونوں فرقوں کی پوری مزدوری حاصل کر لی پس یہی ان اہل کتاب کی اور ان کی مثال ہے جنہوں نے اس نوکر کو قبول کر لیا ہے۔

۱۔ اس تشبیہ میں اللہ کے دین سے یہود و نصاریٰ کے انحراف اور پھر مسلمانوں کے اس کام کو پورا کرنے کی پیشین گوئی موجود ہے۔ کام اللہ تعالیٰ کا ہے پہلے اس نے یہودیوں سے کام کے لئے کہا لیکن وہ بیچ میں کام چھوڑ کر چلے گئے، پھر نصاریوں کو کام پر لگایا گیا لیکن انہوں نے بھی انحراف کیا۔ آخر میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت متعین کی گئی جو اس کام کو پورا کر سکی۔ یہ حدیث متحد روایتوں سے آئی ہے اور ائمہ بعض مواقع پر اس سے مسائل فقہ میں استدلال بھی کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشین گوئی بھی اس حدیث میں موجود ہے کہ آپ م کی امت اپنا کام پورا کرے گی۔ چنانچہ مخالفین اور موافقین سب ہی یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ شریعت محمدیہ میں تغیر و تبدل نہ ہو سکا، قرآن جس حالت میں پہلے تھا اسی حالت میں اب بھی ہے اور مسلمان بہر حال اس پر کسی نہ کسی وجہ سے عمل کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم

بَابُ ۱۱۰ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا أَفْكَرَ أَجْرُهُ  
فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجَرُ فَرَادَوْ مِنْ عَيْنِ لِي  
مَالٍ غَيْرِهِ فَمَا سَتَفَضَّلَ

۲۱۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ انْطَلِقْ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكَمُ حَقٌّ أَوْ  
الْمَيْيَتَةُ إِلَى غَيْرِ فَدَعَاكَ فَانْحَدِرْ مَتَى صَحَرَتْ مِنْ  
الْحَبْلِ فَسَدَتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يَجْعَلُكَ مِنْ  
هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ فَقَالَ  
رَجُلٌ مِنْهُمْ اللَّهُمَّ كَانَ لِي ابْنَانِ شَيْخَانِ كِبَرَانِ وَكُنْتُ  
لَا أُحِبُّ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَمَا لَأَنَا لِي فِي ظَلَبِ شَيْءٍ يُؤْخِضُ بَارِحًا  
عَلَيْهَا حَتَّى مَا مَحَلَبْتُ لَهَا عُبُودَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ  
وَكَرِهْتُ أَنْ أُغْنِي قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَمَسْتُ وَالْقَدَمُ عَلَى  
يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتَيْقَظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا  
فَسَرَّيَا عُبُودَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَاكَ ابْتِغَاءً وَجْهًا  
فَقَرِّبْ عَنَانًا نَحْنُ بَيْنَهُ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا  
لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
قَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بَيْتٌ عَمْرٍ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ  
فَأَمَرْتُهُمَا عَنْ نَفْسِهِمَا فَاكْتَنَعْتُ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ هُمَا سَنَةً مِنْ  
السَّنَيْنِ فَبَجَاءَ ثَنِي فَأَعْطَيْتُهُمَا عِشْرِينَ وَمِائَةً وَبَنَاءَ عَلَى أَنْ  
يُحَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهِمَا فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهِمَا أَنْ  
لَا أُجِلَّ لَكَ أَنْ تَدْعُ اللَّهَ لَمْ إِلَّا بِعَقِبِهِ فَتَحَوَّضْتُ مِنْ أَوْجُو  
عِهِمَا فَأَلَمْتُ عَنْهُمَا وَهُوَ أَشَدُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَوَكَّلْتُ اللَّهُ  
الَّذِي أَعْطَانِيهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَاكَ ابْتِغَاءً وَجْهًا

۱۱۰۔ کسی نے کوئی مزدور کیا اور وہ مزدور اپنی مزدوری چھوڑ  
کر چلا گیا پھر (مزدور کی اس چھوڑی ہوئی مزدوری سے) مزدوری  
لینے والے نے کام کیا، اس طرح اصل مال بڑھ گیا اور وہ شخص  
جس نے کسی دوسرے کے مال سے کام کیا اور اس میں نفع ہوا۔

۲۱۱۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں زہری نے، ان سے  
سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا  
کہ کھلی امت کے تین آدمی کہیں جا رہے تھے، رات گزارنے کے لئے انہوں  
نے ایک غار کی پناہ لی اور اس کے اندر داخل ہوئے اتنے میں پہاڑ سے  
ایک پٹان لڑھکی اور اس سے غار کا منہ بند ہو گیا سب نے کہا کہ اب  
اس پٹان سے تمہیں کوئی چیز نجات دینے والی نہیں سوا اس کے کہ  
سب، اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے  
دعا کریں، ان میں سے ایک شخص نے اپنی دعا شروع کی، اے اللہ! میرے  
والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا  
تھا، نہ اپنے بال بچوں کو اور نہ اپنے ملوک (غلام وغیرہ) کو ایک دن  
مجھے ایک چیز کی تلاش میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر واپس ہوا تو وہ سوچے  
تھے۔ پھر میں نے ان کے لئے شام کا دودھ نکالا، لیکن ان کے پاس  
لایا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ مجھے یہ بات ہرگز اچھی معلوم نہیں ہوئی کہ ان  
سے پہلے اپنے بال بچوں یا اپنے کسی ملوک کو دودھ پلاؤں اس لئے میں  
وہیں کھڑا رہا دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے  
کا انتظار کر رہا تھا۔ اور صبح بھی ہو گئی! اب میرے والدین بیدار ہوئے اور  
اپنا شام کا دودھ اس وقت پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری  
خوشنودی اور رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو اس پٹان کی مصیبت  
میرے لئے ہٹا دے۔ اس دعا کے نتیجہ میں صرف اتنا راستہ بن سکا کہ کلنا  
اس سے اب بھی ممکن نہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ  
پھر دوسرے نے دعا کی اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی، سب

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) تسلیم ہے۔ جو یہود و نصاریٰ کو، کہ ان کی کتابیں اس طرح محفوظ نہیں ہیں جس طرح ان کے انبیاء پر نازل ہوئی تھیں یہ ملحوظ  
رہے کہ کام کا بنیادی نقطہ اس امانت کی حفاظت ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی امت کے لئے نازل فرمائی ہو۔

سے زیادہ میری محبوب! میں نے اسے اپنے لئے تیار کرنا چاہا لیکن اس کا رویہ میرے بارے میں غلط ہی رہا۔ اسی زمانہ میں ایک سال اسے کوئی سخت ضرورت ہوئی اور وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ خلوت میں وہ مجھ سے ملے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اب میں اس پر قابو پا چکا تھا لیکن اس نے کہا کہ تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ اس مہر کو تم حق کے بغیر قویہ سن کر میں اپنے بڑے اطمینان سے باز آگیا اور وہاں سے چلا آیا، حالانکہ وہ مجھے سب سے بڑھ کر محبوب تھی۔ اور میں نے اپنا بوجھ اس پر بھی واپس نہیں لیا، اسے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ چنانچہ چٹان در اسی اور گھسکی، لیکن اب بھی اس سے باہر نہیں آیا جہاں سکتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اور تیسرے نے دعائی اے اللہ! میں نے چند مزدور کئے تھے، پھر سب کو ان کی مزدوری دی۔ لیکن ایک مزدور ایسا نکلا کہ اپنی مزدوری ہی چھوڑ گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگایا، اور (کچھ دنوں کی کوشش کے نتیجہ میں) بہت کچھ منافع ہو گیا، پھر کچھ دنوں کے بعد وہی مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا، اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دو میں نے کہا، یہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو، اونٹ، گائے، بکری اور غلام، سب تمہاری مزدوری ہی ہے۔ یعنی تمہاری مزدوری کو کاروبار میں لگا کر حاصل کیا ہے) وہ کہنے لگا، اللہ کے بندے! امیر ملاق نہ بناؤ میں نے کہا، میں ملاق نہیں کرتا، چنانچہ اس شخص نے سب کچھ لیا اور اپنے ساتھ لے گیا۔ ایک چیز بھی اس میں سے باقی نہیں چھوڑی، تو اے اللہ! اگر میں نے یہ سب کچھ تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی اور یہ سب باہر نکل آئے۔

فَأَمَرَ عَنَّا مَا أَحَبَّ فِيهِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَتَخَذُوا مِنْهُمُ الْخُزُومَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الثَّابِتُ اللَّهُ إِنْ اسْتَأْجَرْتُ أَبْرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَخُوهُمْ يَنْكُرُ مَا جُعِلَ وَاحِدٌ قَوْلِكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَتَنَزَّ أَبُو رَحْمَتِي كَذَبْتُ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَبَاغَوْا فِي بَعْضِ حَبِيبٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِذَا إِلَى الْخَيْرِ فَقَدْ شَكَّ مَحَلٌّ مَا تَأْتِي مِنَ أَجْرِكَ مِنَ الْإِذِلِّ وَالْبَقْرِ وَالْعِجَمِ وَالزُّفْرِ فَقَالَ جَاءَ عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْتَغْفِرُنِي بِرَفَقَتِي إِنْ لَا اسْتَغْفِرُنِي بِكَ فَأَخَذَ ۖ

۱۴۱۱۔ جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھانے کی مزدوری کی اور پھر

اسے صدقہ کر دیا، اور بار بردار کی اجرت،

۲۱۱۔ ہم سے سعید بن جبش نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو بعض لوگ بازاروں میں جا کر بار برداری کرتے، ایک مد مزدوری ملتی (اور اس میں سے صدقہ کرتے) آج

بَاب ۱۴۱۱۔ مَنْ أَجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأُجُورَةُ الْحَتَالِ۔ ۲۱۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعَشَى عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ أَطْلَقَ أَحَدًا إِلَى السُّوقِ فَيُعْطَاهُمْ فَيُصِيبُ الْمَدَّ وَإِنْ لَعِظَهُمْ لِمَالَةِ الْفَقْرِ قَالَ فَأَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَحْمِلَ

انہیں کے پاس لاکھ لاکھ (درہم و دینار) ہیں۔ ابو وائل نے کہا ہمارا خیال ہے کہ ان کی مراد خود اپنی ذات سے تھی۔

۱۴۱۲۔ دلالی کی اجرت، ابن سیرین، عطاء ابن اسیم اور حسن بن علی دلالی پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر کسی سے کہا جائے کہ یہ کپڑا بیچ لاؤ، اتنی قیمت میں جتنا زیادہ ہو وہ تمہارا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن سیرین نے فرمایا کہ اگر کسی نے کہا

بَاب ۱۴۱۲۔ أَجْرُ السَّيْرِينَ وَلَمْ يَكُنْ ابْنُ سَيْرِينَ وَعَطَا ابْنُ أَبِيهِمْ وَالْحَسَنُ أَجْرُ السَّيْرِينَ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ يَقُولُ بِهَذَا الثَّوْبِ فَمَا نَأْدُ عَلَى كَذَا هُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سَيْرِينَ إِذَا قَالَ بِعْهُ وَكَذَا

کہ اتنے میں اسے بچ لادو جتنا نفع ہوگا وہ تمہارا ہے۔ یاد رہے کہ (میرے اور تمہارے درمیان تقسیم ہو جائے گا، تو اس میں کوئی حرج نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شرائط کے حدود میں رہیں۔

۲۱۱۸۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاہوس نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی پیشوائی سے منع کیا تھا وہ یہ کہ شہری، دیہاتی یا مال نہ بچیں میں نے پوچھا، اے ابن عباس! شہری دیہاتی یا مال نہ بچیں، کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ ان کے دلال نہ بنیں (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے۔

۲۱۱۳۔ کیا کوئی مسلمان دارالحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟

۲۱۱۹۔ ہم سے عمرو بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اسعش نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے، ان سے جناب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کام کیا جب میری بہت سی مزدوری اس کے ذمے ہو گئی تو میں اس کے پاس آیا، تقاضا کرنے۔ وہ کہنے لگا کہ بخدا، میں تمہاری مزدوری اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا، بخدا کی قسم! یہ تو اس وقت بھی نہیں ہوگا جب تم مر کے دوبارہ زندہ ہو گے اس نے کہا، کیا میں مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا! میں نے کہا کہ ہاں اس پر وہ بولا کہ پھر وہیں میرے پاس مال اور اولاد ہوگی اور وہیں تمہاری مزدوری و بدو لگا۔ اسی پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ کیا آپ نے

فَمَا كَانَ مِنْ تَرْجِمٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ يَنْبِي وَ  
بَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ۔

۲۱۱۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا  
مُعَمَّرٌ عَنْ بَنِي حَاوِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَلَقَّى  
الرَّكْبَانُ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَايَةٍ قُلْتُ يَا ابْنَ  
عَبَّاسٍ مَا قَوْلُكَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَايَةٍ قَالَ لَا  
يَكُونُ لَهُ سِمَسًا ۝

باب ۱۴۱۳۔ هَلْ يُؤْمَرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ  
مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ۔

۲۱۱۹ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْرُوقٍ حَدَّثَنَا خُبَابٌ قَالَ  
كُنْتُ رَجُلًا قَتَلْنَا فَعَمَلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ  
بِي عِنْدَ كَافَاتَيْبِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَفْضِيكَ  
حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ حَتَّى تَمُوتَ  
ثُمَّ تَبْعَثَ فَلَا قَالَ قَرَأَنِي لَيْتَ لَمْ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ  
قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ بِي لَمْ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَفْضِيكَ فَكَفَرَ  
اللَّهُ تَعَالَى أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بَايَتِنَا وَقَالَ لَا وَتَيْنَ  
مَالًا وَوَلَدًا ۝

(خاصہ سابقہ صفحہ) خرید و فروخت کے لئے کسی کو دلال بنانا جائز ہے، خواہ بیچنے والے کی طرف سے ہو یا خریدنے والے کی طرف سے! البتہ اجرت کی تعیین ضروری ہے۔ اسی لئے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا جو قول نقل کیا ہے اسے علی الاطلاق نافذ نہیں کیا جائے گا کیوں کہ اس میں اجرت کی تعیین نہیں ہے۔ صرف اصل قیمت کی تعیین ہے۔ اگر قیمت کے بعد اجرت بھی متعین ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بخوان کے ضمن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان نقل کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے جو اصول شریعت سے متصادم نہ ہوں اور شریعت انہیں برداشت کر سکے۔



اس شخص کو دیکھا، جس نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال و اولاد دی جائے گی۔“

باب ١٢١ - مَا يُعْطَى فِي الرِّقَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ  
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ أَبُو عُبَيْسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ مَا أَخَذَ ثُمَّ عَلَيْهِ أَحَدُ الْكِتَابِ  
اللَّهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْرَطُ الْمَعْلُومُ إِلَّا أَنْ  
يُعْطَى شَيْئًا فَيَقْبَلُهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَهُ أَسَمِعَ  
أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمَعْلُومِ وَأَعْطَى الْخَسِرَ  
وَرَأَاهُمْ عَشْرَةَ وَلَمْ يَرَ ابْنَ سِيرِينَ بِأَجْرٍ  
الْقَسَامِ بِأَسَا وَقَالَ كَانَ يُقَالُ  
السَّيْحَتِ الرَّشْوَةِ فِي الْحُكْمِ وَكَالْوَأِ  
يُعْطُونَ عَلَى الْخُرُصِ.

۱۴۱۴ھ - قبائل عرب میں سورہ فاتحہ کے ذریعہ جہاز بھجوانک  
پر جو دیا جاتا ہے۔ ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حوالے سے بیان کیا کہ کتاب اللہ سب سے زیادہ  
اس کی مستحق ہے کہ اس پر اجرت لی جائے۔ شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا  
کہ معلم کو پہلے سے لے نہ کرنا چاہیے (کہ پڑھانے پر مجھے اتنی  
تتخواہ ملنی چاہیے) البتہ جو کچھ اسے دیا جائے لے لینا چاہیے  
حکم نے فرمایا کہ میں نے کسی شخص سے یہ نہیں سنا کہ معلم کی  
اجرت کو اس نے ناپسند کیا ہو۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ لپٹنے  
معلم کو) دس درہم دیتے تھے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ قسماً  
(بیت المال کا ملازم جو تقسیم پر مہمور ہو) کی اجرت میں کوئی  
حرج نہیں سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ (قرآن کی آیت میں)

سخت، فیصلہ میں ثبوت لینے کے معنی میں ہے۔ اور لوگ (اندازہ لگانے والوں کو) اندازہ لگانے کی اجرت دیتے تھے لہٰذا

۲۱۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُسَوِّمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَطْلَقَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَأَلُوهُمَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْحِجْيِ مِنَ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَصَاوُوهُمْ فَأَجَابَانِ تَضَيُّعُهُمْ فَلَمْ يَرْتَدُّ لِيَاكُ الْغِي نَسَعُوا إِلَيْهِ بِكُلِّ شَيْءٍ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوِ اتَيْنَا هَؤُلَاءِ الزَّهَّطُ الَّذِينَ

۱۔ متعدد مسئلے مصنف نے ایک ساتھ جمع کر دیے ہیں۔ ایک ہے جہاڑ پھونک یا تنوید وغیرہ کی اجرت لینا۔ یہ اگر محدود خیریت کے اندہ ہوں تو اس کی اجرت جائز اور حلال ہے کیونکہ اس میں کسی قسم کی عبادت کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ دوسری چیز ہے قرآن مجید کی تعلیم، اذان یا اقامت کی اجرت۔ اس مسئلہ میں قاضی خاں نے لکھا ہے کہ چونکہ قدیم میں بیت المال سے وظائف ملتے تھے اور اس طرح اہل علم کو نافع الہامی حاصل ہوتا تھی اس لئے اس دور میں عوام سے ان پر کسی طرح کی اجرت لینے سے منع کر دیا گیا تھا، اب اس طرح کی تمام چیزوں کا بار عوام پر اڑا ہے اور بیت المال علماء کی کفالت نہیں کرتا۔ اس لئے اب فہم واری عوام پر آگئی کہ قرآن و حدیث کی تعلیم دینے والوں، ائمہ اور موزنون کی کفالت کیے بہر حال دونوں مسئلوں کی نوعیت الگ ہے۔

۲۔ ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم میں، عرب میں ہو مطلق وغیرہ کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا تھا، پھرنے اور کھانے کے لئے کسی قسم کا انتظام اس کے سوا کوئی اور نہیں تھا کہ مسافر کسی کا حمان بن جائے۔ اس لئے صحابہ نے اس کی درخواست کی۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی دھج سے اجنبیت کی حالت میں مہمان بنانے کی خاص طور سے تاکید فرمائی ہے ویسے عام حالات میں بھی میزبانی کے فضائل اسلام میں بہت

نے دیکھا، قبیلہ والوں نے اپنی والی ہر طرح کی کوشش کر ڈالی، لیکن ان کا سردار اچھا نہ ہو سکا، ان کے کسی آدمی نے کہا کہ ان لوگوں کے یہاں بھی دیکھنا چاہیے جو ہمارے قبیلہ میں قیام کئے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ کوئی چیز ان کے پاس نکل آئے۔ چنانچہ قبیلہ والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ بھائیو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے، اس کے لئے ہم نے ہر طرح کی کوشش کر ڈالی لیکن فائدہ کچھ بھی نہ ہوا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے۔ ایک صحابی نے فرمایا بھائیو! اسے جھاڑ دوں گا، لیکن ہم نے تم سے میزبانی کے لئے کہا تھا اور تم نے اس سے انکار کر دیا تھا، اس لئے اب میں بھی اجرت کے بغیر نہیں جھاڑ سکتا۔ آخر کبریوں کے ایک ریوڑ پر ان کا معاملہ طے ہوا (صحابی وہاں تشریف لے گئے) اور الحمد للہ رب العالمین پڑھ پڑھ کر چھو چھو کیا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی کی رسی کھول دی گئی ہو، وہ اٹھ کر پلٹے لگا، تکلیف دور ہو گئی، نشان بھی نہیں باقی تھا بیان کیا کہ پھر انہوں نے طے شدہ اجرت صحابہ کو دے دی۔ کسی نے کہا کہ اسے تقسیم کر لو لیکن جنہوں نے جھاڑا تھا وہ بولے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے کوئی تصرف نہ کرنا چاہیے، پہلے ہم آپ سے اس کا ذکر کر لیں۔ اس کے بعد دیکھیں کہ

فَرَزُوا الْعُقَدَ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لَمْ يَمُوتْ وَسَعَيْنَاكَ بِحَقِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُ فَمَنْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعْمُ وَاللَّهِ بَرَأَى لَا مَرَقَ فِي دَلْعِي وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تَهْتَفُوا فَمَا أَتَانَا بِإِذْنِكُمْ رَحَى تَجْعَلُونَا لَنَا جَعْلًا فَصَالَحُواهُمْ عَلَى طَبْعِ بَيْنِ الْغَنَمِ مَا لَطَقَ يَنْفَعُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ الْعَمْدُ بِاللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَمَا لَمْ تَنْشَطْ مِنْ عِقَالٍ فَالْطَلَقُ مَشِيئِي وَمَا بِي قَلْبَةٍ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ بِعَقْلِهِمُ الَّذِي صَالَحُواهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَقْبِسُوا فَقَالَ الَّذِي مَرَقَ لَا تَفْعَلُوا اسْتَحْيَ نَاقِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لِلَّهِ الَّذِي كَانَ فَتَنْظُرُ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدْ مَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ قَمَا يُدْرِيكَ أَلَمْ نَأْمُرْ بِهَذَا قَدْ أَصَبْتُمْ أَقْبِسُوا وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ سَهْمًا فَصَحِيحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ

آپ کی حکم دیتے ہیں (تاکہ اس کے مطابق عمل کریں) چنانکہ سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ اس حضور نے فرمایا، یہ تم کیسے کہتے ہو کہ سورۃ فاتحہ بھی ایک منتر ہے (بلکہ یہ تو خدا کا کلام اور حق ہے) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا، اسے تقسیم کر لو اور ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ شعبہ نے کہا کہ ابو البشر نے ہم سے حدیث بیان کی، اذوں نے ابو المتوکل سے یہی حدیث سنی۔

۱۴۱۵- غلام کا خراج اور باندیوں کا خراج، مختاطا غلام کے ساتھ۔

بَاب ۱۴۱۵ - فِي نَيْبَةِ الْعَبْدِ وَتَقَاةِ حُرِّ آيَةِ الْإِمَاءِ .

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) زیادہ ہیں اور مینافنت کی تاکید بھی پوری طرح موجود ہے۔

۱۴- اسی بخاری میں متعدد مقامات اس نوعیت کے ملیں گے کہ جب کبھی اس طرح کے مسائل میں صحابہ کو تردد ہوا تو ۱۱، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کو پوری طرح دور کرنے کے لئے اور تاکہ ان کی دلدلی بھی ہو جائے فرمایا کہ میرا ہی اس میں حصہ لگاؤ۔ ابھی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شکار کا قصہ گزر چکا ہے جو بالکل اسی نوعیت کا ہے۔

۱۵- غلام اپنے غلام پر یا باندی سے جو ٹیکس لیتا ہے کہ روزانہ یا ہفتہ وار تمہیں اتنی رقم دینی پڑے گی، اس کے لئے حدیث میں خراج غلام، اجرا اور ضربیتہ کا لفظ استعمال ہوا ہے یہاں بھی یہی مراد ہے

۲۱۲۱- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنا لگایا تو آپ نے انہیں ایک صاع یاد و صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے گفتگو کی، جس کے نتیجے میں ان کا نواج کم کر دیا گیا تھا۔

۱۴۱۶- پچھنا لگانے والے کی اجرت۔

۲۱۲۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے دمیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگایا تھا اور پچھنا لگانے والے کو اجرت بھی دی تھی۔

۲۱۲۳- ہم سے صدر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگایا تھا اور پچھنا لگانے والے کو اس کی اجرت بھی دی تھی، اگر اس میں کوئی کراہت ہوتی تو آپ اجرت نہ دیتے۔

۲۱۲۴- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرہ بن عامر نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگایا تھا اور آپ کسی کی اجرت کے معاملے میں کسی بھی غلام کو ہرگز روا نہیں رکھتے تھے (اس لئے آپ نے پچھنا لگانے کی اجرت بھی پوری دی تھی)۔

۱۴۱۷- جس نے کسی غلام کے مالکوں سے غلام کے محصول (خراج) میں کمی کے لئے گفتگو کی

۲۱۲۵- ہم سے اکرم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پچھنا لگانے والے غلام (ابو طیبہ) کو بلایا، انہوں نے اس حضور کے پچھنا لگایا اور اس نے انہیں ایک یاد و صاع، یا ایک یاد و صاع (راوی حدیث شعبہ کو شبہ تھا) دینے کے لئے (بطور اجرت) حکم دیا آپ نے (ان کے مالکوں سے بھی) ان کے بارے میں گفتگو فرمائی تو انہوں نے ان کا محصول کم کر دیا تھا۔

۱۴۱۸- زانیہ کی کائی اور باندی کی کائی، ابراہیم نے نوٹہ کرتے والے کو

۲۱۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَيْنِ بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّهَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فُخِّفَ عَنْ عَلَيْهِمْ أَوْ خُصِرَتْ يَدُهُمْ

بَاب ۱۴۱۶ خَدَاجُ الْحَجَّامِ

۲۱۲۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَمِيثٌ

حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَمَسَ يَدَهُ وَكَانَ يَدُهُ فِي رُكْبَتِهِ

۲۱۲۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ

خَالِدِ بْنِ عِلْكِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَكَوْنَهُ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِمْ

۲۱۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ هَرَبِ بْنِ

عَامِرٍ تَلَا سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُهُ أَحَدٌ أَجْرَهُ

اور آپ کسی کی اجرت کے معاملے میں کسی بھی غلام کو ہرگز روا نہیں رکھتے تھے (اس لئے آپ نے پچھنا لگانے کی اجرت بھی پوری دی تھی)۔

بَاب ۱۴۱۷ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِي الْعَبْدِ أَنْ

يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَدَاجِهِ

۲۱۲۵ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَيْنِ بْنِ الْكَلْبِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَخَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ أَوْ مِثْلِهِ كَلَّمَ فِيهِ فُخِّفَ مِنْ خَدَاجِهِ

اس حضور نے انہیں ایک یاد و صاع، یا ایک یاد و صاع (راوی حدیث شعبہ کو شبہ تھا) دینے کے لئے (بطور اجرت) حکم دیا آپ نے (ان کے مالکوں سے بھی) ان کے بارے میں گفتگو فرمائی تو انہوں نے ان کا محصول کم کر دیا تھا۔

بَاب ۱۴۱۸ كَسْبُ النَّبِيِّ وَالْمَلِكِ وَكَسْبُ

ادراگانے والیوں کی اجرت کو زوسہ کرنے اور گانے پر نہ پابندی  
قرار دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ اپنی باندیوں کو جبکہ وہ  
پاکدامنی بھی چاہتی ہوں، زنا کے لئے مجبور نہ کرو تا کہ اس طرح  
دنیا کی زندگی کے سامان ہم پہنچا سکو۔ لیکن اگر کوئی شخص نہیں  
مجبور کرتا ہے تو اللہ ان پر جبر کئے جانے کے بعد (انہیں معاف

إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَ النَّاسَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَقَوْلِ اللَّهِ  
تَعَالَى وَلَا تَكُونُوا فِتْنًا لَكُمْ عَلَى الْبِعَازِ إِنَّ أَرَادَتْ  
تَحْمِلُنَّ أَثْمَالَكُمْ غَرَضٌ الْبَيْعَةِ الدُّنْيَا وَمَنْ  
يُكْرِهَنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ الْكَرْهِ جَزَاءُ غَفْوَةٍ  
مَحْجِيْمٌ فِتْنًا لَكُمْ إِنْ أَعَاءَ كُمْ.

کرنے والا، ان پر جبر کرنے والا ہے۔ (قرآن کی آیت میں) فیتنا تم، ایا تم کے منہ میں ہے (یعنی تمہاری باندیاں)

۲۱۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

ابن شهاب عن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن  
هشام عن أبي مسعود بن النضر عن أبي بصير عن  
عطاء الله عليه وسلم أنه قال قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم نهى عن نكاح الكلب ومهر  
البيعي وعملوا بالكاهن.

۲۱۲۶ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن  
بن حارث بن ہشام نے، اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ (کے زنا) کی اجرت  
اور کراہن کی اجرت سے منع فرمایا تھا۔

۲۱۲۷ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے محمد بن حجاج نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے  
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے باندیوں کی (زنا جائز) گمانی سے منع کیا تھا۔

۲۱۲۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
كَسْبِ الْإِمَاءِ.

۱۴۱۹ - نہ کی جفتی (پر اجرت)

باب ۱۴۱۹ جَنْسُ الْفَحْلِ.

۲۱۲۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث اور  
اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن حکم نے، ان سے  
نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے نہ کی جفتی (پر اجرت لینے) سے منع کیا تھا۔

۲۱۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَ  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ كَسْبِ الْفَحْلِ.

باب ۱۴۲۰ - إِذَا اشْتَجَرَ أَمْرًا فَانْتَ

أَحَدُهُمَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ  
يُخْرِجُوهُ إِلَى تَسْمِيرِ الْأَجَلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْعَصْرُ  
قَرَأَ يَأْسُ ابْنِ مُعَاوِيَةَ تَمْضِي الْأَجَارَةِ إِلَى  
أَهْلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ آخِذَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ بِالشَّطْرِ فَكَانَ ذَلِكَ  
عَنْ عُمَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو  
بَكْرٍ وَصَدْرًا مِمَّنْ خَلَفَ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ  
أَبَا بَكْرٍ عُمَرَ جَدَّ الْأَجَارَةِ بَعْدَ مَا قَضَى

۱۴۲۰ - کسی شخص نے زمین اجارہ پر لی، پھر فریقین میں سے ایک  
کا انتقال ہو گیا؟ ابن سیرین نے فرمایا کہ مدت متعینہ پوری ہونے  
تک میت کے ورثہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ مستاجر کو بے دخل  
کریں حکم، حسن اور ایاس بن معاویہ نے فرمایا کہ اجارہ اپنی مدت  
متعینہ تک باقی رہتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی آراضی (یہودیوں کو) آدمی  
پیداوار پر دی تھی، یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد  
مبارک میں بھی نافذ رہا، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی  
اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں بھی۔ یہ کوئی

نہیں بیان کرتا کہ ابو بکر اور رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے کئے ہوئے

معاملہ اجارہ کی تحدید کی ہو۔

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَنْ يَكْمُلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْمَزَارِعَ كَأَنَّكَ تَكْرَى عَلَى شَيْءٍ سَمَاءٌ نَافِعٌ كَذَّابٌ أَخْضَطَهُ وَأَنَّ نَافِعَ بْنَ خَدِجٍ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كَزَاةِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ رَضِيَ

۲۱۲۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ابی سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں کو) خیبر کی اراضی دے دی تھی کہ اس میں محنت کے ساتھ کاشت کریں اور پیداوار کا ادا خود دے لیا کریں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نافع سے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اراضی کچھ عرصے کے بعد دوبارہ بنائی تھیں، نافع نے اس عرصہ کی تعیین بھی کر دی تھیں لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ اور نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اراضی میں عقد اجارہ سے منع کیا تھا۔ عبد اللہ نے نافع کے واسطے سے بیان

کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خیبر کے یہودیوں کے ساتھ وہاں کی زمین کا معاملہ برابر چلتا رہا تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلا وطن کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الحوالات

بَاب ۱۲۲۱۔ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مِلْثًا جَانًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجَعَ الشَّرِيكَانِ وَأَهْلُ الْمِيْرَاتِ فَيَأْخُذُ هَذَا غَيْرَنَا وَهَذَا دِينَانِ فَإِنْ

۱۲۲۱۔ حوالہ کے مسائل قرض کو کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی تفصیلات، اور کیا اس عقد انتقال کو فسخ بھی کیا جاسکتا ہے؟ حسن اور قتادہ نے فرمایا کہ جب کسی کی طرف قرض منتقل کیا جاتا ہے تو اس وقت وہ خوشحال تھا تو جائز ہے (یعنی اس انتقال کو فسخ نہیں کر سکتے) ابن عباس رضی اللہ عنہ

لہ احکامات کے یہاں عقد اجارہ، متعاقدین میں سے کسی کی بھی موت سے فسخ ہو جاتا ہے۔ حضرت حسن وغیرہ رحمہم اللہ کا فتویٰ احناف کے مسلک کے خلاف ہے۔ امام بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال لیا ہے کہ خیبر کی زمین کا معاملہ عقد اجارہ تھا۔ بعض محدثین نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس فیصلہ پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ احناف کہتے ہیں کہ یہ تو مخرج مقاسمہ تھا۔ جزیہ، اہل خیبر سے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی لیا، نہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے، ظاہر ہے کہ وہ اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ جزیہ کی معافی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ اور ان سے جزیہ اسی صورت میں لیا جاتا تھا جس کا ذکر حدیث میں ہے اسی میں کسی تجدید کی ضرورت ہی نہیں، جب تک سلطنت باقی رہے یہ باقی رہے گا۔

تَوَيَّمَا لِحَدِّ هَذَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ -  
 نے فرمایا کہ دو شرکا نے یاد نہ کرنے میں صلح کر لی (کہ جو چیز آپس میں تقسیم کی جانے والی ہے) اس میں سے نقد مال تو فلاں لے اور قرض (جو دو مردوں کے درمیان ہے وہ) فلاں کا حصہ رہے تو (اس تقسیم کے بعد) اگر دونوں شدکار میں سے کسی ایک کا حصہ ضائع ہو گیا تو اپنے دوسرے شریک پر کسم پوسم نہ ہو، ورنہ یہ نہیں ٹھیک ہو سکتا۔

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتِيعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِثْلٍ فَلْيَتَّبِعْ كَسْرَ الْمَالِ فِي طَرَفٍ مُنْتَقِلٍ كَمَا جَاءَتْ تَوَاسُّعُ بِلْسَانٍ جَابِيَةٍ (یعنی) ۲۱۳۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک خبر دی، انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (قرض ادا کرنے میں) مالدار کی طرف سے مثال مٹول ظلم ہے۔ اور اگر کسی کا قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے تو اسے قبول کر لینا چاہیے (کیونکہ عام حالات میں اس سے قرض وصول کرنے میں زیادہ آسانی رہتی ہے)۔

بَاب ۱۲۲۲۔ إِذَا خَالَ عَلَى مِثْلٍ فَلْيَسْ لَمْ يَرْجِعْ -  
 ۱۲۲۲۔ جب قرض کسی مالدار کی طرف منتقل کیا جائے تو اسے رد نہ کرنا چاہیے۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتِيعَ عَلَى مِثْلٍ فَلْيَتَّبِعْ -  
 ۲۱۳۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ابن ذکوان نے، ان سے اعرج نے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار کی طرف سے (قرض ادا کرنے میں) مثال مٹول ظلم ہے۔ اور اگر کسی کا قرض کسی مالدار کے حوالہ کیا جائے تو اسے قبول کر لینا چاہیے۔

بَاب ۱۲۲۳۔ إِنْ خَالَ دَيْنَ الْمَيْتِ عَلَى رَجُلٍ جَائِعٍ -  
 ۱۲۲۳۔ اگر کسی میت کا قرض کسی (زندہ) شخص کی طرف منتقل کیا جائے تو بھارت ہے۔

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا الشَّامِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا أَصْلَى عَلَيْهِمَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلِّ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا فَقَالُوا ثَلَاثَةٌ وَتَابِعُوا فَصَلِّ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ بِثَلَاثَةٍ فَقَالُوا أَصْلَى عَلَيْهِمَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةٌ وَتَابِعُوا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِهِمَا قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَعَلَىٰ ذِيْنَتِهِ فُتِّلَتْ عَلَيْنِهِ .

فرمایا کچھ ترکہ بھی چھوڑا ہے، لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑا ہے، لوگوں نے کہا کہ تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ م نے ان کی بھی نماز جنازہ پڑھائی پھر تیسرا جنازہ لایا گیا، صحابہ نے آنحضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس کی نماز پڑھا دیجیے۔ اس حضورؐ نے ان کے متعلق بھی وہی دریافت فرمایا، کیا کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، اور ان پر کسی کا قرض بھی تھا؟ صحابہ نے کہا کہ ہاں تین دینار تھا۔ آنحضورؐ نے اس پر ارشاد فرمایا کہ پھر اپنے ساتھی کی تمہیں لوگ نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ایک صحابی کو اس فضیلت سے محروم ہوتے دیکھ کر (بوئے، یا رسول اللہ! آپ ان کی نماز پڑھا دیجیے، قرض ان کا میں ادا کر دوں گا۔ تب اس حضورؐ نے ان کی نماز پڑھائی۔

**باب ۱۲۳ - الْغَفَالَةُ فِي الْقَرْضِ وَالذُّكُورِ بِالْأَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ أَبُو الزَّوَادِ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ حَمَزَةَ عَنْ أَبِي عَمْرِوَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ مَصْدِقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةٍ مِنْ أَمْرَأَتِهِ فَأَخَذَ حَمَزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيلًا حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ بِأَمْرَةِ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَدَّ سَاكَةً بِالْحَجَةِ هَلَاةً وَقَالَ جَدِي وَكَأَلَا شَعْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمَرْتَدِّينَ وَكَفَلَهُمْ مَتَابُورًا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرَهُمْ وَقَالَ حَمَّادُ أَدَاكَ الْكُفْلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَكَمُ يَحْمَنُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ**

**۱۲۳ - قرض، اور دین کے معاملہ میں کسی کی شخصی ذمہ داری (ملا) ضمانت، ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے محمد بن حمزہ بن عمرو السلمی نے اور ان سے ان کے والد (حمزہ) نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا۔ (جہاں وہ صدقہ وصول کر رہے تھے وہاں کے) ایک شخص نے اپنی بیوی کی باندی سے ہمبستری کر لی تھی۔ حمزہ نے اس کی ایک شخص سے پہلے ضمانت لی، یہاں تک کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عمر رضی اللہ عنہ اس سے پہلے ہی اس شخص کو تھوکوں پر کی مرادے چکے تھے۔ اس لئے آپ نے ان کو گواہ کی تصدیق کی۔ (مسئلہ) نہ جاننے کی وجہ سے آپ نے ان کو مقرر کیا، اگر لیاتھا جبریر اور اشعث نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرتدوں کے بارے میں کہا کہ ان سے توبہ کر لیے اور ان کی ضمانت طلب کیجئے۔ چنانچہ انہوں نے توبہ کر لی تھی اور ضمانت خود انہیں کے قبیلہ والوں نے دی تھی۔ حماد نے فرمایا کہ اگر کسی نے شخصی ضمانت دی، پھر اس کا انتقال ہو**

۱۔ مسئلہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے مال کا مالک نہیں ہوتا، لیکن ان صاحب نے یہ سمجھا کہ بیوی کی باندی سے بھی اس طرح متعلق ہو سکتے ہیں جس طرح اپنی باندی سے انہیں متعلق ہے۔ اس غلط فہمی میں وہ زمانہ مرکب ہوئے تھے۔ ادھر حدود بعض اوقات شبہات سے سا قط ہو جاتی ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب صورت حال بیان کی گئی تو آپ نے ان کی حد تو سا قط کر دی جو شادی شدہ ہونے کی وجہ سے رہ رہا ہونا چاہیے تھی۔ لیکن تعزیراً سو کوڑے لگوائے پھر جب حضرت حمزہ صدقہ وصول کرنے گئے تو کسی طرح ان کے علم میں بھی

أَتَيْتَنِي بِالشَّهْدَاءِ أَشْهَدُهُمْ فَقَالَ كُفَى بِالْمَلِكِ  
 قَبْرِي فَقَالَ أَتَيْتَنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ كُفَى بِاللَّهِ خَيْلًا  
 قَالَ صَدَقْتَ فَقَدْ نَعَمَ اللَّهُ أَجَلَ مُسْتَقَرٍّ فَخَرَجَ  
 فِي الْبَحْرِ فَتَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ انْتَسَى مَرْكَبًا رَكِبَهَا  
 يَقْدُمُ عَلَيْهِ لِأَجْلِ الْبَلَدِ الَّذِي أَجَلَهُ فَلَمَّا جَدَّ مَرْكَبًا فَلَمَّا  
 تَحَسَّبَتْ فَتَقَرَّرَهَا فَأَدْعَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً  
 مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ رَجَعَ مُوَضِّعًا أَلْفَ دِينَارٍ إِلَى  
 الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي نَكْتُ سَلَفْتُ مَعَهَا  
 أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلْتَنِي قَبْلًا فَعَلْتُ كَقَوْلِكَ كَيْفَ تَرْضَى  
 بِهَا فَسَأَلْتَنِي شَرِيهًا أَفَعَلْتُ كَقَوْلِكَ شَرِيهًا فَتَحَوَّلَ  
 إِلَيَّ وَإِلَى جَهْدَتِ أَنْ أَحِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثَ إِلَيْهِ الَّذِي  
 لَهُ فَلَمَّا أَتَى رَدَّ إِلَيَّ أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ  
 حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ  
 مَرْكَبًا يُخْرِجُهُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّحْلُ الَّذِي كَانَ  
 أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَأَذَابَ النَّحْشَةَ  
 الَّتِي فِيهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِ حُطْنًا فَلَمَّا  
 تَشَرَّهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ  
 الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ وَاللَّهِ  
 مَا زِلْتُ حَاجِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِأَتِيكَ بِمَالِكَ  
 فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ هَلْ  
 كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَى بَشِيٍّ قَالَ أَفْخِرُكَ لَمْ أَحِدْ  
 مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ  
 فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي  
 بَعَثْتَ فِي النَّحْشَةِ فَانْصَرَفَ بِالْأَلْفِ  
 الدِّينَارِ مَا أَشْهَدُ ۱-

گیا تو اس کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے (انتقال کی وجہ سے)  
 لیکن حکم نے کہا کہ ذمہ داری اب بھی اس پر باقی رہے گی،  
 ابو عبد اللہ نے کہا کہ لیث نے بیان کیا، ان سے جعفر بن یحییٰ  
 نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہریر نے اور ان  
 سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ فرمایا کہ انہوں نے  
 بنی اسرائیل کے ایک دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار  
 قرض مانگا، انہوں نے کہا کہ پہلے ایسے گواہ لاؤ جو کی گواہی پر  
 مجھے اعتبار ہو۔ قرض مانگنے والے بولے کہ گواہ کی حیثیت سے  
 تو بس اللہ کافی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اچھا کوئی ضامن لاؤ  
 قرض مانگنے والے بولے کہ ضامن کی حیثیت سے بھی بس  
 اللہ ہی کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سچی بات کہی تم نے چنانچہ  
 ایک متعین مدت تک کے لئے انہیں قرض دے دیا یہ ضامن  
 قرض لے کر دریائی سفر پر روانہ ہوئے اور پھر اپنی ضرورت  
 پوری کر کے کسی سواری (کشتی وغیرہ کی تلاش کی تاکہ اس سے  
 دریا پار کر کے اس متعین مدت تک قرض دینے والے کے  
 پاس پہنچ سکیں جو ان سے لے پائی تھی) اور ان کا قرض ادا کر  
 دیں (نسیک کوئی سواری نہیں ملی، آخر انہوں نے ایک  
 لکڑی لی اور اس میں ایک سوراخ بنایا، پھر ایک ہزار دینار  
 اور ایک خط (اس مضمون کا کہ) ان کی طرف اسے قرض دینے  
 والے کی طرف یہ دینا بھیجے جا رہے ہیں) اور اس کا منہ  
 بند کر دیا اور اسے دریا پر لے کر آئے، پھر کہا، اے اللہ!  
 تو خوب جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار  
 قرض لئے تھے، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے  
 کہہ دیا تھا کہ ضامن کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ - بات آئی انہوں نے سمجھا کہ کوئی نیا واقعہ ہے لیکن لوگوں نے بتایا کہ اس کا فیصلہ تو خود عمر رضی اللہ عنہ کبھی کا رکھ چکے ہیں۔  
 انہیں پوری طرح اعتبار نہ آیا۔ اس لئے قبیلہ والوں میں سے کسی نے اپنی ضمانت پیش کی کہ آپ عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق کر لیجئے  
 چنانچہ انہوں نے یہ ضمانت قبول کی اور عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی تصدیق چاہی۔



وہ بھی کچھ پر راضی تھا، اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو اس کا بھی جواب میں نے یہی دیا کہ گواہ کی حیثیت سے کافی ہے تو وہ کچھ پر راضی ہو گیا تھا اور (تو حقائق یہ کہ) میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے جس کے ذریعہ میں اس کا قرض اس تک (مدت متعینہ پر) پہنچا سکوں لیکن مجھے اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے اب میں اس کو تیرے ہی پر راضی ہوں۔ (کہ تو اس تک پہنچا دے) چنانچہ اس نے وہ لکڑی جس میں رقم تھی، دریا میں بہا دی۔ اب وہ دریا میں تھی اور وہ صاحب دالیں ہو چکے تھے۔ اگرچہ فکر اب بھی یہی تھا کہ کسی طرح کوئی جہاز ملے جس کے ذریعہ اپنے شہر جا سکیں۔ دوسری طرف وہ صاحب جہازوں نے قرض دیا تھا، اسی تلاش میں (مندگاہ) آئے کہ ممکن ہے کوئی جہاز ان کا مال لے کر آیا ہو لیکن وہاں انہیں ایک لکڑی ملی، وہی جس میں مال تھا (تو قرض لینے والے نے ان کے نام بھیجا تھا۔ انہوں نے وہ لکڑی اپنے گھر کے اندھن کے لئے لے لی، پھر جب اسے چیرا تو اس میں سے دینار نکلے اور ایک خط بھی! (کچھ دنوں بعد وہ صاحب حب اپنے وطن پہنچے) تو قرض خواہ کے یہاں آئے اور (دوبارہ) ایک ہزار دینار ان کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہا کہ بخدا، میں تو برابر اسی کوشش میں رہا کہ کوئی جہاز ملے تو تمہارے پاس تمہارا مال لے کر پہنچوں، لیکن اس دن سے پہلے جبکہ میں یہاں پہنچنے کے لئے سوار ہوا مجھے اپنی کوششوں میں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ پھر انہوں نے پوچھا، اچھا یہ تو بتاؤ، کوئی چیز بھی میرے نام آپ نے بھیجی تھی؟ مقروض نے جواب دیا، بتاؤ رہا ہوں آپ کو، کہ جہاز مجھے اس جہاز سے پہلے نہیں ملا جس سے میں آج پہنچا ہوں۔ اس پر قرض خواہ نے کہا کہ پھر اللہ نے بھی آپ کا وہ قرض ادا کر دیا جسے آپ نے لکڑی میں بھیجا تھا چنانچہ وہ صاحب اپنا ہزار دینار لے کر خوش خوش دالیں ہو گئے۔

### باب ۱۲۲۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ

عَاقَدْتَ أَيْمَانَكُمْ فَأَتَوْهُمْ نَصِيحَةً

۲۱۳۳ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا أَبُو

أَسَمَةَ عَنْ أَبِي لَيْسَ عَنِ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرِفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانَكُمْ قَالَ كَانَ اللَّهُ مَا جُرُونَ لَنَا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ بَرِثَ اللَّهُ مَا جُرُونَ الْأَنْصَارِ مِي دُونَ ذَوِي سَاحِمٍ لِلْأَخَوَةِ النَّبِيِّ أَخِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا أَنْزَلْتُ وَلِي كُنَّا جَعَلْنَا مَوَالِي تَسَخَّتْ لَمْ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدْتَ أَيْمَانَكُمْ إِلَّا الْأَنْصَارَ وَالزَّكَاةَ وَالنَّصِيحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْبَيْزَانُ وَيَكُونُ حَالَهُ

قرار پائی (سوا امداد، تعاون اور خیر خواہی کے) کہ یہ ہر مسلمان پر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے ضروری ہے (البتہ میراث کا حکم (انصاف و مہاجرین کے درمیان مواخاتہ کی وجہ سے) منسوخ قرار پایا۔ اور وصیت جتنی چاہے کی جاسکتی ہے۔

۲۱۳۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْلَعِيلُ نُبُ

### ۱۲۲۵۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ جن لوگوں سے تم نے قسم

کھا کر عہد کیا ہے، ان کا حصہ ادا کرو۔

۲۱۳۳۔ تم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ

نے حدیث بیان کی، ان سے ادیس نے، ان سے طلحہ بن مصرف نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ (قرآن مجید کی آیت) لکل جعلنا موالی کے متعلق ابن عباس رضی فرمایا کہ (موالی کے معنی) درث کے ہیں اور والد بن عاقدت ایماکم کا حصہ یہ ہے کہ (مہاجرین جب مدینہ آئے تو مہاجرین کے ورثہ انصار ہی ہوتے تھے ان کے رشتہ وار نہیں ہوتے تھے، یہ اس اخوت کی وجہ سے تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم کی ہوئی تھی۔ پھر جب آیت لکل جعلنا موالی نازل ہوئی (مہاجرین کے ورثہ کے آجانے کے بعد) تو پہلی آیت والذین عاقدت ایماکم منسوخ ہو گئی (اب پہلی مواخات منسوخ

۲۱۳۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر

نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے امدان - یہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مواخات سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کر لی تھی۔

۲۱۳۵- ہم سے محمد بن صباح - نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، اسلام میں عہد و پیمان نہیں معتبر ہوں گے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود انصار اور غزیش کے درمیان، میرے گھر میں عہد و پیمان کر لیا تھا۔

۱۴۲۶- جو شخص کسی بڑے کے قرض کا خاص بنے تو اس کے بعد اس سے جو عہد نہیں کر سکتا محن رحمتہ اللہ علیہ نے بھی یہی فرمایا۔

۲۱۳۶- ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حمید نے، ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کسی کا جنازہ آیا، نماز پڑھنے کے لئے آنکھوں نے دریافت فرمایا، کیا میت پر کسی کا قرض تھا؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں آپ نے ان کا نماز جنازہ پڑھا دی۔ پھر ایک جنازہ آیا، اس حضور نے دریافت فرمایا، میت پر کسی کا قرض تھا؟ لوگوں نے کہا ہاں، تھا۔ یہ سن کر اس حضور نے فرمایا کہ پھر اپنے سامنے ہی نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بول اٹھے، یا رسول اللہ! ان کا قرض میں ادا کر دوں گا تب اس حضور نے ان کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

۱۱۳۷- ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن علی سے سنا اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بحیرن سے (جزیرہ کا) مال آیا تو میں نہیں اس طرح دوں گا لیکن بحیرن سے مال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ملک نہیں آیا۔ پھر جب اس کے بعد وہاں سے مال آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہوا آپ پر کسی کا قرض ہو تو وہ ہمارے یہاں آجائے چنانچہ میں حاضر ہوا

جَعْفَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَأَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ؛

۲۱۳۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لَأَنَسٍ رَضِيَ أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دِمَاسٍ؛

بَاب ۱۴۲۶ مَنْ تَقَدَّرَ عَنْ مَيْتٍ دِينَ لَهُ أَنْ يُرْجَعَ وَيَمُوتَ قَالَ الْحَسَنُ

۲۱۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِجَنَازَةٍ لَيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا لَا فَقُلْنَا عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوا لَعَنَهُمْ قَالَ مَلَأُوا عَلَيَّ صَاحِبَكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى دِينِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلَيْهِ؛

کہ پھر اپنے سامنے ہی نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بول اٹھے، یا رسول اللہ! ان کا قرض میں ادا کر دوں گا تب اس حضور نے ان کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

۲۱۳۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَثِيْقٍ حَدَّثَنَا بَنُو عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّعْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أُعْطِيَتْ هَكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قَصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَدَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دِينَ قَالُوا إِنَّا قَاتَيْنَاهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَتَى لِي حَتِيَّةً فَعَدَّ دَعَاهَا

اور عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ باتیں فرمائی تھیں  
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لب بھر کر دیا، میں نے اسے شام کیا تو وہ پانچ سو کا رقم تھی، پھر فرمایا کہ اس کے دو گنا اور لے لو۔  
باب ۱۴۳۷۔ جَوَارِ ابْنِ بُکَيْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهِ

معادہ۔

۱۴۳۸۔ تم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے  
حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں  
عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین  
کو اسی دین اسلام کا متبع پایا۔ اور ابوصالح نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے اور ان سے زہری نے بیان  
کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا  
بیان کیا کہ میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے والدین کو دین اسلام کا  
متبع پایا، لوتی دن ایسا نہیں گذرنا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم ہمارے یہاں صبح دشام، دونوں وقت تشریف نہ لاتے تو پھر  
جب مسلمانوں کو بہت زیادہ (رک میں) پریشان کیا جانے لگا تو ابو بکر  
رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی نیت سے حبشہ کا قصد کیا جب آپ  
برکات الغدا پہنچے تو وہاں آپ کی ملاقات قارہ کے سردار ابن الدغنه  
(جو مشرک تھا) سے ہوئی، اس نے پوچھا، ابو بکر، کہاں کا ارادہ ہے؟  
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا  
ہے۔ اور اب تو یہی ارادہ ہے کہ دنیا سے بھروں اور اپنے رب کی عبادت  
کرتا رہوں۔ اس پر ابن الدغنه نے کہ اگر آپ جیسا انسان اپنے وطن  
سے نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالا جاسکتا ہے، کہ آپ تو مختاروں  
کے لئے گاتے ہیں۔ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ مجبوروں کا بوجھ اپنے سر لیتے  
ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پرانے  
والی مسیبت کا دفاع کرتے ہیں، آپ کو میں امان دیتا ہوں، آپ چلیے  
اور اپنے ہی شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ ابن الدغنه  
اپنے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لایا اور (مکہ پہنچ کر) ان کا فریش کے  
تمام اشرف کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابو بکر جیسا خود اپنے وطن

۱۴۳۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَقِيلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ  
رَوَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَخْفِ الْوَيْلَ إِلَّا  
وَهُمَا يَدَيَا ابْنِ الدُّيْنِ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَخْفِ الْوَيْلَ إِلَّا وَهُمَا يَدَيَا ابْنِ  
الدُّيْنِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْنَا لَوْمَةُ إِلَّا بَيْنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَفَنِي التَّهَكُّبُ بِكُرَّةٍ وَعَشِيَّةٍ فَلَسَا  
أَبْنَى الْمُسْلِمُونَ حَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مَهْجَرًا قَبْلَ الْخَبَشَةِ  
حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرَكَةُ الْغَمَاءِ لَقِيَتهُ ابْنُ الدُّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ  
الْقَاهِرَةِ فَقَالَ ابْنُ كُرَيْدٍ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنِي  
قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ  
ابْنُ الدُّغْنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَحْرُمُ وَلَا يُحْرَمُ فَإِنَّكَ  
تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ  
تَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ  
فَارْجِعْ فَأَعْبُدْ رَبَّكَ بِلَادِكَ فَإِن نَحَلَّ ابْنُ الدُّغْنَةِ  
فَرَجِعْ مَعَ ابْنِ بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ  
فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَحْرُمُ مِثْلَهُ وَلَا يَحْرُمُ أَنْ يَخْرُجَ  
رَجُلًا لَا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ  
الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَقْبَدَ  
قُرَيْشٌ جَوَارِ ابْنِ الدُّغْنَةِ وَأَمْسُوا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا ابْنُ  
الدُّغْنَةِ مَرَّ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيَصِلْ وَلْيَقْرَأْ  
مَا شَاءَ وَلَا يَدْعُ بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعِينُ بِهِ فَإِنَّا قَدْ  
نَحْشِينَا أَنْ يَفْتِنَ ابْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ

الدُّعْنَةُ لَا يَبْكُ فَطَفِقَ ابْنُ بَكْرِ يُعْبِدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا  
يَسْتَعِينُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَأَ إِلَى  
بَكْرِ فَأَبْتَنَى مَسْجِدًا بِنَاءً دَارِهِ وَكَثُرَ زَكَانُ يَصْنَعُ فِيهِ نَقْدًا  
الْقُرْآنَ فَيَنْتَقِصُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمَشْرِكِينَ وَابْنَاءُ هُمْ  
يَعْبُدُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ ابْنُ بَكْرٍ رَجُلًا كَلَاءً لَا يَمْلِكُ  
وَمَعَهُ حِيلَنٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَفْرَغَ ذَلِكَ اشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ  
الْمَشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدُّعْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَكَ  
إِنَّا لَنَا بَعْثًا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يُعْبِدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَإِنَّا بِنَا  
فَإِنَّكَ قَابَتْنِي مَسْجِدًا بِنَاءً دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ  
وَقَدْ عَشِينَا أَنْ يُفَيْتَنَ ابْنَاءُ قَادِسَاءَ قَاتِمَةً فَإِنْ أَهْتَا  
أَنْ يُقْتَصَرَ عَلَى أَنْ يُعْبِدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَّ قَاتِمٌ إِلَى الْإِثْمِ  
أَنْ يُفَيْتَنَ ذَلِكَ حُسْنُهُ أَنْ يَبْرُدَ إِلَيْكَ فَمَتَنَ قَاتِمًا  
كَرِهْنَاهُ أَنْ يُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقَرَّبِينَ لَا يَبْكُ إِلَّا سِتْعَلَانِ  
قَالَتْ عَالِشَةُ قَاتِمَةُ ابْنِ الدُّعْنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ  
عَقَدْتَ لَكَ عَلَيْهِ قَاتِمًا أَنْ تَقْتَحِيَ عَلَى ذَلِكَ وَإِنَّا أَنْ تَرُدَّ  
إِلَى دَمَتِي قَاتِمِي لَا أَحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ إِلَى الْخُفَرَةِ فِي  
رَجُلٍ عَقَدْتَ لَهُ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ إِنْ أَمَرْتُ إِلَيْكَ جَوَامِرُكَ وَأَطْعَمْتُ  
بِحَوَارِ اللَّهِ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُمِرْتُ وَأَسْرَ  
هَجْرَتُكُمْ رَأَيْتُ سَبْعَةً ذَاتَ نَحْلٍ بَيْنَ لَا بَيْنَ وَهُمَا  
الْعَرَقَانِ فَهَاجَرَ مِنْ هَاجَرَ فَبَلَ الْمَدِينَةَ حِينَ ذَكَرُوا  
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ  
بَعْضُ مَوَكَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّرَ ابْنُ بَكْرٍ مُهَلْجًا  
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ سَلَاةٍ فَإِنِّي أَجُودُ  
أَنْ يُوَفَّ ذَنْبِي قَالَ ابْنُ بَكْرٍ لَمْ يَجُودَ إِلَيْكَ بَأْسِي أَنْتَ قَالَ لَعَمْرُفِي  
أَبُو بَكْرٍ فَخَسَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْحَبَهُ وَ  
عَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَ كَوْفَرِي السَّحَرَاءُ بَعَثَ أَشْهُدِي -

سے) نہیں نکل سکتا اور نہ اسے نکالا جاسکتا ہے، کیا ایسے شخص کو بھی نکال دوں جو محتاجوں کے لئے کمانا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے، مجبوروں اور کمزوروں کو ہرجا اپنے سر لیتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی انسان پر آنے والی مصیبت کا دفاع کرتا ہے۔ چنانچہ قریش نے ابن الدغنے کی امان کو مان لیا اور ابو بکر کو امان دے دی۔ پھر ابن الدغنے سے کہا کہ ابو بکر کو اس کی تاکید کر دینا کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر ہی میں کریں۔ وہاں جس طرح چاہیں نماز پڑھیں اور تلاوت کریں لیکن ہمیں ان چیزوں کی وجہ سے کسی تکلیف میں نہ ڈالیں اور نہ اس میں کسی قسم کا اظہار و اعلان کریں، کیونکہ ہمیں اس کا ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں ہماری اولاد اور ہماری عورتیں فتنہ میں نہ پڑ جائیں ابن الدغنے۔ نہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ گفتگو سنائی تو آپ اپنے رب کی عبادت گھر کے اندر ہی کرتے لگے۔ نہ نماز میں کسی قسم کا اظہار و اعلان کرتے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ تلاوت کرتے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں ایک بات آئی اور انہوں نے اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ چھوڑ دیا (منتخب کر لیا)۔ اب آپ سب کے سامنے آگئے وہیں نماز پڑھنے لگے اور اس پر تلاوت قرآن کرنے لگے پھر کیا تھا مشرکین کی عورتیں اور بچوں کا مجموعہ لگے لگا سب حیرت اور پذیرائی کی نظروں سے انہیں دیکھتے رہتے۔ ابو بکر پڑھتے رونے والے انسان تھے جب قرآن پڑھنے لگے تو آنسو ہاتھوں پر قابو نہ رہتا۔ اس صورت حال سے مشرک اشتراف قریش بہت گھبرائے اور سب نے ابن الدغنے کو بلا بھیجا۔ ابن الدغنے ان کے پاس آیا تو ان سب نے اس سے کہا کہ ہم نے تو ابو بکر کو اس لئے امان دی تھی کہ وہ اپنے رب کی عبادت گھر کے اندر کریں گے لیکن وہ تو زیادتی پر اتر آئے اور گھر کے سامنے نماز پڑھنے کی ایک جگہ (چونیز پینالی) نماز پڑھنے سب کے سامنے پڑھنے لگے اور تلاوت بھی سب کے سامنے کرنے لگے، ڈر ہمیں اپنی اولاد اور عورتوں کا ہے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائیں اس لئے اب تم ان کے پاس جاؤ (اور انہیں سمجھاؤ) اگر وہ اس پر تیار ہو جائیں کہ اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کریں پھر تو کوئی بات نہیں۔ لیکن اگر انہیں اس سے انکار ہو تو تم اس سے کہو کہ وہ تمہاری امان نہیں واپس کر دیں (یعنی تم اپنی امان ان سے اٹھا لو) کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری امان کو ہم توڑیں لیکن اس طرح انہیں اظہار اور

اعلان بھی کرنے نہیں دیں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس کے بعد ابن ابی الدنفہ، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو معلوم ہے وہ شرط جس پر میرا آپ سے عہد ہوا تھا۔ اب یا آپ اس شرط کی حدود میں رہیے یا میری امان مجھے واپس کر دیجئے کیونکہ یہ میں پسند نہیں کرتا کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو امان دی تھی لیکن (میری خواہش علی الرغم) وہ امان توڑ دی گئی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہاری امان تمہیں واپس کرتا ہوں۔ میں تو بس اپنے اللہ کی امان سے خوش ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ ہی میں قیام فرماتے، اس حضور نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھا دیا گیا ہے۔ میں نے آیا۔ کھاری زمین دیکھی ہے (خواب میں) جہاں کجور کے درخت ہیں اور وہ دو پتھر بڑے میدانوں کے درمیان میں پڑتی ہے۔ (مراد مدینہ منورہ سے تھی) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اظہار کر دیا تھا تو جن مسلمانوں نے ہجرت کرنی چاہی وہ مدینہ ہی ہجرت کر کے چلے گئے، بلکہ بعض وہ صحابہ بھی جو حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے، مدینہ آگئے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی تیاریاں کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جلدی نہ کرو، امید ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، میرے باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ کو اس کی توقع ہے آنحضور نے فرمایا کہ ہاں، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگے تاکہ آپ کے ساتھ ہجرت کریں۔ ان کے پاس دو اونٹ تھے۔ انہیں چار مہینے تک سحر کے پتے کھلاتے رہے۔

## ۱۴۲۸- قرض

۲۱۳۹- ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسی میت کو (غیر جنازہ کے لئے) لایا جاتا جس پر کسی کا قرض ہوتا تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کیلئے بھی کچھ چھوڑا ہے (جس سے وہ ادا کیا جاسکے) پھر اگر کوئی آپ کو بتا دیتا کہ ہاں اتنا ترکہ ہے جس سے قرض ادا کیا جاسکتا ہے تو آپ اس کی نماز پڑھتے ورنہ آپ مسلمانوں ہی سے فرما دیتے کہ اپنے ساتھی کی نماز پڑھو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتح کے دروازے کھول دیئے تو آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں، اس لئے اب جو مسلمان بھی وفات پا جائے اور قرض رہا ہو تو اسے بھرنا میرے ذمے ہے لیکن جو مسلمان مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔

باب ۱۴۲۸- الذین۔  
۲۱۳۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَيْثٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمَوْتِيِّ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَعْلًا فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَقَاءً صَلَّى وَالْآخِلَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلَّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فُتِحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحُ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَكُنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَى قَعْلًا أَوْ دَيْنًا فَعَلَى مَا لَكُمْ وَرَثَتُمْ.

## باب ۱۴۲۹- وَكَالَةِ الشَّرِيكَ الشَّرِيكَ

۱۴۲۹- وکالت کے مسائل تقسیم وغیرہ کے کام میں ایک

لے۔ تاکہ خوب فریب ہو جائیں اور سفر میں آسانی ہے۔ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا اور ایک اپنے لئے یہ حدیث آئندہ ہجرت کے بیان کے سلسلے میں مزید تفصیل سے آئے گی۔ یہاں اسے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک مشرک کی ضمانت قبول کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی علم میں یہ بات تھی۔

فِي الْقِسْمَةِ وَفِيهَا وَقَدْ اشْرَكَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ  
ثُمَّ امَرَ بِقِسْمَتِهَا.

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ  
لُحَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ لَيْلَى  
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ امَرَ نِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
أَتَصَدَّقَ بِجَلَالِ الْبَدَنِ النَّبِيِّ نِعْرَتْ وَبِجُلُودِهَا.

کے جھول اور ان کے چوڑے کو میں صدقہ کر دیا جنہیں میں نے ذبح کیا تھا۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْجَبُ  
عَنْ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ الْخُبَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانَا غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ  
فَبَقِيَ مَتَوَدُّ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْهُ امْتِ

باب ۱۴۴۔ إِذَا دُعِيَ الْمُسْلِمُ مُحَرَّرًا فِي

دَارِ الْغَنَابَةِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَائِرًا  
۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ جَشْوَنَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ  
عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمِّيَّةُ ابْنِ خَلْفٍ كَاتِبًا بَابًا فِي حَقِظِي فِي  
صَاعِيَّتِي بِمَكَّةَ وَاحْفَظْهُ فِي صَاعِيَّتِي بِالْمَدِينَةِ كُلَّمَا  
ذَكَرْتُ الرَّحْمَنَ قَالَ لَا أُغِيْبُ الرَّحْمَنَ كَاتِبُنِي بِأَسْمِكَ  
الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَكُلَّمَا كَانَ  
فِي يَوْمٍ يَذْهَبُ أَخْرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لَا أَحْزِرُ كَوْنَهُ إِلَّا أَنَّهُ  
فَلْيَصْرَ كَوْنَهُ حَتَّى وَقَفَ عَلَى جَبَلٍ مِنْ  
الْأَنْصَارِ فَقَالَ أُمِّيَّةُ بْنُ خَلْفٍ لَا تَجْعَلُونِي رَجُلًا أُمِّيَّةً

ایک شریک کا اپنے دوسرے شریک کو وکیل بنانا نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانی کے جانور میں شریک  
کیا اور پھر انھیں اسکی تقسیم کا حکم دیا۔

۲۱۴۰۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن ابی کحج نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے،  
ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ ان قربانی کے جانوروں

۲۱۴۱۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے یزید نے، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بکریاں ان کے حوالہ  
کی تھیں تاکہ صحابہ میں ان کی تقسیم کر دی جائے ایک بکری کا کچھ تقسیم  
کے بعد، باقی بکریاں اس کا ذکر انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی قربانی تم کر لو۔

۱۴۴۔ اگر کوئی مسلمان کسی دار الحرب کے باشندے کو دار الحرب

یا دار الاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔

۲۱۴۲۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے  
یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن ابراہیم بن  
عبدالرحمان بن عوف نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے صالح کے  
دادا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے امیہ  
بن خلف سے یہ معاہدہ اپنے اور اس کے ورعیان لکھوایا کہ وہ میری  
جہاد کو جو کہ میں ہے حفاظت کرے اور میں اس کا جائزہ لکھو دینے سے  
حفاظت کروں۔ (دیکھتے وقت) جب میں نے (اپنے کام کا ایک جز) (الرحمن  
کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ میں رحمان کو کیا جانوں۔ تم اپنا ذمہ لکھو اور جو  
جہاد میں تھا پہنا چمچ میں نے عبد عمرو لکھو دیا۔ بدر کی لڑائی کے موقعہ  
پر میں ایک پہاڑ کی طرف گیا تاکہ لوگوں کی آنکھ بچا کر اس کی حفاظت کر

(حاشیہ سابقہ صفحہ) وکالت سوچنے اور کرانی کرنے کے معنی میں آتا ہے شرعی نقطہ نظر سے وکالت کسی شخص کا دوسرے کسی شخص کو اپنا کسی  
معاملہ میں قائم مقام بنادینے کا نام ہے۔ یہ وکالت مطلق یعنی کسی شرط کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور مفید بھی یعنی برائیں یا کسی ایک کی طرف  
شرعی حدود میں رہتے ہوئے کوئی شرط لگادی جائے۔

سکوں لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا اور فوراً ہی انصار کی ایک مجلس میں آئے۔ انہوں نے اہل مجلس سے کہا کہ یہ دیکھو امیہ بن خلف موجود ہے اگر امیہ بچ نکلا تو میری ناکامی ہے۔ چنانچہ ان کے ساتھ انصار کی ایک جماعت ہمارے پیچھے ہوئی۔ جب مجھے خوف ہوا کہ اب یہ لوگ ہمیں سائیں گے تو میں نے اس کے ایک ٹوکے کو آگے کر دیا تاکہ اس کے ساتھ (آنے والی جماعت) مشغول رہے۔ لیکن لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور پھر ہماری ہی طرف بڑھنے لگے۔ امیہ بہت بھاری جسم کا تھا اس لئے اس زمین پر چڑھ کر انہوں نے اپنا جسم اس کے اوپر ڈال دیا تاکہ لوگوں کو (اس کے قتل کرنے سے) روک سکوں۔ لیکن لوگوں نے میرے پیچھے سے اس کے جسم پر تلوار کی ضربات لگائیں اور اسے قتل کر کے ہی چھوڑا۔ ایک صاحب نے اپنی تلوار سے میرے پاؤں کو بھی زخمی کر دیا تھا۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اس کا نشان اپنے قدم کے اوپر ہی دکھاتے تھے۔

فَعَزَمَ مَعَهُ فَرَّقِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَتَانِ فَأَقْلَمَا خَشَبَتِ أَنْ يُلْحَقُونَ خَلَفْتُ لَهُمَا ابْنَهُ لَأَسْخَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَكْوَأْتُ حَتَّى يَتَبَعُونَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا ذُرْكًا وَرَكُوتًا فَلَمَّتْ لَهُ رَاكِبَتُكَ فَتَرَكْتُ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ تَتَخَلَّوْهُ بِالشَّيْءِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمَئِذٍ فِي ذَلِكَ الْأَثَرِ فِي ظَهْرِهِ قَدَمُهُ

باب ۱۳۱ - الْوَكَالَةُ فِي الصَّرْفِ وَالْمَيْزَانِ

وَقَدْ وَفَّقَ اللَّهُ بَيْنَ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ

۱۳۱۳ حَدَّثَنَا - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَكُوفُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ سُهَيْلٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَدِّ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْحُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ هُمُ يَتَمَرَّجِينَ فَقَالَ أَكُلْ تَسْرُخِينَ هَكَذَا فَقَالَ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّنَاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَ الصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ يَا لَدَّاهُمْ ثُمَّ أَتَيْتُ بِاللَّدَّاهِمِ خَبِيرًا قَالَ فِي الْمَيْزَانِ مِثْلُ ذَلِكَ

۱۳۱۳ - صرف اور وزن میں وکالت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ مع صرف کے لئے وکیل بنایا تھا۔  
۱۳۱۴ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبدالحمید بن سہیل بن عبدالرحمن بن عوف نے انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں، ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا مال بنایا وہ عمدہ قسم کی کھجور (وصول لیکے) لئے، تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے گھٹیا قسم کی) دو صاع کھجور کے برابر ہیں اور دو صاع، تین صاع کے بدلے میں لیتے ہیں، لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ ایسا نہ کیا کریں، البتہ (جو کھجور چاہیں) انہیں وہاں کے بدلے پہنچ کر، ان دراہم سے اچھی قسم کی کھجور خرید سکتے ہو، جو چہرہ میں دزخ کر کے پیچی جاتی ہیں ان کا بھی آپ نے یہی حکم

ملے۔ امیہ بن خلف، اسلام کا شدید ترین دشمن، بلال رضی اللہ عنہ کا مکہ میں آنا اس نے بلال رضی اللہ عنہ کو جو انتہائی شدید اذیتیں اسلام سے پھیرنے کے لئے دی تھیں اسے سب جانتے ہیں۔ لیکن اس سے بھی جب ایک صحابی عہدہ کر لیتے ہیں تو اسے یوں نہلتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اتحاد ملت و کالت میں شرط نہیں ہے، یہ تو زندگی کی ایک عام ضرورت ہے جس میں مسلم اور غیر مسلم سب کا تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔

بیان فرمایا۔

۱۴۳۲- چرنے والے نے یا دکیل نے بکری کو مرتے ہوئے  
یا کسی چیز کو خراب ہوتے دیکھ کر (بکری کو) ذبح یا جس چیز کے  
غلاب ہو جانے کا خطرہ تھا اسے ٹھیک کر دیا؟

۲۱۴۴- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے منقر  
سے سنا، انہیں عبید اللہ نے خبر دی، انہیں نافع نے انہوں نے ابن  
کعب بن مالک سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطے حدیث بیان کرتے  
تھے کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سلج پہاڑی کے قریب  
چرنے جاتا تھا انہوں نے بیان کیا کہ ہماری ایک باندی نے ہمارے  
سی ریوڑ کی ایک بکری کو (جب کہ وہ چر رہی تھی) دیکھا کہ مرتے کے قریب  
ہے، اس نے ایک پتھر توڑ کر اس بکری کو ذبح کر دیا پھر جب وہ بکری  
گھر آئی تو انہوں نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ جب تک میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق نہ پوچھ لوں، اس کا گوشت نہ کھانا  
یا یہ کہہ کر جب تک میں کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
اس کے متعلق پوچھنے کے لئے نہ بھیجوں اور وہ مسئلہ معلوم کر کے نہ آجائے

اس کا گوشت نہ کھانا) چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا یا یہ بیان کیا کہ کسی کو (پوچھنے کے لئے) بھیجا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھانے کے لئے ہی فرمایا عبید اللہ نے کہا کہ مجھے یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ باندی (عورت) ہونے کے باوجود اس نے ذبح کر دیا۔ اس روایت کی مناسبت عہدہ نے عبید اللہ کے واسطے سے کی ہے۔

۱۴۳۳- حاضر اور غیہ حاضر دونوں کو دکیل بنانا جائز ہے  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وکیل کو جو ان کے یہاں  
موجود نہیں تھے، لکھا کہ چھوٹے بڑے ان کے تمام گھروالوں  
کی طرف سے صدقہ فطر نکال دیں۔

۲۱۴۵- ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک

۱۴۳۲- إِذَا انْصَرَّ الرَّعْيُ أَدَاؤُ حَيْلٍ  
شَاةٍ تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ دُمُومٌ وَأَصْلَمَ  
مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادُ۔

۲۱۴۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي هَرَمٍ سَمِعَ  
الْمُعْتَمِرَ بْنَ أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ  
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ  
لَهُمْ غَنَمٌ تَرْمَلُ عَلَى بَسْلَجٍ قَابَصَرَتْ جَارِيَةً لَنَا لَسَاةٍ  
مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا كَثُرَتْ حَبْرًا قَدْ بَحَثْنَا بِهِ فَقَالَ  
لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوْ أَسْأَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَسَالَةٍ  
وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ أَوْ  
أَسْأَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَيُعْجِبُنِي  
أَنَّهُ أَمَرَ وَأَنَّهُ أَذْبَحَتْ تَابِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

۱۴۳۳- وَكَأَلَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ  
جَائِزَةٌ وَكَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى قَهْرَمَانِهِ  
وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يَرْكَبَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ  
وَالْكَبِيرِ۔

۲۱۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو عَیْمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنَّ مِنَ الْإِبِلِ فَبَاعَهَا

لہ۔ صاع، ایک پیانہ مخا۔ لہجور اس پیانے سے ناپ کر بھیجی جاتی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کی خرید و فروخت تول کر ہوتی تھی، اس  
مضمون صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بھی ہم حکم بیان فرمایا کہ یہ برابر برابر بھیج جائیں، ایسا نہ ہو کہ ہم جس ہونے کے باوجود، وزن کی کمی اور زیادتی  
کے ساتھ انہیں بھیجا جائے۔



يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوهُ فَطَلَبُوْهُ اِسْنَةً فَلَمْ يَجِدُوْا  
لَهُ اِلَّا سَنًا فَوَقَعَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفِي  
اَللّٰهَ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ  
خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ

خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص تقاضا کرنے آیا تو آنحضور نے فرمایا  
(اپنے صحابہ سے) کہ ادا کر دو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس عمر کا اونٹ  
تلاش کیا نہیں ملا، البتہ اس سے زیادہ عمر کا (مل سکا) آنحضور نے  
فرمایا کہ یہی انہیں دے دو، اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا  
پورا حق دیا، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا بدلہ دے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو (دوسروں کے حقوق  
کو) پوری طرح ادا کر دیتے ہوں۔

۱۴۳۴) اَوْكَالَةٌ فِي قَضَاءِ الدِّيُونِ.

۲۱۴۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ خُزَيْمٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَطَ فَهَمَّ بِرَءٍ  
اَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَعُوْهُ فَاِنْ لَصَحِبَ اَلْحَقَّ فَقَالَ اَعْطُوْهُ سَامِلًا سِنَةً  
فَاَوْكَلَهُ رَسُوْلُ اَللّٰهِ اَلْاَهْلَ مِنْ بَنِيهِ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَاَنْ مَنَعْتُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۱۴۳۴۔ قرض ادا کرنے کے لئے وکیل بنانا۔  
۲۱۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کہیل نے حدیث بیان کی، انہوں نے  
ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے سنا اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے قرض کا) تقاضہ کرنے  
آیا اور سخت سست کہنے لگا۔ صحابہ (کو اس کے طرز عمل سے غصہ  
آیا اور وہ) اس کی طرف بڑھے لیکن اس حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو  
کیونکہ جس کا کسی پر حق ہو تو وہ کہنے سننے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپ نے  
فرمایا کہ اس کے جانور (جو قرض میں تھا) کی عمر کا جانور دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے زیادہ عمر کا  
جانور تو موجود ہے (لیکن اس عمر کا نہیں) آنحضور نے فرمایا کہ اسے وہی دے دو کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو (دوسروں کا حق)  
پوری طرح ادا کر دیتا ہو۔

۱۴۳۵) اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لَوَكِيْلٍ اَوْ شَفِيعٍ

فَوَيْجَازُ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ  
هَوَازَ حَلِيْنٌ سَأَلُوْهُ اَلْعَاقِبَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبُنِيْ لَكُمْ.

۱۴۳۵۔ کوئی چیز کسی قوم کے وکیل یا غامدے کو مہبہ کی جائے  
تو جائز ہے۔ دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے :  
قبیلہ ہوازن کے وفد سے، جب انہوں نے عنایت کا مال واپس  
کرنے کے لئے کہا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ میرا حصہ تم لے سکتے ہو۔

۲۱۴۷ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَرِعِمَ  
عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ اَلْحَكَمِ وَالْمُسَوْرَةَ ابْنَ مَخْرَمَةَ  
اَخْبَرُوْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ  
حِينَ جَاءَهُ فَدَعَا حَوَازِنَ مُسَبِّحِينَ نَسَأُوْهُ اَنْ يَّبْرُوْا  
اَلِيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَيَسْبِيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اَللّٰهِ  
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اَلْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ  
فَاَخْتَارُوْا اِنْ خَذِيَ الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا النَّبِيُّ وَاِمَّا اَلْمَالُ

۲۱۴۷۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب  
نے بیان کیا کہ عروہ یقین کے ساتھ بیان کرتے تھے اور انہیں مروان بن  
حکم اور سعد بن خزمہ نے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں (عروہ بنین میں فتح کے بعد) جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو  
کر حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کے مال و دولت اور ان کے  
قیدی انہیں واپس کر دیے جائیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَدْ كُنْتُ أَتَانِيَتْ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَظَرَهُمْ بَعْضَهُ عَشْرَةَ لَيْلَةً حَتَّى فَقَلَ مِنْهُ  
الطَّائِفُ فَلَمَّا أَتَيْنَاهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَاذٍ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا إِنَّا  
نَحْنُ سَبِينَا فَنَقَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ لَمْ يَقَالَ أَمَا بَعْدُ  
فَإِنِ احْتَوَانَكُمْ هُوَ لَا يَفْعَلُ مَا تَعْمَلُونَ فَتَابُوا لِي وَأَنَا قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ  
أَمْرًا إِلَيْكُمْ سَبِيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّ حَقِّي  
نُعْطِيهِ إِنِّي هُوَ أَقُولُ مَا يَفْعَلُ اللَّهُ عَيْنًا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ  
طَبِقْنَا ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَذِرُ بِي مَنْ أَدِنَ مِنْكُمْ فِي  
ذَلِكَ مِمَّا نَحْنُ بِآذِنٍ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا السِّبَا  
عُرْقًا أَوْ كُمْ أَمَرَ كُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَاكْتُمُوا  
عُرْقًا وَهُمْ لَمْ يَرْجِعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذُوا أَنَّهُمْ قَدْ طَبِقُوا أَوْ كُوا

نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سچی بات، مجھے سب سے زیادہ پسند ہے  
تمہیں اپنے دو مطالبوں میں سے صرف کسی ایک ہی کو اختیار کرنا ہو  
گا، یا قیدی واپس لے لیا مال، میں اس پر غور و فکر کرنے کی وفد کو مہلت  
بھی دیتا ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے واپسی  
کے بعد ان کا (جعرانہ) میں تقریباً دس دن تک انتظار کیا۔ پھر جب قبیلہ  
ہوازن کے نمائندوں پر یہ بات واضح ہو گئی کہ آں حضور ان کے مطالبہ کا  
صرف ایک ہی جز تسلیم کر سکتے ہیں تو انہوں نے (دوبارہ ملاقات کر کے)  
کہا کہ ہم صرف اپنے ان لوگوں کو واپس لینا چاہتے ہیں جو آپ کی قید میں  
ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب  
کیا پیسے اللہ تعالیٰ کی، اس شان کے مطابق، شتابان کی بھر فرمایا، اما بعد  
یہ تمہارے بھائی تو بہ کے تمہارے پاس آئے تھے، اس لئے میں نے متنا  
سمجھا کہ ان کے قیدیوں کو واپس کر دوں اب جو شخص اپنی خوشی سے ایسا  
کرنا چاہے (یعنی قبیلے والوں کے جو آدمی جس کے پاس ہوں وہ انہیں  
چھوڑ دے) تو اسے گزرنا چاہیے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس  
کا حصہ باقی دے اور ہم اس کے اس حصہ کو اس وقت واپس کر دیں جب  
اللہ تعالیٰ (آج کے بعد) سب سے پہلا مال غنیمت کہیں سے دے  
تو اسے بھر کر گزرنا چاہیے (اور اس کا حصہ) ائندہ مال غنیمت حاصل ہونے تک محفوظ رکھیے گا) یہ سن کر سب لوگ بول پڑے کہ ہم بخوشی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ان کے قیدیوں کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح ہم اس کی تمیز  
نہیں کر سکتے کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ اس لئے (اپنے اپنے خیموں میں) واپس جاؤ اور وہاں سے تمہارے نمائندے  
تمہارا فیصلہ ہمارے پاس لائیں چنانچہ سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے سرداروں نے (جو نمائندے تھے) ان سے صورت حال پر گفتگو  
کی۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ سب نے بخوشی و بطیب خاطر اجازت دی ہے۔  
۱۴۳۶ھ۔ کسی شخص نے کچھ دینے کے لئے وکیل کیا، لیکن یہ نہیں  
بتایا کہ وکیل کتنا دے؟ اور وکیل نے دستور کے مطابق  
دے دیا؟

۲۱۴۸ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِمْ يُزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى  
بَعْضٍ وَلَمْ يَبْلُغْهُ مَعْلُومٌ مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ  
فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ نَقَلَ إِنَّمَا هُوَ فِي أَحْرِ النَّوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ

۲۱۴۸۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج  
نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح وغیرہ نے ایک دوسرے  
کی روایت میں زیادتی کے ساتھ، سب راوی اس حدیث کو جابر رضی  
اللہ عنہ ہی سے نہیں روایت کرتے۔ بلکہ ایک راوی جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا، میں رسول

۲۱۴۸۔ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِمْ يُزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى  
بَعْضٍ وَلَمْ يَبْلُغْهُ مَعْلُومٌ مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ  
فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ نَقَلَ إِنَّمَا هُوَ فِي أَحْرِ النَّوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ

صَلَّى الْمَلِكُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَقْبَلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ إِنِّي عَلَى بَدَلٍ فَقَالَ قَالَ أَمَعْتُ قَضَيْتُ خَلْفَهُ  
نَعَمْ قَالَ أَعْطَيْتَنِي فَأَعْطَيْتُهُ فَقَرَّبْتَهُ فَأَوْجَسَتْ وَكَانَ مِنْ ذَلِكَ  
الْمَكَانِ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ بَعِينَةُ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ رَفِيقَا  
رَسُولِ اللَّهِ قَالَ بَعِينَةُ قَالَ أَخَذْتُهُ بِأَمْرِ بَعْتِهِ وَتَأْيِيدِهِ وَلَقَدْ  
ظَهَرُوا إِلَيَّ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا دَخَلْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذَتْ أَمْرَهُ  
قَالَ أَيْنَ تَوَيْدُ قُلْتَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَكَلَّا  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَمَّا دَخَلَ عَيْتِكَ قُلْتَ إِنِّي تَوَيْدُ وَتَزَوَّجْتُ  
بَنَاتٍ فَأَمَرْتُ أَنْ أُنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَزَيْتُ خَلْفَ مِنْهَا قَالَ  
قَدْ رَفِيقَا قُلْتَ قَدْ مَنَّا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بَدَلُ أَفَضِلْ وَنَزَادُهُ  
فَأَعْطَاهُ أَمْرَ بَعْتِهِ وَتَأْيِيدُهُ وَزَادَهُ قَوْلُهُ قَالَ جَابِرُ  
لَا تَفْكَارِ قُنِي زِيَادَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْفَيْزُ لِي يُفَارِقِي حَرَابَ جَابِرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ میں ایک سست  
اونٹ پر تھا اور وہ سب سے آخر میں رہتا تھا۔ اتفاق سے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کا گزری میری طرف سے ہوا تو آپ نے فرمایا، یہ کون صاحب  
میں؟ میں نے عرض کیا جابر بن عبد اللہ! آپ نے دریافت کیا، کیا بات ہوئی  
(کہ اتنے پیچھے ہو) میں بولا کہ ایک نہایت سست اونٹ پر سوار ہوں آپ  
نے دریافت فرمایا، تمہارے پاس کوئی چھڑی بھی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں  
ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے دے دو۔ میں نے آپ کی خدمت میں پیش  
کر دی۔ آپ نے اس چھڑی سے اونٹ کو جو مارا اور ڈانٹا تو اس کے بعد  
وہ سب سے آگے رہنے لگا۔ آنحضورؐ نے پھر فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے فروخت  
کر دو۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ تو آپ ہی کا ہے۔ لیکن آپ  
نے فرمایا کہ اسے مجھے فروخت کر دو یہ بھی فرمایا کہ چار دینار میں اسے میں خریدتا  
ہوں، ویسے تم مدینہ تک اسی پر سوار ہو کر جا سکتے ہو۔ پھر جب ہم مدینہ کے  
قریب پہنچے تو میں (دوسری طرف) جانے لگا۔ آپ نے دریافت فرمایا  
کہ کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ایک تیبہ خاتون سے شادی کر لی  
ہے آپ نے فرمایا کہ کسی بکرہ سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلاتی میں نے عرض کیا کہ والد کا انتقال (شہادت)  
ہو گیا ہے اور گھوس کئی بہنیں ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کسی ایسی خاتون سے شادی کروں جو تیبہ اور تجربہ کار ہو آپ نے فرمایا کہ پھر تو ٹھیک  
ہے۔ پھر مدینہ پہنچنے کے بعد اس حضورؐ نے فرمایا کہ بلال! ان کی قیمت ادا کر دو، اضافہ کے ساتھ اپنا پنجہ انہوں نے چار دینار بھی دیئے اور  
مزید ایک قیڑا بھی جابر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انعام میں اپنے سے جدا نہیں کرتا، اپنا پنجہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کا وہ انعام جابر رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنی حراب میں محفوظ رکھتے تھے

۱۴۳۷ھ - محدث نکاح میں امام کو وکیل بنائی ہے۔

۲۱۴۹ھ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں ملک  
نے خبر دی، انہیں ابو حازم نے، انہیں سہل بن سعد نے، انہوں نے بیان  
کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔  
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں خود کو آپ کو مہبہ کرنی ہوں اس پر ایک

باب ۱۴۳۷ وَكَانَ الزُّمَرُ أَقْرَبَ الْعَامَةِ فِي النَّكَاحِ

۲۱۴۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ

أَخْبَرَنَا مَا لَكَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ  
جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُذِّبْتُ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَخَالَ

لے کتاب الشروط میں یہ حدیث دوبارہ آئے گی۔ یہاں اس مفصل حدیث کو اس کے آخری حصہ کی وجہ سے ذکر کیا ہے جس میں ہے کہ آنحضورؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جابر رضی اللہ عنہ کو وہ قیمت کے ساتھ کچھ مزید بھی دے دیں اس حضورؐ نے بلال رضی  
اللہ عنہ کو وکیل بنایا اور قیمت سے زیادہ دینے کے لئے کہا لیکن اس کی تعمین نہیں کی کہ کتنا زیادہ دیں پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک قیڑا  
زیادہ دیا۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر اس طرح کی صورت حال ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

صحابی رحمہ نے کہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ آپ میرا نکاح کر دیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح ان سے اس مہر کے ساتھ کیا جو تمہیں قرآن کا علم ہے۔

۱۴۳۸ھ۔ کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا پھر وکیل نے معاملہ میں کوئی چیز چھوڑ دی اور (بعد میں) وکیل نے اس کی اجازت بھی دے دی تو بھانڑ ہے۔ اسی طرح اگر متعین مدت کے لئے قرض دے دیا تو یہ بھی جائز ہے۔ عثمان بن شیم ابو عمر نے بیان کیا کہ ہم سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت کے لئے وکیل بنایا۔ (میں حفاظت کر رہا تھا کہ) ایک شخص میرے پاس آیا اور غلہ میں سے (بیس کی میں حفاظت کر رہا تھا) اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ بخدا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ خدا کی قسم! میں بہت محتاج ہوں، ہاں بچے ہیں اور بڑی سخت ضرورت ہے انہوں نے بیان کیا کہ (اس کی اس گریہ و زاری پر) میں نے اسے چھوڑ دیا جمع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابو ہریرہؓ گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونار دیا تھا اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ تو تم سے جھوٹ بول گیا، ابھی پھر آئے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا۔ اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا، اور جب وہ آ کے غلہ اٹھانے لگا (دوسری رات) تو میں نے اسے (اس مرتبہ بھی) پکڑ لیا اور کہا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرنا ضروری ہے لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی، مجھے چھوڑ دو، میں محتاج ہوں، بال بچوں کا بوجھ ہے، اب کبھی نہیں آؤں گا۔ مجھے رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جمع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ابو ہریرہؓ تمہارے قیدی

ترجلہ تَرْجَلُهَا قَالَا قَدْ تَرَجَّلْنَا كَهَاسَا  
مَعَكَ مِنَ الْقَدَانِ ۝

۱۴۳۸ھ اِذَا وَكَلَّ رَجُلًا قَرَأَ الْوَكِيلُ شَيْئًا  
فَاجْتَرَهُ الْمُوَكَّلُ فَهُوَ جَائِرٌ اِنْ اَوْصَاهُ اِلَى اَجَلٍ  
مُسَمًّى جَانِزًا قَالَ عُمَانُ بْنُ اَلِهَيْثَمِ ابُو عَمْرِو وَهَدَّ شَا  
عُوفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
وَكَلَّنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ بِحِفْظِ زَكَاةِ  
رَمَضَانَ فَاَتَانِي اَبُو جَعْفَرٍ یَخْتُلُوْا مِنْ الطَّعَامِ  
فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَا تَرَفَعْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ  
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ اِنِّیْ مُخْتَارٌ وَوَعَلْتُ  
بِعِیَالٍ وَفِیْ حَاجَةٍ شَدِیْدَةٍ قَالَ فَخَلِّیْتُ عَنْہُ  
فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ اَللّٰہُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَا اَبَا  
هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ  
اللّٰهِ سَا حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ وَفِیَالَا فَرَحْنٰہُ فَعَلِیْتُ  
سَبِیْلَہُ قَالَ اَمَا اَنْتَ قَدْ کَذَبْتَ وَیَسْعُوْا فَعَزَّیْتُ  
اَنْتَ سِیْعُوْا یَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ  
اِنَّہٗ سِیْعُوْا وَفَرَحْنٰہُ فَبَجَا یَخْتُلُوْا مِنْ الطَّعَامِ  
فَاَخَذْتُہٗ وَقُلْتُ لَا تَرَفَعْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی  
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ دَعْنِیْ اِنِّیْ مُخْتَارٌ وَوَعَلْتُ  
بِعِیَالٍ لَا اَعُوْذُ فَرَحْنٰہُ فَعَلِیْتُ سَبِیْلَہُ فَاَصْبَحْتُ  
فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یَا اَبَا هُرَيْرَةَ  
مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَتَّ لِحَاجَةٍ  
شَدِیْدَةٍ وَفِیَالَا فَرَحْنٰہُ فَعَلِیْتُ سَبِیْلَہُ قَالَ اَمَا  
اِنَّہٗ قَدْ کَذَبْتَ وَیَسْعُوْا فَرَحْنٰہُ النَّالِیۃُ وَجَاہُ  
یَخْتُلُوْا مِنْ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ وَقُلْتُ لَا تَرَفَعْنَا  
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَهَذَا اَخْبَرُ  
قُلْتُ مَرَّحًا اِنَّکَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْذُ لَمَّا عُوْذُ قَالَ دَعْنِیْ  
اَعَلَيْکَ بِمَلِیَّتِ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ



جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُ بِي فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ  
هَذَا تَمْزِجًا رَدِّي فَبَغْتُ مِنْهُ مَا عَلَيَّ بِصَاحٍ لِنُطْعِمَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَذَى أَذَى عَيْنِ الزَّيْبَاعِلِ  
الْوَيْلَ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا ارْتَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ نَبِيْعَ  
التَّمْرِ بِبَيْعٍ اخْتَرْتُمَا شُرَكَاءَ

کھجور خریدنے کا ارادہ ہو تو زرب کھجور بیچ کر (اس کی قیمت سے) خرید لا کرو۔

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَتَقْضِيَّتِهِ وَأَنْ  
يُطْعِمَهُ مِنْ بَيْعِهِ وَيَا كُنْ بِالْمَعْرُوفِ -

٢١٥١ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُعْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ لَيْسَ عَلَى الْوَقْفِ جُنَاحٌ  
أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكَلَ حَتَّى يَصِلَ إِلَى مَالٍ لَكَ كَانَ  
بْنُ عُمَرَ وَهُوَ بَنِي صَدَقَةِ عُمَرَ يَحْدِي لِلنَّاسِ مِنْ  
أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ -

عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے متولی تھے اور مکہ ان لوگوں کو حدیہ دیا کرتے تھے، جہاں آپ کا قیام ہوتا تھا۔  
بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحَدُودِ -

٢١٥٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا  
اللَّيْثُ عَنْ بَنِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَائِدِ بْنِ  
خَالِدٍ وَابْنِ كُرَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ وَاعْتَدِ يَا أُوَيْسُ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ  
فَأَمْرُ جُمُعَا -

٢١٥٣ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ

ابو سعید محمد رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ  
عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بری کھجور (کھجور کی ایک  
خاص قسم) لے کر حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا  
یہ کہاں سے لائے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس زرب کھجور تھی، اس کے  
دو صاع، اس کی ایک صاع کے بدلے میں دے کر ہم اسے لائے ہیں  
تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں۔ اس وقت اس حضورؐ نے  
فرمایا، تو بہ تو بہ، یہ تو سود ہے، بالکل سود! ایسا نہ کیا کرو، البتہ (اچھی

۱۴۴۰۔ وقف اور اس کی آمد و خرچ کے لئے وکیل بنانا اور  
یہ کہ اپنے کسی دوست کو دے اور خود حسب دستور ملے

۲۱۵۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان، ان سے سعیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے عمرو نے (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے) عمر رضی  
اللہ عنہ کے وقف کے متعلق بیان کیا کہ آپ نے اس کی ہدایات میں یہ  
تفصیل کی تھی کہ (متولی اگر اس میں سے لے اور اپنے دوست کو دے  
تو کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ مال جمع نہ کرنے لگے۔ چنانچہ ابن  
عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے متولی تھے اور مکہ ان لوگوں کو حدیہ دیا کرتے تھے، جہاں آپ کا قیام ہوتا تھا۔  
۱۴۴۱۔ حدود میں وکالت۔

۲۱۵۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی  
انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبید اللہ نے، انھیں زید بن خالد اور  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے  
اویس! اس خاتون کے یہاں جاؤ، اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم  
کر دو۔

۲۱۵۳۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب ثقفی نے  
خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عتبہ

ملہ یہاں وکیل سے مراد، ناظر اور متولی ہے۔ اگر واقف کی اجازت ہو تو اس کا مال اپنے دوستوں کو صدقہ کر سکتا ہے اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ  
جب متولی، وقف کے لئے کام کرے گا تو اپنی معیشت کے لئے اس میں سے لے گا۔  
ملہ۔ یہ روایت کتاب الحدود کی ہے اور میں تفصیل کے ساتھ آئے گی۔ یہ ایک خاتون کے زنا کا واقعہ ہے۔ یہاں اختصار کے ساتھ صرف  
حدیث کے اس حصے کو بیان کیا جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو اپنا وکیل بنا کر بھیجا تھا

عُفَيْبَةُ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ  
شَارِبًا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فَكَانَتْ أَتَانِيَمُ  
ضَرْبُهُ قَضَرُ بَنَاتٍ بِالْعَالِ وَالْهَرِيدِ

بنی ساریت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نعمان یا ابنی نعمان کو اس حضور کی  
خدمت میں حاضری کیا گیا، انہوں نے شراب پی لی تھی جو لوگ اس  
وقت گھر میں موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے  
انہیں مارنے کے لئے کہا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں بھی مارنے والوں  
میں تھا۔ ہم نے جو تلوں اور چھڑیوں سے انہیں مارا تھا۔ (یہ حدیث بھی کتاب الحدود میں آئے گی)

باب ۱۲۲۲ (۱۲۲۲) الْوَكَالَةُ فِي الْبَيْتِ وَتَعَاهِدُهَا

۲۱۵۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَلَّيْتُ  
أَقَاتَكُمُ فَلَا تُدْهِدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَيْ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَيْ ثُمَّ بَعَثَ بِي مَعَ أَبِي قُلْتُ يَحْرُمُ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَهْلَهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى  
تُحْدِثَ الْهَدْيُ

۲۱۵۴۔ قرآنی کے اونٹوں اور ان کی نگرانی کے لئے وکیل بنانا۔  
۲۱۵۴۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے  
مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے انہیں  
عمر بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا  
میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآنی کے  
جانوروں کے قلاوے بٹے تھے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
جانوروں کو یہ قلاوے اپنے ہاتھ سے پہنائے تھے۔ اس حضور نے  
وہ جانور میرے والد کے ساتھ (حرم میں قرآنی کے لئے) بھیجے تھے۔  
ان کی قرآنی کی گئی، لیکن (اس بھیجے کی وجہ سے) آنحضور پر کوئی  
ایسی چیز حرام نہیں ہوئی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کیا تھا۔ (جیسا کہ حج کے احرام کی وجہ سے بہت سی حلال چیزیں حرام  
ہو جاتی ہیں)

باب ۱۲۲۳ (۱۲۲۳) إِذَا قَالَ الرَّجُلُ يُوَكِّلُكُمْ فَعَلَهُ  
حَبِثَ أَمَّا اللَّهُ وَقَالَ الْوَيْلُ قَدْ سَمِعْتُ  
مَالِكًا

۲۱۵۳۔ کسی شخص نے اپنے وکیل سے کہا کہ جہاں مناسب  
معلوم ہو اسے خرچ کرو، اور وکیل نے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا  
ہے میں نے سن لیا ہے۔

۲۱۵۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ تَرَأَتْ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ  
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ  
بِالْمَدِينَةِ مَا لَا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيَّ بِيَعَاءُ وَكَانَتْ  
مُسْتَقْبِلَةُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرِبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ  
لِي تَسْأَلُوا أَلَا تَرَ حَتَّى تُفْقُوا مِمَّا كُنْتُمْ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ مَنْ تَنَاوَلِ الْبِرَّ حَتَّى تُفْقُوا مِمَّا  
تُحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْتِهِمْ وَأَنْهَا صَدَقَهُ

۲۱۵۵۔ مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک  
کے سامنے قرأت کی، ابو اسطہ اسحق بن عبد اللہ کہ انہوں نے انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ابو طلحہ رضی اللہ  
عنہ مدینہ میں، انصار کے سب سے مالدار افراد میں تھے "پیر جاہ"  
(ایک باغ) ان کا اپنا سب سے زیادہ پسندیدہ مال تھا، مسجد کے بالکل سامنے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ اور اس کا  
نہایت شیریں پانی پیتے تھے پھر جب قرآن کی آیت "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُفْقُوا  
مِمَّا تَحِبُّونَ" (تم ہرگز نہیں حاصل کر سکتے۔ نیکی کو، تا وقتکہ نہ خرچ کرو اللہ کی  
راہ میں وہ چیز جو تمہیں پسند ہو) تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ

اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُتَّقُوا عَمَّا تَحِبُّونَ۔ اور مجھے اپنے مال میں سب سے زیادہ پسندیدہ یہی چیز ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہے، اس کی نیکی اور ذخیرہ ثواب کی توقع صرف اللہ سے رکھتا ہوں۔ پس رسول اللہ: آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے استعمال میں لائیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، شاباش! یہ تو بڑا کثیر الفائدہ مال ہے، بہت ہی مفید! اس کے بارے میں تم نے جو کچھ کہا ہے میں نے سن لیا، اور میں تو یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کر دوں گا۔ چنانچہ یہ کنواں انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے مالک کے واسطے سے کی ہے، اور روح نے مالک کے واسطے سے (رائع کے بجائے) رائحہ نقل کیا ہے۔

۴۴۴۔ کسی امانت دار کو خزانہ وغیرہ کا وکیل بنانا۔

۲۱۵۶۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان، ان سے برید بن عبد اللہ نے، اسے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو یوسف اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امانت دار خزانچی جو خرچ کرتا ہے، بعض اوقات یہ کہا جوتا ہے۔ (مالک مال کے حکم کے مطابق، کامل اور پوری طرح اور جس چیز کے دینے کا اسے حکم ہو اسے دیتے وقت اس کا دل بھی خوش ہوتا ہے، تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حَاجَاءُ فِي الْحَرْثِ وَالْمَزَارَعَةِ

۱۴۴۵۔ کھیت ہونے اور درخت لگانے کی فضیلت، جب اسے کھایا جائے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ: يَهْدِيكُمْ تَوْبَتَكُمْ، جو تم بولتے ہو، کیا تم اسے اگاتے ہو، یا اس کے اگانے والے ہم میں۔ اگر ہم چاہیں تو اسے کسی قابل نہ رہنے دیں۔

۲۱۵۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی، ح اور مجھ سے عبد الرحمان بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی

يَنْتَلِي أَرْجُوَ أَنْ يَرْكَبَهُ عَيْنُ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَعْ ذَلِكَ مَالٌ مَرَّائِيكَ ذَلِكَ مَالٌ مَرَّائِيكَ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فَيَهْدِيكَ وَأَرْجُو أَنْ نَجْعَلَكَ فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَفَعَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ مَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَيْتِهِ تَابَعَهُ اسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ رَوَاهُ عَنْ مَالِكٍ تَرَابِيعٌ۔

تو یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کر دوں گا۔ چنانچہ یہ کنواں انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور چچا کی اولاد میں تقسیم کر دیا۔ اس روایت کی متابعت اسماعیل نے مالک کے واسطے سے کی ہے، اور روح نے مالک کے واسطے سے (رائع کے بجائے) رائحہ نقل کیا ہے۔

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَا حَدَّثَنَا أَبُو اسَافَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جُرُوْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخَائِرُ الْأَمِيُّ الَّذِي يُبْفِقُ وَمَرَبَّنَا قَالَ الَّذِي يُعْطِي مَا أَمَرَ بِهِ كَامِلًا مَوْفَرًا طَيِّبًا نَفْسُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَهُ بِالْخَصْدِ قَبْلَهُ۔

۱۴۴۶۔ فَضِّلِ الزَّرْعَ وَالْعَرْسَ إِذَا أُجِلَ مِنْهُ وَقَوْلُ تَعَالَى أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْمِلُونَ عَنَّا تَمَّ تَرْسُخُونَهُ أَمْ نَهْنِ الذَّارِعُونَ كَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ مَحْطًا۔

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْرِضُ عَرْسًا أَوْ



مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگا تا ہے، یا کھیت میں بیج بوتا ہے، پھر اس سے پرند، انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ مسلم نے بیان کیا کہ ہم نے ابان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

يَذُرْ عَرَضًا مَّا يَأْكُلُ مِنْهُ خَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَيْتٌ  
الَّذِينَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ مُسْلِمٌ مَعْدَنًا  
أَبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۴۴۶ - کھیتی باڑی میں (ضرورت سے زیادہ) اشتغال اور جس حد تک اس کا حکم ہوا ہے اس سے تجاوز کرنے کے انجام و عواقب۔

بَابُ ۱۴۴۶ مَا يَحْدَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْإِشْغَالِ  
بِأَلْفِ الزَّرْعِ أَوْ مَجَاوِزِهِ الْحَدِّ الَّذِي أَمَرَ

بِهِ -  
۲۱۵۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْخَصِيفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ  
أَلَّا لَهَا فِي عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَأَى سِدَّةً  
وَقَدْ شَبَّاهُ مِنَ الْإِلَهِ الْحَرِثُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتٌ قَوْمٍ  
إِلَّا أَوْخَلَهُ الدَّنُّ

۲۱۵۸ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن سالم عصفی نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد البہانی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ کی نظر بھالی اور کھیتی کے بعض دوسرے آلات پر پڑی تھی، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ جس قوم کے گھروں میں یہ چیز داخل ہو جاتی ہے تو اپنے ساتھ ذلت بھی لاتی ہے۔

بَابُ ۱۴۴۷ اِثْنَاءُ الْكَلْبِ الْحَرِثِ -

۱۴۴۷ - کھیتی کے لئے کتا پالنا۔

۲۱۵۹ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

۲۱۵۹ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث ملے۔ معاشی زندگی میں زراعت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہ ایسا پیشہ ہے کہ آدمی اگر اس میں ضرورت سے زیادہ انہماک اختیار کرے تو طبیعت پر بھروسہ پن اور دہقانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اچھے خاھے لوگوں کو دیکھا گیا جو اپنی زندگی میں کافی مہذب اور شستہ تھے کہ جب کسی بھی وجہ سے انہوں نے زراعت اور کھیتی باڑی میں زیادہ اشتغال و انہماک اختیار کر لیا تو ان کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب آگیا، ان کا ہر انداز بدل گیا اور کسی بھی چیز میں گاؤں کے کسانوں اور کاشتکاروں سے وہ مختلف نہیں رہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسان زندگی کے جس شعبہ میں بھی رہے، تمدن اور مہذب رہے، اسلام نے معاشرہ کے متعلق ایک خاص تجلیم پیش کیا ہے جس میں بنیادی حیثیت تقویٰ، خوف خدا اور عام انصاف کے ساتھ حسب مراتب حسن معاملات پر ہے جب انسان کھیتی باڑی یا کسی بھی ایسے دنیاوی کام میں زیادہ انہماک اختیار کرے گا جس سے اسلام کے بنیادی نظریات کو سمجھنے اور برتنے سے بے توجہی اور بعد پیدا ہو تو یہ اس کی دینی اور دنیاوی دونوں زندگی کے لئے مسلک ثابت ہوگا۔ اس حدیث میں زراعت کی محدود مذمت اسی نقطہ نظر کی بنیاد پر ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث کے عنوان میں اس کی پوری طرح وضاحت کر دی ہے کہ حدیث سے مراد کیا ہے، ورنہ آپ اس سے پہلے باب کی حدیث میں درخت لگانے والے اور کھیتی کرنے والے کے لئے جو وعدہ ثواب پڑھ چکے ہیں اس سے زیادہ اس پیشے کی اور کیا بہمت افزائی کی جاسکتی تھی۔ اس طرح کی احادیث بکثرت ہیں۔ اسلام نے تنہا زراعت اور صنعت، سب ہی کی دل کھول کر بہمت افزائی کی ہے لیکن ہر موقد پر اس کا خیال رکھا ہے کہ یہ چیزیں انسان کو یا خدا سے نہ غافل کرنے پائیں، اور کہیں پیٹ کے دھندے ایک دوسرے پر ظلم، ایک دوسرے کا حق ناجائز طور پر چھیننے پر نہ آمادہ کریں۔ انسان جو ہمیشہ بھی

هَذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْفُسُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَذَابٍ لِيَاظِلَّ إِلَّا كَلَبَ حَتَّى أَوْفَا شَيْئَةً قَالَ بَنُو سَبْرٍ وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَلَبَ غَنِمًا فَحُرِّتْ أَوْ صَيْدٌ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَبَ صَيْدٍ أَوْ مَا شِئْتُمْ ۝

بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کوئی کتا لکھا، اس نے روزانہ اپنے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی کر لی۔ البتہ کھیتی یا مویشی (کی حفاظت کے لئے) کتنے اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا، بخوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ بکری کے ریوڑ، کھیتی اور شکار کے کتنے مستثنیٰ ہیں ابو حازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ سُبَّانَ بْنَ أَبِي مَرْثُودٍ رَجُلًا مِنْ أَسَدِ شَوْحٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَقْسَى كَلْبًا لَا يَغْنِي عَنْهُ تَرَاوَعًا وَلَا ضَرْفًا فَتَقَعُ كَلْبًا يَوْمَ مَرِّ عَذَابٍ نِيرَاطُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ ۝

۲۱۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یزید بن حصینہ نے، ان سے سائب بن یزید نے حدیث بیان کی کہ سفیان بن ابی زہیر نے ازدشنورہ کے ایک بزرگ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ جس نے کتا پالا، جو نہ کھیتی کے لئے ہو اور نہ مویشی کے لئے، تو اس نے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا، کہ آپ نے بول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا، ہاں ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم (میں نے آپ سے سنا تھا)۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا كَلَبُ تَرَاكِبٍ عَلَى بَقَرَةٍ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ لَمْ أَخْلُقْ لِهَذَا خُلِفْتُ لِلْجِرَافَةِ قَالَ أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو أَخَذَ الذَّبَّابُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ الذَّبَّابُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا عَلَيَّ قَالَ أَمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهَذَا يَوْمُ مَرِّ فِي الْقَوْمِ ۝

۱۶۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، انھوں نے ابوسلمہ سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص (یعنی اسرائیل میں سے) ایک بیل پر سوار جا رہا تھا کہ وہ بیل اس کی طرف متوجہ ہوا (اور غزو عادت کے طور پر گفتگو کی) اس نے کہا کہ میں اس کے لئے نہیں پیدا ہوا ہوں، میری تخلیق تو کھیت جوتے کے لئے ہوئی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ (بیل کے اس نطق پر) میں ایمان لایا اور ابو بکر و عمر بھی!۔ اور ایک بھیڑیے نے ایک بکری پڑی تھی تو چرواہے نے اس کا بھیجا کیا۔ بھیڑیہ بولا، یوم سبع (قیامت کے قریب جب فتنہ و فساد کی وجہ سے ہر شخص پریشان حال

ہوگا) میں اس کی نگرانی کون کرے گا، جب میرے سوا اس کا کوئی چہرہ نہ ہوگا۔ اس حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس پر (بھڑپے کے نطق پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ دعر بھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما اس مجلس میں موجود نہیں تھے نہ

۱۴۴۹- مالک نے کسی سے کہا کہ کھجور یا اس کے علاوہ کسی

طرح کے بھی) باغ کا سارا کام کیا کرو پھل میں تم میرے

شریک رہو گے۔

بَابُ إِذَا قَالَ أَكْفَيْتُ مُؤْتَةَ النَّخْلِ

أَوْ غَيْرَهَا وَتَشْرِكُنِي فِي النَّخْلِ

۲۱۶۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَقَالُوا أَكْفَوْنَا الْمُؤْتَةَ وَتَشْرِكُكُمْ فِي الشَّمْرِ قَالُوا أَيْسَرًا وَأَكْفَا.

انکار کیا تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ آپ لوگ باغ کا کام کر دیا کیجئے اور اس طرح پھل میں ہم اور آپ شریک رہا کریں گے۔ اس پر مہاجرین نے کہا کہ ہم نے سنا اور یہ ہمیں تسلیم ہے۔

بَابُ قُلْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ

أَمْرٌ أَلَسَّيْتُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالنَّخْلِ قُطِّعَ شَيْئًا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

مُجَوِّزٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَدَّثَ نَحْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُطِّعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرُ وَلَهَا يَقُولُ مَسَانٌ وَهَانَ عَلَى مِثْلِ بَنِي دُوَيْجٍ بِجَزِيٍّ بِالْبُؤَيْرِ مُسْتَهْطِرٌ

بنی لوی (قریش) کے سرداروں پر (غلبہ) بویرہ کی آگ نے آسان بنا دیا ہے جو پھیلتی ہی جا رہی ہے۔

بَابُ

۲۱۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ أَبِي جَحْظٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسِ الْأَصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قُلْنَا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَزُورًا كُنَّا نَكْذِبُ الْأَرْضَ بِالنَّاجِيَةِ مِنْهَا مَسْحَى لَيْسَتِ الْأَرْضُ

۱۴۵۱-

۲۱۶۴- ہم سے محمدؐ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہؓ نے خبر دی،

انہیں یحییٰ بن سعیدؓ نے خبر دی، انھیں حنظلہ بن قیس انصاریؓ نے انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ مدینہ کے دوسرے باشندوں کے مقابلہ میں ہمارے پاس کھیت زیادہ

لے یعنی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر اتنا اعتماد تھا کہ ایک شرق عادت واقعہ بیان کر کے آپ نے اپنے ساتھ ان کے بھی اس پر ایمان کی شہادت دیدی۔

قَالَ فَمَتَى يَصَابُ ذَلِكَ وَكُسِمَ الْأَمْلُ وَمَتَى يَصَابُ الْأَمْلُ وَيَكْسِمُ ذَلِكَ فَتَهِينَا وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ فَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَتَى يَدْرِي

تھے ہم کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ دوسروں کو بوجھنے بوسنے کے لئے دیا کرتے تھے کہ کھیت کے ایک متعین حصے (کی پیداوار) مالک زمین لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ خاص اس حصے کی پیداوار ماری جاتی اور سالانہ کھیت محفوظ رہتا اور بعض اوقات سارے کھیت کی پیداوار ماری جاتی اور یہ خاص حصہ محفوظ رہ جاتا۔ اس لئے ہمیں اس طرح معاملہ کرنے سے منع کر دیا گیا۔ سونا اور چاندی ان دونوں (اتانہ) نہیں تھا (کہ اس سے مزدوری لی جاسکے، اس لئے عموماً یہ طریقہ امتیاز کیا جاتا تھا)

**باب ۱۲۵۲** الْمَرْأَةُ بِالشَّطْرِ وَخَوِّهِ وَقَالَ تَيْمُسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا فِي الْبَدِينَةِ أَهْلٌ بَيِّنَتْ هَجْرَةُ الْآبَاءِ نَزَعُونَ عَلَى الثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ وَنَزَاعٌ عَلَى ثَوْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَالْعُزْرَةُ وَالْأَبِيُّ بَكْرٌ وَالْعَمْرُ وَالْعَلِيُّ وَالْأَبِيُّ سَيْدِ بْنِ وَمَالِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ كُنْتُ أَشَارَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَامِلَ عَمْرِو النَّخَعِ عَلَى أَنْ يَجَاءَ عَمْرُ بِالْبَدَنِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَمْرُ لِأَحَدِهِمَا فَيَنْفِقَانِ جَبِينًا فَمَا خَرَجَ فَيُؤَيِّدُهُمَا وَنَزَاعٌ ذَلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يَجْتَنِيَ الْقَطْنُ عَلَى الْخَصْفِ وَقَالَ أَبُو هَانِئٍ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءُ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَادَةُ لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثَّلَاثِ أَوِ الرُّبْعِ وَخَوِّهِ قَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْمَاثِيَّةُ عَلَى الثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ إِلَى أَجْلِ مَسْمُومٍ

۱۲۵۲۔ آدمی یا اس کے قریب پیداوار پر مزارعت تیس بن سلم نے بیان کیا اور ان سے ابو جعفر نے بیان کیا کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جو (پیداوار کے) تہائی یا چوتھائی حصہ پر کاشت نہ کرتا رہا ہو۔ علی، سعد بن مالک، عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، حضرت ابوبکر کی اولاد، حضرت عمر کی اولاد، حضرت علی کی اولاد اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم اجماع میں نے بٹائی پر کاشت کی تھی۔ عبدالرحمن بن اسود نے بیان کیا کہ میں عبدالرحمن بن یزید کے ساتھ کھیتی میں شریک رہا کرتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے (خليفة ہونے کے بعد سرکاری زمین کی کاشت کا) معاملہ اس شرط کے ساتھ کیا تھا کہ اگر بیج وہ خود مہیا کریں گے تو پیداوار کا آدھا حصہ پس گے اور اگر کاشتکاری بیج مہیا کریں تو پیداوار کے اتنے حصے کے وہ مالک ہوں گے جس رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں، اگر زمین کسی ایک شخص کی ہو اور اس پر خرچ دونوں (مالک اور کاشت کرنے والا) مل کر کریں پھر جو پیداوار آئے اسے دونوں تقسیم کر لیں۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی فتویٰ دیا تھا حسن نے فرمایا کہ روئی اگر آدمی (لینے کی شرط) پر چنی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں،

ابراہیم، ابن سیرین، عطاء، حکم، زہری اور قتادہ رحمہم اللہ نے کہا کہ دھاگا اگر تہائی یا چوتھائی یا اسی طرح کی شرائط پر (کپڑا بننے) کے لئے دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر نے فرمایا کہ اگر مویشی تہائی یا چوتھائی پر مدت متعین کے لئے دیئے جائیں (چرنے کے لئے) تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۱۶۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ الْمُسْلِمِ بْنِ



آخَاكَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خُذَهَا مَعْلُومًا۔  
 نے مجھے خبر دی ہے، آپ کی مراد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تھی کہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہیں روکا تھا، بلکہ آپ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین) بخش دے، یہ اس سے بہتر  
 ہے کہ اس کا ایک متعین محصول وصول کرے۔

بَابُ ۱۲۵۵ الْمَزَارَعَةُ مَعَ الْيَهُودِ۔

۲۱۶۸ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْنَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ قَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى تَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى  
 أَنْ يَتَعَمَّلُوها وَيُزْرَعُوها وَلَهُمْ شَرْطُ مَا خَرَجَ  
 مِنْهَا۔

بَابُ ۱۲۵۶ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْمَزَارَعَةِ

۲۱۶۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا  
 ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَّارِيَّ عَنْ رَافِعِ  
 قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا كَانَ أَحَدُ تَائِيكِي  
 أَمْرًا يَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ قَرِيبًا  
 أَخْرَجَتْ وَكَانَتْ تَخْرُجُ وَهَذَا كَهْمُ الْيَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہا رہی رہے گی۔ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ایک حصہ کی پیداوار خوب ہوتی اور دوسرے کی نہ ہوتی، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے لوگوں کو اس سے منع فرمادیا۔

بَابُ ۱۲۵۷ إِذَا تَرَاجَعَ مَالٌ قَوْمٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ وَكَانَ

۱۲۵۷۔ جب کسی کے مال کی مدد سے، ان کی اجازت کے بغیر،

۱۲۵۵۔ یہود کے ساتھ بٹائی کا معاملہ۔  
 ۲۱۶۸۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے قبر  
 دی، انھیں عبید اللہ نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی  
 اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمبر کی اراضی یہودیوں  
 کو اس شرط پر دی تھی کہ اس میں کام کریں اور جو نہیں بویں اور اس کی پیداوار  
 کا آدھا حصہ ان کا ہے گا۔

۱۲۵۶۔ مزارعت میں جو شرطیں مکروہ ہیں۔

۲۱۶۹۔ ہم سے صدق بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ  
 نے خبر دی، انھیں یحییٰ نے، انھوں نے حنظلہ زرقی سے سنا کہ رافع رضی  
 اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس مدینہ کے دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں  
 زمین زیادہ تھی، ہمارے یہاں طریقہ یہ رائج تھا کہ جب زمین بٹائی پر  
 دیتے تو یہ شرط لگا دیتے کہ اس قطعہ کی پیداوار تو میری رہے گی اور اس  
 کی تمہاری رہے گی۔ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ایک حصہ کی پیداوار خوب ہوتی اور دوسرے کی نہ ہوتی، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے لوگوں کو اس سے منع فرمادیا۔

(تقریباً حاشیہ سابقہ صفحہ) ہے کہ تہائی چوتھائی یا النصف پر معاملہ کیا جائے۔ یہ صورت جائز ہے اور یہاں اسی صورت کو بیان کرنا مقصود ہے۔  
 لہ۔ غلبرہ۔ بٹائی پر کسی کے کھیت کو جو تنے بونے کو کہتے ہیں، جب کہ یہ بھی کام کرنے والے ہی کا ہو۔ عام اصطلاح میں ہمارے یہاں اسے  
 بٹائی کہتے ہیں۔

لہ مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس زمین اتنی حاصل ہو کہ وہ دوسروں کو بٹائی پر دے سکیں، ان کے لئے زیادہ بہتر یہی ہے کہ بخشش کے  
 طور پر جو تنے بونے اور اس کی پیداوار سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے اسے دیں گویا اسلام نے بٹائی پر دینے کی اگرچہ قانونی اور شرعی اجازت تو  
 دی ہے لیکن اس صورت کو کچھ اتنا زیادہ پسند نہیں کیا ہے۔ درحقیقت شریعت کی نظر میں ملکیت سے متعلق زمین کی وہ حیثیت نہیں ہے۔  
 جو عام منقولات کی ہے۔ اس لئے اس باب میں بہتر یہ ہے کہ جو کچھ ہے آدمی خود ہی اس میں کام کرے اور اگر ضرورت سے زیادہ ہے تو بٹائی پر  
 دینے سے بہتر یہ ہے کہ مفت ہی دے دے، ویسے قانونی حیثیت میں تو ہر حال وہ اس کا مالک ہے اور بٹائی پر بھی دے سکتا ہے شریعت  
 اس سے روکتی نہیں، البتہ اپنے پسندیدہ نقطہ نظر کو اس نے واضح ضرور کر دیا ہے۔

فِي ذَلِكَ صَلَاتِهِمْ لَهُمْ۔

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا فِي جَبَلٍ فَأَنْصَلْتُ عَلَى فَمِّ غَارِهِمْ مَخْرَجٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَنْصَلْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا! أَعْمَلًا عَمِلْتُمْ صَالِحَةً لَكُمْ فَاذْعُرُوا اللَّهَ الْعَلِيَّ بِغَيْرِهَا عَنْكُمْ قَالَ أَمَّهُمُ اللَّهُ وَأَنَّهُ كَانَ فِي الْإِدْنِ شَيْعَانِ بَيْنَهُمَا وَلِيٌّ صَبِيئَةٌ صَغِيرَةٌ كُنْتُ أَرْحَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَمْرُهُمْ عَلَيْهِمْ حَكَيْتُ قَبْدَاتِ بَوَالِدَتِي أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ بَنِي وَإِنِّي لَأَفْزُ ذَاتُ يَوْمٍ فَلَكَ أَنْتَ حَقٌّ أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُ لَهَا نَاكَ فَهَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَهْلَبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رَأْسِهَا وَالْكُرْهُ أَنْ أَفْزُ فَلَهُمَا وَالْكُرْهُ أَنْ أَسْقِي الصَّبِيئَةَ وَالصَّبِيئَةَ يَبْغَاؤُنِي عِنْدَ قَدَمِي فَحَتَّى طَلَعَتِ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَنْزِمْنِي لَنَا فَرَجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَقَرَأَ اللَّهُ فَرَأَى السَّمَاءَ وَقَالَ: اللَّهُمَّ رَفَعْنَا كَأَنِّي رَأَيْتُ عَمِيرَ أَهْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يَجِبُ الرَّجَالُ الرَّسَاءُ فَهَلَبْتُ مِنْهَا فَأَمْتُ حَقِّي أَجْبَتْهَا بِمَا كَفَى وَبَنِي فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا دَفَعْتُ بَلَيْنَ رَجُلَيْهَا قَالَتْ يَا مُنْذِرُ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْفَاتِمَةَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَنْزِمْنِي لَنَا فَرَجَةً تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَقَرَأَ اللَّهُ فَتَالَتْ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَحَبَّ إِلَيَّ بَقَرِيٍّ أَرْحَى فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي فَقَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَعِبْتُ عَنْهُ فَلَمَّا أَرَأَى رَأْسَهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرَةً وَارْتَابَهَا فَبَاءَ فِي فَقَالَ: أَتَى اللَّهَ فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعَهَا فَخَدَّ فَقَالَ: أَتَى اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخَدَّ فَخَدَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَنْزِمْنِي

کاشت کی اور اس میں انکا ہی فائدہ رہا ہو۔

۲۱۷۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، اسی سے ابو صرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ بارش نے آیا تینوں نے ایک پہاڑ کی غاریں پناہ لی۔ اتفاق کی بات کہ اوپر سے ایک چٹان غار کے سامنے گری اور انھیں بالکل (غار کے اندر) بند کر دیا بعض نے کہا کہ تم لوگ اب اپنے ایسے اعمال یاد کرو، جنہیں خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کیا تھا۔ اور اسی کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، ممکن ہے اس طرح اللہ تعالیٰ تمہاری اس مصیبت کو مٹال دے، چنانچہ ایک شخص نے دعا شروع کی، اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے، میں ان کے لئے (جانور) چرایا کرتا تھا۔ پھر جب واپس ہوتا تو دودھ دوہتا، سب سے پہلے، اپنی اولاد سے بھی والدین ہی کو دودھ پلاتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے ویر ہو گئی اور راست گئے تک واپس گھر آیا۔ اس وقت تک والدین سو چکے تھے۔ میں نے معمول کے مطابق دودھ دوہا اور (دودھ کا پیالہ لے کر) ان کے سر پرانے کھڑا ہو گیا۔ میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں، لیکن اپنے بچوں کو بھی (والدین سے پہلے) پلانا مجھے پسند نہیں تھا۔ بچے صبح تک میرے قدموں میں بڑے تلپتے رہے (لیکن میں نے والدین سے پہلے انہیں پلانا پسند نہیں کیا) پس اگر تیرے نزدیک بھی میرا یہ عمل صرف تیری خوشنوی کے لئے تھا تو (غار سے اس چٹان کو ہٹا کر) ہمارے لئے اتنا راستہ بنامے کہ آسمان نظر آ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے راستہ بنایا اور انہیں آسمان نظر آنے لگا دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی، مرو عورتوں سے جس طرح کی انتہائی دہے میں محبت کر سکتے ہیں، مجھے اس سے اتنی ہی محبت تھی، میں نے اسے اپنے پاس بلانا چاہا، لیکن وہ صرف سو دینار مینے کی صورت میں راضی ہوئی۔ میں نے کوشش کی اور مطلوبہ رقم جمع کر لی، پھر جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے مجھ سے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور اس کی مہر کو حق کے بغیر نہ تولد میں (رہ سکتے ہی) کھڑا ہو گیا۔ اگر یہ عمل تیرے علم میں

مَا بَقِيَ فَقَدَرَحَ اللَّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ  
عَنْ قَافٍ قَسَعِيَتْ ۚ  
نے ایک مزدور، تین فرق چاول کی مزدوری پر کیا، جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو مجھ سے کہا کہ اب میرا حق مجھے دو میں نے ہمیشہ کر دیا۔  
لیکن اس وقت وہ انکار کر بیٹھا پھر میں برابر اس سے کاشت کرتا رہا اور اس کے تیبے میں بیل اور چرواہے میرے پاس جمع ہو گئے۔ اب وہ  
شخص آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈرو۔ میں نے کہا کہ بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ اور اسے لے لو، اس نے کہا، اللہ سے ڈرو  
اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا کہ میں مذاق نہیں کر رہا ہوں (یہ سب تمہارا ہی ہے) اب اسے لے لو، چنانچہ اس نے ان پر قبضہ کر لیا  
پس اگر تیرے علم میں بھی، میں نے یہ کام نیری رضا اور خوشنودی کے لئے کیا تھا تو غار کو کھول دے۔ اب وہ غار کھل چکا تھا۔ ابو عبد اللہ نے  
کہا کہ ابن عقبہ نے نافع کے واسطے سے (اپنی روایت میں بغیث کے بجائے) فسیت کہا تھا۔

۱۲۵۸۔ اَوْ قَافٍ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآرَضِ الْخَدَّاجِ وَمُزَامِرَ عَتِيبَةٍ وَمُعَاظَلَةٍ  
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو قَصْدُكَ  
بِأَصْلِهِ لَا يَبَاغُ وَلَا يَنْفَقُ مَتَرًا  
قَتَصَدَّقِي بِهِ -  
۱۲۵۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقاف  
خراجی زمین، صحابہ کی اس میں مزارعت اور ان کا معاملہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔  
(جب وہ اپنا کھجور کا باغ خدا کی راہ میں وقف کر رہے تھے)  
کہ پوری طرح اسے صدقہ کر دو کہ پھر بیچا نہ جاسکے، بلکہ اس  
کا پھل خرچ کیا جاتا رہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا۔

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ كُو  
لَا أَفْرَأُ السُّلَيْمِينَ مَا فَتَحَتْ قَدِيرَةَ إِلَّا قَسَمَتْهَا بَيْنَ  
أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَقِيقَةً  
۲۱۷۱۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن نے خبر  
دی، انھیں مالک نے، انھیں زید بن اسلم نے ان سے ان کے والد نے  
بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال  
نہ ہوتا تو مجھے شہر بھی فتح ہوتے جاتے، انھیں غازیوں میں تقسیم کرنا جاتا  
بالکل اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی تقسیم کر دی تھی۔

۱۲۵۹۔ مَسْنَعُ بْنُ جَزِينٍ كُوْأَبَادِيَا. عَلَى رَضَى اللَّهِ عَنْهُ كُوْفَه  
مِنْ غَيْرِ آيَادِ عُلَاقُونَ كُوْأَبَادِيَا فِي (رَأْسِ مِثْقَلِي كَرَكِي يَأ  
بَارِغٍ وَغَيْرِهِ لَكَ كَرَكِي)، هَمَّتْ أَفْرَاقِي كِي تَهِي. عَمْرِي رَضَى اللَّهِ عَنْهُ نِي  
فَرِيَا كِي جَسْنِي كُوْفِي نَجَزِينِ آبَادِيَا كِي وَهِيَ كِي تُوْجَانِي هِي عَمْرُو  
ابْنِ عَوْفٍ رَضَى اللَّهُ عَنْهُمَا سَبِي هِي رَوَايَتِي هِي، الْبَنَّةُ ابْنُ عَوْفٍ  
رَضَى اللَّهُ عَنْهُ نِي (رَأْسِي رَوَايَتِي مِثْقَلِي) يَزِيدَانِي كِي هِي كَرَكِي (غَيْرِ آيَادِ  
زَمِينِ كُوْأَبَادِيَا كَرَكِي) كِي مِسْلَمَانِ كِي حَقِي كُو (مَضْلَعِي كَرَكِي) نِي هُوْ

۱۲۵۹۔ مَسْنَعُ بْنُ جَزِينٍ كُوْأَبَادِيَا. عَلَى رَضَى اللَّهِ عَنْهُ كُوْفَه  
مِنْ غَيْرِ آيَادِ عُلَاقُونَ كُوْأَبَادِيَا فِي (رَأْسِ مِثْقَلِي كَرَكِي يَأ  
بَارِغٍ وَغَيْرِهِ لَكَ كَرَكِي)، هَمَّتْ أَفْرَاقِي كِي تَهِي. عَمْرِي رَضَى اللَّهُ عَنْهُ نِي  
فَرِيَا كِي جَسْنِي كُوْفِي نَجَزِينِ آبَادِيَا كِي وَهِيَ كِي تُوْجَانِي هِي عَمْرُو  
ابْنِ عَوْفٍ رَضَى اللَّهُ عَنْهُمَا سَبِي هِي رَوَايَتِي هِي، الْبَنَّةُ ابْنُ عَوْفٍ  
رَضَى اللَّهُ عَنْهُ نِي (رَأْسِي رَوَايَتِي مِثْقَلِي) يَزِيدَانِي كِي هِي كَرَكِي (غَيْرِ آيَادِ  
زَمِينِ كُوْأَبَادِيَا كَرَكِي) كِي مِسْلَمَانِ كِي حَقِي كُو (مَضْلَعِي كَرَكِي) نِي هُوْ

۱۔ اس میں ایک شرط اور بڑھانی چاہیے کہ کسی طرح کی بھی بنجر زمین کو آباد کرنے کے بعد ملکیت کا حق اسی وقت متحقق ہوگا جب حکومت یا  
امیر المومنین کی اجازت سے ایسا کیا ہو۔ حکومت کے انتظامات میں کسی قسم کی دشواری نہ ہونے کے پیش نظر بھی اس شرط کا بڑھانا ضروری ہے۔



یہ کہ جس نے دوسرے کی زمین میں اجازت کے بغیر کوئی درخت

لگایا تو اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں جابر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت ہے۔

۲۱۷۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا  
اللَيْثُ عَنْ عُكَيْبِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ  
فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا عُرْوَةَ قَطْعَى بِمِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ.

۲۱۷۲۔ ہم سے یحییٰ بن مکیم نے حدیث بیان کی، ان سے لیسٹ نے حدیث  
بیان کی، ان سے عکب بن ابی جعفر نے، ان سے محمد بن عبدالرحمن  
نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کوئی ایسی زمین آباد کی جس پر کسی  
کا حق نہیں تھا تو اس زمین کا وہی مستحق ہو جاتا ہے، عروہ نے بیان کیا  
کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہی فیصلہ کیا تھا۔

-۱۲۶۰-

بَاب ۱۳۶  
۲۱۷۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَامِعٌ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَلَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ  
وَهُوَ فِي مَعْزَسٍ مِنْ دِي الْمَلِكَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ  
لَهُ إِنَّكَ بِنُطْحَاءٍ مَبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ آتَاهُ  
الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَنْبِئُ بِهِ يَنْتَوِي مَعْزَسَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ  
الَّذِي يَبْطُلُ الْوَادِي بِمِئْنَةٍ وَبَيْنَ الْخَرِيقِ وَنُطْحٍ  
مِنْ ذِ الْوَادِي.

۲۱۷۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر  
نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ  
بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
رجح کے لئے تشریف لے جاتے ہوئے جب ذوالحلیفہ کی وادی عقیق  
میں رات کے آخری حصہ میں پڑا تو آپ کو خواب میں بتایا گیا کہ آپ  
اس وقت ایک مبارک وادی میں ہیں۔ موسیٰ (راوی حدیث) نے بیان  
کیا کہ سالم (ابن عبداللہ بن عمر) رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ہمارے ساتھ وہیں  
پڑاؤ کیا تھا جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پڑاؤ کیا کرتے تھے تا  
کہ اس مقام پر قیام کر سکیں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا  
تھا یہ جگہ وادی عقیق کی مسجد سے نشیب میں ہے، وادی عقیق اور اسٹے کے درمیان میں تھا۔

۲۱۷۴ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبُ بْنُ اسْحَقَ عَنِ الْوَدَّارِ عَمَّا قَالَهُ نَحْنُ يَحْيَى

۲۱۷۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب  
بن اسحاق نے خبر دی، ان سے اوزاعی نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ نے

لہ یہ حدیث سے متعلق ہے۔ اس پر کوئی عنوان بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لگایا بعض شارحین نے لکھا ہے کہ اس سے مقصد یہ ہے  
کہ ذوالحلیفہ کو اگر کوئی آباد کرنا چاہے تو اس سے وہ اپنی ملکیت وہاں کی زمین پر ثابت نہیں کر سکتا کیونکہ وہ حاجیوں اور دوسرے مسافروں  
کے قیام کی جگہ ہے اور عام استعمال کے لئے ہے۔ اگر کسی طرح بھی وہ زمین کسی شخص کی ملکیت میں دے دی جائے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی  
اور سفر وغیرہ میں دشواریاں پیدا ہو جائیں گی۔ لیکن یہ بات کچھ دل کو نہیں لگتی۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ  
مصنف اس مسئلہ کو مزید واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی بنجر اور غیر آباد پر حمل چلانے اور کھیتی شروع کرنے والا، اس زمین کا مالک ہو جاتا ہے کیونکہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی عقیق میں قیام فرمایا، یہ وادی کسی کی ملکیت میں نہیں تھی اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اور وقت  
گذرنے کی جگہ نبی۔ اسی طرح جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جس کا کوئی مالک نہیں تھا وہ اسی کی ہو جاتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ احناف کے

عَنْ عَبْدِ مَنَّةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْبَنَةُ أَتَانِي أَبْنُ مَيْمَنَةٍ وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ يَحْلِيَ فِي هَذَا الْوَأَى الْبُنَّارُ وَهُوَ عَمَلٌ لِي فِي حَجَّةٍ .  
عَقِيقٌ مِثْلُ قِيَامٍ كُفُّهُ مَيِّتٌ ، (اور اس نے یہ پیغام پہنچایا کہ) اس مبارک وادی میں نماز پڑھ لو اور کہلو کہ حج کے ساتھ عمرہ بھی رہے گا۔  
باب ۱۲ اِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ اذْكُرْ مَا آتَاكَ اللَّهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَعْلُومًا فَمَا عَلَى تَرَاخِيهِمَا .  
۱۲۶۱۔ جب زمین کے مالک نے کہا کہ میں تمہیں (فلاں زمین پر) اس وقت تک باقی رکھوں گا جب تک خدا چاہے گا ، اور کسی متعین مدت کا ذکر نہیں کیا تو یہ معاملہ دونوں کی رضا مندی پر موقوف ہوگا۔

۲۱۷۵۔ ہم سے احمد بن محمد بن حنبل نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب خیبر پر فتح حاصل) کی تھی۔ اور عبدالرزاق نے کہا کہ انھیں ابن جریر نے خبر دی کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سرزمین حجاز سے منتقل کر دیا تھا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر فتح پائی تھی تو آپ نے بھی یہودیوں کو وہاں سے دوسری جگہ بھیجنا چاہا تھا۔ جب آپ کو وہاں فتح حاصل ہوئی تو اس کی زمین اللہ، اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہو گئی تھی۔ آل حضور کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے منتقل کرنے کا تھا۔ لیکن یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہمیں یہیں رہنے دیں، ہم (خیبر کے شعلتانوں اور آرائی کا) سدا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے (اور بقیہ نصف خراج مقاسمہ کے طور پر ادا کریں گے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا جب تک ہم چاہیں نہیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے چنانچہ وہ لوگ وہیں مقیم رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تنہا اور اریحا بھیج دیا۔

سابقہ حاشیہ۔ یہاں اس میں پہلی شرط حکومت کی اجازت ہے۔

۱۔ یہاں بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے خیبر کی آرائی کا حکومت اسلامیہ ہی کو مالک قرار دیا ہے اور پھر اس سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ بشائی کا معاملہ مدت کی تعیین کے بغیر بھی، جب کہ فریقین اس پر رضامند ہوں، جائز ہو سکتا ہے حالانکہ اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مدت کے ابہام کی صورت میں نہ مزارعت (کھیت کا بشائی پر دینا) جائز ہے اور نہ ابراء۔ اس سے احناف کے اس مسلک کی تائید ہوتی

بَابُ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُؤَسِّسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزَّرَاعَةِ وَالْمَرْعَةِ

۲۱۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ  
مِمَّنْ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ ظَهْرٍ بْنِ  
رَافِعٍ ظَهْرٍ لَقَدْ نَهَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
أَمْرٍ كَانَ بَيْنَا رَافِعًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ وَعَافِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَا فَضَّلْتُمْ بَيْنَنَا قُلْتُ نَوَاجِدُهَا عَلَى  
الرُّبْعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ الشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِنْ  
عَوَّهَا أَوْ رَعَّهَا أَوْ أَمْسَكُوا مَا قَالِي نَفَعْتُ سَمْعًا وَطَاعَةً

کے قریب کی زمین کی شرط پر دے دیتے ہیں (کہ کھیت کے اس حصے سے جو پیداوار ہوگی وہ ہم لے لیں گے اور باقی کا شتکار کا ہوگا) اسی طرح کھجور  
اور جو کے متین و تن کی شرط پر بھی دیتے ہیں یہ سن کر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو یا خود اس میں کاشت کیا کرو یا دوسروں کو کرنے دو (اجرت  
لیے بغیر) ورنہ اسے یوں ہی چھوڑ دو۔ رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا (آنحضورؐ کا یہ فرمان) میں نے سنا اور (حکم کو) بجالاؤں گا۔

۲۱۶۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَوْثًا ثَلَاثَةَ  
وَالرُّبْعِ وَالتَّنْصِيفُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ  
فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ رَافِعٍ أَوْ تَوْبَةٌ  
حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ  
فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

۱۴۶۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب زراعت اور  
پھلوں سے ایک دوسرے کی کس طرح مدد کرتے تھے۔

۲۱۶۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی  
انھیں، و زاعی نے خبر دی، انھیں رافع بن خدیج کے مولا ابو النجاشی نے  
انہوں نے رافع بن خدیج بن رافع رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے اپنے  
چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ سے ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کیا تھا جس میں ہمارا  
(بظاہر انفرادی) فائدہ تھا۔ اس پر میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جو کچھ بھی فرمایا ہوگا وہ سچ ہے۔ ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اور دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کا  
معاملہ کس طرح کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے کھیتوں کو (بوٹے کے لئے نہر  
اور جو کے متین و تن کی شرط پر دے دیتے ہیں) اور باقی کا شتکار کا ہوگا) اسی طرح کھجور  
اور جو کے متین و تن کی شرط پر بھی دیتے ہیں یہ سن کر آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو یا خود اس میں کاشت کیا کرو یا دوسروں کو کرنے دو (اجرت  
لیے بغیر) ورنہ اسے یوں ہی چھوڑ دو۔ رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا (آنحضورؐ کا یہ فرمان) میں نے سنا اور (حکم کو) بجالاؤں گا۔

۲۱۶۷۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں اوزاعی نے  
خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ، نہابی، ابو ہریرہؓ  
یا نصف پر بٹائی کا معاملہ کرتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بوٹے اور ورنہ دوسروں کو بخش دے۔ اگر یہ  
بھی نہیں کر سکتا تو اسے یوں ہی چھوڑ دینا چاہیے۔ اور ربیع بن رافع ابو توبہ  
نے کہا کہ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے (ان سے ابو سلمہ  
نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، جس کے پاس زمین ہو تو اسے چاہیے کہ خود بوٹے ورنہ اپنے کسی  
(مسلمان) بھائی کو بخش دے۔ اور اگر یہ نہیں کر سکتا تو اسے یوں ہی چھوڑ  
دینا چاہیے۔

بقیہ خاتمہ سابعہ صفحہ۔ بے خبر کی ادا صلی کے اصل مالک یہودی ہی تھی اور آنحضورؐ کا ان سے معاملہ نواج مقام کے طور پر تھا کہ اس میں مدت کے تعین کی ضرورت  
نہیں ہوتی، حدیث کا مفہوم صاف، احناف کے مسلک کو مانتے ہی کی صورت میں ہوتا ہے۔ تیجا اور ایجا اسلامی حدود و مملکت ہی کے شہر ہیں، شام کے قریب۔  
لہ۔ قانونی حیثیت جو زمین کی، شریعت کی نظر میں تھی وہ تو پہلے بیان ہو چکی، یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ صحابہ دوسرے  
معاہدات کی طرح زمین کے معاملہ میں بھی ایثار ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور ایک دوسرے کو نفع پہنچانے کی کوشش میں کتنے آگے تھے اور

۲۱۷۸- حَدَّثَنَا قُيُسَةُ حَدَّثَنَا سُبَيْرُ بْنُ غَيْبٍ وَثَّقَ زَكَرِيَّا لَطَاوُسُ فَقَالَ يُؤْتَرَعُ قَلَابُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبُهُ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مَخِيلًا كَذِبًا أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا.

زمین بخش کے طور پر دیے دینا اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی مستعین اجرت لے۔

۲۱۷۸- ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے اس کا (یعنی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کا) ذکر طلاس سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (بٹانی وغیرہ) پر کاشت کر سکتا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا تھا، البتہ یہ فرمایا تھا کہ اپنے کسی بھائی کو

۲۱۷۹- ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے، ان سے تافع نے کہ ابی عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ اپنے کھیتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد میں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں کرایہ پر دیتے تھے۔ پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ (یہ سن کر) ابی عمر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ ابی عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ اس پر ابی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اپنے کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ بٹائی پر دیتے تھے کہ نہر کے قریب (کی پیداوار اور کچھ گھاس) ہماری رہے گی)

۲۱۷۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو كَانَ يَجْعَلُ مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي بَكْرٌ وَعُمَرُو عُثْمَانُ وَصَدْرُ مَاجِنٍ مَعُويَّةَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَّاهُ عَنْ كُرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَدْ هَبَ ابْنُ عَمْرٍو إِلَى رَافِعٍ فَقَدْ هَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كُنْهُي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو قَدْ عَلِمْتُ أَنَا كُنْهُي تَكُونُ مَزَارِعُنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَحُ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ وَشَيْءٍ مِنَ الشَّيْءِ.

کے عہد میں ہم اپنے کھیتوں کو اس شرط کے ساتھ بٹائی پر دیتے تھے کہ نہر کے قریب (کی پیداوار اور کچھ گھاس) ہماری رہے گی)

۲۱۸۰- ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقبیل نے ان سے ابن شہاب نے، انھیں سالم نے خبر دی کہ رسول اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مجھے معلوم تھا کہ زمین کو کرائے پر (لگان یا بٹانی کی صورت میں) دیا جاسکتا ہے۔ پھر انھیں یہ خیال ہوا کہ ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں کوئی نئی ہدایت فرمائی ہو، جس کا علم انھیں نہ ہوا ہو، چنانچہ انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا بند کر دیا تھا۔

۲۱۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَخْبَرَ فِي سَأَلِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تَكُونُ ثُمَّ تَفْشِي عَيْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَتْ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهَا فَلَوْ كَرَاءَ الْأَرْضِ ضِي.

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کرنے میں کس طرح مبالغہ کرتے تھے۔ گویا یہاں ملکیت زمین اور بٹانی وغیرہ کی قانونی حیثیت کو نہیں بلکہ صرف یہ بتایا جا رہا ہے کہ ایک مسلمان کو کیسا ہونا چاہیے۔

ابو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے قانون نہیں بلکہ احسان اور ایثار کے طریقہ کو بتایا۔ ابی عمر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں جواز اور عدم جواز کی صورت تھی آپ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ مدینہ میں جو یہ طریقہ رائج تھا کہ نہر کے قریب کی پیداوار مالک زمین لیتا تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع

بَابُ الْكَدِّ ۱۲۶۳ لَا تَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْأَلُوا  
الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ -

۱۲۶۳- زمین کو سونے یا چاندی کے لگان پر دینا ابن عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم زمین کی بٹائی وغیرہ کا معاملہ کرتے  
ہو، اس میں سب سے افضل طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک سال کے  
لے کیا کرو۔

۲۱۸۱ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنْ تَابِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ  
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ مَا كُنْتُ أَرَى  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ عَلَى الرَّبْعَاءِ  
أَوْ شَيْءٍ مُسْتَلْنِيَّةٍ صُلِحَ الْأَرْضُ فَتَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ كَيْفَ هِيَ بِالزَّيْنَارِ وَالزَّيْنَارِ  
فَقَالَ لَرَافِعٍ لَيْسَ يَهَابُ نَاسٌ بِالزَّيْنَارِ وَالزَّيْنَارِ هُمُ  
الَّذِينَ وَكَانَ الَّذِي رَوَى عَنْ ذَلِكَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ فِيهِ دُونَ الْعَظِيمِ

۲۱۸۱- ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے حنظلہ  
بن قیس نے بیان کیا، ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے  
چچا (ظہیر اور مہیر رضی اللہ عنہما) نے حدیث بیان کی کہ وہ لوگ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین کو بٹائی پر نہر کے قریب کی پیدوار  
کی شرط پر دیا کرتے تھے یا کوئی بھی ایسا حصہ ہوتا جسے مالک زمین (اپنے لئے)  
مستثنیٰ کر لیتا تھا، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما  
دیا تھا۔ اس پر میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے پوچھا، اگر وہ ہم  
دینار کے بدلے یہ معاملہ کیا جاتے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر دینار دینے کے بدلے میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے جس طرح کے معاملہ سے منع فرمایا تھا وہ ایسی صورت تھی کہ حلال و حرام کی تمیز رکھنے والا کوئی بھی شخص اسے جائز نہیں قرار دے  
سکتا، کیونکہ اس میں کھلا خطرہ رہتا تھا۔

۱۲۶۴

۲۱۸۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا

هَلَالُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطَا عَنْ يَسَارِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَئِذٍ يَخْدُمُ  
عِنْدَ كُلِّ رَجُلٍ مِمَّنْ أَهْلُ الْبَكْرِ يَتَرَى أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَكْرِ  
اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ فِيمَا شِئْتَ تَلَا  
بَنِي وَلَكِنِّي أَحِبُّ أَنْ أُرْمَعَ قَالَ فَقَدْ رَأَيْتُكَ تَلَا  
نَبَاتَهُ وَاسْتَوَاؤُهُ وَاسْتِخْصَاؤُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْعِبَالِ  
فَيَقُولُ اللَّهُ وَذَلِكَ يَأْتِي أَوْ فَيَأْتِي لَا يَسْبُحُكَ شَيْءٌ فَقَالَ  
الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَا تَجِدُ كَالْأَقْرَبِيِّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ لَهْمٍ

۲۱۸۲- ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہلال بن محمد نے حدیث بیان کی، ح اور ہم سے عبد اللہ بن محمد نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حدیث فرما  
رہے تھے۔ ایک بدوی بھی مجلس میں حاضر تھے کہ اہل جنت میں سے ایک  
شخص نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس  
سے ارشاد فرمایا، کیا اپنی موجودہ حالت پر تم راضی نہیں ہو؟ اس نے کہا کیوں  
نہیں! لیکن میری کھیتی کو چاہتا ہے (چنانچہ اسے اجازت دی گئی) اس  
حضور نے فرمایا کہ پھر اس نے برج (جنت کی زمین میں) ڈالا، پلک جھپکنے

بَابُ الْكَدِّ ۱۲۶۳ لَا تَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْأَلُوا  
الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ -

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) فرمایا تھا۔ مطلقاً بٹائی سے منع نہیں فرمایا تھا جیسا کہ اس کے بعد وہاں حدیث میں صراحت ہے، کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہ نے بھی پھر زمین کو بٹائی یا لگان پر دینا بند کر دیا تھا۔ یہ مستحبات پر عمل، ایثار اور باہمی ہمدردی کی ایک مثال ہے۔

أَصْحَابُ نَزِيمٍ وَإِذَا كَانَ خُنْ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ نَزِيمٍ فَفَضَّلَكَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
میں وہ آگ بھی آیا، پک بھی گیا اور کاٹ بھی لیا گیا، اور اس کے دانے  
پہاڑوں کی طرح ہوئے۔ اب تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم! اسے رکھو، تمہارا  
جی کسی چیز سے نہیں بھر سکتا، اس پر بروی نے کہا کہ بخدا، وہ تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہوگا۔ کیونکہ یہی لوگ کاشنکار ہیں، جہاں تک ہمارا تعلق ہے  
ہم کھیتی ہی نہیں کرتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ہنس دینے۔

۱۲۶۵۔ پود لگانے سے تعلق احادیث

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّكَ قَالَ إِنَّا  
يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّكَ قَالَ إِنَّا  
كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَأَنَّ كُنَّا عَجُوزًا تَأْخُذُ مِنْ  
أُمُولِ سِلَاقٍ لَنَا نَعْرِسُهُ فِي أَرْبَعَاءٍ نَأْتِجَعَلُهُ فِي قُلُوبِ  
لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ رِحَابَاتٍ مِثْلَ شَعِيرَةٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ  
قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَعْرٌ وَلَا ذَلِكَ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ مَرَرْنَا  
هَآ فَنَقَرْتُمُ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ  
وَعَلَّانَا نَعْتَدِّي وَلَا تَفِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ  
۲۱۸۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہیل بن سعدی رضی اللہ عنہ  
نے کہ جمعہ کے دن ہمیں بہت خوشی (اس بات کی) ہوئی تھی کہ ہماری ایک بوڑھی  
خاتون تھیں جو اس چھند کو اٹھا لاتی تھیں (جمعہ کے دن) جسے ہم اپنی گیارہویں  
میں پوتے تھے۔ آپ اسے اپنی ہانڈیوں میں پکائیں اور اس میں تھوڑے  
سے جو بھی ڈال دیتیں یعقوب نے بیان کیا کہ مجھے اس طرح یاد ہے کہ  
انہوں نے بیان کیا کہ اس میں چربی یا چکنائی نہیں پڑتی تھی۔ پھر جب ہم جمعہ  
کی نماز پڑھ لیتے تو ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ آپ اپنا پکوان بھلے  
ساتھ کر دیتیں اور اسی بے ہمیں جمعہ کے دن کی خوشی ہوتی تھی (جمعہ کے دن) ہم دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد ہی کیا کرتے تھے۔

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَاهُ رَدِيكَ كَثِيرُ الْحَدِيثِ  
وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ  
لَا يَجِدُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِمْ وَإِنْ أَحْوَا فِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَابِ وَإِنْ يَقُولِي مِنَ الْأَنْصَارِ  
كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أُمُورِهِمْ وَكَانَتْ أُمُورُ مَسْكِينَا  
اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلٍّ وَبَطْنِي  
فَالْخَمْرُ حِينَ يَغِيثُونَ وَأَحْيَ حِينَ يَنْسُونَ وَقَالَ الْقَبِيصِيُّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَنْسَطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَةً حَتَّى أَفْضِقَ مَقَالَتِي  
هَذِهِ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى صَدْرِي فَيَسْئَلُ مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَمْ  
فَيَسْأَلُ مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا لَيْسَ عَلَى ثَوْبٍ غَيْرِهَا حَتَّى يَقْضَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتِي ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي  
بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِي ذَلِكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا  
وَاللَّهُ لَوْ لَا ابْتِئَانٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا  
۲۱۸۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن  
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے الاعرج نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں، ابو ہریرہ  
بہت حدیث بیان کرتا ہے۔ حالانکہ اسے خدا کے یہاں بھی جانا ہے۔ یہ لوگ  
یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار آخر اس کی (یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ) طرح کیوں احادیث بیان نہیں کرتے! بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجر  
بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میرے بھائی  
انصار کو ان کی جائداد (کھیت اور باغات وغیرہ) مشغول رکھا کرتی تھی  
البتہ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ پیٹ بھر حاصل کر لینے کے بعد میں رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہی برابر حاضر رہا کرتا تھا (اپنے کاموں کی مشغولیت  
کی وجہ سے) جب یہ سب حضرات غیر حاضر رہتے تو میں (خدمت نبوی میں)  
حاضر ہوتا تھا اس لئے جن احادیث کو یہ یاد نہیں کر سکتے تھے میں انھیں یاد  
لکھتا تھا۔ اور ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے  
جو شخص بھی اپنے کپڑے کو میری اس گفتگو کے اختتام تک پھیلائے رکھے  
گا، پھر (بات ختم ہونے پر) اسے اپنے سینے سے لگائے گا تو وہ میری احادیث

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنْ اِلٰهٍ سُبْحٰنَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ الذِّحْرُ۔ کو کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی اس اور فی چادر (کا بعض حصہ) پھیلا دیا جس کے سوا میرے بدن پر اور کوئی کپڑا نہیں تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مبارک پوری کر لی تو میں نے چادر اپنے سینے سے لگائی۔ اس ذات کی قسم جس نے آنحضور کو حق کے ساتھ معوث کیا تھا، پھر آج تک میں آپ کے اسی ارشاد کی وجہ سے (آپ کی کوئی حدیث) نہیں بھولا۔ خدا گواہ ہے کہ اگر کتاب اللہ کی دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے کوئی حدیث کبھی نہ بیان کرتا (آیت) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنْ اِلٰهٍ سُبْحٰنَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ الذِّحْرُ ہے کہ ارشاد الرحیم تک (جس میں اس پیغام کے چھپانے والے ہر جسے خداوند تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں بھیجا ہے، شدید ترین وعید کی غمی ہے)

١٨٥ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو نَسْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدْحٍ فَشَرِبَ  
مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِمْ عَلَامًا أَمْعَرُوا الْقَوْمَ وَالْأَشْيَاءُ  
عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا عَلَامُ أَتَأْذَنِي أَنْ أُعْطِيَهُ  
الْأَشْيَاءَ قَالَ مَا لَكُتُ إِلَّا وَثَرٌ يَفْضُلِي مِنْكَ أَهْلُ آبَا  
رَسُولِ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ -

اللہ! آپ سے بچے ہوئے اپنے حصہ کا میں کسی پر بھی اشارہ نہیں کر سکتا  
۲۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ حَلَبَتْ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ  
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَشَيْبٌ لَبَّسَهَا بِنَاءً مِّنَ الْبِطْرِ الْيَافِي فِي دَارِ  
أَنَسٍ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَمَ فَشَرِبَ  
مِنْهُ حَتَّى إِذَا انْقَرَعَ الْقَدَمُ مِنْ فَمِهِ وَعَلَى يَمِينِهِ أَبُو بَكْرٍ  
وَمِنْ يَمِينِهِمْ أَغْرَابِي فَقَالَ عَمَّا وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِي  
أَعْطَاهُ أَبَا بَكْرٍ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِي الَّذِي  
عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْيَمَنُ قَالَ الْيَمَنُ

یا رسول اللہ! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو دیدیکھئے، لیکن آنحضورؐ نے

۲۱۸۵-م سے سعید بن ابی مرجم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آنحضرتؐ نے اس کے مشروب کو پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک فوگر لڑکے تھے اور بڑے بوڑھے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا، لڑکے! کیا تم اس کی اجازت دو گے کہ میں (پچا ہوا مشروب) بڑوں کو دے دوں۔ اس پر انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! پچھا ہوا مشروب انھیں کو دے دیا۔

۲۱۸۶- ہم نے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھر میں بندھی رہنے والی بکری کا دودھ دو لگایا، بکری انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی کے گھر میں تھی۔ پھر اس کے دودھ میں اس کنویں کا پانی ملا کہ جو انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا، آنحضورؐ کی خدمت میں اس کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ اس حضورؐ نے اسے پیا، جب اپنے منہ سے پیائے کو آپؐ نے جدا کیا تو بائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک اعرابی! عمر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں یہ بات آئی کہ آپؐ پیالہ اعرابی کو دے دیں گے۔ اس لئے انھوں نے عرض کیا کہ یہ انھیں اعرابی کو دیا جو آپؐ کی دائیں طرف تھے۔ اور فرمایا کہ دائیں طرف

ایقہ جاشیہ سابقہ صغیر) خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا جائے تاکہ اس کے استعمال میں کسی قسم کی دشواری نہ رہے۔ اسلام نے پانی کے مسئلے میں بہت افزائی اُس لئے کی ہے کہ اس کا نفع عام رکھا جائے لیکن بہر حال یہ ایک ایسی چیز ہے جو کسی بھی فرد کی ملکیت میں آنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس لئے اصولی طور پر اس میں بھی ان تمام امور کی اجازت ہے جو اس ضمن میں آتی ہیں۔ بیع و خراہ و صیبت اور میہ وغیرہ پانی کا بھی جائز ہے۔

۳۔ یہ نوع مراد کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ اسلام میں مجلس کا اصول یہ ہے کہ کوئی چیز اگر تقسیم کی جائے تو وصف کی دایئیں طرف سے شروع کی جائے۔ آل حضورؐ سید الناس تھے اور مشروب بھی آپ ہی کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اس لئے آپ نے اس میں سے پی کر حیب تقسیم کرنا چاہا تو اسی اصول کی بنا پر آپ کو دابنی بہانہ سے شروع کرنا تھا۔ دوسری طرف مجلس اس طرح بیٹھی ہوئی تھی کہ تمام شیوخ اور بزرگ صحابہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور دائیں طرف آپ کے صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگ صحابہ کا خیال کر کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی اجازت چاہی تھی کہ اپنا حصہ وہ انھیں دے دیں۔ لیکن آپ اس اشارہ پر تیار نہ ہوئے۔ حدیث میں اس کی تصریح نہیں کہہ پایا ہے میں دودھ عطا یا پانی، غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان یہ ہے کہ خالص پانی عطا یا پانی ملا ہوا دودھ، اور ثابت یہ کہ ناچاہتے ہیں کہ آل حضورؐ نے پانی کا بہہ کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو۔



سے شروع کرنا چاہیئے۔

۱۲۶۸) مَنْ قَالَ إِنَّ صَلَاحَ السَّائِغِ  
بِالسَّائِغِ خَيْرٌ يَرَوِي لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ السَّائِغِ.

۱۲۶۸۔ جس نے کہا کہ پانی کا ملک پانی کا زیادہ حق دار ہے تا  
آنکہ وہ (اپنا کھیت، باغات وغیرہ) سیراب کرے بنی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی بنیاد پر کہ فاضل پانی سے کسی کو نہ  
روکا جائے۔

۲۱۸۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَمِيِّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ السَّائِغِ لِيُمْتَعَ بِرِ  
الْكَلَاءِ ۝

۲۱۸۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے اور اس سے ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فاضل  
پانی سے کسی کو نہ روکا جائے کہ اس طرح فاضل چری سے روکنے کا باعث  
بن جائے۔

۲۱۸۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْكَبٍ عَنْ أَبِي النَّسَّيبِ  
وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ السَّائِغِ لِيُمْتَعَ  
بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ ۝

۲۱۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن یکر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن مسیب  
اور ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاضل پانی سے کسی کو نہ روکو کہ اس طرح فاضل چری  
سے بھی روکنے کا سبب بن جائے۔

۱۲۶۹) مَنْ حَفَرَ بئرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ  
يُضْمَنْ.

۱۲۶۹۔ جس نے اپنی ملک میں کوئی کنواں کھودا تو وہ ضامن  
نہیں ہوا۔

۲۱۸۹ حَدَّثَنَا مَعْمُودٌ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جَبَائِرٌ وَ  
الْبُخْرُ جَبَائِرٌ وَ الْعَجْنَاءُ جَبَائِرٌ وَ فِي الْوَحْشِ كَانِ

۲۱۸۹۔ ہم سے معمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں  
اسراہیل نے، انھیں ابو حصین نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کان (میں  
مرنے والے) کی تاوان نہیں ہوتی، کنوئیں (میں گر کر مرنے والے) کی تاوان نہیں  
ہوتی اور جانور اگر کسی آدمی کو مار دے تو اس کی تاوان نہیں ہوتی اور گاز

۱۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی غیر آباد زمین میں اپنی کسی ضرورت کے لئے کنواں کھودے جس کے قریب پانی کا نام و نشان نہ ہو اور پھر اپنے  
موتی پیرانے کے لئے وہاں کچھ لوگ جائیں تو کنواں کھودنے والا اپنی ضرورت کے مطابق پانی لے لینے کے بعد اس کا حجاز نہیں ہوتا کہ وہاں پہنچنے  
والے لوگوں کو اس پانی کے استعمال سے روک دے۔ یہ ضرور ہے کہ پہلے اپنی ضرورت کے مطابق پانی کا وہی زیادہ مستحق ہے۔

۲۔ اس حدیث کے عنوان پر چونٹ گندرا سے سلسلے رکھے جب پانی کے استعمال سے منع کیا جائے گا اور قرب و جوار میں کہیں پانی نہیں تو ظاہر ہے  
کہ کوئی چرواہا وہاں اپنے مویشی نہیں لے جاسکتا۔ اس طرح اس علاقے میں جو چری بچے گی، پانی سے روکنے والا اس سے بھی روکنے کا سبب  
بنے گا۔

الْصُّمُّ.

بَابُ الْفُصُوءَةِ فِي الْبُتْرِ وَالْقَصَا فِيهَا.

۲۱۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَعَ عَلَى بَيْتَيْ يَتْمَعٍ يَتَقَطَّعُ دِمَا مَالٍ أَمْرِي هُوَ  
عَلَيْهَا فَأَجِدُ لِقَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهَا غَضَبَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا آيَةً  
فَجَاءُوا لَمْ يَسْتَوْفُوا فَقَالَ مَا خَذَ مِنْكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي  
أَمْرٍ لَكَ هَذِهِ آيَةُ كَانَتْ فِي بَيْتِي فِي أَرْضِ ابْنِ عِمْرَانَ  
فَقَالَ لِي شُهُودُكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودُكَ قَالَ فِيمَنْ هِيَ قُلْتُ سَيِّمَاءُ  
وَاللَّهُ إِذَا يَخْلِفُ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَصْدِيقًا لَهُ.

میرا ایک کنواں میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں تھا۔ (پھر نزاع ہوا تو) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ؟ میں نے عرض کیا کہ گواہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر تو قسم کھائے گا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ذکر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی تصدیق کرتے ہوئے آیت نازل فرمائی۔

بَابُ الْإِمْنَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنَ الْمَاءِ.

۲۱۹۱ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ  
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا  
يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مَاءٍ  
بِالنَّظَرِ فَمَنَعَهُ مِنَ ابْنِ الشَّيْطَانِ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا مَالًا

رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے۔  
۱۲۷۰ کنوئیں کا جھگڑا اور اس کا فیصلہ۔

۲۱۹۰۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے شعیب نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کوئی ایسی قسم کھائے جس کے ذریعہ وہ کسی مسلمان کے مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہو اور وہ قسم بھی جھوٹی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس سال میں ملے گا کہ اللہ اس پر بہت زیادہ غضبناک ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی ہے کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی بونجی خریدتے ہیں، الہم پھر اشتعلت رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا کہ ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ راوی نے جب حدیث نقل کی تو انہوں نے فرمایا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے صحیح حدیث بیان کی، یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی میرا ایک کنواں میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں تھا۔ (پھر نزاع ہوا تو) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ؟ میں نے عرض کیا کہ گواہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! پھر تو قسم کھائے گا یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ذکر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کی تصدیق کرتے ہوئے آیت نازل فرمائی۔

۱۲۷۱۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی نہ دیا۔

۲۱۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے بیان کیا کہ میں نے ابوصالح سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین طرح کے لوگ وہ ہوں گے جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں اٹھائیں گے اور نہ انھیں پاک کریں گے بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، ایک وہ شخص جس کے پاس

۱۔ رکاز کی بحث کتاب الزکاة میں گند چکی مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین میں کوئی کنواں یا کان کھودے اور پھر کوئی دوسرا آدمی اس میں گر کر مر جائے یا اس سے کوئی صدمہ پہنچے تو مالک پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں آتی۔ اس کی بعض تفصیلات اور شرائط فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۲۔ اس موقع پر یہ بات ملحوظ رہے کہ مسلمان کا نام صرف تاکید کے لئے لیا گیا ہے ورنہ غیر مسلم خواہ ذمی ہو یا نہ ہو کسی کے ساتھ حدیث میں مذکور معاملہ جائز نہیں ہے معاملات کے باب میں اکثر اسی طرح احادیث بیان ہوئی ہیں اور مقصود تاکید ہوتا ہے اس لئے جتنی احادیث اس سلسلے میں آئیں اس میں یہ نکتہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔

یَابِعُهُ إِلَّا لَدُنْبَانٍ أَنْ أَعْطَا مِنْهَا مَرَاتِي وَإِنْ لَمْ يُعْطِ مِنْهَا  
تَخَطَّ وَرَجُلٌ أَقَامَ لِعَلَّةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ  
غَيْرُهُ لَقَدْ أُغْضِبْتُ بِهَا لَدُنْكَ وَكَذَلِكَ أَخْصَدُهُ رَجُلٌ لَمْ يَخْذَلْهُ  
عَصْرٌ بَعْدَ لَمْ يَكُنْ لَكَ اسْمُ اللَّهِ كِي قَسَمُ حَسَّ كِي سَوَا كِي مُعْبُودٌ نَبِي، مجھے اس سامان کی قیمت اتنی اتنی دی جارہی تھی (لیکن میں نے اسے  
نہیں بیچا) اس پر ایک شخص نے اسے پر سمجھا (اور وہ سامان اس کی بتائی ہوئی قیمت پر خرید لیا) پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ”وہ لوگ جو  
اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں و

### باب سكر الانكهار

۲۱۹۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْزَيْلِجِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزَّيْبِرَ عِنْدَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاحِ الْعَرَةِ الَّتِي يُسْقُونَ  
بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَّحَ الْمَاءَ نِيْمَرُ قَالَ عَلَيْهِ  
فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزَّيْبِرِ اسْتَبِي يَا زَيْبِرُ ثُمَّ أَمْسِلِ الْمَاءَ  
إِلَى جَارِكَ فَخَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَنُو عَمَّتِكَ  
قَتَلُوا وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَضِيقْ  
يَا زَيْبِرُ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ فَخَفِيَ يُرْجِعُ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ  
الزَّيْبِرُ وَاللَّهِ إِنْ أُخْضِبَ هَذِهِ الْأَيَّةُ تَزَلَّتْ فِي ذَلِكَ  
فَلَا دَرَبَ لَكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَحْكُمُوا لَكَ فَيُنْكَسِرَ بَيْنَهُمْ

۱۴۷۲- نمبر کا پانی۔

۲۱۹۲- مجھ سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے بیٹ نے  
حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ  
نے اور ان سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ایک انصاری  
نے زبیر رضی اللہ عنہما سے عترہ کے نام سے متعلق اپنے جھگڑے کو جس سے  
باغوں میں پانی دیتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا  
انصاری (زبیر رضی اللہ عنہما سے) پانی کو آگے جانے کے لئے کہتے تھے۔ لیکن  
زبیر رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا اور یہی جھگڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں پیش تھا۔ اس حضور نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دپیلے  
اپنا باغ (بہنچ لیں اور پھر اپنے پڑوسی کے لئے جانے دیں۔ اس پر انصاری رضی  
اللہ عنہ کو غصہ آگیا اور انہوں نے کہا، ہاں، آپ کی بھوپھی کے لٹکے ہیں نا!  
بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، آپ نے  
فرمایا، تم سیراب کرو، زبیر! اور پھر پانی کو اتنی دیر تک روکے رکھو کہ (باغ کی)  
دیواروں تک پڑھ جائے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! میرا تو خیال ہے کہ یہ آیت اس سلسلے میں نازل ہوئی ہے ”ہرگز نہیں، تیرے رب  
کی قسم! لوگ اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے جھگڑوں میں حکم نہ تسلیم کر لیں۔“

الْأَيَّةُ أَنَّ الزَّيْبِرَ جَسَدٌ يُعْبَدُ وَاللَّهُ يَرَى مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ

یہ حدیث بعد میں بھی آئے گی اور متعدد عنوانات کے تحت، مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے متنبط ہونے والے مسائل کی وضاحت کی ہے۔  
پانی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے باغ سے ہو کر گزرتا تھا، کیونکہ انصاری رضی اللہ عنہ کا باغ اس کے بعد نشیب میں تھا۔ بعض احادیث سے یہ  
معلوم ہوتا ہے کہ پہلے بالائی علاقہ کو سیراب کیا جائے گا اور نشیبی علاقے اس کے بعد سیراب ہوں گے درحقیقت یہ تمام تفصیلات عرف اور علو  
کی تابع ہوتی ہیں۔ اگر عام طور سے کسی مقام میں یہ دستور ہو کہ پہلے نشیبی زمین سیراب کی جائے تو اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا کیونکہ  
اس طرح کے مسائل میں حالات اور مقامات کی ضرورت اور رعایت کو بھی دخل ہوتا ہے۔ اس حدیث میں سب سے اہم مسئلہ انصاری رضی  
اللہ عنہ کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر اظہارِ ناگوار کی ہے۔ قاعدے کی رو سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ قطعاً حجت بجانب  
تھا اور پانی پہلے زبیر رضی اللہ عنہ کو ہی ملنا چاہیئے تھا اس لئے اگر آنحضور نے یہ فیصلہ کیا تو اس میں کسی اعتراض کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی،

یا کتاب ۱۲۷۳ شَرِبَ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ ۝

۲۱۹۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ خَاصَمُ الدُّبَيْرِ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زَيْدُ اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ بَنٌ عَقَلْتُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا زَيْدُ ثُمَّ يَلْعَلُ الْمَاءُ الْجَدُّ ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ الدُّبَيْرُ مَا حَسِبْتُ هَذَا الْآيَةَ تَرَكْتُ فِي ذَٰلِكَ قَلْدًا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يَجْلُكُوا مِنِّي فَيَسْأَلَنِي عَنْهُمْ

زیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ آیت ہرگز نہیں تیرے رب کی قسم یہ اس وقت تک (کامل) ٹھوس نہیں بنیں گے جب تک آپ کو اپنے تمام اختلافات میں حکم تسلیم کر لیں اسی واقعہ پر نازل ہوئی ہے۔

یا کتاب ۱۲۷۴ شَرِبَ الْأَعْلَى إِلَى الْغَابِثِينَ ۝

۲۱۹۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

۱۲۷۳۔ بالائی زمین کی سیرابی نشیبی زمین سے پہلے۔

۲۱۹۳۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ زہری رضی اللہ عنہ سے ایک انصاری رضی اللہ عنہ کا جھگڑا ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہرا پہلے تم (اپنا باغ) سیراب کر لو پھر پانی آگے کے لئے چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کیونکہ آپ کی بھوپھی کے لٹکے میں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زہرا اپنا باغ اتنا سیراب کر لو کہ پانی اس کی دیواروں تک پہنچ جائے اور پھر روک دو زہرے رب کی قسم یہ اس وقت تک (کامل) ٹھوس نہیں بنیں گے جب تک آپ کو اپنے تمام اختلافات میں حکم تسلیم کر لیں اسی واقعہ پر نازل ہوئی ہے۔

۱۲۷۴۔ بالائی زمین کو ٹھمنوں تک سیراب کرنا۔

۲۱۹۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) لیکن اس کے باوجود انصاری رضی اللہ عنہ نے اظہار ناگواری کیا اور یہاں تک کہدیا کہ ہاں، آپ کی لڑکے میں نا، زیر یہاں پر یہ ملحوظ رہے کہ صحیح روایت سے ان انصاری صحابی کا بدری ہونا ثابت ہے۔ اس لئے ان پر کسی قسم کے لغافق وغیرہ کا الزام بھی غلط ہوگا۔ اس کی محدثین نے مختلف توضیحات کی ہیں مثلاً یہ کہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پیش نظر یہ تھا کہ جائز ہونے کی حد تک جس طرح زیر رضی اللہ عنہ کے باغ میں پہلے پانی بھجانا جائز ہے۔ اسی طرح میرے میں بھی جائز ہے اور آپ زیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ رشتہ داری کی وجہ سے کر رہے ہیں چونکہ حلت و حرمت کا یہاں کوئی سوال نہیں تھا کہ یہ کہا جائے کہ صحابی نے آنحضور پر حرمت کی جانب آپ کے رجحان کا الزام لگایا۔ اس لئے بات کوئی زیادہ سنگین نہیں ہوئی لیکن بہر حال اس میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ صحابی رضی اللہ عنہ نے بہت بڑی بات کہہ دی تھی۔ اصل میں، اپنے حق میں فیصلہ نہ ہوتے دیکھ کر صحابی کو غصہ آگیا تھا اور غصہ کی حالت میں آدمی اس طرح کی باتیں کر جاتا ہے۔ ایک ہی بات کا ایمان و کفر کے اعتبار سے مختلف مواقع پر فیصلہ مختلف ہوتا ہے۔ صحابی کی نیت ہرگز بری نہیں تھی اور نہ انھوں نے یہ بات اعتراض کے طور پر کہی تھی بلکہ صرف غصہ میں ان کی زبان سے یہ کلمات نکل گئے تھے۔ ہاں اگر پیش نظر اعتراض والزام ہوتا تو یہی کلمات کفر کی حدود تک پہنچا سکتے تھے۔ ہمیں ایسے مواقع پر کسی فیصلہ تک پہنچنے میں انسانی طبائع کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے صحابہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی انسان تھے اور اپنے خلاف مزاج کوئی فیصلہ سن کر فوری اور وقتی ناگواری کے طبعی ہونے سے انکار ممکن نہیں ہے آپ اس پر نظر رکھیے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں فیصلے اپنی حیات مبارک میں کئے ہوں گے اور کسی فیصلے پر ناگواری کا واقعہ ایک دو مرتبہ سے زیادہ پیش نہیں آیا اور وہ بھی وقتی۔ یہ بھی ملحوظ رکھیے کہ گفتگو مسلمانوں سے متعلق ہو رہی ہے، منافقین کی بات درمیان میں نہ آئی چاہیے جس طرح کا واقعہ حدیث میں مذکور ہے انسانی طبائع کا اگر کمال لحاظ رکھا جائے تو قوموں کی زندگی میں اس طرح کے واقعات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ انصاری صحابی کی ناگواری قطعاً وقتی تھی اور پھر فوراً ہی ختم ہو گئی ہوگی خصوصاً اگر مصلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں جو فیصلہ کیا تھا وہ اگرچہ زیر رضی اللہ عنہ کے حق میں تھا لیکن انصاری صحابی کی بھی اس میں بڑی حد تک

ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ ایک انصاری صحابی نے زبیر رضی اللہ عنہ سے تہرہ کی تابیوں کے بارے میں، جس سے یاغ سیراب ہوتے تھے، جھگڑا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زبیر تم سیراب کرو۔ پھر آپ نے انھیں معاملہ میں اچھی روش اختیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ پھر اپنے چوڑی کے لئے پانی چھوڑ دینا۔ اس پر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! آپ کی چھوڑ کے لڑکے میں نا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدل گیا، آپ نے فرمایا (زبیر رضی اللہ عنہ سے) کہ سیراب کرو (اور جب پوری طرح سیراب ہوئے تو) رک جادو تاکہ پانی دیوار تک پہنچ جائے، اس طرح آنحضورؐ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلوا دیا۔ زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ بخدا، یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی، ہرگز نہیں، تیرے رب کی قسم اس وقت تک یہ ایمان نہیں لائیں گے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو حکم نہ تسلیم کریں، اس دیوار تک پہنچ جائے، ایک اندازہ لگایا کہ شری حکم اس سلسلے میں کیا ہے یہ حدیث مخنوں تک تھی۔

۱۲۷۵ - پانی پلانے کی فضیلت۔

۲۱۹۵ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں سمی نے، انھیں ابوصالح نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، چنانچہ اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر جب باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا بائپ رہا ہے اور پیاس کی شدت کی وجہ سے کچھ چرھاٹ رہا ہے اس نے (اپنے دل میں) کہا، یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی (چنانچہ وہ کچھ کنویں میں اتر اور اپنے چرٹ کے مونہ سے کور پانی سے) بھر کر اسے اپنے منہ سے پچھلے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرمادی۔ آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا، ہر جاندار میں ثواب ہے اس روایت کی متابعت حماد

عُرْوَةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ عَاثَرَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاحٍ مِنَ الْخَدَرِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ قَامَرًا بِالْمَعْرُوفِ ثُمَّ أَرْسَلُوا إِلَى جَابِرٍ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ كَانَ بَنَ عَيْنَكَ فَنُتَوْنَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْقِ ثُمَّ اخْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ الْكَلْبُ إِلَى الْبَعْدِ وَاسْتَوْعَى لَهُ حَقَّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ لِلَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْآيَةُ أَنْزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ كَيْفَ يَمُوتُونَ حَتَّى يَحْكُمُوا فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا بَدَأَ فِيهَا فَقَدَرْنَا الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ اخْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْبَعْدِ وَكَانَ ذَلِكَ إِلَى الْكَلْبَيْنِ -

شہاب نے کہا کہ انصار اور تمام لوگوں نے اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی بنا پر کہ سیراب کرو اور پھر اس وقت تک جادو مت کرنا کہ پانی پلانے کی فضیلت۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ مِمَّنْ شَقِيَ فَأَشَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَتَنَزَّلَ بِكَوْنٍ فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَمَ قَدْ أَهْوَى بِلَبِّهِ يَلْبَسُ يَأْكُلُ التُّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ لِي فَمَلَأَ حَقَّهُ ثُمَّ امْسَكَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ رَفَى فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ لِلَّهِ فَفَعَّرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَافِي أَعْمَالِكُمْ أَجْدًا قَالَ فِي كُلِّ كَيْدٍ طَبْعَةٌ أَجْرٌ تَابَعَهُ حَتَّى أَوْجَبُ سَلَمَةً وَالرَّيْبُغُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

کی صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، اس واسطے سے کہ ہے۔

۲۱۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ

ابْنُ عَمْرِو بْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ بَنِي بَكْرِ أَنَّ

۲۱۹۶ - ہم سے ابن مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) رعایت کر دی گئی تھی، جب انھوں نے ناگواری کا اظہار کیا تو آنحضورؐ نے فیصلہ پر نظر ثانی میں کسی قسم کی رعایت نہیں کی۔

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَلَوةِ الْكُثُوفِ فَقَالَ  
وَدَتُّ مِثِّي النَّارَ حَتَّى ثَلُثْتُ أَمِي رَأَيْتُ وَأَنَا مَعَهُمْ فَأَمَّا أَمْرُ  
حَسْبَتُ أَنَّهُ تَخَذَ شَهَادَةً قَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا  
حَسْبَتُهَا حَتَّى مَاتَتْ جَوْعًا.

نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب سو درجہ گرہن ہوا تو) کسوف کی نماز پڑھی  
پھر فرمایا (راجھی ابھی) دوزخ مجھ سے اتنی قریب آگئی تھی کہ میں نے چومک کر  
کہا، اے رب! کیا میں بھی انھیں میں سے ہوں؟ دوزخ میں میری نظر ایک عورت  
پر پڑی (اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا) میرا خیال ہے کہ (آنحضور صلی اللہ علیہ  
وہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ) اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی اس حضور نے دریافت فرمایا کہ اس پر اس عذاب کی کیا وجہ ہے؟ (آنحضور کے ساتھ فرشتوں  
نے کہا کہ اس عورت نے اس بلی کو اتنی دیر تک باندھے رکھا تھا کہ وہ بھوک کے مارے مر گئی تھی (اداب اسے اسی کی تزاویں رہی ہے)۔

۲۱۹۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذِيبَتُ امْرَأَةٍ فِي هَرَجَةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى  
مَاتَتْ جَوْعًا فَذُكِرَتْ فِيهَا النَّارُ قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ  
لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلَا سَقَيْتِهَا جَبَنَ حَبَسَتْهَا وَكَأَنَّ  
أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا فَأَكَلَتْ مِنْ تَحْشَاكِشِ الْأَرْضِ.

۲۱۹۷- ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے  
حدیث بیان کی، ان سے نافع نے امدان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت کو عذاب، ایک بلی کی  
وجہ سے ہوا جسے اس نے اتنی دیر تک روکے رکھا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ  
سے مر گئی تھی اور وہ عورت اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی  
زیادہ جاننے والا ہے کہ جب تک تم نے اس بلی کو باندھے رکھا اس وقت تک تم نے اسے کھلایا یا پلایا اور نہ چھوڑا کہ زمین سے گھاس بھوس  
ہی کھا سکے!

۲۱۹۸- جن کے نزدیک حوض اور مشک کا مالک ہی اس کے  
پانی کا حقدار ہے۔

بَابُ الْيَمَانِ مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الْخَوْضِ  
وَالْقُوزِيَّةِ أَحَقُّ بِمَاءِهِ.

۲۱۹۸- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العیز نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بیالہ پیش کی گئی  
اور آنحضور نے اسے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں طرف ایک لڑکے بیٹھے  
ہوئے تھے جو حاضریں میں سب سے کم عمر تھے۔ عمر رسیدہ صحابہ آنحضور  
کی بائیں طرف تھے آنحضور نے فرمایا، اسے لڑکے کی تہناری اجازت  
ہے کہ میں اس پیالے کا بچا ہوا پانی پڑے بوڑھوں کو دے دوں؟ انہوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے حصے کا میں کسی  
دوسرے پر شیار نہیں کر سکتا، چنانچہ اس حضور نے وہ پیالہ انہیں دے دیا۔

۲۱۹۸- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ فَيُشْرِبُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا مَوْحَاةَ  
الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاءِ مِنْ يَسَارِهِ قَالُوا يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا أَذْنُ فِي أَرْ  
أَعْطَى الْأَشْيَاءَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَوْثَرِ بَصِيدِي مِنْكَ أَحَدًا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

۲۱۹۹- ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث  
بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے، انھوں

۲۱۹۹- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَمِعَةَ ابْنِ أَبِي  
بَكْرٍ عَنْ

نے مطلب یہ ہے کہ جب پانی کو کوئی اپنے برتن میں رکھے یا اپنی مملوکہ زمین کے کسی حصہ میں اسے روک لے تو اب پانی کا مالک وہی ہے اور اس  
کو اجازت ہے کہ بغیر اس میں سے پانی لینا درست نہیں ہے۔

نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ جس قیامت کے دن (اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح دودھ کر دوں گا جیسے ابھنی اونٹ حوض سے دودھ بھگائے جاتے ہیں۔

۲۲۰۰- ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ابھیں عبد الرزاق نے خبر دی، ابھیں عمر نے خبر دی، ابھیں ایوب اور کثیر بن کثیر نے، دونوں کی روایتوں میں ایک دوسرے کی نسبت کی اور زیادتی ہے، اور ان سے سعید بن جبیر نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (حضرت حاجرہ) پر اللہ رحم فرمائے کہ اگر انھوں نے زمزم کو چھوڑ دیا ہوتا یا یہ فرمایا کہ پانی کو روکا نہ ہوتا تو آج وہ ایک جاری چشمہ ہوتا۔ پھر جب قبیلہ جرم کے لوگ آئے اور (حضرت حاجرہ سے) کہا کہ آپ میں اپنے ٹھوس میں قیام کی اجازت دیجئے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا، اس شرط پر کہ پانی میں ان کا کوئی حق نہ ہوگا۔ قبیلہ والوں نے شرط مان لی تھی۔

۲۲۰۱- ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں طرح کے آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ باب بھی نہ کھے گا اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا۔ وہ شخص جو کسی سامان کے متعلق قسم کھا لے کہ اسے اس کی قیمت اس سے زیادہ دی جا رہی تھی یعنی اب دی جا رہی ہے، حالانکہ وہ اپنی اس قسم میں جھوٹا ہو۔ وہ شخص جس نے جھوٹی قسم عصر کے بعد اس لئے کھائی کہ اس کے ذریعہ ایک مسلمان کے مال کو ہضم کر جائے۔ وہ شخص جو فاضل پانی سے کسی کو روکے اللہ تعالیٰ نے بنایا بھی نہ تھا۔ علی نے کہا کہ ہم اے سفیان نے عمرو کے واسطے سے، متعدد مرتبہ بیان کیا کہ انہوں نے ابوصالح سے سنا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو سند سنجاتے تھے۔

۲۲۰۲- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث بن حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ صعب بن

النسبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لا تمردون عن حوضی کما تمردوا العریبۃ من اریل عن الحوض

۲۲۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ وَابْنُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْأَخْبَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوحَهُ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعْتُ فِي تَرْتُّبٍ تَرْتُّبًا أَوْ قَالَ قَوْلَهُ تَعْرِفُ مِنَ النَّاسِ كَانَتْ عَيْنًا مُعِينًا وَاقْبَلْ جُزْءَهُمْ فَقَالُوا آتَاؤُنَا وَبَيْنَ أَنْ تَنْزِلَ عِنْدَكَ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا تَقْبَلْ لَكُمْ فِي النَّاسِ قَالُوا نَعَمْ

آئے اور (حضرت حاجرہ سے) کہا کہ آپ میں اپنے ٹھوس میں قیام کی اجازت دیجئے تو انھوں نے اسے قبول کر لیا، اس شرط پر کہ پانی میں ان کا کوئی حق نہ ہوگا۔ قبیلہ والوں نے شرط مان لی تھی۔

۲۲۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَذِبٌ وَرَجُلٌ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبٌ بَعْدَ الْعَصْرِ يَقْطَعُ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ كَتَمَ فَضْلَ مَا رَفِيقُهُ لَمْ يَلْمِ يَوْمَ الْيَوْمِ أَمْنَعَكَ فُلْجِي كَمَا مَنَعْتَ نَصْرَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ قَالَ عَلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ غَيْرُ مَرْثُومٍ عَنْ عُمَرَ وَ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمائے گا کہ آج میں اپنا فضل اسی طرح تمہیں نہیں دوں گا جس طرح تم نے ایک ایسی چیز کے زائد حصے کو نہیں دیا تھا جسے خود تمہارے ہاتھوں نے بنایا بھی نہ تھا۔ علی نے کہا کہ ہم اے سفیان نے عمرو کے واسطے سے، متعدد مرتبہ بیان کیا کہ انہوں نے ابوصالح سے سنا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس حدیث کو سند سنجاتے تھے۔

۲۲۰۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ خُثَامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جِعَلِيَ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَقَالَ بَلَقْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقِّي التَّقِيمَ وَأَنَّ مَدَّ حَقِّي السَّدَقَ وَالزُّبْدَ .  
جسٹا رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی ہر گاہ متعین نہیں (ابن شہاب نے) بیان کیا کہ ہم تک یہ بھی پہنچا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفع میں ہر گاہ نوائی تھی اور عمر رضی اللہ عنہ نے صرف اور ربذہ میں ہر گاہ میں نبوائی تھیں۔

۱۲۷۸۔ انسانوں اور جانوروں کا نہر سے پانی پینا۔

۲۲۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ملک بن انس نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں ابو صالح سمان نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑا ایک شخص کے لئے باعث ثواب ہے، دوسرے کے لئے پردہ ہے اور تیسرے کے لئے وبال ہے جس کے لئے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہے وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ کے لئے اس کی پرورش کرے وہ اسے کسی ہڑلے میدان میں باندھے یا راہی نے کہا کہ کسی باغ میں، تو جس قدر بھی وہ اس ہریاے میدان یا باغ میں ترے گا، اس کی حسنت میں لکھا جائے گا۔ اگر اتفاق سے اس کی رسی ٹوٹ گئی اور گھوڑا ایک یا دو مرتبہ آگے کے پاؤں اٹھا کر کودا، تو اس کے آثار قدم اور اس کا گوبر لید بھی ملک کی حسنت میں لکھا جائے گا۔ اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گذرا اور اس نے اس کا پانی پیا تو خواہ ملک نے اسے پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو لیکن یہ بھی اس کی حسنت میں لکھا جائے گا۔ تو اس نیت سے پالاجانے والا گھوڑا انھیں وجوہ کی بنا پر باعث ثواب ہے۔ دوسرا شخص وہ ہے جو لوگوں سے بے نیاز رہنے اور ان کے سامنے دست سول بڑھانے سے بچنے کے لئے گھوڑا پالتا ہے، پھر اس کی گردن اور اس کی پشت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی فراموش نہیں کرتا تو یہ

گھوڑا اپنے مالک کے لئے پردہ ہے، تیسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر دکھا دے اور مسلمانوں کی دشمنی میں پانتا ہے تو یہ گھوڑا اس کے لئے وبال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی حکم وحی سے معلوم نہیں ہوا ہے، سوا اس جامع اور منظر آیت کے "جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا اور جو ذرہ برابر بھی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔"

۲۲۰۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے ان سے منبعت کے مولیٰ زید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ سے لقطہ راستے میں کسی کی

بَابُ شَرْبِ النَّاسِ وَالذَّلَابِ مِنَ الْأَنْهَارِ .  
۲۲۰۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَمَنْ رَجَلَ فِي مَرْجٍ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجَلَ مَا بَطَلَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَّا هَذَا لِيَمَّا فِي مَرْجٍ أَوْ مَرْوَضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي جِلْبِهَا ذَلِكَ مِنَ التَّمْرِ أَوْ الزُّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهُ أَتَقَطَعَ جِلْبُهَا فَاسْتَتَتْ شَرَفًا وَشَرَفَيْنِ كَانَتْ أَتَاهَا هَذَا أَوْ أَتَاهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ تَرُدَّ أَنْ يَشْتَبِي كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَلِكَ أَجْرٌ وَرَجَلَ مَا بَطَلَهَا تَغْيِيًا وَتَغْفًا لَمْ يَمْسُحْ اللَّهُ فِي بَرَقَائِهَا وَلَا طَرَفُهَا فَهِيَ لَهَا ذَلِكَ سِتْرٌ وَمَنْ رَجَلَ مَا بَطَلَهَا فَشَرِبَ يَأْخُذُ وَلَا رَجَلَ إِلَّا سَلَامَةً فِيهِ عَلَى ذَلِكَ وَمَنْ رَجَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّهْرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْكَيْسَةُ الْبَاعِ مَعَهُ الْعَادَةُ فَكُنْ تَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا تَرَى وَمَنْ يَفْعَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَى .

۲۲۰۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَرْثَدَةَ الْمُتَّبَعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ اغْرِثْ بِغَضَائِهَا



وَمَا كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّهَا سَنَتُهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَابْتَدَأَ  
فَسَأَلَتْ بِهَا قَالَتْ فَذَلِكَ أَفْتَنَمُ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِحَنِيكَ  
أَوْ لِدَيْكَ قَالَ فَذَلِكَ أَوَّلُ بِلٍ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا  
سِقَاكُمْ وَجَدَ أَوْهَا تَرَى الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَةَ  
حَتَّى يَلْقَاهَا رَجُلًا

گمشدہ چیز جو پائی گئی ہو (م کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی پھیلی اور  
اس کے بندھن کی خوب جانچ کر لو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے  
رہو، اس دوران میں اگر اس کا مالک ابھائے (تو اسے دے دو) ورنہ پھر  
چیز تمہاری ہے۔ سائل نے پوچھا، اور گمشدہ بکری؟ آنحضور نے فرمایا کہ وہ  
تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا پھر بھیڑیے کی ہے۔ سائل نے پوچھا  
اور گمشدہ اونٹ؟ آنحضور نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ اسے میرا پ رکھنے والی چیز ہے اور اس کا کھر ہے۔ پانی پر بھی وہ جاسکتا  
ہے اور درخت (کے پتے) تم بھی کھا سکتا ہے۔ اور اس طرح اس کا مالک خود اسے پا لے گا۔

۱۲۷۹۔ سوکھی کٹری اور گھاس بچنا۔

۲۲۰۵۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے  
حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے  
زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی  
شخص رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا بنائے پھر اسے بیچے اور اس طرح اللہ تعالیٰ  
اس کی آبرو کو محفوظ رکھے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ

۲۲۰۵ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَوَّامٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَخْبَرًا  
يَأْخُذُ خِدْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِيعَ فَيَنْتَفِعَ اللَّهُ بِهِ وَجْهَهُ  
خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَى أَمْ مَنَعَ

پھیلائے اور بیک (۱) اسے دی جائے یا نہ دی جائے۔ اس کی بھی کوئی توقع نہ ہو۔

۲۲۰۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ مَوْلَى  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْزٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُرَوِّى يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ خِدْمَةً  
عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَنْتَعَهُ

سے بہتر ہے کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھر خواہ اسے کچھ وہ دے یا نہ دے۔

۲۲۰۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي  
طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِقًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي مَعْنَمٍ ثُمَّ مَرَدَّ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِقًا الْخُرِّيَّ فَأَنْعَمْتُهَا لَمْ أَعْنِدْ بَابَ رَجُلٍ  
مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَهْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَدَّ الْأَبْيَعُ  
وَمَعِيَ صَاحِبٌ مِنْ بَنِي قَيْنِقَاءَ فَاسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَبَيْتِهِ  
فَاطْمَنَ وَخَرَجَ ثُمَّ مَعِيَ الْمُطَلِبُ يَشْرَبُ فِي قَالِكِ الْبَيْتِ

۲۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے  
خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی  
انھیں علی بن حسین بن علی نے، انھیں ان کے والد حسین بن علی رضی اللہ  
عنہما نے کہ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے ایک اونٹ غنیمت  
میں ملا تھا اور ایک دوسرا اونٹ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا  
فرمایا تھا ایک دن ایک انصاری صحابی کے دروازے پر میں ان دو لوگوں  
کو باندھے ہوئے تھا، میرا ارادہ یہ تھا کہ ان کی پشت پر اذخر (ایک عرب  
کی خوشبودار گھاس جسے سنا وغیرہ استعمال کرتے تھے) رکھ لے بیچنے

لے جاؤ۔ ۱۔ بنی قینقاع کے ایک سنا بھی میرے ساتھ تھے۔ اس طرح (تیار) یہ تھا کہ اس کی آمدنی سے فاطمہ رضی اللہ عنہا (آپ کی بیوی) کا دلہہ کر دیں حمزہ بن مطلب رضی اللہ عنہ اسی (النصاری رضی اللہ عنہ) گھر میں قناب پی رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی تھی، اس نے جب یہ مصرعہ پڑھا (ترجمہ) ہاں، اے حمزہ! فریاد توں کی طرف (بڑھو اور انھیں ذبح کر دو) حمزہ رضی اللہ عنہ جوش میں تلوار لے کر اٹھے اور دونوں انٹیوں کے کوہان چیر دیئے، ان کے کولے کاٹ ڈالے اور ان کی کبھی نکال لی۔ (ابن جریر) نے بیان کیا کہ میں نے ابن شہاب سے پوچھا، کیا کوہان کا گوشت بھی کھا لیا تھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کے دونوں کوہان کاٹ لیے اور انھیں لے گئے ابن شہاب نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے یہ منظور رکھ کر بڑی تکلیف ہوئی پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے میں نے آنکھوں کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ تشریف لائے (حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس) زید رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ حضور صلی اللہ عنہ جب حمزہ رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے اور (ان کے اس فعل پر) خفگی کا اظہار فرمایا تو حمزہ رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھا کر کہا ”تم سب“ میرے آباء کے غلام ہو“ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے پاؤں واپس ہوئے اور ان کے پاس سے چلے آئے۔ یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۱۴۸۰ - قطعات آراضی۔

۲۲۰۸ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن میں کچھ قطعات آراضی دینے کا (انصار کو) ارادہ کیا تو انصار نے عرض کیا کہ ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک آپ

مَعَهُ قَبْنَةٌ فَقَالَتْ أَلَا بَا حَضَرَ لَشَرِّ النَّوَاءِ فَنَشَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْمَتُهُمَا وَقَدَحُوا صِرْهَها ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهَا قُلْتُ لِابْنِ شَهَابٍ وَمِنْ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْمَتُهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شَهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ مَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ كَارِيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ نَارِيْدُ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَذَخْتُ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّطَ عَلَيْهِ فَوَقَعَ حَمْزَةُ بِبَصَرِهِ وَقَالَ كُلُّكُمْ إِلَّا عَيْبُ لَا بَأْسَ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْفِضُ حَتَّى تَخْرُجَ عَنْهُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۲۲۰۸ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ عَنْ ابْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْطَعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ حَتَّى تَقْطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تَقْطَعُ لَنَا قَالَ سَتَزُونَ بَعْدِي أَتَدْرِكُونَهُ فَأَمِيرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي

لے جیسا کہ حدیث میں خود اس کی تصریح ہے کہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے اور اس وقت تک بہت سے مسلمان شراب پیتے تھے اور بہت سے دوسرے ایسے افعال کرتے تھے جن کی حرمت نہیں نازل ہوئی تھی اور جنھیں حرمت کے نازل ہونے کے بعد ایک لحظت چھوڑ دیا تھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور اس طرح رشتہ میں بڑے تھے۔ اس لئے شراب کی مستی میں بڑے فخر کے ساتھ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اس لئے واپس تشریف لائے کہ ایسے مواقع پر جب انسان کے ہوش و ہوا اس درست نہ ہوں اس طرح پیش آنے کے بعد صبرنا مناسب نہیں ہوتا۔ یہ حدیث اس باب میں اس لئے لائے ہیں کہ اس میں گھاس فروخت کرنے کا ذکر ہے۔

ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح کے کٹھنات نہ عنایت فرمائیں اس پر آنکھوں نے فرمایا کہ میرے بعد (دوسرے لوگوں کو) تم پر ترجیح دی جایا کرے گی تو اس وقت تم صبر کرنا، اتنا آنکھ مجھ سے آملو۔

بِأَمْرِ اللَّهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَهِيدًا عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ عَاصِدًا ۚ

۱۲۸۱۔ قطععات آراضی کو لکھنا۔ لیث نے زبیحی بن سعید کے واسطے بیان کیا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر، بحرین میں اٹھیں قطععات آراضی دینے چاہے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ کو ایسا کرنا ہی ہے تو ہمارے بھائی قریش (صحابہ کرام) کو بھی اسی طرح کے قطععات لکھ دیجیے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنی زمین ہی نہیں تھی، آپ نے ان سے

ایسا فرمایا، ”میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی تو اس وقت صبر کرنا، تا آنکہ مجھ سے آملو۔“

بَابُ حَبِّ الْإِبِلِ عَلَى الْمَاءِ.

٢٢٠٩ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ السَّيِّدِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلالِ بْنِ عَلِيٍّ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَقَّقَ  
الْجَبَلَ أَنْ تُحَلَبَ عَلَى الْمَاءِ -

۶۲۰۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمان بن ابی عمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اونٹ کا حق یہ ہے کہ اسے پانی (تالاب، ندی وغیرہ) کے قریب دو باحائے

بِأَسْمَاءَ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَمْرٌ أَوْ شَرِبٌ  
فِي عَائِلَتِهِ أَوْ فِي نَحْلٍ قَالَ الشَّيْخُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ زُحْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّ بِرَقْمَتَيْهَا  
لِلْبَائِعِ فَلَيْسَ بِعِ الْمَمْرِ وَالْمَمْرُ مَقْشُورٌ  
وَعَدَّ لِلْعَرَبِ الْعَرَبِيَّةِ .

۱۲۸۳۔ اگر کسی شخص کو باغ کے احاطے سے گزرنے کا حق یا کسی نخلستان کے لئے پانی میں اس کا کچھ حصہ ہے؟ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی شخص نے تاخیر کے بعد کھجور کا کوئی درخت بیچا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہوتا ہے اور اس میں سے گزرنے اور سیراب کرنے کا حق بھی اسے حاصل رہتا ہے تا آنکہ اس فصل کا پھل توڑ لیا جائے۔ صاحب عربہ کو بھی یہ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

٢٢١٠ أَخْبَرَ قَائِدُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى قَعْدَةَ نَازِلِيهِ  
خَدِيجُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
مِيعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتِغَى

۲۲۱۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے

لہ عیہ کی تفسیر اس سے پہلے گزر چکی ہے اور اسی طرح تاثیر کی بھی۔ گذر گا۔ کا بھی ایک حق ہوتا ہے۔ زمین اگر کسی کی اپنی مملوک ہو تب تو ظاہر ہی ہے، لیکن اگر اس کی مملوک نہ ہوں تو تب بھی فقہانے اس حق کو مانا ہے۔ پھل کے بیچنے والے کی ملکیت میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اسی سال کی فصل اس کی ہوگی۔ اس کے بعد باغ یا درخت پر بیچنے والے کا حق ختم ہو جائے گا۔

تَحْلًا يَفْعَلُ أَنْ تَوْبَرُ فَتَمْرُهَا لِلْيَافِعِ إِلَّا أَنْ تَشْتَرِطَ  
الْمُبَاعَ وَمِنْ ابْتِاعِ عَبْدًا أَوْ لَهُ كَالْكَسَالَةِ يُلْزِمُ بَاعَهُ إِلَّا  
أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبَاعُ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ فِي الْعَبْدِ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا تھا کہ تاہم کے بعد اگر  
کسی شخص نے اپنا درخت بیچا تو (اس سال کی فصل کا) پھل بیچنے والے ہی  
کا رہتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے (کہ پھل بھی خریدار ہی کا ہوگا) تو یہ  
صورت مستثنیٰ ہے۔ اور اگر کسی شخص نے کوئی ایسا غلام بیچا جس کے  
پاس کچھ مال تھا تو وہ مال بیچنے والے کا ہوتا ہے، ہاں اگر خریدار شرط لگا دے تو یہ صورت مستثنیٰ ہے۔ مالک، نافع سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ  
سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف غلام کی صورت کا ذکر ہے۔

۲۲۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ تَبَاعَ الْعَرَايَا بِخُرُصِهَا تَنْدًا -

۲۲۱۱ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی  
اللہ عنہ نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے عرب کے سلسلے میں اس کی رخصت دی تھی کہ اسے  
تخمینہ سے خشک کھجور کے بدلے بیچا جاسکتا ہے۔

۲۲۱۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ سَمِعَ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْمُخَابِرَةِ وَالْمُحَاوَلَةِ وَعَنِ الْمُرَابَّةِ وَعَنْ  
بَيْعِ الشَّعْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَأَنْ لَا تَبَاعَ إِلَّا  
بِالْيَدَيْنِ وَالَّذِي رَأَوْهُمُ إِلَّا الْعَرَايَا -

۲۲۱۲ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے، ان سے عطاء نے، انھوں نے  
حاضر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرو  
محاقلہ اور مرابہ سے منع فرمایا تھا (سب کی تفسیر گندہ علی) اسی طرح پھل کو  
قابل انتفاع ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا اور یہ کہ ڈال کا پھل دینار  
دوہم ہی کے بدلے بیچا جائے، البتہ عرب کا اس سے استثناء ہے۔

۲۲۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي  
أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخُرُصِهَا مِنَ الشَّعْرِ  
كَوْنِ خُمْسَةِ أَوْ سِتِّي أَوْ فِي خُمْسَةِ أَوْ سِتِّي شَلَا دَاوُدَ  
فِي ذَلِكَ -

۲۲۱۳ - ہم سے یحییٰ بن قزافہ نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر  
دی، انھیں داؤد بن حصین نے، انھیں ابو احمد کے مولیٰ ابوسفیان نے  
اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بیع عرب کی، تخمینہ سے، خشک کھجور کے بدلے پانچ وسق سے کم یا یہ  
کہا کہ پانچ وسق کی مقدار میں اجازت دی تھی۔ اس میں شک داؤد  
کو تھا۔

۲۲۱۴ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا  
أَبُو سَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو لَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي  
بَشِيرٍ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ  
وَسَهْلَ ابْنَ أَبِي خُثَيْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ عَنِ الْمُرَابَّةِ بَيْعَ الشَّعْرِ بِالشَّعْرِ  
إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَوْفَى لَكُمْ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ اللَّهُ

۲۲۱۴ - ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابواسامہ نے خبر  
دی، کہا کہ مجھے ولید بن کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے یسار مولى بنی حارثہ کے مولیٰ بشر  
بن یسار نے خبر دی، ان سے نافع بن خدیج اور سہل بن ابی خثیمہ نے حدیث  
بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مرابہ یعنی درخت پر لگے  
ہوئے کھجور کے پھل کو کوئی کوئی کھجور کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا تھا  
عرب کا معاملہ کرنے والوں کے استثناء کے ساتھ کہ انہیں اس حضور نے

فَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شَيْخُ بَشِيرٌ  
قُتِلَهُ ۝

اجازت دی تھی۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا کہ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے بشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ فِي الْإِسْتِغْرَاةِ وَأَدْوَالِ الدُّيُونِ  
وَالْعَجْرِ وَالْقُلُوبِ.

بَابُ ۱۳۸۴ مَنِ اشْتَرَى بِالْذَّهَبِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ  
ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضَرَتِهِ.

۱۳۸۴۔ کسی نے کوئی چیز قرض خریدی، خواہ اس کے پاس اس کی قیمت موجود نہ ہو یا اس وقت ساتھ نہ ہو۔

۲۱۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي جَرِيرٍ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
عَزَّوَجَلَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرَى  
يَعْبُزُكَ أَسْبِغُ عَلَيْهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبَعَثَهُ يَا هَذَا فَلَمَّا قَدِمَ  
الْمَدِينَةَ عَدِنْتُ إِلَيْهِ بِالْبُعَيْرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ ۝

۲۲۱۵۔ ہم سے محمد بن حدیث بیان کی انھیں جو برے خبر دی، انہیں مغیرہ نے، انھیں شعبی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا آپ نے دریافت فرمایا، اپنے اونٹ کے بارے میں کیا راسے، کیا مجھے اسے بچو گے؟ میں نے کہا کہ ہاں، چنانچہ میں نے اونٹ آپ کو پیش کر دیا اور جب مدینہ آپ پہنچے تو اونٹ صبح کے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی۔

۲۲۱۶ حَدَّثَنَا مُعْتَصِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ  
أَبِي إِسْحَاقَ الرَّهْمَنِيِّ فِي السَّلَامِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا  
مِنْ يَهُودِيٍّ أَوْ أَحَدٍ وَتَرَهَّنَهُ دِرْهَمًا مِنْ حَدِيدٍ ۝

۲۲۱۶۔ ہم سے معتمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم نے بیع سلم میں رہن کا ذکر کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اسود نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ ایک متین مدت (کے قرض) پر خریدا اور اپنے نوے کی زدہ اس کے پاس رہن رکھ دی

بَابُ ۱۳۸۵ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِرِبَا

أَدَّاهَا أَوْ اتَّلَاَهَا ۝

۲۲۱۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

أَبُو يَسْفَرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِلْكَ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ  
أَبِي الْعَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِرِبَا أَدَّاهَا أَوْ اتَّلَاهَا أَوْ دَسَّ اللَّهُ  
عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ بِرِبَا اتَّلَاهَا أَوْ اتَّلَاهَا اللَّهُ ۝

۲۲۱۷۔ ہم سے عبد العزیز بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے

سليمان بن ملال نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان بن ثابت نے ان سے ابو عیث نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی لوگوں کے مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ادا کرنے کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

اور جو کوئی نہ دینے کے ارادہ سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس مال میں کوئی نفع نہیں دیتا۔

بَابُ ۱۳۸۶ أَدْوَالِ الدُّيُونِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى

۱۳۸۶۔ قرض کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ

تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچا دو،

أَهْلًا وَأَزْوَاجًا كَتُمُّ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا  
بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ ذِي عِزٍّ عَظِيمٍ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

سَمِيعًا بَصِيرًا  
۲۲۱۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ  
عَنِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ تَرَفَّعَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا ابْتَدَأَ  
يَعْنِي أَحَدًا قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْهُ يُعَوَّلَ لِي ذَهَبًا يُمَكِّدُ  
عِنْدِي مِنْهُ دِينَارًا فَفَقْتُ ثَلَاثَ أَيَّامٍ أُرْصِدُكَ الْيَوْمَ  
ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرَيْنَ هُمُ الْأَقْلَوْنَ الْأَمْرُ قَالَ بِالْمَالِ  
هَكَذَا وَهَكَذَا فَاسْتَأْذَنَ أَبُو شَهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ  
يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا لَهُمْ وَقَالَ مَا كُنْتُ وَتَقَدَّرَ  
غَيْرُ بَعِيدٍ فَمِيعَتْ صَوْتًا فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ  
قَوْلَهُ مَكَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا مُحَمَّدُ  
اللَّهُ الَّذِي سَمِعْتَ أَوْ قَالَ الصَّوْتِ الَّذِي سَمِعْتَ قَالَ  
وَهَلْ سَمِعْتَ ثَلَاثَ نَعَمَ قَالَ آتَاكَ فِي جَبَلٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُسْرَفُ بِاللَّهِ شَيْئًا  
وَنَحْلُ الْجَنَّةِ قُلْتُ وَإِنْ نَعَلَ كَذَا وَكَذَا أَقَالَ  
نَعَمْ

اور حبیب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو  
اللہ تمہیں اچھی سی نصیحت کرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں  
کہ اللہ بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے۔

۲۲۱۸ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب  
نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے زید بن وہب نے  
اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ تھا، حضور اکرم نے جب دیکھا، آپ کی مراد احمد پہاڑ (کو دیکھنے  
سے تھی، تو فرمایا کہ میں یہ بھی پسند نہیں کروں گا کہ اگر احمد سونے کا ہوجائے  
اور تمام کا تمام میرے قبضہ میں ہو) تو اس میں سے میرے پاس ایک  
دینار کے برابر بھی تین دن سے زیادہ باقی رہے، سو اس دینار کے جو میں  
کسی کا قرض ادا کرنے کے لئے رکھوں، پھر ارشاد فرمایا، دنیا میں زیادہ  
(مال) والے ہی (عموماً صواب) کم حصہ پاتے ہیں، سو ان افراد کے جو اپنے  
مال و دولت کو یوں اور یوں خرچ کریں۔ ابو شہاب نے اپنے سامنے دس  
طرف اور بائیں طرف اشارہ کر کے واضح کیا (مال کو اللہ کے راستے میں  
خوب خوب خرچ کرنے کو) لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے۔ پھر  
آنحضور نے فرمایا کہ ہمیں ٹھہرے رہو اور آپ تھوڑی دودھ آگے کی طرف  
بڑھے۔ میں نے کچھ آواز سنی (جیسے آپ کسی سے گفتگو فرما رہے ہوں)  
میں نے چاہا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاؤں۔ لیکن پھر آپ کا ارشاد

یاد آیا کہ یہیں اس وقت تک ٹھہرے رہنا جب تک میں نہ آجاؤں۔ اس کے بعد جب آپ آنحضور تشریف لائے تو میں نے پوچھا، یا رسول اللہ  
ابھی میں نے کچھ سنا تھا یا راوی نے یہ کہا کہ میں نے کوئی آواز سنی تھی۔ آنحضور نے فرمایا تم نے بھی سنا میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آنحضور نے  
فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اصرار کہہ گئے ہیں کہ تمہاری امت کا جو شخص بھی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی  
کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے پوچھا کہ اگرچہ وہ اس اس طرح (کے گناہ) کرتا رہا ہو تو انہوں نے کہا کہ ہاں (آخر  
کار اگر اسلام پر اس کی موت ہوئی ہے تو جنت میں ضرور جائے گا۔

۲۲۱۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ  
سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ أَبُو شَهَابٍ حَدَّثَنَا  
عُمَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَيْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْكَبَانِ فِي مِثْلِ  
الْحُمْدِ ذَهَبًا مَا يُسْرَفُ فِي أَنْ يُؤْمَرَ عَلَى ثَلَاثٍ وَعِنْدِي مِنْهُ  
فَبِئْسَ الْأَشْيَاءُ أُرْصِدُكَ الْيَوْمَ تَرَدُّ الْأَمَالُ وَتُغْفَلُ عَنِ الدُّهُورِ

۲۲۱۹ ہم سے احمد بن شعیب بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے  
سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے کہ ابن شہاب  
نے بیان کیا، ان سے عُمید اللہ بن عبد اللہ بن عُمیدۃ نے حدیث بیان  
کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے پاس احمد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا، تب  
بھی مجھے یہ پسند نہ تھا کہ تین دن گزر جائیں اور اس میں کا کوئی بھی بخیر



سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا قرض ادا کرتا ہو۔

**باب ۱۴۹۰ بحسن القضاء**

۲۲۲۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ مِنَ الْأَبْلِ جَاءَ لَا يَتَّقَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَوْهُ فَطَبَّوْا إِلَيْهِ كَلِمَ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سَأَلُوا فَتَهَا فَقَالَ أَعْطَوْهُ فَقَالَ أَوْ كَيْتَنِي وَفِي الْمَسْجِدِ بَلَكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

سے بھی سب سے بہتر ہو۔

۲۲۲۴ حَدَّثَنَا غُلَامٌ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ حَدَّثَنَا

مَعْلَبُ بْنُ دَنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْعَرُ بْنُ أَبِي قَالٍ ضَعِي فَقَالَ ضَعِي مَا كُنْتُ فِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَنَقَضَا فَنَزَا فِي

نبوی میں حاضر ہوا) پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ درگت نماز پڑھ لو میرا آنحضورؐ پر قرض تھا۔ آ آنحضورؐ نے اسے ادا کیا اور زیادہ بھی دیا

(اسی طرف سے)

**باب ۱۴۹۱ إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ**

أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ

۲۲۲۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي الْوَهْبِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا قُرَيْبٍ قِيلَ يَوْمَ لُقْدٍ مُهَيِّدٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْعُرْمُ مَا فِي حَقِّهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا أَمْرِي عَطِيٍّ وَيَحْلِلُوا أَلَيْ قَابُ أَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَسْعُدْ وَأَعْلَمَكَ فَقَدْ أَعْلَمْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَرَاهَا بِالْبَرَكَةِ فَعَبَدَ دَقْمًا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا فِي ثَمَرِهَا

۱۴۹۰۔ قرض پوری طرح ادا کرنا۔

۲۲۲۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک خاص عرق کا اونٹ قرض تھا وہ شخص آپ سے تقاضا کرنے آیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اسے اونٹ دے دو صحابہ نے تلاش کی لیکن ایسا ہی اونٹ مل سکا جو قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی بھرا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہی دے دو اس پر اس شخص نے کہا کہ آپ نے مجھے میرا حق پوری طرح دیا۔ اللہ آپ کو بھی اس کا بدلہ پورا پورا دے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے کے اعتبار

۲۲۲۴۔ ہم سے غلام نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے معارب بن دنا نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے مسعر نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے حاجت کے وقت کا ذکر کیا (کہ اس وقت میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا) پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ درگت نماز پڑھ لو میرا آنحضورؐ پر قرض تھا۔ آ آنحضورؐ نے اسے ادا کیا اور زیادہ بھی دیا

۱۴۹۱۔ اگر قرض، قرض خواہ کے حق سے کم ادا کرے (جبکہ قرض

خواہ اسی پر خوش اور راضی ہو) یا قرض خواہ سے معاف کر دے

تو جائز ہے۔

۲۲۲۵۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی

انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی اور انہیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ان کے والد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) احد کے دن شہید کر دیے گئے تھے، ان پر قرض چلا آ رہا تھا۔ قرض خواہوں نے اپنے حق کے مطالبے میں شدت اختیار کی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ میرے بارگ کی گھوڑے لیں اور میرے والد کو معاف کر دیں، لیکن قرض خواہوں نے اس سے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں میرا بارگ نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ ہم صبح کو تمہارے یہاں آئیں گے۔



چنانچہ جب صبح ہوئی تو آپ ہمارے یہاں تشریف لائے آپ درختوں میں چل قدمی کرتے رہے اور اس کے پھل میں برکت کی دعا فرماتے رہے پھر میں نے پھل توڑے اور ان کا تمام قرض ادا کرنے کے بعد بھی کھور باقی رکھی۔

بِأَمْرِ إِذَا قَامَ أُذُنًا فَعَلَهُ  
فِي الدِّينِ تَمْرًا بَسْرًا وَغَيْرَ ذَلِكَ -

۱۹۹۱ء قرض کی صورت میں جب کھجور، کھجور کے پاس اس کے  
سوا کوئی دوسری چیز (اسی کی بنس کے) بدلے میں دی یا  
تعمین سے ادا کی گئی۔

٢٢٢٤ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا مُؤَيْتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسُقَالًا جُلَّ مِنَ الْيَهُودِ وَفَأَسْتَضَرَّ جَابِرٌ فَأَبَى أَنْ يَنْظُرَ وَفَعَلَمَ جَابِرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّمُ الْيَهُودَ لِيَأْخُذَ ثَمَنَ نَحْلِهِ بِالَّذِي لَهُ قَالَ فَقَدَحَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِعِجَابِرٍ جَدِّكَ كَأَوْفٍ لَهُ الَّذِي لَهُ فَعَبَدَ بَعْدَ مَا رَجَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْفَى ثَلَاثِينَ وَسُقَالًا وَفَضَّلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسُقَالًا جَابِرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحْمِلَهُ بِأَيْدِي مَا كَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِأَنْفَضَ فَقَالَ أَحْمِلْهُ ذَلِكَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَدَحَبَ جَابِرٌ دُحْمًا فَأَخْبَرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ جَلِيلٌ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَارِكَ فِيهَا.

۲۲۲۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے وہب بن کیسان نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب ان کے والد شہید ہوئے تو ایک یہودی کا تیس وسق قرض اپنے اوپر چھوڑ گئے تھے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے جہلت مانگی، لیکن وہ نہیں مانا۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ، آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ اس یہودی (سے) جہلت دینے کی (سفارش کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے یہ فرمایا کہ جابر (رضی اللہ عنہ) کے بارغ کے پھل، اس قرض کے بدلے میں لے لے جو ان کے والد پر اس کا ہے۔ اس نے اس سے بھی انکار کیا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارغ میں داخل ہوئے۔ اجد اس میں چلتے رہے۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ بارغ کا پھل توڑ کے اس کا قرض ادا کر دو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو انہوں نے بارغ کا پھل توڑا۔ اور یہودی کا تین وسق قرض ادا کر دیا۔ مزہ وسق اس میں سے بچ بھی رہا۔ جابر رضی اللہ عنہ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو بھی صورت حال کی اطلاع دیں۔ آن حضور اس وقت

۱۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ صحیح بخاری کا یہ عنوان اجماع امت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ جن چیزوں کا اس میں ذکر ہے وہ اموال ربوبیہ میں سے ہیں جن میں تقاضا اور مساوات ضروری ہے۔ لیکن یہ اعتراض صحیح نہیں۔ کیونکہ امام بخاری رحمہاں کوئی فقہ کا مسئلہ نہیں بیان کر رہے ہیں، بلکہ ایک ایسی صورت میں مسئلہ کی وضاحت کر رہے ہیں جب جانبین میں کوئی نزاع نہ ہو۔ ایسی صورت میں جبکہ جانبین راضی ہوں اسی طرح معاملہ صحیح ہو سکتا ہے کہ اندامات اور تحفے سے قرض کی ادائیگی کر دی جائے۔ یہ تسامح اور اعراض کے باب سے متعلق ہے، جس کی گنجائش شریعت نے اپنے احکام میں رکھی ہے۔ عام طور سے فقہ میں اس طرح کے احکام نہیں ملتے کیونکہ فقہی مسائل میں قانونی حدود کا لحاظ ہوتا ہے اور ان کا عام تعلق قضا سے ہے۔ ہر مقدمہ پر اگر قانونی پابندیاں لگا دی جائیں تو عام زندگی میں بڑی دشواری پیدا ہو جائے گی۔ جس آدمی ایک دسترخوان پر اگر اپنا اپنا کھانا جمع کر کے سب ساتھ کھائیں تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ شریعت کی نظر میں نہیں ہے اور زندگی کی مناسب روش کے خلاف بھی نہیں۔ لیکن اگر اسی کو قانونی ترازو پر تولاجانے لگے تو عدم حواز کا پہلو نکل آئے گا، ایسے تمام مواقع پر شریعت نے خود توسع اعراض اور تسامح کی اجازت دی ہے۔

۱۲۹۳۔ جس نے قرض سے پناہ مانگی۔

۲۲۲۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ جبکہ مجھ سے میرے بھائی حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عقیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں دعا کرتے تو یہ بھی کہتے "اے اللہ! اس گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں" کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ قرض سے اسی پناہ مانگتے ہیں؟ آنحضورؐ نے جواب دیا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

۱۲۹۴۔ مقروض کی نازیہ جنازہ۔

۲۲۲۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مال چھوڑے (اپنے انتقال کے وقت) تو وہ اس کے ورثہ کا ہوتا ہے اور جو قرض چھوڑے وہ ہمارے ذمہ ہے۔

۲۲۲۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مومن کا میں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ قریب ہوں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "نبی مومنوں سے ان کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں" اس لئے جو مومن بھی انتقال کر جائے اور مال چھوڑے تو ورثہ اس کے مالک ہوتے ہیں، جو بھی ہوں اور جو شخص قرض چھوڑے

یا عیال چھوڑے تو وہ میرے پاس آجائیں کہ ان کا ولی میں ہوں۔

۱۲۹۵۔ مالدار کی طرف سے ٹال مٹول زیادتی ہے۔

۲۲۳۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ، و یس بن منبہ کے بھائی نے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مالدار کی طرف سے (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول زیادتی ہے۔

۱۲۹۶۔ مختار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۱۲۹۳ من استعاقب من الدین۔

۲۲۲۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَقِيْقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْهَبُ فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْتَمَةِ وَلِنَعْدَمٍ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَلْتَمَأْتُمْ تَسْتَعِيْذُ بِكَ رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَعْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ مُكَذِّبٌ وَوَعَدَ كَاخْلَفٌ

باب ۱۲۹۴ الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ تَرَكَ دِيْنًا

۲۲۲۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رَمَتْهُ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَا يَنْتَهِ

۲۲۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوَّلِي بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَفَرَأَوْ أَنَّ شِلْمُ النَّبِيِّ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّهَا مَوْمِنٌ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصْبَتُهُ مَنْ حَاوَا وَمَنْ تَرَكَ دِيْنًا وَدُنْيَا عَاقِلِيَّا نَبِيٌّ فَأَنَا مَوْلَاكَ

یا عیال چھوڑے تو وہ میرے پاس آجائیں کہ ان کا ولی میں ہوں۔

باب ۱۲۹۵ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ

۲۲۳۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ

باب ۱۲۹۶ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيَذْكُرُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي أَقَابِيهِ  
مِجْلُ عَقُوبَتِهِ وَعَرَضَهُ قَالَ سَفِينُ عِرْضُهُ  
يَقُولُ مُطْلَتْنِي وَعَقُوبَتُهُ الْحَبَسُ.

مے منقول ہے کہ (فرض کی ادائیگی پر) قدرت کے باوجود مال  
مٹول اس کی نرا اور اس کی عزت کو حلال کر دیتا ہے۔ سفیان  
نے فرمایا کہ عزت کو حلال کرنا یہ ہے کہ فرض خواہ کئے "تم صرف  
مال مٹول کرتے ہو" اور اس کی سزا قید ہے۔

۲۲۳۱ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ شَائِبٍ عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَلَ يَتَقَاَصَاكَ فَأَعْلَظَ  
لَهُمْ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ بَصَائِبَ الْهَقِ مَقَالًا.

۲۲۳۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان، ان سے شعیب نے، ان سے سلمہ نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک  
فرض مانگنے آیا اور سخت برتاؤ کرنے لگا صحابہ نے اس کی فہمائش کرنی  
چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو ورنہ حق دار کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔

مَا كُنَّا نَرَى إِذَا وَجَدَ مَا لَهُ عِنْدَ مُغْلَسٍ فِي  
الْبَيْعِ وَالْفَرْضِ وَأَنُودِيْعَةً فَهُوَ أَهْلِي بِهِ وَقَالَ  
الْحَسَنُ إِذَا آفَلَاسَ وَتَبَيَّنَ لَهُ يَجْزُ عِنْفُهُ  
وَلَا يَبْعُهُ وَلَا شَيْءَ آفُوكَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ  
الْمُسَيَّبِ قَضَى عُثْمَانُ مِمَّنْ أَقْضَى مِنْ حَقِّهِ  
قَبْلَ أَنْ يُقْلَسَ فُهْلُوكَ وَمَنْ عَزَفَ مَتَاعَهُ  
بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَهْلِي بِهِ.

۱۲۹۷ - ایسے شخص کے پاس جسے دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہے  
کسی نے اپنا مال موجود پایا، خواہ بیع کے سلسلہ کا ہو، یا قرض و  
ودیعت کے سلسلے کا تو صاحب مال ہی اس کا زیادہ مستحق ہے۔  
حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اور  
اس کا دیوالیہ ہونا حاکم کی عدالت میں واضح ہو جائے تو نہ  
اس کا آراء کرنا جائز ہوتا ہے اور نہ اس کی خرید و فروخت، بعید  
بن مسیب نے فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ  
جو شخص اپنا حق دیوالیہ ہونے سے پہلے لے لے تو وہ اس کا ہو جاتا ہے اور جو کوئی اپنا متعینہ سامان پہچان لے تو وہی اس کا مستحق  
ہوتا ہے۔

ملہ یعنی جب کسی نے کوئی چیز خریدی اور بیع پر قبضہ بھی کر لیا، لیکن قیمت نہیں ادا کی تھی کہ دیوالیہ قرار دے دیا گیا تو اگر وہ اصل بیع اس کے  
پاس اب بھی موجود ہے تو اس کا اس میں اختلاف ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ دوسرے قرض خواہ بھی موجود ہوں اس مال کا مستحق صرف بیچنے والا  
ہوگا یا تمام قرض خواہ اس میں برابر شریک ہوں گے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ یہ ہے کہ بیچنے والا ہی اصل بیع کا مستحق ہے اور دوسرے  
قرض خواہوں کا اس میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی رجحان یہی ہے اور حدیث کے ظاہر سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔ لیکن  
امام ابو حنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ مال فروخت ہو چکا ہے اور خریدار کے قبضہ میں بھی جا چکا ہے۔ اس لئے قانونی طور پر  
اب وہ خریدار ہی کی ملک ہوگا یہ دوسری بات ہے کہ دیانت کے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے دوسرے قرض خواہ اور خریدار سب اسی پر راضی ہو  
جائیں کہ مال بیچنے والے ہی کو دے دیا جائے اور حدیث میں جو حکم ہے وہ دیانت ہی سے متعلق ہے۔ قانونی حکم نہیں بیان ہوا ہے۔ یہ بات خاص  
طور پر ملحوظ رکھنی چاہیے کہ دیانت کا باب حضور اکرم کے فیصلوں میں بہت زیادہ ہے۔ اور اکثر مواقع پر آپ نے قانونی حدود کو چھوڑ کر لوگوں کی بہت  
اور انصاف کے لئے دیانت کی بنیاد پر معاملات کے تصفیے کئے ہیں۔ لیکن جب نزاع کی حدود تک معاملہ پہنچ جاتا ہے تو اس میں قانون کا سہارا  
لینا ضروری ہو جاتا ہے شریعت کے اصول و کلیات کی روشنی میں اور احادیث کے پیش نظر اذعانے وہی مسلک اختیار کیا جس کا بیان ہم

۲۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
ثُمَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ  
مُعْتَدٍ بْنُ عَلِيٍّ وَبْنُ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ  
هَشَامٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بَعَيْنِهِ  
عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ  
مِنْ غَيْرِهِ -

۲۲۳۳۳ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر نے  
حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابوبکر  
بن محمد بن عمر بن حزم نے خبر دی، انھیں عمر بن عبدالعزیز نے خبر دی، انہیں  
ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے خبر دی، انہوں نے ابوبکر  
رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا یا یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا  
جو شخص اپنا لینے مال کسی شخص کے پاس پائے جب کہ وہ شخص دیوالیہ  
قرار دیا جا چکا ہے تو صاحب مال ہی اس کا دوسروں کے مقابلے میں زیادہ  
مستحق ہوتا ہے -

بَابُ ۱۴۹۸ مَنْ آخَذَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدَاوَةِ  
وَكَمْ بَرْدٍ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْعَرَمَاءُ  
فِي مَقْعَدِهِمْ فِي ذِيْنَ اَبِي فَسَاكَهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْبَلُوْا ثَمَرًا فَلَطِيْ قَابُوا اَقْلَمُ  
يُعْطِيَهُمُ الْحَاظِلُ لَمْ يَكْسِرُوْا لَهُمْ قَالَ  
سَاعِدُوْا عَلَيْنَا غَدَا فَعَدَا عَلَيْنَا حِينَ  
اَصْبَحَ قَدْ عَافِيَ ثَمَرَهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ -

۱۴۹۸ - جس نے قرض خواہ کو ایک دو دن کے لئے مال دیا اور  
اسے مٹل (ٹال مٹول) نہیں سمجھا جاوے رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ میرے والد کے قرض کے مسئلے میں جب قرض خواہوں نے اپنا  
حق مانگنے میں شدت اختیار کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ان کے سامنے یہ صحت رکھی کہ وہ میرے بارغ کے پھل قبول کر  
لیں لیکن چونکہ انہوں نے اس سے انکار کیا، اس لئے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بارغ نہیں دیا اور نہ پھل توڑوائے بلکہ  
فرمایا کہ میں تمہارے پاس کل آؤں گا چنانچہ دوسرے دن صبح

ہی آپ ہمارے یہاں تشریف لائے اور پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی اور میں نے (اسی بارغ سے) ان کا قرض ادا کر دیا -

بَابُ ۱۴۹۹ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُطْلَسِ أَوِ الْغَرَامِ  
فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْعَرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ مَقْعَدَ  
يُفْقِدُ عَلَى نَفْسِهِ -

۱۴۹۹ - جس نے دیوالیہ یا تنگ دست شخص کا مال بیچ کر اس  
کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا یا اسی کو اپنی ضروریات میں  
خرچ کرنے کے لئے دے دیا -

۲۲۳۳۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
ثُمَّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَلْمَعْلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِي  
رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اَسْتَقْرَقَ رَجُلٌ غُلَامًا  
لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
يَشْتَرِي مَتًى فَاَشْتَرَاهُ نَعِيمٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ فَاَحَدَ ثَمَنَهُ قَدْ فَتَرَ الْبَرَّ

۲۲۳۳۴ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن زریع نے  
حدیث بیان کی، ان سے حسین معلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن  
ابی رباح نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام اپنی موت کے ساتھ آزاد  
کرنے کے لئے کہا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک غلام

نے فرمایا یہ مسلک عقل کی کسوٹی پر بھی بہت صاف اور واضح ہے جو دلائل بیان کئے جاتے ہیں ہم ان کی تفصیلاً بیان نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہیں  
نظر انداز کر دیا گیا۔ البتہ اگر مال پر قبضہ خریدار کا نہیں ہوا تھا تو اس میں سب کا اتفاق ہے کہ ایسے مال کا مستحق بیچنے والا ہی ہوگا۔

کو فحش سے کون خرید لے گا؟ نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے خرید لیا اور آنحضور نے اس کی قیمت وصول کر کے مالک کو دیدی۔

۱۵۰۰۔ جب کسی نے متعین مدت تک کے لئے کسی کو قرض دیا

یا بیع میں (قیمت کیلئے) مدت متعین کی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما

نے فرمایا کہ کسی مدت تک کے لئے قرض میں کوئی حرج نہیں ہے

اگرچہ اس کے درہموں سے زیادہ کھرے درہم اسے ملیں، لیکن

اس صورت میں جب کہ اس کی شرط نہ لگائی ہو عطا اور عروین

دینار نے فرمایا کہ قرض میں، قرض لینے والا اپنی متعینہ مدت کا

پابند ہوگا۔ لیث نے بیان کیا کہ فحش سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث

بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہریر نے اور ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ

آپ نے کسی اسرائیلی شخص کا تذکرہ فرمایا جس نے ایک دہرے

اسرائیلی شخص سے قرض مانگا تھا اور اس نے ایک متعینہ مدت تک کے لئے قرض دے دیا تھا (حدیث گندہ چکی ہے)

۱۵۰۱۔ قرض میں کمی کی سفارش

۲۲۳۴۔ ہم سے کوئی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حواریہ نے حدیث بیان

کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے عامر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے

بیان کیا کہ (میرے والد) عبد اللہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اپنے پیچھے

اپنی زیر پرورش اولاد اور قرض چھوڑ گئے۔ میں قرض خواہوں کے پاس گیا

کہ اپنا کچھ قرض معاف کر دیں لیکن انہوں نے انکار کیا۔ پھر میں نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ان کے پاس

سفارش کروائی، انہوں نے اس کے باوجود انکار کیا۔ آخر آنحضور نے

فرمایا کہ (اپنے باغ کی) تمام کھجور کی قسمیں الگ الگ کر لو، عذقی بن زید،

(ایک عمدہ قسم کی کھجور کا نام) الگ، لیسن الگ اور عجوہ الگ (یہ سب عمدہ

قسم کی کھجوروں کے نام ہیں) اس کے بعد قرض خواہوں کو بلاؤ اور میں بھی

آؤں گا چنانچہ میں نے ایسا کر دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لائے تو آپ اس کے قریب بیٹھ گئے اور ہر قرض خواہ کے لئے تو لونا ترخ

کیا تا آنکہ سب کا قرض پورا ہو گیا اور کھجور اسی طرح باقی بچ رہی جیسے پہلے

تھی۔ گویا کسی نے اسے چھوٹا نہیں کیا ہے۔ اور ایک منزہ میں نبی کریم صلی

۱۵۰۰۔ اِذَا اَقْرَضْتَ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى أَوْ

أَجَلًا فِي الْبَيْعِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ إِلَى

أَجَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ وَرَاقِهِ

مَا لَمْ يَشْطَرِطْ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ مَرْثَدٍ وَابْنُ دِينَارٍ

هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي

جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ نَدَّ سَالَ

بَعْضَ نَجْوَى إِسْرَءِيلَ أَنِ يَسْلِقَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ

إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى الْحَدِيثُ :

بِأَجَلٍ الشُّفْعَةُ فِي وَضْعِ الدَّائِنِ .

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ

وَتَرَكُوا عِيَالًا وَوَيْتَ فَصَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّائِنِ أَنْ

يُضَعُوا بَعْضَ مَنَاقِبِهِ وَكَذَلِكَ نَبَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَأْسْتَشْفَعُ بِهِ عَنْهُمْ فَكَانُوا فَقَالَ صَيِّفْ تَمْرَكَ

كُلَّ شَيْءٍ وَهْنَهُ عَلَى حِدَّتِهِ عِنْدَ ابْنِ رَبِيعَةَ عَلَى حِدَّتِهِ وَلِلَّذِينَ

عَلَى حِدَّتِهِ وَالْعَجُوزَةُ عَلَى حِدَّتِهِ ثُمَّ أَخْفَضَ هُمْ حَتَّى آتَيْتُكَ

فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ عَلَيْهِ وَكَانَ

رَجُلًا رَجُلًا حَتَّى اسْتَوْفَى وَهِيَ الشُّرْكُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ

يَمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ

لَنَا قَانَرُ عَفَّ الْبَصَدَ فَتَخَلَّفَ عَلَى فَوَكَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ يُغْنِيهِ ذَلِكَ عَنْهُ إِلَى الْبَيْتِ

فَلَمَّا دَفَعْنَا أَشْأَدْنَا مَتَّيَا رَسُولُ اللَّهِ فِي حَدِيثٍ

فَعَدَّ بَعْضُ قَالٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَرَوْنَ وَبَعَثَ

لے یعنی اپنے طور پر دیا ہو، اگر پہلے سے ایسی کوئی شرط لگا دی جائے تو یہی صورت حرام ہو جاتی ہے۔

بِكُرٍّ أَمْ تَشَاءُ ثَلُثُ شَيْءٍ أَصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرْجُوَ إِرَاقِي  
صِعَاءً أَنْتَ وَهَيْتُ شَيْءًا تَعْلَمُهُنَّ وَتُؤَدِّيَهُنَّ لَكُمْ قَالَ أَتَيْتُ  
أَهْلَكَ فَقَدَيْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِسَبْعِ الْجَبَلِ فَلَا مَنِي  
فَأَخْبَرَنِي بِأَمْيَاءِ الْجَبَلِ وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ إِيَّاكَ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدُوُّ  
النَّبِيِّ بِالْجَبَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَبَلِ وَالْجَبَلِ وَسَمَّيْتُهُ الْقَوْمِيَّةَ

علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر گیا۔ اونٹ خنک گیا اس لئے میں لوگوں سے پیچھے رہ گیا۔ اتنے میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیچھے سے مارا اور فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو، مدینہ تک اس پر سوار کی کہ تمہیں اجازت ہے۔ بھر جب ہم مدینہ سے قریب ہوئے تو میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی، عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ابھی نئی شادی کی ہے، آنکھوں نے دریافت فرمایا، کنوڑی (والد) شہید ہوئے تو اپنے پیچھے کئی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اس پھر آپ نے فرمایا، اچھا اب اپنے گھر جاؤ۔ چنانچہ میں گھر گیا۔ میں نے سنت کی اس لئے میں نے ان سے اونٹ کے خنک جانے اور بنی کریم کو مارنے کا بھی۔ جب مدینے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو میں بھی عورم نے مجھے اونٹ کی قیمت بھی دے دی اور وہ اونٹ بھی اور

باب ١٥٢ ما ينهى عن إضاعة أموال وتقول  
الله تعالى والله لا يحب الفساد ولا يوصلح  
عنه المفسدين وقال في قوله أصلوا تلك  
أيامرك أن تترك ما يعبد أباءنا أو أن  
تفعل في أموالنا ما نشاء وقال وكما  
نؤثروا السفهاء أموالكم والعجز  
في ذلك والله وما ينهى عن الإحدايع .

۱۵۰۲۔ مال ضائع کرنے کی ممانعت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور مفسدین کے کام نہیں بنانا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشادات میں فرمایا ہے "کیا تمہاری نماز تمہیں یہ بتاتی ہے کہ جسے ہمارے آباؤ اجداد جتنے چلے آئے ہیں، ہم اسے چھوڑ دیں یا اپنے مال میں اپنی طبیعت کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "بے عقلوں کو اپنے احوال نہ دو" اور اس کی وجہ سے پابندی اور دھوکے کی ممانعت۔

۴۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَمِعَةَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

۲۲۳۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابن

لے بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ: یہ حدیث اس سے پہلے بھی آچکی ہے۔ مضمون حدیث میں باہم ایک دوسرے سے بعض مواقع پر اختلاف ہے۔ بعض محدثین نے اسے احادیث کے تعدد پر محمول کیا ہے۔ لیکن ہے یہ درحقیقت ایک ہی حدیث کیونکہ واقعہ ایک ہے اور اسی واقعہ کو مختلف راوی بیان کرتے ہیں۔ صرف راویوں کے تصرف سے مختلف روایات میں اختلاف ہو گیا ہے۔ واقعی صورت حال جو بھی رہی ہو لیکن بہر حال حدیث کے سلسلے میں راویوں کا اختلاف کچھ زیادہ اہم بھی نہیں کیونکہ اصل مقصد کے بیان کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ صرف صورت واقعہ کی نقل میں غلطی کا اختلاف ہے اور ایسا عام حالات میں ناگزیر ہے اس کے بعد ترجمہ حصہ ہے وہ ایک دوسری حدیث ہے، چونکہ دونوں ایک سند میں تھیں اس لئے مصنف نے انھیں اسی طرح نقل کر دیا۔

عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ خرید و فروخت میں مجھے دھوکا دے دیا جاتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب خرید و فروخت کیا کرو تو یہ کہہ کر کہ کوئی دھوکا نہ ہو۔ چنانچہ پھر وہ شخص اسی طرح کہا کرتا تھا۔

۲۲۳۶ - ہم سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے شعبی نے، ان سے میسر بن شعبہ کے مولى و راد نے اور ان سے میسر بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں (اور باپ) کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا، (واجب حقوق کی) ادائیگی نہ کرنا اور (دوسروں کا مال ناجائز طریقہ پر) لینا حرام قرار دیا ہے۔ اور فضول

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَخَذَ عُمْ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لَهُ -  
۲۲۳۶ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زَادِ مَوْلَى الْمُعَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُعَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عَقُوقَ الْأَمْهَاتِ وَوَأَدْنَاهَا وَمَنْعًا وَهَاتٍ وَكَرِهَ لَكُمْ قَيْلٌ وَقَالَ وَكَثُرَ السُّؤَالُ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ •

بکواس کرنے، کثرت سے سوالات کرنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔  
بَاب (۱۵۰۳) الْقَبْدُ مَا يَأْتِي فِي مَالِ سَيِّدٍ وَلَا

۱۵۰۳ - غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔

۲۲۳۷ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبی نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا، ہر انسان اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا انہوں نے بیان کیا کہ یہ سب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے والد کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

۲۲۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْتَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَلَّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ قَالَ كَأَمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ وَالْمَرْءُ أَفْوَمٌ وَمِيتَرُ فِجْهَارِ أَعْيَةٍ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَاعِيَّتِهَا وَالْحَادِثُ فِي مَالِ سَيِّدٍ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْكُلُ الرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ فَكَلَّكُمْ رَاعٍ وَكَلَّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَاعِيَّتِهِ مَخَافَةَ مَرِئِهِ وَالِدِ الْمَالِ كَانِغْرَانِ هِيَ اَوْرَاسِ اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب فی الخصومات

باب ۱۵۰ مَا يَذْكُرُ فِي الْأَشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ

بَابُ ۲۲۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَلَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ  
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا فَهَا فَاتَّخَذْتُ يَدِي  
فَأَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا كَمَا مَضَى  
قَالَ شُعْبَةُ أَظَنُّهُ قَالَ لَا تَقْلَبُوا قُلُوبَكُمْ فَتَقْلَبُوا فَعَلَمُوا فَعَلَمُوا

نے (میرا اعتراض سن کر) فرمایا کہ تم دونوں درست پڑھتے ہو۔ شعبہ نے بیان کیا، میرا یقین ہے کہ آنحضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ اختلاف کر کے ہلاک ہو گئے تھے۔

بَابُ ۲۲۳۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَافَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ

بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَخَرِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى جَلَدًا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَ  
رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اضْطَفَى مُحَمَّدٌ عَلَى  
الْفَاطِمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَلَمِينَ  
فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهِبَ  
الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ بِمَا كَانَ  
مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَذَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا تَحْدِثُوا فِي عَنَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَقُونَ بِكَلِمَةِ  
الْيَقِيمَةِ فَاصْغَقُوا مَعَهُمْ فَاصْغَقُوا أَكُلَ مَنْ يَغِيبُ نَبَا ذَا  
مُوسَى بِالْهَشْحَانِ بَابُ الْعَدْرِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ

۱۵۰۴۔ مقروض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے اور

مسلمان اور یہودی میں جھگڑے سے متعلق احادیث۔

۲۲۳۸۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی کہ عبدالملک بن میسرہ نے مجھے خبر دی، کہا کہ میں نے نزال سے سنا  
اور انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا  
کہ میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت اس طرح پڑھتے سنا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف سنا تھا۔ اس لئے  
میں ان کا ہاتھ تھامے انہیں آنحضورؐ کی خدمت میں لے گیا۔ آنحضورؐ  
نے (میرا اعتراض سن کر) فرمایا کہ تم دونوں درست پڑھتے ہو۔ شعبہ نے بیان کیا، میرا یقین ہے کہ آنحضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اختلاف نہ کیا

۲۲۳۹۔ ہم سے یحییٰ بن قزافہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسعید بن

سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ اور  
عبد الرحمن اعرج نے اور ان سے ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ دو شخصوں نے، جن میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ ایک دوسرے  
کو بڑھلا کیا۔ مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے محمد (صلی اللہ  
علیہ وسلم) کو تمام دنیا والوں میں منتخب کیا اور یہودی نے کہا، اس  
ذات کی قسم جس نے موسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو تمام دنیا والوں  
میں منتخب کیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ پھینک کے وہیں یہودی کے طہاچہ  
مارا۔ وہ یہودی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان  
کے اپنے ساتھ واقعہ کو بیان کیا۔ پھر حضور اکرمؐ نے مسلمان کو بلایا اور  
ان سے واقعہ کے متعلق پوچھا انہوں نے آنحضورؐ سے اس کی تفصیل بتا  
دی۔ حضور اکرمؐ نے اس کے بعد فرمایا، مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح

۱۔ مطلب یہ ہے کہ دعوے اور مقدمات میں مدعی اور مدعا علیہ کا باہم، ہم مذہب ہونا ضروری نہیں۔ ایک مسلمان کسی بھی غیر مسلم پر  
اسی طرح کوئی غیر مسلم کسی بھی مسلمان پر اسلامی عدالت میں اپنے حق کا دعویٰ کر سکتا ہے اور یہ ایک بالکل واضح بات ہے۔



فِيمَنْ صَبَقَ فَأَمَّا قَبْلِي أَوْ كَانَ هَيْئًا اسْتَلْجَى  
الْمَلَأَ -

نرو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ میں بھی بیہوش ہو جاؤں گا، بے ہوشی سے فاقر پانے والا سب سے پہلا شخص میں ہوں گا۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کو عرض الہی کا کاندہ پکڑے ہوئے پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے انہیں فاقر ہو گئی تھی یا اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْنُ مَرَّيْ قَالَ بَيْنَمَا نَرْسُولُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُوذا بْنُ حَفَايَا أَبَا الْقَاسِمِ صَرَبٌ وَجْهٌ مَرَجَلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ سَرَجَلٌ مِمَّنْ الْأَنْصَارِ قَالُوا عَوْهٌ فَقَالَ أَصْرَنَاهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَخْلِفُ الَّذِي أَصْلَفِي مُوسَى عَلَى الشَّوْطِ قُلْتُ أَيْ خَبِثَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْغَدَنُ غَضَبُهُ كَثُرَتْ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بَيْنِي وَالْأَنْبِيَاءَ فَإِنَّ النَّاسَ لَيَضَعِفُونَ يَوْمَ الْفِتْنَةِ قَالُوا أَقُلْ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَا ذَا أَلْبَابِ مُوسَى ابْنُ بَقَاؤُمَةٍ مِمَّنْ قَوَّاهُمُ الْعَرْشُ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَبَقَ أَمْ خُوسِبَ بِصُفْعَةٍ الْكُوفَلِ -

۲۲۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا اور کہا، اے ابوالقاسم آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے مجھے طمانچہ مارا ہے۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، کس نے؟ اس نے کہا کہ ایک انصاری نے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بلاؤ۔ (آنے پر) آنحضورؐ نے پوچھا، کیا تم نے اسے مارا ہے انھوں نے کہا کہ میں نے اسے بازار میں یہ قسم کھاتے سنا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں منتخب فرمایا، میں نے کہا ہائے خبیث! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے چہرے پر پتھر مارا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء میں باہم ایک دوسرے کو توحیح نہ دیا کرو۔ لوگ قیامت میں بے ہوش ہو جائیں گے۔ اپنی قبر سے پہلے نکلنے والا میں ہی ہوں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے یا انہیں پہلی بے ہوشی (کوہ فود کی) کا بدلہ دیا گیا تھا (اور اس لئے آج جب سب بیہوش ہوئے تو وہ بے ہوش نہ ہوئے)۔

۱۔ انبیاء میں ایک دوسرے پر فضیلت ثابت ہے، لیکن اس کی حاکمانت بھی آنحضورؐ نے فرمائی ہے۔ فضیلت اور ترجیح میں عام طور سے لوگ اعتدال کو چھوڑ دیتے ہیں اور ایک کی فضیلت میں اس طرح لگ جاتے ہیں کہ دوسرے کی تعظیم ہو جاتی ہے اور مخالفت اسی لئے آئی ہے جہاں تک اس حضورؐ کے اس ارشاد کا سوال ہے کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو یہ تو اسے علماء نے آپؐ کی تواضع پر محمول کیا ہے۔ اس طرح کی متعدد احادیث، متعدد انبیاء کے بارے میں مختلف مواقع پر آنحضورؐ نے فرمائی ہیں۔ ہم ان سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع پر محمول کریں گے۔ جن روایتوں میں آپؐ کی افضلیت کا ذکر آیا ہے وہی اصل میں عقیدہ میں۔ بہر حال افضلیت اور مفضولیت کے باب میں احتیاط کا راستہ یہی ہے کہ زیادہ حرأت سے کام نہ لیا جائے اور نہ اس میں کوئی انہماک اختیار کیا جائے، کیونکہ اس طرح عموماً حد سے لوگ تجاوز کر جاتے ہیں اور یہ انہماک گمراہی کا باعث بن جاتا ہے۔ ہمیں تمام انبیاء کا احترام اور ان کی عظمت پر ایمان رکھنا چاہیے۔ فضیلت میں انبیاء ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ہمارا یہی عقیدہ ہے لیکن کیا ضروری ہے کہ اس طرح کے مباحث میں پڑا جائے۔ یہودی اور مسلمان کے واقعہ کو دیکھئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح انھیں سمجھایا ہے اور ان سے کس بات کا مطالبہ کیا ہے۔

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَمَى رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ خَبْرَيْنِ فَعَلَّ مَن فَعَلَ هَذَا بِكَ أَفْلَانِ أَفْلَانِ حَتَّى أَتَاهُمُودِي فَأَقْبَضَ بِرَأْسِهَا فَاهْذَبَ الْيَهُودِي فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْا رَأْسَهُ بَيْنَ خَبْرَيْنِ .  
یہودی بچہ لگایا اور اس نے بھی اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا بھی سر دو پتھروں کے درمیان کر کے کچل دیا گیا۔

۲۲۴۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک باندی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں کر کے کچل دیا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے، فلاں نے؟ جب اس یہودی کا نام آیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں! یہودی بچہ لگایا اور اس نے بھی اعتراف کر لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا بھی سر دو پتھروں کے درمیان کر کے کچل دیا گیا۔

۱۵۰۵۔ باب (۵۱) مَنْ رَأَى أَمْرًا شَفِيفًا فَالضَّعِيفُ الْعَقْلُ  
وَأَنْ لَمْ يَكُنْ خَبَرٌ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَفِيهِ دُرٌّ عَنْ جَابِرِ بْنِ الشَّيْخِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّحْيِ لَمْ يَحْضَرْهُ؛ وَقَالَ مَا لَكَ إِذَا احْتَانَ لِجَبَلٍ عَلَى رَجُلٍ قَالَ وَلَهُ عَهْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ عَلَيْهِ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجْزُ عِتْقُهُ وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَخَوَّاهُ قَدْ فَعَلَ قَسَمَ الْيَمِينِ وَأَمَرَ بِالْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَمْسَدَ بَعْدَ مَنَعِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِهْوَائِهِ النَّاسَ فَقَالَ لِلَّذِي يُعْذَرُ فِي الْبَيْعِ إِذَا أَبَا بَيْعْتَ فَعَلَّ لَا مِلَّةَ بَيْنَهُ وَلَمْ يَأْخُذْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهُ .

۱۵۰۵۔ جس نے بے وقوف اور کم عقل کے معاملہ کو نہیں تسلیم کیا اگرچہ ابھی امام نے اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت سے پہلے صدقہ دینے والے کا صدقہ اسی کو واپس کر دیا تھا اور پھر اس کی ممانعت کی تھی۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کا کسی دوسرے پر قرض ہے اور مقروض کے پاس صرف ایک غلام ہے، اس کے سوا اس کے پاس کچھ بھی نہیں تو اگر مقروض اپنے اس غلام کو آزاد کر دے تو اس کی آزادی نافذ نہیں ہوگی۔ اور اگر کسی نے کسی کم عقل کی کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت اسے دے دی اور اس سے انہی اصلاح کرنے اور سامان خیال رکھنے کے لئے کہا، لیکن اس نے اس کے باوجود مال ضائع کر دیا تو اسے تصرفات سے روک دیا جائے گا اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آنحضرتؐ نے اس شخص سے جو خریدتے وقت دھوکہ کھایا کرتے تھے، فرمایا تھا کہ جب کچھ خریدا کرو تو کہا کرو کہ دھوکہ نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا مال اپنے قبضہ میں نہیں لیا تھا بلکہ

۱۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ قصاص میں ممانعت کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ جس طرح اذیتوں کے ساتھ قاتل نے قتل کیا ہو گا اسی طرح اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے نزدیک قصاص میں ممانعت نہیں ہے بلکہ قصاص کا ہر ایک طریقہ ہے کہ اس کی گردن تلوار سے مار دی جائے۔ اس حدیث میں اگرچہ قصاص میں ممانعت کا ذکر آیا ہے لیکن احناف کے نزدیک اس کی حیثیت تعزیر کی ہے قاتل یہودی ٹی کو مٹا اور اس نے عورت کے زیورات اتار لئے تھے اور اسے نہایت بے مدی سے مار ڈالا تھا۔ اس لئے اسے سیاتہ اور تعزیر اسی طرح کی سزا دی گئی۔

۲۔ یعنی ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی تھی، حالانکہ سامان خریدنا ان سے نہیں آتا تھا۔

۲۲۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَبَى أَنْ يَخْلَعَ رِجْلَهُ فِي الْبَيْعَةِ فَقَالَ لَهُ  
الْبَيْعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتُ فَقُلْ لَأَخْلَبَنَّ  
فَكَانَ يَقُولُهُ.

۲۲۴۵ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ وَثْبَانَ  
عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْلِمِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْطَلَقِيِّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسٍ قَالَ قَالَ  
وَسَلَّمَ فَأَتَانَا فَعَلِمْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کا غلام واپس کر دیا اور اسے نسیم بن شمام رضی اللہ عنہ نے خرید لیا۔

باب ۱۵۰۶ كَلَامُ النَّصُورِ بَعْضُهُمْ  
فِي بَعْضٍ.

۱۵۰۶ - مدعی اور مدعی علیہ کی ایک دوسرے کے بارے میں  
گفتگو۔

۲۲۴۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ حَدَّثَنَا  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا  
فَاجِرٌ لِيَقْتُلَ بِهَا مَالَ أَوْ مَرْءًا مُسْلِمًا فَقَالَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ  
عَذَابَانِ مَالَ فَقَالَ الْأَعْمَشُ فِي وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ  
يُنْفِى وَيَكُونُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَهُودِ أَوْ مَنْ فَجَعَهُ فِي فَقَدَقْتُهُ  
لِيُكَلِّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۲۴۶ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی  
انھیں اعمش نے، انھیں شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی جھوٹی  
قسم جان بوجھ کر کھائی تاکہ کسی مسلمان (یا غیر مسلم) کا مال ناجائز طریقہ پر  
حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ خدا  
وند قدوس اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ بیان کیا کہ اس پر اشت  
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ والدہ! مجھ سے ہی متعلق ایک مسئلے میں آنحضرت

۱۔ یعنی کیا اگر حکم عدالت کے سامنے مدعی اور مدعی علیہ نے ایک دوسرے کے خلاف سخت کلامی کی یا نامناسب الفاظ استعمال کیے تو اس  
پر عدالت انھیں کوئی تعزیر دے سکتی ہے؟ عنوان کے تحت دی گئی احادیث میں اس مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اصل میں مصنف رحمہ کا  
مقصد زیادہ واضح نہیں ہوا کہ نامناسب الفاظ اور سخت کلامی کے حدود کیا ہیں ویسے اس میں شبہ کی گنجائش ہی کیا ہے کہ عدالت کے باہر  
بھی اگر بعض سخت الفاظ کسی کے متعلق استعمال کیے جائیں تو اس کی سزا خود اسلامی قانون میں موجود ہے۔ پھر عدالت کا احترام تو ہر حال ضروری  
اور وہاں کھڑے ہو کر کوئی نامناسب لفظ کسی کے متعلق استعمال کرنا یقیناً قابل سزا ہوگا۔ اس باب کے تحت جو احادیث آئی ہیں ان میں  
صرف ایک طرح کے اعتراض کی صورت ہے اور اسی لئے ان پر کسی سزا کا بھی ذکر موجود نہیں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی فریق اپنے مقدمے  
کو پیش کرتے ہوئے اپنا کوئی اشکال یا فریق مخالف پر کسی شبہ یا اعتراض کو پیش کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ احادیث میں تقریباً اسی طرح کی صورتیں  
ہیں اور بعض تو عدالت کے اندر اعتراض کے حدود سے بھی باہر ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ بَيِّنَةٌ قُلْتَ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ  
اُخْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِذَا يَخْلِفُ وَيَذْهَبُ  
يَسْأَلُنِي قَا نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى اِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِحَقِّهِ  
وَاَيْتَادِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا اِلَى اٰخِرِ الْاَيَةِ -

نے یہ فرمایا تھا میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا معاملہ  
تھا۔ اس نے انکار کیا تو میں نے مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا  
تمہارے پاس کوئی شہادت ہے میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے بیان کیا  
کہ پھر آنحضورؐ نے یہودی سے فرمایا کہ پھر تم قسم کھاؤ (کہ زمین تمہاری ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! پھر تو یہ  
قسم کھائے گا (جھوٹی) اور میرا مال اڑا لیجائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں  
سے ٹھوڑی پونجی خریدتے ہیں۔

۲۲۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ خَيْرٍ نَائِلُ سَمْعَانَ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ كَعْبٍ بْنِ كَالِبٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ تَقَاعَضَا ابْنُ أَبِي حَدْرَدٍ  
وَبُنَاكَانُ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ قَامَرَتَفَعَتْ أَصَوَاتُهُمَا  
حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ  
فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى شَفَّ سَجَفَ خُبْرَتِهِمْ فَنَادَى يَا كَعْبُ  
قَالَ كَبَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خُصِمَ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا قَامَرَا  
إِلَيْنِي أَيْ الشُّطْرُ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَمَرْتُمْ قَامَرْتُمْ  
أَوْعَا قَرْضَ كَمَ كَرِينَةَ أَشَارَهُ كَبَا - انہوں نے کہا کہ میں نے کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انھوں اب  
قرض ادا کر دو۔

۲۲۳۵ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن  
عمر نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں  
عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے ابن ابی حدرد  
رضی اللہ عنہ سے مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا ان کے مال مثول پر  
جب بات بڑھی تو (دونوں کی آواز بلند ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بھی گھر میں سے سنی۔ آنحضورؐ اپنے حجر مبارک کا پردہ اٹھا کر باہر  
تشریف لائے اور پکارا، اے کعب! انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ  
حاضر ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اپنے قرض میں سے کچھ کم کر دو آپ نے  
آدھا قرض کم کر دینے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انھوں اب

۲۲۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ أَنَّكَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنَ حِذَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ  
الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أُنْزِلَ بِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ بِهَا وَكَذَلِكَ أَنَّ أَعْبَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفْهَمْتُهُ  
حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ كَبَيْتُهُ بِرِوَايَةٍ وَفَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَى  
غَيْرِ مَا أُنْزِلَ بِهَا فَقَالَ لِي اَنْزِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اِقْرَأْ  
فَقَرَأَ فَقَالَ هَكَذَا اَنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ لِي اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ  
هَكَذَا اَنْزِلْتُ اِنَّ الْفُرْقَانَ اُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ اَحْرَفٍ  
قَامَرْتُمْ اَمَّا يَسْتَرْ -

۲۲۳۶ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک  
نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں عروہ بن زبیر نے، انھیں عبد اللہ  
بن عبد القاری نے کہ انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا  
وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان  
ایک ایسی قرأت سے پڑھتے سنا جو اس قرأت کے خلاف تھی جس طرح  
میں پڑھتا تھا۔ حالانکہ میری قرأت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھے سکھائی تھی۔ یہ غیر متوقع نہ تھا کہ میں فوراً ہی ان سے الجھ جاتا۔  
لیکن میں نے انھیں مہلت دی تاکہ (غمان سے) فارغ ہو لیں (کیونکہ  
قرأت انہوں نے نماز میں کی تھی) اس کے بعد میں نے ان کی چادر پکڑ کر  
کھینچی اور انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔  
میں نے آنحضورؐ سے عرض کیا کہ میں نے انھیں اس قرأت کے خلاف  
پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے سکھائی تھی۔ حضور اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا

کہ پہلے انھیں چھوڑ دو۔ پھر ان سے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب قرأت سناؤ انہوں نے سنائی تو آپؐ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ اس کے بعد مجھ سے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اب تم پڑھو میں نے بھی پڑھ کے سنایا۔ آنحضورؐ نے اس پر بھی فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے اور جس میں آسانی ہو اسی طرح پڑھو۔

باب ۱۵۰۷ اخراج اہل المعاصی والمقصود  
من التیووت بعد المعرفة وقد اخرج عمر  
أخت ابی بکر حنین ناحت۔

۱۵۰۷۔ گناہ کرنے والوں اور مریخوالوں کو جب ان کا حال معلوم ہو جائے، گھر سے نکالنا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بہن نے جب (ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات پر) نوہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں (انکے گھر سے) نکال دیا تھا۔

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ إِهْرَهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِالصَّلَاةِ فَنَقَامُ مِثْمَ أَخَاكَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْرَهُونَ الصَّلَاةَ فَأَخَذَ عَلَيَّ

۲۲۴۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا تو یہ ارادہ ہو گیا تھا کہ جماعت قائم کرتے کا حکم دے کہ خود ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔

باب ۱۵۰۸ دُعَايِ الْعَوِيِّ لِمَتِّهِ۔

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ مَرْمَةَ دَسَعْدَ بْنَ ابْنِي وَقَامِنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أُمِّ مَرْمَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ تَرْسُولَ اللَّهِ أَوصائي أجي إذا تدمنت أن أنظر ابن أمة ثم معة فأقبضه فإن لم ابني وقال سعد بن مرمعة أجي و ابن أمة أبي ولد علي فراش أبي فداي النبي صلى الله عليه وسلم شها بيتنا فقال هو لك يا عبد بن مرمعة أوكذ للفرش واحتجبي منه يا سودة

۱۵۰۸۔ میت کے وصی کا دعویٰ۔  
۲۲۴۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مرمہ کی ایک باندی کے لڑکے کے بارے میں عبد بن مرمہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں (مکہ) آؤں اور مرمہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھوں تو اسے اپنی پرورش میں لے لوں، کیونکہ وہ انھیں کالڑکا ہے۔ لیکن عبد بن مرمہ نے کہا کہ وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے، میرے والد ہی کے "فراش" میں اس کی ولادت ہوئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے اندر (غیبہ کی) واضح مشابہت دیکھی لیکن فرمایا کہ اسے عبد بن مرمہ کا لڑکا تو تمہاری ہی پرورش میں رہے گا، کیونکہ لڑکا "فراش" کے تابع ہوتا ہے۔ اور سودہ! تم اس لڑکے سے پردہ کیا کرو (مفضل حدیث اور اس پر نوٹ پہلے گزر چکا ہے۔

۱۵۔ یہ حدیث اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے مصنفؒ کا خیال یہ ہے کہ جب ان کے گھروں کو جلا یا جاتا تو پہلے انھیں گھر سے باہر نکال کر ہی جلا یا جاسکتا تھا اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گناہ گاروں کی حالت جب معلوم ہو جائے تو تنبیہ انھیں گھر سے نکالا جاسکتا ہے۔

۱۵۰۹) التَّوْتُومَنُ تُخْشَى مَعْرَتُهُ وَ  
فَيَنْبَغِي عَنَّا بِمَعْرِفَتِهِ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ  
وَالسُّنَنِ وَالْقَدَائِصِ

۲۲۴۹ حَدَّثَنَا أَتَيْكَمُ حَدَّثَنَا الْيَتُّ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُوقِفُ يَقُولُ بَعَثَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَحْنُ نَجَاءَتْ  
يَرْجِعُ مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ يَقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ بْنُ أَنَاثِلٍ سَيِّدُ  
أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوا بِسَايَةِ مَنْ سَوَّاهُ الْمُسْجِدِ  
فَعَدَّجَ الْيَتُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا  
عِنْدَكَ يَا ثَمَامَةُ قَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدٌ خَيْرٌ فَكَرَا  
الْحَدِيثُ قَالَ أَطْلِقُوا ثَمَامَةَ

ذکر کی۔ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو اور پوری حدیث کتاب الاعتسالی میں گنہگار کی ہے چھوٹنے کے بعد انہوں نے ایمان قبول کیا تھا۔

۱۵۱۰) الرَّطْبُ وَالْحَبْسُ فِي الْحَدِّ وَ  
أَشْتَرَى تَأْفَعُ بْنُ عَبْدِ الْحَرِثِ دَامَ اللَّسْجُنِ  
بَنَكَةً مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عَمْرًا بْنُ تَمِصِي  
قَاتِلِيَهُ بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَزِدْ مِنْ عَمْرٍ فَلْيَصْفَوَانَ  
أَنْ بَعْمَا أَتَتْهُ وَصَحَّ ابْنُ الرَّبِيعِ بِمَكَّةَ  
۲۲۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَوْسٍ حَدَّثَنَا  
الْيَتُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَاهُ يُوقِفُ

الْيَتُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَاهُ يُوقِفُ

۱۵۰۹۔ ثراریت کے اندیشے پر قید ابن عباس رضی اللہ عنہ  
نے (اپنے مولیٰ) عکرمہ کو قرآن اور سنن و فرائض کی تعلیم کے  
لئے قید کیا تھا۔

۲۲۴۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث  
بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کا ایک لشکر  
نجد کے اطراف میں بھیجا۔ یہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص، جس کا نام ثمامہ  
بن اثال تھا اور جو اہل یامہ کا سردار تھا، کو پکڑ لائے اور اسے مسجد نبوی  
کے ایک ستون سے باندھ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے  
اور آپ نے پوچھا، ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا، اے  
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس خیر ہے پھر انہوں نے پوری حدیث  
ذکر کی۔ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو اور پوری حدیث کتاب الاعتسالی میں گنہگار کی ہے چھوٹنے کے بعد انہوں نے ایمان قبول کیا تھا۔

۱۵۱۰۔ حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا نافع بن حارث نے مکہ  
میں صفوان بن امیہ سے ایک مکان جیل خانہ کے لئے اس شرط  
پر خرید لیا تھا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر صا کر دیا تو  
بیع ناقہ ہوگی ورنہ صفوان کو چار سو (دینار) دیئے جائیں گے  
ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں قید کیا تھا۔

۲۲۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے یث  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی

الْيَتُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَاهُ يُوقِفُ

لہ۔ نافع، عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مکہ کے والی تھے۔ اس لئے جیل خانے کے لئے جیب انہوں نے مکان خرید لیا تو اس کے نفاذ  
کو عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر معلق رکھا اس روایت میں سب سے بڑا اشکال یہ ہے کہ اس میں بیع کے ساتھ، ایک شرط بھی لگادی گئی ہے  
جس سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔ غلامہ اور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بحث کی ہے کہ بیع و شرا کے باب میں ایسے  
تمام مواقع جن میں کے فساد کا حکم اس لئے لگایا گیا ہے کہ ان میں نزاع کا خطرہ ہے تو ان تمام صورتوں میں فساد کا حکم اسی وقت لگے گا۔  
جب نزاع پیدا ہو جائے اور عدالت تک معاملہ پہنچ جائے ورنہ عام حالات میں جب کہ کسی نزاع کا خطرہ نہ ہو تو ان صورتوں میں بیع فاسد نہیں  
ہوتی۔ البتہ بیع کے فساد کی وہ صورتیں جن میں بیع کسی نزاع کے خوف سے نہیں بلکہ اصلاً فاسد ہوتی ہے وہ بہر حال صورت متحقق ہونے کے بعد  
فساد ہے کی خواہ نزاع پیدا ہو یا نہ ہو۔ حدیث میں پہلی صورت کا ذکر ہے اور چونکہ نزاع کا کوئی سوال نہیں تھا اس لئے ایسی شرط میں کوئی مضائقہ  
نہیں ہونا چاہیے علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس باب میں قاعدوں پر مجہود مناسب نہیں ہے بلکہ عرف اور سلف کے طریقوں پر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## باب ۱۵۱ المِلَّةُ غَرَمَةٌ

۱۵۱ - مقروض کا پیچھا کرنا۔

۲۲۵۱ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی، اور یحییٰ بن بکیر کے علاوہ نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمان بن ہریر نے، ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے اور ان سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن ابی صدد و اسلمی رضی اللہ عنہ پر انکا قرض تھا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کا پیچھا کیا، پھر دونوں کی گفتگو ہونے لگی اور آواز بلند ہو گئی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور فرمایا، اے کعب! اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے گویا یہ فرمایا کہ ادمے قرض کی کمی کرو۔ چنانچہ انہوں نے آدھا لے لیا اور آدھا معافی کر دیا۔

## ۱۵۱۲ - تقاضا

۲۲۵۲ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن بکر بن مبارز نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابوالضحیٰ نے، انھیں مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں، میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرے کچھ درہم قرض تھے۔ میں اس کے یہاں تقاضا کرنے گیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرو گے، میں تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا۔ میں نے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کبھی نہیں کر سکتا، تاآنکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مارے اور تمہارا شتر کھسے۔ وہ کہنے لگا کہ پھر مجھ سے بھی تقاضا نہ کرو۔

میں جیب مر کے دوبارہ زندہ ہوں گا اور مجھے (دوسری زندگی میں) مال اور اولاد دی جائے گی تو تمہارا قرض بھی ادا کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال اور اولاد ضرور دی جائے گی“ آخر آیت تک۔

❖  
❖  
❖

## باب ۱۵۱۲ التقاضی

۲۲۵۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَبِيئًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِمِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضِيهِ فَقَالَ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُبَيِّنَ لَكَ اللَّهُ ثُمَّ مَعْتَلَفًا قَالَ قَدْ غَضِبَ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَأَذِي مَا أَدُوُّكَ وَكَذَا ثُمَّ أَقْضِيكَ فَعَزَلْتُ أَقْرَأَ آيَةَ الْكَافِرِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا لَا وَتَيْنَ مَا لَا وَكَذَا الْآيَةَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب فی اللقطۃ

## لقطہ کے مسائل

باب ۱۵۱۳ - وَإِذَا أَخْبَرَكَ رَأْسُ اللَّقْطَةِ بِالْعَلَا

۱۵۱۳۔ جب لقطہ کا مالک نشانہ بتا دے تو اسے دے دینا

چاہیے۔

۲۲۵۳ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ شَيْبَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعَتْ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ لَقِيتُ ابْنَ كَعْبٍ فَقَالَ أَخَذْتُ حَمْرَةً مَاءً وَدِينَارًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْنَاهَا حَوْلًا فَقَدْ فَتَمَّا حَوْلًا فَلَمْ أَحِذْ مِنْ يَغْرِضِهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْنَاهَا حَوْلًا فَقَدْ فَتَمَّا حَوْلًا فَلَمْ أَحِذْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَالِثًا فَقَالَ اخْفُظْ وَعَاءَهَا وَقَدْ دَهَا وَوَلَّوْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ نَلَقَيْتُهُ بَعْدَ سَلَمَةَ فَقَالَ لَا أَضُرُّ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ إِذَا حَوْلًا وَاحِدًا۔

۲۲۵۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ نے کہ میں نے سوید بن غفلہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سوید بنار کی ایک قھیلی رکھیں راستے میں پڑی ہوئی (پائی) میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کیا، لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اسے پہچان سکتا۔ اس لئے میں پھر آنکھوں کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو میں نے اعلان کیا لیکن مالک مجھے نہیں ملا۔ تبسری مرتبہ حاضر ہوا۔ اس مرتبہ آنکھوں نے فرمایا کہ اس قھیلی کی ساخت، دینار کی تعداد اور قھیلی کے بندھن کو ذہن میں محفوظ رکھو، اگر اس کا مالک آجائے (تو علامت پوچھ کے اسے واپس کر دینا) ورنہ اپنے خرچ میں اسے استعمال کر دو۔ چنانچہ میں اسے اپنے اخراجات میں لایا۔ (شعبہ نے بیان کیا کہ ابھر میں نے سلمہ سے اس کے بعد کہ میں ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں (حدیث میں) تین کہاں تک اخلاق کے لئے تھا یا صرف ایک سال کے لئے۔

لقطہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑی ہوئی ملے اور کوئی شخص اسے اٹھالے، ہر ایسی شے متروک پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو۔

مے خاف کے یہاں یہ حکم صرف دیانتہ ہے ورنہ عدالت میں اس کا فیصلہ شہادت کے بغیر نہیں ہو سکتا اس میں دھبلاں اور گمان غالب سے بھی فیصلہ ہو سکتا ہے۔

۳۔ اعلان سے متعلق اس حدیث میں جو ایک یا کئی سالوں کی تحدید ہے۔ اس میں اس کا سب سے پہلے لحاظ رکھنا چاہیے کہ مخاطب ایک صحابی ہیں، جلیل القدر صحابی! اور اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ اتنی طویل مدت تک اعلان کرتے رہنے کا حکم صرف انتہائی احتیاط اور تقویٰ کے پیش نظر ہے خاف میں خود مدت اعلان کی تحدید سے متعلق اختلاف ہے اور علامہ اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بسوط کے حوالہ سے نفل کیا ہے کہ دیانت کے ساتھ، پانے والا خود اس کا فیصلہ کر لے کہ کتنے دنوں تک اسے اعلان کرنا چاہیے تاکہ اگر دور قریب میں



بَابُ ۱۵۱۴ حَالُهُ الْإِسْلَامِ

۲۲۵۴ حَدَّثَنَا عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ تَرْبِيعَةَ بْنِ خَدَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَدَّاشٍ قَالَ جَاءَ أَهْلُ الْبَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنَّا لَقِطَةً فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ نَسْتَهْ نَسْتَهْ لَقِطَةُ عَقَا صَهَا وَوَحَا عَهَا فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُعِيرُهُ بِهَا وَلَا فَاسْتَنْقِمْهَا قَالَ يَأْتِي شَوْلُ اللَّهِ فَضَالَهُ الْقِيمَ قَالَ لَكَ أَوْ لَا خِيَلَهُ أَوْ لَدَيْهِ قَالَ خَالَهُ الْإِسْلَامِ فَتَمَعَدَ وَفِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَ مَا جَدَا وَهَذَا وَمِثْلُهَا قَرُودُ الْمَاءِ وَمَا كَلَّ الشَّجَرُ

۱۵۱۴ - اونٹ، جو راستہ بھول گیا ہو۔  
۲۲۵۴ - ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور راستے میں پڑی ہوئی کسی کی چیز کے اٹھانے کے متعلق آپ سے سوال کیا۔ آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، پھر اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھو۔ اگر کوئی ایسا شخص آئے جو اس کی نشانی ٹھیک ٹھیک بتا دے (تو اسے اس کا مال واپس کر دو) ورنہ اپنی ضروریات میں خرچ کر لو۔ صحابی نے پوچھا، یا رسول اللہ! ایسی بکری کا کیا کیا جائے گا جس کے مالک کا پتہ معلوم نہ ہو؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی (مالک) کو مل جائے گی یا پھر بھڑیے کے حصے میں آئے گی۔ صحابی نے پوچھا، اور اس اونٹ کا کیا کیا جائے گا جو راستہ بھول گیا ہو؟ اس سوال پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ خود اس کے کھر میں، اس کا مشکیزہ ہے، پانی پر وہ خود پہنچ لے گا اور درخت کے پتے خود کھا لے گا۔

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ، کوئی مالک ہو تو اس تک بات پہنچ جائے اور پھر اسی قول کو خود بھی پسند کیا ہے۔ اسی طرح اگر گری ہوئی چیز جو پائی گئی ہے۔ (لقطہ) اس کی قیمت دس درہم (تقریباً ڈھائی روپے) سے کم ہو تو اس میں بھی اختلاف ہے۔ اگر ایک مدت تک اعلان کرتے رہنے کے بعد بھی اصل مالک نہیں ملا تو لقطہ پانے والا اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر سکتا ہے اور اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر پانے والا غریب اور محتاج، تو اعلان کے بعد اسے اپنی ضروریات میں خرچ کرے ورنہ اسے کسی دوسرے محتاج کو صدقہ کر دینا بہتر ہے۔ ویسے امام یا اس کی طرف سے کسی ذمہ دار حاکم کی اجازت سے پانے والا اگر امیر ہو تو وہ بھی اپنی ضروریات میں خرچ کر سکتا ہے البتہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جب مالک مل جائے تو بہر حال اسے وہ چیز لوٹانی پڑے گی، خواہ ایک مدت تک اعلان کرتے رہنے کے بعد اسے اپنی ضروریات میں خرچ ہی کیوں نہ کر چکا ہو۔  
۱۔ اونٹ ریشلے اور پہاڑی راستوں پر چلنے کے بڑے ماہر ہوتے ہیں اور ان کی سخت جانی بھی مشہور ہے۔ دوسرے یہ اپنے مالک اور اپنے گھر کو خوب پہچانتے ہیں۔ ان دشوار گزار راستوں کا بھی انھیں بہت اچھی طرح علم ہوتا ہے جن پر یہ ایک مرتبہ چل لیں۔ عرب دشوار گزار پہاڑی راستوں میں انھیں اونٹوں سے راہ نمائی حاصل کرتے تھے۔ اس لڑے اونٹ عرب کے ریگستانوں یا دشوار گزار پہاڑی راستوں میں گم ہونے کے بعد اپنے مالک تک عام لوگوں سے بھی زیادہ خوبی کے ساتھ پہنچ سکتا ہے۔ عرب اس سے واقف تھے اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی وجہ سے اس سوال پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔ بکری البتہ ایک کمزور مخلوق ہے۔ راستے میں درندے اور جنگلی جانور بھی اسے اپنی خوراک بنا سکتے ہیں۔ کسی اجنبی کے بھی ہاتھ لگ سکتی ہے اور اس وقت اسلامی حکم یہ ہے کہ مالک تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ اگر مالک مل جائے تو قریباً درندہ پانے والے کی ہے جو اگر صدقہ کر دے تو بہتر ہے۔

## باب ۱۵۱۵ مَالَةُ الْغَنَمِ

۱۵۱۵۔ بکری جو راستہ بھول گئی ہو۔

۲۲۵۵ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلى السَّبْعَةِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّفْظَةِ نَزَعَهُ أَنَّهُ قَالَ أَعْرِفْ عَقَا صَهَا وَكَوَاهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُولُ يَزِيدُ إِنَّكُمْ تَعْرِفُونَهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَبِيعَةً مِنْدُءٌ قَالَ يَحْيَى فَهَذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِ مَنْ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي مَالَةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّهَا لَكَ أَوْ لَا خِيْلَكَ أَوْ لَيْدِيَبَ قَالَ يَزِيدُ وَيَحْيَى تَعْرِفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ تَرَى فِي مَالَةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ وَفَرَهَا فَإِنَّ مَعَهَا كَيْلًا هَا وَسِقَاؤَهَا تَرَى الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَجُلًا.

۲۲۵۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے زید بن مائلہ نے، ان سے منبعث کے مولیٰ یزید نے، انھوں نے زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ کے متعلق پوچھا گیا، وہ یقین رکھتے تھے کہ آنحضرت نے فرمایا، اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ یزید بیان کرتے تھے کہ اگر کسی سے پہچاننے والا (اس طرح میں) کوئی نہ ملے تو پانے والے کو اپنی ضرورت میں خرچ کر لینا چاہیے اور یہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگا۔ اس آخری ٹکڑے (کہ اس کے پاس امانت کے طور پر ہوگا) کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے یا خود انھوں نے اپنی طرف سے یہ بات کہی ہے۔ پھر پوچھا، راستہ بھولی ہوئی بکری کے متعلق آپ کا کیا فرمان ہے! ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے پکڑ لو، وہ یا تمہاری ہو جائے گی (جبکہ اصل مالک نہ ملے) یا تمہارے بھائی (مالک) کے پاس پہنچ جائے گی یا پھر اگر تم نے اسے نہیں پکڑا اور وہ یوں ہی بھٹکتی رہی، اسے بھیڑ یا اٹھالے جائے گا۔ یزید نے بیان کیا کہ اس کا بھی اعلان کیا جائے گا۔ پھر صحابی نے پوچھا، راستہ بھولے ہوئے اونٹ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے! حضور اکرم نے فرمایا کہ اسے آزاد رہنے دو، اس کے ساتھ اس کے کھ بھی ہیں اور اس کا مشکیزہ بھی خود پانی پر پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھائے گا۔ اور اس طرح اپنے ملک تک پہنچ جائے گا۔

## باب ۱۵۱۶ إِذَا لَمْ يَوْجَدْ صَاحِبُ اللَّفْظَةِ بَعْدَ

۱۵۱۶۔ لفظ کا مالک اگر ایک سال تک نہ ملے تو وہ پانے

سَنَةٍ قَرِيهِ لَيْمَنَ وَبَعْدَهَا۔

۲۲۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلى السَّبْعَةِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّفْظَةِ فَقَالَ أَعْرِفْ عَقَا صَهَا وَكَوَاهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَسَأَلَكَ بِهَا قَالَ فَصَّالَهُ الْغَنَمِ قَالَ يَحْيَى لَكَ أَوْ لَا خِيْلَكَ أَوْ لَيْدِيَبَ قَالَ فَصَّالَهُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَهَذَا أَوْ هَاتَرِي الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَا رَبَّهَا.

۲۲۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمان نے انھیں منبعث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے لفظ کے متعلق سوال کیا، آنحضور نے فرمایا کہ اس کے برتن کی ساخت اور اس کے بندھن کو ذہن میں رکھ کر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، اگر مالک مل جائے (تو اسے ویدو) ورنہ اپنی ضرورت میں خرچ کر دو انھوں نے پوچھا، اور اگر راستہ بھولی ہوئی بکری ملے؟ آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی کی ہوگی ورنہ پھر بھیڑ یا اٹھالے جائے گا۔ اور جو اونٹ راستہ بھول جائے؟ آنحضور نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ خود اس

کا مشکیزہ ہے اس کے کھر میں۔ پانی پر خود ہی پہنچ جائے گا اور خود ہی درخت کے پتے کھائے گا اور اس طرح خود اس کا مالک اسے پائے گا۔

**باب (۱۵۱۷) اِذَا وَجِدَ تَخَشُّبَةً فِي النَّخْرِ اَوْ سَوْطًا اَوْ نَحْوَهُ وَقَالَ الْاَيْتُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَافِعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِأَهْلِهِ فَأَذَاهُ بِالْخَشْبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ خَلْبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ.**

۱۵۱۷۔ دیا میں کسی نے لکڑی، کوٹرایا اسی جیسی کوئی چیز پائی لیٹھ نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن رافیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن ہریرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا پھر پوری حدیث بیان کی (جو اس سے پہلے کئی مرتبہ گزر چکی ہے) کہ (درغرض دینے والا) باہرہ دیکھنے کیلئے نکلا کہ ملکی ہے کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو۔ (دو دیا کے کندہ جیب وہ پہنچا) تو اسے ایک لکڑی ملی۔ اپنے گھر کے اندر صحن کے لئے اس نے اسے اٹھایا لیکن جب اسے پتہ چلا تو اس میں مال اور ایک خط پایا جو اسی کے پاس بھیجا گیا تھا۔

۱۵۱۸۔ کوئی شخص راستے میں کجور پاتا ہے۔

**باب (۱۵۱۸) اِذَا وَجِدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ.**

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْ لَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا خَلْبَهَا قُلْتُ يَخْبِي حَدَّثَنَا سَفِيانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَقَالَ رَوَاهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ ثُمَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ هُشَيْرٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ تَلْبَسْ إِلَى أَهْلِكَ فَأَجِدْ التَّيْدَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِكَ فَأَمْرُكُمْ بِهَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لِقَبِيلِكُمْ.

۲۲۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی، گذرتے ہوئے، ایک کجور پر نظر پڑی جو راستے میں پڑی ہوئی تھی تو آنکھوں سے فرمایا کہ اگر اس کا احتمال نہ ہو تا کہ یہ صدقہ کی بھی ہو سکتی ہے تو میں خود اسے کھا لیتا اور کبھی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی اور زائدہ نے منصور کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے طلحہ نے کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے قبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنے گھر جاتا ہوں، اور وہاں مجھے میرے بستر پر کجور پڑی ہوئی ملتی ہے۔ میں اسے کھانے کے لئے اٹھا لیتا ہوں لیکن پھر یہ خطرہ گذرتا ہے کہ کہیں صدقہ سے نہ ہو، اس لئے چھوڑ دیتا ہوں۔

**باب (۱۵۱۹) كَيْفَ تَعْرِفُ لُقْطَةً أَهْلِ مَكَّةَ**

۱۵۱۹۔ اہل مکہ کے لقطہ کا کس طرح اعلان کیا جائے گا؟

۱۔ یہ ایسی چیز ہے کہ جس کے متعلق یقین طریقہ پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مالک اسے تلاش کرتا نہیں پھرے گا بلکہ عام حالات میں ایسی معمولی چیزوں کا کوئی خیال بھی نہیں کرتے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ کہیں جا رہے تھے کہ ایک اعرابی پر نظر پڑی جو ایک کجور کا اعلان کر رہا تھا کہ جس کی ہو وہ لے جائے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی درے سے خبر لی اور فرمایا۔ بار و الزاہد اسے خود کھالے۔

وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُطُ لُقْمَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُطُ لُقْمَتَهَا إِلَّا لِمُعْرِفٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رِزْقٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْضَدُ مِصَاهُهَا وَلَا يُفَرِّصُ صِنْدُهَا وَلَا يُجْلَى لُقْمَتُهَا إِلَّا لِمُسْتَشِدٍّ وَلَا يُخْتَلَى لَحْلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ قَالَ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ.

طاووس نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے لقطہ کو صرف وہی شخص اٹھائے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور خالد نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے لقطہ کا اٹھانا صرف اسی کے لئے درست ہے جو اس کا اعلان بھی کرے اور احمد بن سعد نے کہا، ان سے رزق نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مکہ کے درخت نہ کاٹے جائیں، وہاں کے شکار نہ بھڑکا جائے اور وہاں کے لقطہ کو اٹھانے کا صرف وہی شخص حق رکھتا ہے جو اعلان کرے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! اذخر کا استثناء فرما دیجئے۔ چنانچہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اذخر کا استثناء فرمادیا۔

۲۲۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكًا قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثَمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَحْبِسُ عَنْ مَلَكَةِ الْفَيْلِ وَسُلَاطَتِهَا عَلَيْهِمَا شَوْكٌ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِذَا لَا تَجِدُ إِلَّا أَحَدًا كَانَ قَبْلِي وَإِذَا أَجِلْتُ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ وَإِذَا أَجِلْتُ لَا تَجِدُ بَعْدِي فَلَا يُفَرِّصُ صِنْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَجِدُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا لِمُسْتَشِدٍّ مَنْ قَبْلَ لَهْ قَبِيلٍ مَكْهُوٍ يُخَيِّرُ النَّظْرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْهَدَى وَإِمَّا أَنْ يُقْبَدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ فَإِمَّا أَنْ يُجْلَى بِقَبْرَيْنَا وَبِوَيْتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِذَا ذُخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاةٍ مَرَجُلٌ مِمَّنْ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُوا لِي شَاةَ قُلْتُمْ لِأَوْزَاعِي مَا أَقُولُهُ أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

۲۲۵۸ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی فتح دی تو آپ مخصوص لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے لشکر کو مکہ سے روک دیا تھا لیکن اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس پر فتح دی۔ یہ مکہ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا، میرے لئے صرف دن کے تھوڑے سے حصے میں حلال ہو گیا، اور میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوگا۔ پس اس کے شکار نہ بھڑکاے جائیں اور اس کے کاٹنے نہ کاٹے جائیں۔ یہاں گری ہوئی چیز صرف اسی کے لئے حلال ہوگی جو اس کا اعلان کرے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو اسے دوباروں کا اختیار ہوتا ہے یا (قاتل سے) فدیہ لے لے، اور اس کی جان بخشی کر دے) یا قصاص لے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! اذخر کا استثناء

هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فرما دیجئے، کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور اپنے گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو اس حضور نے اذخر کا استثناء فرما دیا۔ ابوشاہ، یمن کے ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا، یا رسول اللہ! میرے لئے اسے لکھوا دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوشاہ کے لئے اسے لکھ دیا جائے۔ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ میرے لئے اسے لکھوا دیجئے یا رسول اللہ! ”لو انہوں نے فرمایا کہ وہی خطبہ مراد ہے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکبہ میں سنا تھا۔“

باب ۱۵۲۰ لَا تَحْتَلَبُ مَا شِئْتَ أَحَدٌ بِغَيْرِ إِذْنٍ۔

۲۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ تَائِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبُنِ أَحَدٌ مَّا شِئْتَ أَمْرِي بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَجِبْتُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَكُونَ مَشْرَبَةً فَتُسَكَّرَ خِزَانَتُهُ فَيُسْتَقَلَّ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْرُجُ لَهُمْ مَكْرُورٌ مَوَاشِيَهُمْ أَلْعَمِتُمْ لَهُمْ فَلَا يَحْلُبُنِ أَحَدٌ مَّا شِئْتَ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

باب ۱۵۲۱ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ الْقَنْطَرَةِ بَعْدَ

سَنَةِ رَدَّهَا عَلَيْهِ لَا تَهَاوِيَهُ عِنْدَهُ۔

۱۵۲۰۔ کسی کے مویشی اجازت کے بغیر نہ دوہے ہائیں۔  
۲۲۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں تائیب نے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کا مویشی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہے، کیا کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ ایک غیر شخص اس کے بالاخانے پر پہنچ کر اس کا نعمت خانہ کھولے اور وہاں سے اس کا کھانا چورالائے، لوگوں کے مویشیوں کے حق بھی ان کے لئے کھانا (دودھ) جمع رکھتے ہیں، اس لئے انھیں بھی مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہا جائے۔  
۱۵۲۱۔ لقطہ کا مالک اگر ایک سال کے بعد آئے تو اسے اس کا مال واپس کر دینا چاہیے۔ کیونکہ پانے والے کے پاس وہ دودھ ہے۔

۲۲۶۰۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے، ان سے منبہث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ پھر اس کے بندھن اور برتن کی ساخت کو ذہن میں رکھو اور اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر لو، اس کا مالک اگر اس کے بعد آئے تو اسے اس کی امانت واپس کر دو۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! راستہ بھولی ہوئی بکری کا کیا کیا جائے گا؟ آنحضور نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو، کیونکہ وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی کی ہوگی یا پھر

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْحِلٍ الْمُتْبِيعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ كَالِدِ بْنِ أَهْهَنِي أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَنْطَرَةِ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ سَأَلْتُ عَنْهَا سَنَةً ثُمَّ أَعْرِفَ وَحَاوَرَهَا وَبَعَا صَدَقَاتُهَا ثُمَّ اسْتَفْضَى بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَجُلًا فَإِذَا هِيَ الْيَتَامَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَالَتُهُ أَلْعَمْتُ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ هَؤُلَاءِ مَا هِيَ إِلَّا بِلَالٌ أَوْ لَيْلٍ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اخْرَجَتْ وَخِزَانَتُهُ أَوْ خَمَرَتْ وَجْهَهُ ثُمَّ

اسے فقہاء احناف کے یہاں مکہ مکرمہ اور دوسری جگہ کے لقطہ میں کوئی فرق نہیں ہے حدیث میں خصوصیت کے ساتھ مکہ کا اس لئے ذکر ہے۔ کہ وہاں باہر سے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔ ایک شخص آیا اور اپنی کوئی چیز چھوڑ کے چلا گیا۔ وہ اپنے گھر پہنچ چکا ہوگا، یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں اگر کوئی چیز پائی گئی تو اس کے اعلان سے کیا فائدہ ہوگا؟ حدیث میں خصوصیت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے احوال کے باوجود اعلان کرنا چاہیے۔

قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا.

بھیڑے کی ہوگی، صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! راستہ بھولے ہوئے اونٹ کا کیا کیا جائے گا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس سے کیا سروکار اس کے ساتھ خود اس کے کھرا اور اس کا

شوگرہ سے اسی طرح وہ اپنے مالک تک پہنچ جائے گا۔

بَابُ ۱۵۲۲ كَيْفَ يُأْخَذُ الْقَطْعَةُ وَكَأَيِّنْ عَنْهَا تُفْصِغُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ.

۱۵۲۲۔ کیا لقطہ اٹھالیتا چاہیے اور اسے ضائع ہونے کے لئے نہ چھوڑنا چاہیے تاکہ اسے کوئی ایسا شخص نہ اٹھالے جو اس کا مستحق نہ ہو؟

۲۲۶۱ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلَمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَرَأَيْتُ بَيْنَ صُوحَاكٍ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْحًا فَقَالَ لِي الْفِغَةُ فَلَمْ أَفْعَلْ وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا جَعَلْنَا كُنُزَ رُتْ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صَدْرًا عَلَى مَهْدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوُكُوعَهَا وَوَعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْرِغْ بِهَا.

۲۲۶۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن کثیر نے بیان کیا کہ میں نے سويد بن غفلة سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ میں نے ایک کوڑا پایا اردو میں سے ایک نے کہا کہ اسے پس پڑا رہنے دو۔ میں نے کہا کہ نہیں، تمکو بے لمحے اس کا مالک مل جائے (اعلان کے بعد) ورنہ میں خود اس سے نفع اٹھاؤں گا۔ غزوہ سے واپس ہونے کے بعد ہم نے حج کیا۔ جب میں مدینہ حاضر ہوا تو میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہمیں نے ایک جھیل پانی تھی جس میں سودینا تھے۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرتے کرتے رہو۔ میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا اور پھر حاضر ہوا کہ ملک اب تک نہیں ملا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔

اور اس کا اعلان کرو۔ میں نے ایک سال تک اعلان کیا اور حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس مرتبہ بھی فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ میں نے پھر ایک سال تک اعلان کیا اور جب پوچھی مرتبہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رقم کے عدد پھیل کا بندھن اور اس کی ساخت کو ذہن میں رکھو اگر اس کا مالک مل جائے (توفیر) ورنہ اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر لو۔

۲۲۶۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے اور انھیں سلمہ نے، یہی حدیث۔ شعبہ نے بیان کیا کہ پھر اس کے بعد میں مکہ میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا

۲۲۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفْلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلَمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَرَأَيْتُ بَيْنَ صُوحَاكٍ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْحًا فَقَالَ لِي الْفِغَةُ فَلَمْ أَفْعَلْ وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا جَعَلْنَا كُنُزَ رُتْ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صَدْرًا عَلَى مَهْدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ لَا تَعْرِفْتَهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوُكُوعَهَا وَوَعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْرِغْ بِهَا.

کہ مجھے خیال نہیں، حدیث میں نہیں سال کا ذکر تھا یا ایک سال کا۔

۱۵۲۳۔ جس نے لقطہ کا اعلان خود کیا اور خلیفہ کے

بَابُ ۱۵۲۳ كَيْفَ يُأْخَذُ الْقَطْعَةُ وَكَأَيِّنْ عَنْهَا تُفْصِغُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ.

سپردہ کیا۔

۲۲۶۳- ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیعہ نے، ان سے نبیث کے مولیٰ یزید نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطہ کے متعلق پوچھا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرنے رہو۔ اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو اس کی ساخت اور بدن کے متعلق صحیح صحیح بتائے (تو اسے دے دو) ورنہ اپنی ضروریات میں اسے خرچ کر دو۔ انھوں نے جب ایسے اونٹ کے متعلق بھی پوچھا جو راستہ بھول گیا تو آنحضورؐ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار! اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور اس کے کمر موجود ہیں، وہ خود پانی تک پہنچ سکتا ہے اور درخت کے پتے کھا سکتا ہے اور اس طرح اپنے مالک تک پہنچ سکتا ہے۔ انھوں نے راستہ بھول ہوئی بکری کے متعلق بھی پوچھا تھا۔ تو آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ یا وہ تمہاری ہوگی یا تمہارے بھائی (اصل مالک) کو مل جائے گی ورنہ بھیڑ یا اٹھائے جائے گا۔

۱۵۲۴-

۲۲۶۴- ہم سے اسحاق بن ابیہم نے حدیث بیان کی، انھیں نصر نے خبر دی، انھیں اسرائیل نے خبر دی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ مجھے براہین عازب رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے واسطے خبر دی، ہم سے عبداللہ بن رجاہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ہجرت کر کے مدینہ جاتے وقت) میں نے تلاش کیا تو مجھے ایک چرواہا ملا جو اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے چرواہے ہو؟ اس نے کہا کہ قریش کے ایک شخص کا۔ اس نے قریشی کا نام بھی بتایا جسے میں جانتا تھا میں نے اس سے پوچھا کیا تمہارے ریوڑ کی بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے اس سے کہا، کیا تم اسے میرے لئے دودھ دو گے؟ اس نے اس کا جواب بھی اثبات میں دیا چنانچہ میں نے اس سے دہنی کے لئے کہا، وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری ہڈ لایا۔ پھر میں نے اس سے بکری کا تھن گرو غبار سے صاف کرنے کے لئے کہا جب اس نے یہ کر دیا تو میں نے اس سے اپنا ہاتھ صاف کرنے کے لئے کہا۔ اس نے ویسا ہی کیا، ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر (ہاتھ صاف کر بیٹے) اور ایک پیالہ دودھ دوہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِلَى السُّلْطَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى النَّبِيعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَطِطَةِ قَالَ عَرَفَهَا مَسْنَةً فَإِنْ جَاءَ أَحَدُ يَحْمِلُهَا بِعِصَايَهَا وَوَحَايَهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْقِ بِهَا وَسَالَ عَنْ خَالَتِ الْأَيْلِ فَمَسَعَرَوْهَا وَهَمَّ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَهَذَا أَوْ هَاتِرُ الْمَاءِ وَكَأَنَّ كُلَّ الشَّجَرِ وَمَعَهَا مَتْنٌ يَجِدُ هَاتِرَ بَهَا وَسَالَ عَنْ خَالَتِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لَا خِيْلَكَ أَوْ لَيْتَ مَا؟

باب ۱۵۲۴

۲۲۶۴ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبِيهِم حَدَّثَنَا النَّصْرُ أَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَبِي اسْحَقٍ قَالَ اخْبَرَنِي اَبُو اَسْحَقٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاهٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَبِي اسْحَقٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ قَالَ اَنْطَلَقْتُ يَاقَا اَنَا بِرَاحِي فَسَمِعْتُ سَوِيًّا عَنْهُ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَسَمِعْتُهُ نَعْرَمَةً فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنِيمَةٍ مِّنْ لَّبَنِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ اَنْتَ خَالِي لِي قَالَ نَعَمْ مَا مَرَّتْ لِي فَاَعْتَقَلْتُ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ ثُمَّ اَمَرْتُهُ اَنْ يَنْقَضَ مَعِيَ مَعَهَا مِنَ الْقَبَائِرِ ثُمَّ اَمَرْتُهُ اَنْ يَنْقَضَ اَعْيَادَهُ فَقَالَ هَكَذَا اَضْرِبْ اِحْدَى تَفِيْهِ بِالْاُخْرَى فَعَلَبَ كَتَبْتُهُ مِّنْ لَّبَنِ وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَكَّ عَلَى فَمِي قَا خِيْلَكَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ خَالِي بَرَادٍ اَسْأَلُهُ فَاَنْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ

کے لئے میں نے ایک بتن ساتھ لے لیا تھا۔ جس کے منہ پر کڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے (پانی) دودھ پر بہایا جس سے اس کا پتلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا پھر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نوش فرمائیے، یا رسول اللہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا اور اچھے مسرت حاصل ہوئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ظلم اور غضب کے مسائل

## کِتَابُ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَضَبِ

۱۵۲۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ظالم جو کچھ کر رہے ہیں، اس سے اللہ کو غافل نہ سمجھیں اللہ تعالیٰ تو انھیں صرف ایک ایسے دن کے لئے ڈھیل دے رہا ہے جس میں آنکھیں پتھر اجاڑیں گی اور سراسڑے رہ جائیں گے۔“ متقے اور متقے دونوں کے معنی ایک ہیں۔ مجاہد نے فرمایا کہ ہطیجی کے معنی ٹٹکی لگانے والے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ (اس کے معنی بلانے والے کی طرف) تیز دوڑنے والے ہیں کہ ہٹک بھی چسکنے نہ پائے گی ان کے دل بالکل خالی ہو جائیں گے کہ عقل باقی نہیں رہے۔ گی (حشر کی گھبراہٹ اور خوف سے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو اس دن سے ڈھیلیے جس دن ان پر عذاب مسلط ہوگا، جو لوگ ظلم کر چکے ہیں وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! (غضب کو) کچھ دنوں کے لئے ہم سے اور مؤخر کر دیجئے، ہم آپ کی دعوت کو قبول کریں گے اور انبیاء کی پیروی کریں گے۔ کیا تم نے پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ تم پر کبھی زوال نہیں آئے گا۔ اور تم ان قوموں کی بستیوں میں رہ چکے ہو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا (کھراور گناہوں سے) اور تم پر یہ بھی واضح ہو چکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا

بِأَنَّ ۱۵۲۵ وَكَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ حَسْبَنَ اللَّهُ عَاوِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيُوشِحَ فِيهِ الْأَبْصَارَ لَهُمْ فِيهِ مَقْنَعٌ مُّؤَدِّهِمْ إِلَى الْمُغْنَمِ وَالتَّوْحِيدُ قَالَ مُجَاهِدٌ هَاطِطِينَ مِمَّنْ يُبْنَى النَّظَرُ يُقَالُ مَضَرَعِينَ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ كَرَفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَا يُغْنِي جَوْفًا لَا عَقُولَ لَهُمْ وَأَنْذِرَ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نَّعْبُدْ وَنُؤْتِكَ وَتُشْبِعَ الرَّسُولُ أَوْ لَمْ نَكُنْ نَكُونُوا أَقْنَمْنَا مِنْ بَلِّ مَا لَكُم مِّنْ ذَوَالٍ وَسَكَنَّا فِي مَسَاكِينِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَفَرَرْنَا لَكُمْ الْأَمْثَالَ وَهَلْ مَكُونَا مَكُونًا وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخِيفًا وَغَدِيرًا مَّرْسَلَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ

۱۔ عرب کے مولیٰ صحرا اور بادیر میں چراگرتے تھے۔ دشوار گزار اور بے آب و گیاہ راستوں سے گزرتے والے پیاسے مسافروں کے لئے ان چراگرتے والے مولیٰ صحروں کے دودھ پینے کی عام اجازت ہوتی تھی، اس میں کوئی روک ٹوک نہیں تھی بلکہ یہ عرف و عادت بن چکی تھی۔ اس طرح اس طرح اگر عرف و عادت بن جائے تو اسلام نے بھی اصل مالک سے اجازت ضروری نہیں فرمادی ہے بلکہ استفادہ کی اجازت دے دی ہے اور آنحضور نے بھی عرب کے اسی عرف کی بنا پر مالک کی اجازت کے بغیر بکری کا دودھ کو شش فرمایا تھا۔



ہم نے تمہارے لئے مثالیں بھی بیان کر دیں۔ انہوں نے برسیٰ ندیر (حق کو جھٹلانے کے لئے) اختیار کیا اور اللہ کے یہاں ان کی یہ بیزاریں تدبیر لکھ لی گئی ہیں۔ اگرچہ ان کے مکر ایسے تھے کہ ان سے پہاڑ بھی ہل جاتے پس اللہ کے متعلق یہ نہ خیال کریں کہ وہ اپنے انبیاء سے کئے ہوئے وعدے کے خلاف کرے گا، بلاشبہ غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔

۱۵۲۶۔ مظالم کا بدلہ۔

بَابُ ۱۵۲۶ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

۲۲۶۵۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں معاذ بن ہشام نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوالتوکل ناجی نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مومنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی (سب کے بعد) تو انھیں ایک ہل پر جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگا، روک لیا جائے گا اور وہیں ان کے ان مظالم کا بدلہ دے دیا جائے گا جو باہم دنیا میں کرتے تھے۔ پھر چرب ان کا تنقیہ و تہذیب (روحانی) ہو چکے گی تو انھیں جنت میں داخلہ کی اجازت دے دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد کی جان ہے، ان میں بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے ابوالتوکل نے حدیث بیان کی۔

۲۲۶۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي التَّوَكُّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُسُوءًا يَفْضُلُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَفَقَّصُونَ مَظَالِمَهُمْ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا انْقَوُا وَهَذَبُوا أَدْرَكَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ قَوْلُ الَّذِي نَسَرَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَأَحْضِلَ بِسُكُونِهِ فِي الْجَنَّةِ ذَا بِيَمِينِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُوَسُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّوَكُّلِ

بَابُ ۱۵۲۷ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَلَا تَهْتَفُ الْمَنُ

عَلَى الظَّالِمِينَ

۲۲۶۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هُشَاةٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صفوان بن محرز المازنی قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَشِيٌّ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِخْلُ بَيْدًا إِذْ عَرَضَ جُلٌّ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ

۱۵۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ آگاہ ہو جاؤ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

۲۲۶۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے قتادہ نے خبر دی، ان سے صفوان خرمزانی نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے جا رہا تھا۔ کہ ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (قیامت میں اللہ اور بندے کے درمیان ہونے والی) سرگوشی کے متعلق

لہ قرطبی نے لکھا ہے کہ یہ دوسرا ہل صراط ہوگا پہلا ہل صراط وہ ہوگا جس سے تمام اہل خشت کو، ان مقدس ہستیوں کے اشتباہ کے بعد جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گی، گندنا پڑے گا۔ ایک اور طبقہ بھی ایسا ہے جو اس ہل سے نہیں گند پائے گا اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے انتہائی سنگین مظالم کی پاداش میں جہنم خود انھیں کھینچ لے گی۔ یہ پہلا ہل صراط اکبر ہے۔ جو لوگ اس مرحلہ پر نجات پا جائیں گے اور وہ صرف مسلمان ہوں گے تو انھیں جنت کی طرف جاتے ہوئے ایک خاص ہل پر روک لیا جائے گا یہاں مسلمانوں کے صغیرہ گناہوں کی سزا دی جائے گی یہاں روکے جانے والوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جسے دوبارہ دوزخ کی طرف بھیجا جاسکے گا بلکہ مظالم کے تنقیہ کے بعد انھیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

يُدْفِي الْمُؤْمِنِينَ بِصَحَّةِ عَلَيْهِمْ كَفَعُوا وَيَسْتَرْجِعُونَ يَقُولُ أَتَعْرِفُونَ  
ذُنُوبَكُمْ أَتَعْرِفُونَ ذُنُوبَكُمْ أَتَعْرِفُونَ تَعْرِفُونَ رُبَّ حَتْمٍ إِذَا  
قَدَّرَ كَيْدُ تَوْبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا  
عَيْنِي فِي النَّبِيِّ وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ أَيُّهَا قَطِيعُ كِتَابِ  
حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُتَافِقُونَ فَيَقُولُ الَّذِينَ هَكَذَا  
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَيَّ رَبِّهِمْ أَكَلَفْتُهُ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ

کیا سنا ہے؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا ہے۔ آپ بیان فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب بلائے گا  
اور اس پر اپنا پروا ڈال دے گا اور اسے چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس سے  
فرمائے گا، کیا فلاں گناہ یاد ہے؟ (جو تم نے دنیا میں کیا تھا) کیا فلاں گناہ  
یاد ہے؟ بندہ مومن کہے گا، ہاں۔ اسے میرے رب! آخربین وہ اپنے  
گناہوں کا اقرار کرے گا اور اسے یقینی آجائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوا تو اللہ  
تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں سے پردہ پوشی کی اور آج بھی میں تمہاری مغفرت کرتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس  
کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن کافر اور منافق کے متعلق جھوٹ کہا تھا اگاہ ہو جائیں کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

۱۵۲۸۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے اور نہ اس  
پر ظلم ہونے دے۔

۲۲۶۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے انھیں سالم نے خبر  
دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ پس اس پر  
ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری  
کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے جو  
شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت  
کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان (کے عیب کی) پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس  
کی پردہ پوشی کرے گا۔

۱۵۲۹۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

۲۲۶۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشیم نے  
حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ بن ابی بکر بن انس اور حمید طویل نے خبر  
دی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم  
۲۲۶۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی  
ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا  
مظلوم۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم مظلوم کی تو مدد کر سکتے ہیں،

۲۲۶۸ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ وَحُمَيْدُ بْنُ  
الطَّوِيلِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

۲۲۶۹ مَسَدُودٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هُبَيْرٍ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا  
أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَنْصُرُ مَظْلُومًا  
فَكَيْفَ نَنْصُرُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ

لیکن ظالم ہونے کی صورت میں اس کی مدد کس طرح ہوگی؟ آل حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ظالم کی مدد کی صورت یہ ہے کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔)

۱۵۳۰۔ مظلوم کی مدد

بَابُ ۱۵۳۰ نَصْرُ الْمَظْلُومِ۔

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزَّيْبَعِ قَالَ خَذْتُ شُعْبَةَ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ يَخُوضُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَكُنْهَانَا عَنْ سَبْعٍ فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيتَ الْعَاقِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَكَفَّرَ الْمَظْلُومَ وَاجَابَةَ الدَّعْوَى وَابْرَأَ الْمُقْسِمَ۔

۲۲۷۰۔ ہم سے سعید بن زبیع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث بن سلیم نے بیان کیا کہ میں نے معاویہ بن سويد سے سنا، انہوں نے برابر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا تھا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات ہی چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ (جن چیزوں کا حکم دیا تھا ان میں) انہوں نے مریض کی عیادت، جنازے کے پیچھے چلنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، سلام کا جواب دینے، دعوت کرنے والے (کی دعوت) قبول کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم دیا۔

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْنِيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُمُ بَعْضًا وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ۔

۲۲۷۱۔ ہم سے محمد بن غلام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بزرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ص نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ ایک عمارت کے حکم میں ہے کہ ایک

کو دوسرے سے تقویت پہنچتی ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں کی تشبیہ کی (ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیا)

بَابُ ۱۵۳۱ اتِّعَارُ مِنَ الظَّالِمِ لِقَوْلِهِ جَلَّ

وَكُلُّهُ لَا يَجِبُ إِتِّعَارُ بِالْأَشْوَابِ مِنَ الْقَوْلِ

إِلَّا مَنْ ضَمَّ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا وَالَّذِينَ

إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِفُونَ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ

كَأَنَّهُمْ يَكُونُونَ أَيْسَدَ لَوْ إِذَا أَقْدَمُوا عَفْوًا۔

۱۵۳۱۔ ظالم سے انتقام اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ اللہ تعالیٰ

بری بات کے اعلان کو پسند نہیں کرتا، سو اس کے جس پر ظلم کیا

گیا ہو اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد کہ) اور وہ لوگ کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ اس کا

انتقام لیتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا کہ سلف ذلیل ہونا پسند نہیں

کرتے تھے۔ کیسی جب انہیں (ظالم پر) قدرت حاصل ہو جاتی تو اسے معاف کر دیا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۵۳۲ عَفْوُ الْمَظْلُومِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ

تُبَدُّوْا خَيْرًا أَوْ تُعَفَّوْا أَوْ تُعَفَّوْا عَنْ سُوءٍ

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ

مِثْلُهَا فَتَعَفَّوْا عَفَاؤَ أَصْلَحَ فَأَجْزَمُ عَلَى اللَّهِ أَنَّهُ لَا

۱۵۳۲۔ مظلوم کی طرف سے معافی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی

میں کہ اگر تم علانیہ طور پر کوئی اچھا معاملہ کرو یا پوشیدہ طور پر

کوئی معاملہ کرو یا کسی کے برے معاملہ پر عفو و صغ سے کام لو، تو

خداوند تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور بے پناہ قدرت

میں اس حدیث کو اوپر کی حدیث کی شرح سمجھنا چاہیے۔ گویا ظالم کی مدد کا طریقہ یہ نہیں کہ اس کو ظلم کرنے دیا جائے، یہ تو خود اس پر ظلم ہو گا بلکہ اس کی مدد کا طریقہ یہ ہے کہ اسے ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے۔ حدیث میں کناہ یہ اس سے ہے کہ اسے عللاً روک دینا چاہیے اگر انتقامی طاقت ہو اور اگر وہ سمجھانے سے باز نہ آتا ہو۔ کیونکہ ظالم کے ساتھ اس سے بڑی اور کوئی خیر خواہی نہیں۔

يُجِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ  
مَاعَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ  
النَّاسَ وَيَقُوتُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ  
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَمَنِ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ  
لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَلَنُرِي الظَّالِمِينَ لِنَارِهِ أُولَٰئِكَ  
يَقُوتُونَ هَلْ إِلَىٰ مَوْدٍ مِنْ سَبِيلٍ

والا ہے اور برائی کا بدلہ، اسی جیسی برائی سے بھی ہو سکتا ہے کہ  
یہ قانونِ شریعت ہے (لیکن جو معاف کر دے اور دنگ کی معاملہ  
کو باقی رکھے تو اس کا (اس نیک عمل کا) اجر اللہ تعالیٰ ہی پر  
ہے، بے شک خداوند تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں  
کرتے اور جس نے اپنے پر ظلم کیے جانے کے بعد اس کا (جائزہ)  
بدلہ لیا (اور اس انتقام میں حد سے تجاوز نہیں کیا) تو ان پر  
کوئی گناہ نہیں ہے، گناہ تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق فساد کرتے ہیں یہی ہیں وہ لوگ جن پر دردناک عذاب  
ہوگا۔ لیکن جس شخص نے (ظلم پر) صبر کیا اور ظالم کو معاف کیا تو یہ نہایت اولیٰ العزیز کی بات ہے۔ اور تم مشاہدہ کرو گے کہ جب  
ظالم عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے، کیا واپسی (دنیا کی طرف) بھی ممکن ہے۔

بَابُ ۱۵۳۳ الظُّلْمُ مُطْلَمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۲۷۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ  
مُطْلَمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۵۳۳۔ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔  
۲۲۷۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الغفور  
ماجشون نے حدیث بیان کی، ابھی عبد اللہ بن دینار نے خبر دی اور  
ابھی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔  
۱۵۳۴۔ مظلوم کی فریاد سے بچو اور ڈرتے رہو۔

بَابُ ۱۵۳۴ الدُّعَاءُ وَالْعَدَاءُ مِنَ الْمَظْلُومِ

۲۲۷۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ صَيْفِي عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَعُوَّةُ الْمُظَلُّومُ فَإِنَّمَا لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ

۲۲۷۳۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے  
حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق مکی نے حدیث بیان کی، ان سے  
یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی نے، ان سے ابن عباس کے مولیٰ ابو معبد نے  
اور ان سے عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ  
رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا (عاطل بنا کر) تو آپ نے ابھی ہدایت فرمائی  
کہ مظلوم کی فریاد سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔

بَابُ ۱۵۳۵ مَنْ كَانَتْ لَهُ مُظْلِمَةٌ عِنْدَ النَّاسِ

فَحَلَّتْ لَهُ هَلْ يَتُونَ مَظْلَمَتَهُ

۲۲۷۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۵۳۵۔ کسی کا دوسرے شخص پر کوئی مظلمہ تھا اور مظلوم نے اسے  
معاف کر دیا تو کیا اس مظلمہ کا نام لینا بھی ضروری ہے؟  
۲۲۷۴۔ ہم سے آدم بن ابی یاس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب

ملہ۔ مظلمہ ہر اس ظلم کو کہتے ہیں جو کوئی برواشت کرے۔ جو چیزیں کسی سے ظلمانی جائیں ان پر بھی مظلمہ کا اطلاق ہوتا ہے اس کا مفہوم بہت عام ہے۔  
فسوس اور غیر فسوس سب پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ اگر کسی نے کسی کی عزت پر حملہ کیا تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اسے کوئی ناجائز تکلیف  
پہنچائی یا اس کی کوئی چیز زبردستی لے لی تو اسے بھی مظلمہ کہیں گے۔ اس لئے ہم نے اس لفظ کا ترجمہ نہیں کیا، بلکہ عربی کے بعینہ لفظ کو باقی  
رہنے دیا۔

أَبَى ذَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْقَعْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضٍ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ وَبَيِّنًا وَلَا وَرْهَمًا إِنْ كَانَ لَهُ عَلَى صَاحِبٍ نَعْدٌ مِنْهُ يَفْقَدُ مِنْ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اخْذْ مِنْ سَيِّئَاتِكَ مَلِكِيهِ فَحِيلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يُعْجِلُ بَيْنَ ابْنِ أَوْسٍ وَأَنَا سَمِعْتُ الْقَعْبَرِيَّ كَذَلِكَ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْقَعْبَرِيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَصَعِيدٌ الْقَعْبَرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بَنِي أَبِي سَعِيدٍ وَأَنْتُمْ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ.

نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کا ظلم (مظلمہ) دوسرے کی عزت پر ہو یا اور کسی طریقہ سے ظلم کیا ہو تو اسے آج ہی، اس دن کے آنے سے پہلے معاف کرے جس دن نہ دینار ہوں گے نہ درہم، بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کے ظلم بدلے میں وہی لے لیا جائے گا اور اگر کوئی نیک عمل نہیں ہوا تو اس کے ساقی (مظلوم) کی برائیاں لی جائیں گی اور اس پر ڈال دی جائیں گی۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، (سعید مقبری کا) نام مقبری اس لئے پڑا کہ مقبروں کے قریب انہوں نے قیام کیا تھا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ سعید مقبری ہی بنی لیت کے مولیٰ میں پورا نام سعید بن ابی سعید تھا اور (ان کے والد) ابو سعید کا نام کيسان تھا۔

۱۵۳۶۔ جب ظلم کو معاف کر دیا تو داپسی کا مطالبہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

بَابُ ۱۵۳۶ إِذَا خَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ.

۲۲۵۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (قرآن مجید کی اس آیت ”اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے نفرت یا اعراض کا خوف رکھتی ہو“ (کے متعلق) فرمایا کہ کسی شخص یہاں اس کی بیوی ہے، لیکن وہ شوہر اس کے پاس زیادہ آجاتا نہیں بلکہ اسے جدا کرنا چاہتا ہے، اس پر اس کی بیوی کہتی ہے کہ میں اپنا حق تم سے معاف کرتی ہوں اسی پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

۲۲۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ أُمِّرٍ أَنَّ خَافَتْ مِنْ بَعْضِهَا شَوْرًا أَوْ اعْرَاضًا قَالَتْ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَكَ الْمَرْءُ لَا تَلِيْسَ بِمُسْتَلَكٍ مِنْهَا كَرِيدٌ أَنْ يُفَارِقَهَا قَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ سَائِي فِي جِلٍّ قَفَرْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي ذَلِكَ.

۱۵۳۷۔ ایک شخص نے دوسرے کو اجازت دی یا اسے معاف کر دیا، لیکن کوئی تعین نہیں کی۔

بَابُ ۱۵۳۷ إِذَا أَوْنَ لَهُ أَوْ خَلَّلَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ.

۲۲۷۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو حازم بن دینار نے اور انھیں سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مشروب پیش کیا گیا اور آپ نے اسے پیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک لڑکے تھے اور بائیں طرف شیوخ! لڑکے سے آنحضور نے فرمایا، کیا تم مجھے اس کی اجازت دو گے کہ ان (شیوخ) کو یہ (بچا ہوا مشروب) دے دوں لڑکے نے کہا، نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ! آپ کی طرف سے ملنے والے

۲۲۷۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاطُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَمَّا أَنْ تُوْنِي أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ كَا وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُ الْخَلْقَ أَوْ تُوْنِي بِشَيْءٍ مِنْكَ أَحَدًا فَقَالَ قَدْ نَزَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ

یہ ۲۔ حصے کا ایشار میں کسی پر نہیں کر سکتا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے پارہ کے کی طرف بڑھا دیا جیسے آپ کو یہ بات پسند نہ آئی ہو۔

۱۵۳۱۔ اس شخص کا گناہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی۔

۲۲۷۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے طلحہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرحمن بن عمر بن سہل نے خبر دی اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی اسے سات زمین کا طوق پہنا یا جائے گا۔

۲۲۷۸۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے اور بعض دوسرے لوگوں کے درمیان (کسی زمین کا) جھگڑا تھا اس کا ذکر انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو آپ نے فرمایا، ابو سلمہ! زمین کے معاملے میں احتیاط سے کام لو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگر کسی شخص نے ایک بالشت زمین

۲۲۷۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقیقہ نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ناحق کسی زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی لیا تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ) نے کہا کہ یہ حدیث ابن المبارک کی اس کتاب میں نہیں ہے جو حراسان میں (شاگردوں کو انہوں نے سنائی تھی) بلکہ اسے انھوں نے بصرہ میں اپنے شاگردوں کو ملا کر لیا تھا۔

۱۵۳۹۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے تو جائز ہے۔

۲۲۸۰۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حیلہ نے بیان کیا کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ میں مقیم تھے، وہاں ہمیں قسط سے دو چار ہونا پڑا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُمَرَ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ظَلَمَ مَرَأً ظَلَمَ مِنْ الْأَرْضِ شَيْئًا طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ.

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْكَوَاكِتِ حَدَّثَنَا هُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَعَاكَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قَيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ.

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَبَارَكٍ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عَقِيْقَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بَغْيًا حَقَّهُ حُسْفَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِحَدَّثَنَا فِي كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَلَا يَلْقَاهُ بِالْبَصْرَةِ.

۱۵۳۹۔ إِذَا أَدْنَى أُنَاسٍ لَا خَيْرَ شَيْئًا جَاءَتْ.

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَيْلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ

ابن عبد بنرہما یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الاقتران الا ان یشتاذن الرجل منکم اَخاؤہ۔  
 لکھانے کے لئے ہمارے پاس کھجور بھجوا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ جب ہماری طرف سے گذرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب بہت سے لوگ مشترکہ طریقہ پر کھا رہے ہوں تو) وہ کھجوروں کو ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع فرمایا تھا۔ البتہ اگر کوئی شخص اپنے دوسرے ساتھی سے (یا ساتھیوں سے) اجازت لے لے (اور وہ اجازت دے دیں تو کوئی مضائقہ نہیں)۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لِحَامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ اِصْنَحْ لِي طَعَامَ خَمْسَةِ لَعْنِيَ اذْهَبُوا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَأَبْصُرْ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَذَاعَ قَتَبَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَذْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا قَدْ تَبَغَّضَ أَقَاذِرُ لَهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۲۸۱۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو قائل نے، ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ انصاریوں سے ایک صحابی کے، جنہیں ابو شعیبہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، ایک قصائی غلام تھے، ابو شعیبہ (رضی اللہ عنہ) نے ان سے فرمایا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو، کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار اور اصحاب کے ساتھ مدعو کر دوں گا۔ انہوں نے حضور اکرم کے چہرہ مبارک سے بھوک کے آثار محسوس کئے تھے۔ چنانچہ آپ کو انہوں نے بلایا، ایک اور شخص آپ کے ساتھ ہو گئے جن کی دعوت نہیں تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داعی سے فرمایا، یہ بھی ہمارے ساتھ آگئے ہیں، کیا ان کے لئے اجازت ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

باب ۱۵۴۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَخَصِمُ

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ مَجْزٍ عَنْ أَبِي مُبَيْلَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ تَبَغَّضَ الرَّجُلُ إِلَى اللَّهِ أَلَا لَهُ الْخَصْمُ

بَاب ۱۵۴۔ مِنْ خَصَمٍ فِي بَابٍ وَهُوَ يَعْلَمُ

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هِنْدٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُرُوقُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَبِيبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مَالِكًا مَسَلَمَةً تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخْبَرْتُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خَصْمًا مِنْ بَنَاتِ خُجْرَةَ تَحَرَّجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ بَشَرٌ الْخَصْمُ فَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغُ مِنْ بَعْضٍ فَاحْشِبْ أَنَّكَ صَدَقَ نَاقِضِي لَهُ بِذَلِكَ مَنْ قَصِدْتُ لَهُ يَحِقُّ مُسْلِمٌ لِمَا قَطَعَهُ مِنْ لَتَائِمٍ فَلْيَاخُذْهَا وَوَلْيُشْرِكْهَا

۱۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور سخت جھگڑا لو ہے۔

۲۲۸۲۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مجز نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہے جو سخت جھگڑا ہو۔

۱۵۴۔ اس شخص کا گناہ، جو جان بوجھ کر ناحق کے لئے لڑے۔

۱۵۸۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں زینب بنت اُم سلمہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے کے سامنے جھگڑے کی آواز سنی اور جھگڑا کرنے والوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اس لئے جب میرے یہاں کوئی جھگڑا کر آتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ (فریقین میں سے) ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں اس

کی نور تقریر اور مقدمے کو پیش کرنے کے سلسلے میں موزوں ترتیب کی وجہ سے یہ سمجھ لوں کہ سچ وہی کہہ رہا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ اس لئے میں جس شخص کے لئے بھی کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں (غلطی سے) تو دوزخ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، چاہے تو وہ اسے لے لے ورنہ جھوٹ دے۔

۱۵۴۲- جب جھگڑا کیا تو بدزبانی پر اتر آیا۔

۲۲۸۴- ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن زید نے خبر دی انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں عبداللہ بن مرہ نے، انھیں مسروق نے اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار عادتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی ہوں گی وہ منافق ہو گا یا ان چار عادتوں میں سے اگر کوئی ایک عادت اس میں سے تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے تا آنکہ اسے ترک کر دے۔ (نفاق کی چار عادتیں یہ ہیں) جب بولے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے اور جب جھگڑے تو بدزبانی پر اتر آئے۔

۲۲۸۴ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا إِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُ أَرْبَعَةٌ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَّعِيَهَا وَوَعْدًا كَذِبًا وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا جَاهَلَ فَجَرَ

۱۵۴۳- قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه

وَقَالَ بَشَرُ بْنُ سَيِّدِينَ يَقَاضِيهِ وَقَدْ أُوْثِقَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوْثِقْتُمْ بِهِ

۲۲۸۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ سَلَفَ فِي خَيْرٍ مِنْ أَطْعَمَ مِنَ الذِّئْلِ لَهْ عِيَالًا فَقَالَ لَا حَرَمَ عَلَيْهِ أَنْ تَطْعَمِيَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ

مال میں سے لے کر اپنے عیال کو کھلایا کروں؟ حضور اکرم ص نے فرمایا کہ اگر تم دستور کے مطابق ان کے مال سے لے کر کھلاؤ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۲۸۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعْدِ بْنِ

۲۲۸۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے بیٹ نے

لے۔ احناف نے اس باب میں کہا ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے کسی شخص کا مال ظلماً لے لیا تو مال کے اصل مالک کو یہ حق ہے کہ اگر وہ بعینہ اپنا مال یا اس جنس سے کوئی دوسرا مال، ظالم سے واپس لے سکتا ہے تو واپس لے لے، اسے یہ حق نہیں ہے کہ ظالم کا جو مال بھی پائے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح اپنا مال لینے میں بھی ظلم کا طریقہ نہ اختیار کرنا چاہیے لیکن امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں تقسیم کی ہے کہ ظالم کا جو مال بھی مل جائے اگر مظلوم اس پر قبضہ کر سکتا ہے تو اپنے مال کی مالیت کی مقدار میں اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے۔ متاخرین احناف نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔



حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بڑید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الجحر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ ہمیں (مختلف مہمات پر) بھیجتے ہیں اور بعض اوقات ہمیں ایسے قبیلے میں قیام کرنا پڑتا ہے کہ وہ ہماری ضیانت بھی نہیں کرتے، آپ کی ایسے مواقع کے لئے کیا ہدایت؟ حضور اکرم نے ہم سے فرمایا کہ اگر تمہارا قیام کسی قبیلے میں ہوا اور تم سے ایسا برتاؤ کیا جائے جو کسی مہمان کے مناسب ہے تو تمہیں اسے قبول کرنا چاہیے، لیکن ان کی طرف سے اگر اس طرح کی کوئی پیش رفت نہ ہو تو تم مہمانی کا حق ان سے وصول کر لو۔

۱۵۴۴- چوپال کے متعلق احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بنو ساعدہ کی چوپال (سقیفہ) میں بیٹھے تھے۔

۲۲۸۷- ہم سے یحییٰ بن سلمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی اور انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وفات

الْبَشَرِ قَالَ حَدَّثُنِي يُزِيدُ عَنْ أَبِي الْخُبَيْرِ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَذَرُ تَبِعَتُنَا فَتَنْزِلَ بِقَوْمٍ لَا يَتَقَرُّوْنَ وَأَتَمَاتَرِي فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرْتُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَجُدُوا مِنْهُمْ حَتَّى الْخَيْفُ

بِأَوَّلِ ۱۵۴۴ مَلِكًا فِي السَّقَايِفِ وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

۲۲۸۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَآخِرُ بَنِي يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ

لہ۔ مہمانی کا حق، میزبان کی مرضی کے خلاف وصول کرنے کے لئے جو اس حدیث میں ہدایت ہے، اس کے متعلق محدثین رحمہ نے مختلف توضیحات بیان کی ہیں۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ یہ حکم فحشاء کی حالت کا ہے۔ یاد رہے اور گاؤں کے دور دراز علاقوں میں اگر کوئی مسافر خصوصاً عرب کے ماحول میں۔ چیتا تو اس کے لئے کھانے پینے کا ذریعہ اہل بادیر کی میزبانی کے سوا اور کچھ نہیں تھا تو مطلب یہ ہوا کہ اگر ایسا موقع نہ ہوا اور قبیلے والے ضیانت سے انکار کر دیں، اور حجازی مسافروں کے پاس کوئی سامان نہ ہو تو وہ اپنی جان بچانے کے لئے ان سے کھانا پینا ان کی مرضی کے خلاف بھی وصول کر سکتے ہیں اس طرح کی رخصتیں اسلام میں فحشاء کے اوقات میں ہیں۔ دوسری توضیح یہ کہ گئی ہے کہ ضیانت اہل عرب میں ایک عام عرف و عادت کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس لئے اس عرف کی روشنی میں مجاہدین کو آپ نے ہدایت دی تھی۔ ایک توضیح یہ بھی کہ گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بہت سے قبائل سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر مسلمانوں کا لشکر ان کے قبیلہ سے گزرے اور ایک دو دن کے لئے ان کے یہاں قیام کرے تو وہ لشکر کی ضیانت کریں۔ یہ معاہدہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مکاتیب میں موجود ہے جو آپ نے قبائل عرب کے سرداروں کے نام بھیجے تھے اور جن کی تحریر زبلی نے بھی کی ہے۔ بہر حال مختلف توضیحات اس کی گئی ہیں اور علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے عرف و عادت والے جواب کو پسند کیا ہے۔ یعنی سب کے یہاں خود یہ بات جانی پہچانی تھی کہ گزرنے والے مسافروں کی ضیانت اہل قبیلہ کو ضرور کرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو عرب کے پھیلنے والے آب و گیاہ میدانوں میں سفر عرب جیسی عزیز قوم کے لئے تقریباً ناممکن ہوتا اور اسی کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حکم تھا گویا یہ ایک انتظامی ضرورت بھی تھی اور جب دو ایک مسافر اس کے بغیر دروازے کے سفر نہیں کر سکتے تھے دستے کس طرح اس کے بغیر سفر کر سکتے۔

قُلْتُ لَا بِيْ بَكَرٍ نُّطْلِقُ بِأَفْعَلْتَاهُمْ فِيْ سَفِيْفَةٍ بَحِيْ  
سَاعِدَةٍ ۚ

**باب ۱۵۴۵** لَا يَمْنَعُ جَارُ جَارَةٍ أَنْ يَغْرِزَ

تَحْشِبُهُ فِيْ جِدَارِهِ ۝

۲۲۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ  
جَارُ جَارَةٍ أَنْ يَغْرِزَ تَحْشِبُهُ فِيْ جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ  
أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِيْ أَرَاهُ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَالْمَلِكُ كَرِ  
مِينَ بِهَا نِيلِينَ التَّائِيْلُ ۝

**باب ۱۵۴۶** مَيْتَ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ ۝

۲۲۸۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
أَبُو بَكْرِ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَاضِبُ بْنُ مَرْثَدٍ حَدَّثَنَا  
ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ  
وَكُنَ حَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْقُضَيْيْمُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاوِيًّا بِسَدِّ الْإِثْمِ الْأَمْرُ قَدْ حَدَّثَتْ  
فَقَالَ لِيْ أَبُو طَلْحَةَ أَخْرِجْ فَأَخْرَجْتُهَا فَصَرَحْتُ فَهَرَقْتُهَا  
فَجَعَلَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ  
قَوْمٌ ذَهَبَ فِي بَطُونِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلَّا يَتْلُوا

دی تو انصار بنو ساعدہ کے سقیفہ (چوپال) میں جمع ہوئے۔ میں نے ابو بکر  
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں بھی وہیں لے چلیے، چنانچہ ہم انصار  
کے یہاں سقیفہ بنو ساعدہ میں پہنچے۔

۱۵۴۵۔ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے

سے نہ روکے۔

۲۲۸۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک  
نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے  
پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے، پھر ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرتے  
والا پاتا ہوں، بخدا، میں اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان  
کرتا رہتا ہوں

۱۵۴۶۔ راستے میں شراب بہانا۔

۲۲۸۹۔ ہم سے ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں  
عضان نے خبر دی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے  
ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں ابو  
طلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ان دنوں صبح  
شراب کا بہت چلن تھا۔ (پھر جو نہی شراب کی حرمت پر آیت نازل ہوئی)  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو اس بات کے اعلان  
کا حکم دیا کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ (یہ سنتے ہی) ابو  
طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باہر لے جا کر شراب بہا دو۔ چنانچہ میں نے  
باہر نکل کر شراب بہا دی۔ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی تو بعض

لوگوں نے کہا، معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اس حالت میں قتل کر دیے گئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹ میں موجود تھی پھر اللہ تعالیٰ نے  
یہ آیت نازل فرمائی وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے، ان پر ان چیزوں کا کوئی گناہ نہیں ہے جو وہ کھا چکے ہیں، (ان کی حرمت کے نازل  
ہونے سے پہلے یا زمانہ جاہلیت میں) الآیۃ

**باب ۱۵۴۷** أَفْنِيَّةُ الدُّفْرِ وَالْجُلُوسِ فِيهَا

وَالْجُلُوسِ عَلَى الْمَقْعَدَاتِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ

قَابَتْنِي أَبُو بَكْرٍ مُسْجِدًا يَفْنَاكَ وَإِيَّاهُ يَصَلِّي فَيَنْفِرُ

وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ يَتَنَقَّصُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ

۱۵۴۷۔ گھروں کے سامنے کا حصہ اور اس میں بیٹھنا اور راستے

میں بیٹھنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ پھر ابو بکر رضی  
اللہ عنہ نے اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنائی، جس میں وہ  
نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے تھے مشرکوں کی عورتوں

اور ان کے بچوں کے وہاں رجب حضرت ابو بکر رضی غار پڑھنے  
یا تبادلت کرتے (بھڑک جاتی تھی سب بہت مخطوط ہوتے  
رہتے۔ ان دنوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ میں تھا۔ (حدیث کسی قدر تفصیل کے ساتھ گندہ چکی ہے)

۲۲۹۰۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر حفص بن  
میسو نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار  
نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم تو وہاں  
بیٹھنے پر مجبور ہیں۔ وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے کہ جہاں ہم بائیں کرتے  
میں، اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اگر وہاں بیٹھنے کی مجبوری ہی ہے تو  
راستے کو بھی اس کا حق دو۔ صحابہ نے پوچھا، اور راستے کا حق کیا ہے؟ چنود  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (راستے کے حقوق یہ ہیں) نگاہ نیچی رکھنا، ایذا رسانی

۱۵۴۸۔ راستوں کے کنویں، جب کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ  
پہنچتی ہو۔

۲۲۹۱۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے،  
ان سے ابو بکر کے مولیٰ سہمی نے، ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک  
شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے پیاس لگی، پھر اسے ایک کنواں ملا اور  
وہ اس کے اندر اتر گیا اور پانی پیا۔ جب باہر نکلا تو اسی کی نظر ایک کتے پر  
پڑی جو بائیں رہا تھا اور پیاس کی شدت کی وجہ سے کچھ چاٹ رہا تھا۔ اس  
شخص نے سوچا کہ اس وقت یہ کتا بھی پیاس کی اتنی ہی شدت میں مبتلا  
ہے جس میں میں تھا، چنانچہ پھر وہ کنویں میں اتر آیا اور اپنے جوتے میں پانی بھر  
کر اس نے کتے کو بلایا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا یہ عمل مقبول ہوا اور  
اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے سلسلے میں بھی ہمیں اجر ملتا ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ ہاں، ہر جاندار مخلوق کے سلسلے میں اجر ملتا ہے (کہ اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو ثواب۔ اور اگر بُرا برتاؤ رکھا تو عذاب ہوتا ہے)۔

۱۵۴۹۔ (راستے سے) تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا حجام نے ابو ہریرہ

وَابْنَاءُكُمْ يَفْجَعُونَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ ۖ

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مِسْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ  
بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُفْرًا وَابْعُذْ مِنَ الطَّرِيقَانِ فَقَالُوا مَا لَنَا  
بِدَارِئِنَاهُمَا وَمَا بَيْنَهُمَا نَحَدَّثُ نِيهَا قَالَ فَإِذَا ابْنِيتُمَا إِلَى  
الْمَجَالِسِ تَأْخُذُوا الطَّرِيقَ حَقُّهَا قَالُوا وَمَا ضَرُّ  
الطَّرِيقِ قَالَ غَضَبُ الْبَصَرِ وَتَقْفُ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ  
وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ

سے چمنا۔ سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کے لئے لوگوں سے کہنا اور بری باتوں سے روکنا۔

بَابُ مَا لَا يَأْرِي عَلَى الطَّرِيقِ إِذَا لَمْ  
يَتَذَكَّرْ

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ سَهْمٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِيِّ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا نَرْتَجِلُ  
بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عِنْدَ الْعَطَشِ فَوَجَدْنَا فَنَزَلْنَا فِيهَا فَشَرِبْنَا  
لَمْ نَخْرُجْ وَإِذَا كَلْبٌ يَنْهَبُ بِأَكْلِ الشَّرَابِ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ  
الرَّجُلُ لَقَدْ بَنَعْتُ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ  
بَلَغَ مِنِّي فَتَزَلَّ أَلْيَدِي فَلَا تَقْعُدُ مَا فَسَقَ الْكَلْبُ فَشَكَرَ  
اللَّهُ لَدَفَقَفَرْنَاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَأْفِي الْبَهَائِكُمْ  
لَا خَيْرَ أَتَقَالُ فِي كُلِّ ذَاتٍ كَبِدٌ تَرْكِبُهُ أَجْرٌ ۖ

اس کی مغفرت کر دی۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے سلسلے میں بھی ہمیں اجر ملتا ہے؟ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ ہاں، ہر جاندار مخلوق کے سلسلے میں اجر ملتا ہے (کہ اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو ثواب۔ اور اگر بُرا برتاؤ رکھا تو عذاب ہوتا ہے)۔

بَابُ مَا لَا يَأْرِي الْأَذَى وَقَالَ هَذَا عَنْ

۱۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی ضرورت مند غیر مسلم کی بھی مدد کی جائے تو اس پر اجر ملتا ہے، کیونکہ جاندار کے ضمن میں تو وہ بھی ہر حال  
آتے ہیں۔

رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

۱۵۵۰۔ بالاخانے وغیرہ میں جھروکے اور روشندان بنانا۔

۲۲۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے، ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک شیلہ پر چڑھے پھر فرمایا کیا تم لوگ بھی دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں قلعے اس طرح پر برس رہے ہیں جیسے بارش برتی ہے۔

۲۲۹۳۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ اس بات کا آرزو مند رہتا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرو کہ تمہارے دل حق سے ہٹ گئے ہیں؟ پھر میں ان کے ساتھ حج کو گیا، عمر رضی اللہ عنہ بیٹے راستے سے، قضا نے حاجت کے لئے، تو میں بھی ان کے ساتھ ایک (پانی کا) برتن لے کر گیا، پھر وہ قضا نے حاجت کے لئے چلے گئے اور جب واپس آئے تو میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کی۔ پھر میں نے پوچھا، یا امیر المؤمنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو خاتون کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرو؟ انہوں نے فرمایا، ابن عباس تم پر حیرت ہے، عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں وہ پھر عمر رضی اللہ عنہ میری طرف رخ کر کے پورا واقعہ بیان کرنے لگے آپ نے فرمایا کہ بنو امیہ بن زید کے قبیلے میں، جو مدینہ سے متصل تھا میں اپنے ایک بڑوسی کے ساتھ رہتا تھا۔ ہم دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی باری مقرر کر رکھی تھی، ایک دن وہ حاضر ہوئے اور ایک دن جب میں حاضری دیتا تو اس دن کی تمام خبریں احکام وغیرہ لاتا اور جب وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں

آئی ہڈیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میٹھ  
الاذی عن الطریق صدقہ۔

۲۲۹۲۔ حدیث عبد اللہ بن محمد حدیث  
ابن عیینہ عن الزہری عن عروہ عن اسامہ بن زید  
قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اہم من  
الہام المدینہ ثم قال کل ثرون ما املی مواقع  
الفتن خلل بؤتکم کبوا قیع القطر۔

۲۲۹۳۔ حدیث یحییٰ بن کثیر حدیث  
عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی عبد اللہ بن عبد اللہ  
ابن ابی ثور عن عبد اللہ بن عباس قال لہ امرل حدیثا  
عن ابن اسال عن عبد اللہ بن ابی اسال عن النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم الثین قال اللہ لہما ان یتوبنا الی اللہ فقد  
صغت قلوبکم فہجعت معہ فعدل وعدلت معہ  
بالادوات فبتدتر حتی جاء فسکنت علی یدہ من  
الاکوہ فتوصا فقلت یا امیر المؤمنین من المرأتان من  
ارواح النبی صلی اللہ علیہ وسلم الثتان قال لہما ان  
تتوبا الی اللہ فقال واعجبی لک یا ابن عباس عائشہ و  
حفصہ ثم استقبل عن الحدیث بسوۃ فقال ائی کنت و  
جائتی من الانصار فی بنی امیہ بن زید وھی من عوالی  
المدینہ وکنا نتاوی القول علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فیزل میوما و انزل میوما فاذا انزلت جئنا من خبر فلو  
الیوم من الامر وغیرہ واذ اتزل فعل مثله وکنا مشر  
قریش نعلیم النساء فلما قد منا علی الانصار و اھم قوم  
فعلیم ہم نسائهم فطفق نسائهم بالقد من انب نسائہ  
الانصار فصاحت علی امرائی قد اجعنی ما انکرت ان  
تراجعی فقالت ولیم نسائہ ان امری علی قوالہ ان امرائی  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیم اجعنا فان اخلنا لہم

الْيَوْمَ مَحْتَى الْبَيْلَ وَفَرَعْتُ فَعَسَتْ خَبْتُ مَنْ فَعَلَ مِنْهُمْ بِعَظِيمٍ  
 ثُمَّ جَعَلْتُ عَلَى يَدِي فَمَخَلْتُ عَنْ حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ  
 أَتَقَابُضُ أَخَذْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ مَحْتَى  
 الْبَيْلَ فَعَالَتْ نَعْمَ مَسَمْتُ خَبْتُ وَخَصِيصَتُ أَفْأَمَنْ أَرْبُ  
 يُعْضِبُ اللَّهُ لِعُضْبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ كَلِمَتَيْنِ  
 لَا تُسْكَنْ لِي عَنْ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرْجِعِيهِ  
 فِي شَيْءٍ وَلَا تُجَرِّبِيهِ وَأَبْنِي مَا بَدَأَ اللَّهُ وَكَأَيُّكَ تَكَلِّفُ  
 أَنْ كَانَتْ جَارَتِي هِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ وَآمَنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ شِدَّةً وَلَسَانَةً خَدْنَانِ أَنْ غَسَّانَ  
 تُعَدُّ النِّعَالُ يَغْرُو وَفَتَلُ حَاجِي كَوْمَ تَوْبَتِهِمْ فَزَجَعَهُ شِدَّةُ  
 فَصَرَبْتُ بِأُفَى مَعَهُ وَخَشِينْتُ أَنْ تَقَالَ أَتَأْكُلُهُمْ فَفَزَعْتُهُ  
 فَغَرَبْتُ لِي وَدَخَلْتُ أَمْرًا عَظِيمًا قُلْتُ مَا هُوَ أَحَاؤُ  
 غَسَّانَ تَالِ لَابِ عَقْمُ مِنْهُ وَأَطُولُ مَلَقَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَاءً قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَ  
 وَخَصِيصَتُ كُنْتُ عَلَى أَنْ هَذَا أَوْ شِدَّةُ أَنْ يَكُونَ فَعَسْتُ  
 عَلَى شَيْءٍ وَفَضَيْتُ ضِدَّةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَسْرُوبَةً لَهُ فَاسْتَلَزَلْ فِيهَا قَدْ خَلْتُ عَنْ  
 حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ بَنِي فَمَتِ مَا يَلِيكَ أَوَلَمْ أَلَمْ خَدْمًا لَكَ  
 أَلَمْ تَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ  
 دَاخِلُ الشَّرْبَةِ وَخَرَجْتُ نَحْنُ الْيَنْبَرُ فَإِذَا أَحْوَلَهُ رَهْطُ  
 يَبْكِي بَعْضُهُمْ نَفْسُهُمْ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحْدُ  
 فَجِئْتُ الشَّرْبَةِ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ لَعَلَّ مَلَأَ أَسْوَرُ  
 أَسَاوِدُنْ لَعَسَ وَدَخَلَ فَلَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
 خَرَجَ فَقَالَ وَرَبُّكَ فَفَعَمَتْ فَانْصَرَفْتُ فَجِئْتُ جَلَسْتُ  
 مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْيَنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحْدُ فَجِئْتُ  
 قَدْ كَرِهْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْيَنْبَرِ ثُمَّ  
 غَلَبَنِي مَا أَحْدُ فَجِئْتُ الْفَلَا مَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِعَمْرٍو كَذَلِكَ  
 مِثْلُهُ فَلَمْ يَكُنْ مُصْعِفًا فَالْعَلَا مَرِيدٌ عَوْنِي قَالَ أَوَدُنْ  
 لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ

پر غالب رہا کرتے تھے، لیکن جب ہم (ہجرت کر کے) انصار کے یہاں آئے  
 تو انہیں دیکھا کہ ان کی عورتیں خود ان پر غالب بھٹیں، ہماری عورتوں نے  
 بھی ان کا طریقہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ میں نے ایک دن اپنی بیوی کو  
 ٹانسا تو انہوں نے بھی اس کا جواب دیا۔ ان کا یہ جواب دینا مجھے ناگوار معلوم  
 ہوا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میں اگر جواب دیتی ہوں تو تمہیں ناگوار ہی کیوں ہوتی  
 ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج تک جواب دیتی ہیں۔ اور بعض ازواج  
 تو حضور اکرم سے پورے دن اور پوری رات خفا رہتی ہیں۔ اس بات  
 سے میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا کہ ازواج میں جس نے بھی ایسا کیا ہوگا  
 وہ تو بڑے نقصان اور خسارہ میں ہوں گی۔ اس کے بعد میں نے کپڑے پہنے  
 اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور ام المومنین  
 کے پاس پہنچا اور کہا، اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے پورے دن رات تک غصہ رہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں بول  
 اٹھا کہ پھر تو وہ تباہی اور نقصان میں رہیں۔ کیا تمہیں اس سے امن ہے  
 کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی کی وجہ سے (تم پر) غصہ ہو  
 جائے اور تم ہلاک ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ چیزوں کا  
 مطالبہ ہرگز نہ کیا کرو۔ نہ کسی معاملہ میں آپ کی کسی بات کا جواب دو اور نہ آپ  
 پر نفی کا اظہار ہونے دو، البتہ جس چیز کی تمہیں ضرورت ہو وہ مجھ سے مانگ  
 لیا کرو، کسی خود فریبی میں نہ مبتلا رہنا، تمہاری یہ پڑوسن تم سے زیادہ جلیل اور  
 نظیم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری اور محبوب بھی  
 ہیں۔ آپ کی مراد عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ ادھر یہ چرچا ہو رہا تھا کہ غسان  
 کے فوجی ہم پر حملہ کیا تیار ہاں کر رہے ہیں۔ میرے پڑوسی ایک دن اپنی باری پر  
 مدینہ گئے ہوئے تھے، پھر واپس عشاء کے وقت ہوئے۔ اگر میرا دروازہ انہوں  
 نے بڑی زور سے کھٹکھٹایا اور کہا، کیا سو گئے ہیں؟ میں بہت گھبرایا ہلچلا ہوا  
 آیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بہت بڑا حادثہ پیش آگیا۔ میں نے پوچھا کیا ہوا۔  
 کیا غسان کا لشکر آگیا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا حادثہ اور  
 سنگین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ عمر  
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حفصہ تو تباہ و برباد ہو گئی، مجھے تو پہلے ہی کھٹکھا تھا کہ  
 کہیں ایسا ہونے جائے۔ (عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے کپڑے  
 پہنے اور صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ (نماز

پڑھتے ہی آنحضورؐ اپنے بالاخانہ میں تشریف لے گئے اور وہیں تنہائی اختیار کر لی۔ میں مفسر کے یہاں گیا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا رو کیوں رہی ہو، کیا بیدہی میں نے تمہیں متنبہ نہیں کر دیا تھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، آپ بالاخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ پھر میں باہر نکلا اور منبر کے پاس آیا۔ وہاں کچھ لوگ موجود تھے اور بعض رو بھی رہے تھے تھوڑی دیر تو میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا، لیکن میرا دلچسپانہ فہم پر غالب آیا اور میں اس بالاخانہ کے پاس پہنچا جس میں حضور اکرمؐ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آپ کے ایک سیاہ غلام سے کہا کہ حضور اکرمؐ سے کہو کہ عمر اجازت چاہتا ہے۔ وہ غلام اند گیا اور حضور اکرمؐ سے گفتگو کر کے واپس آیا اور کہا کہ میرے آپ کی بات پہنچی دی تھی لیکن آنحضورؐ نے سکوت فرمایا چنانچہ میں واپس آکر انھیں لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا دلچسپانہ فہم پر غالب آیا اور میں دوبارہ آیا اور اس مرتبہ بھی وہی پیش آیا۔ میں پھر آکر انھیں لوگوں میں بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے۔ لیکن اس مرتبہ پھر مجھ سے نہیں رہا گیا اور میں نے غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اجازت چاہو۔ اور بات بھول کی توں رہی لیکن میں واپس ہو رہا تھا کہ غلام نے مجھ کو پکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا تو آپؐ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی بستر بھی نہیں تھا، اس لئے چٹائی کے ابھرے ہوئے حصوں کا نشان آپ کے پہلو میں پڑ گیا تھا۔ آپ اس وقت ایک ایسے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال بھری گئی تھی۔ میں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور کھڑے کھڑے ہی عرض کی، کیا آنحضورؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ حضور اکرمؐ نے نگاہ میری طرف کر کے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے آپ کے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کی اور کہنے لگا، اب بھی میں کھڑا ہی تھا، یا رسول اللہ! آپ جانتے ہی ہیں کہ ہم قریش کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب رہتے تھے، لیکن جب ہم ایک ایسی قوم میں آگئے جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل ذکر کی کہ کس طرح ہماری بیویوں نے بھی مدینہ کی عورتوں کا اثر لیا اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ پھر میں نے کہا

مَصْطَحَةٌ عَلَى رِمَالِ حَبِيبٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَرَأَى قَدْ أَقْرَبَ  
الرِّمَالُ مِنْهُ مَتَى عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَمْرِ مَشْهُوَهَا لَيْفَ  
مَسْنُكْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَ أَتَا قَائِمٌ مَخْلُوقٌ نِسَاءً لَوْ فَرَّقَ  
بَصَرِي فَقَالَ لَا تَمُوتُ قُلْتُ وَ أَتَا قَائِمٌ اسْتَأْنَسَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَ كُنَّا مَعَشَرَ كَرِشٍ نَعْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا  
قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ نَعْلِبُهُمْ نِسَاءً وَهُمْ قَدْ كَرَهُ فَبَسَمَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَ كَخَلْتُ عَلَى  
حَفْصَةَ فَعَلْتُ لَا يَغْدُرُكَ إِنْ كَانَتْ جَاءَتْكَ هِيَ  
أَوْ ضَامِلٌ وَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِيدُ  
عَائِشَةَ فَبَسَمَ ثُمَّ رَفَعَتْ بَصَرِي فِي بَرِيئَةٍ تَوَالِدُ مَا رَأَيْتُ  
فِيهِ شَيْئًا لَوْ بَصَرٌ غَيْرَ أَهْبَةِ ثَلَاثَةَ قُلْتُ ادْعُ اللَّهَ  
فَلَبَّوْا سَمِعُوا عَلَى أَمَلٍ فَإِنْ قَارِبَ وَالرُّومَ وَ سَمِعُوا عَلَيْهِمْ  
وَ أَخْلَعُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ وَ كَانَ مِنْكَ لُحَا  
فَوَإِنْ أَوْ فِي شَيْءٍ أَنْتَ يَا بَنِي الْخَطَابِ أُولِيَاءُ قَوْمٍ  
عَمِلَتْ لَهُمْ حَبِيبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعَلْتُ يَا رَسُولَ  
لِلَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَأَعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ  
ذَلِكَ الْهَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَ كَانَ  
قَدْ قَالَ مَا أَتَاكَ إِخْلَ عَيْنَيْنِ شَهْرًا مِنْ شَيْءٍ مَوْجَدَةٍ  
عَلَيْهِمْ حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَ عِشْرُونَ  
وَ انْخَلَّ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَتَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ أَفَلَا  
أَقَمْتِ أَنْ لَا تَدْخُلِي عَلَيْنَا شَهْرًا وَ إِنَّا أَصْبَحْنَا تِسْعَ  
وَ عِشْرِينَ لَيْلَةً أَعْدَدْنَا عَدًّا أَفْكَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرَ تِسْعَ وَ عِشْرُونَ وَ كَانَ ذَلِكَ الشَّهْرَ  
تِسْعَ وَ عِشْرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَتْ آيَةَ التَّحْقِيرِ  
فَبَدَأَ أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنْ رَأَى ذَلِكَ أَمْرًا وَ لَا  
عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْبُدِي حَتَّى تَسْأَلِي إِنْزِيلِي قَالَتْ  
قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رُبِّي لَمْ يَكُنْ نَا بِأَمْرٍ إِنْ بَعْدَاقِهِ ثُمَّ قَالَ  
إِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَئِنْ رَأَوْا جِلْدًا إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا  
قُلْتُ فِي هَذَا أَسْأَلُ رُبِّي فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ

وَالَّذِي أَمَّا الْأَخْرَجَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءً مِمَّنْ فَتَلَقَ مِمَّنْ مَا قَالَتْ  
عَاكِشَةً

میں ابھی حفصہ کے یہاں بھی گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ کہیں کسی خود  
فرستی میں نہ مبتلا رہنا، یہ تمہاری پڑوسن تم سے زیادہ جمیل و نظیف میں  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب بھی! آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اس بات پر حضور اکرم ص  
مسکرا دیئے۔ جب میں نے آپ کو مسکراتے دیکھا تو (آپ کے پاس) بیٹھ گیا اور آپ کے گھر میں چاروں طرف دیکھنے لگا، بخدا، سوائے کھالوں  
کے اور کوئی چیز وہاں نظر نہیں آئی۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت کے حالات میں کشادگی پیدا کر دے  
فانی اور ہم کے لوگ تو فراخی کے ساتھ رہتے ہیں، دنیا انھیں خوب مل گئی ہے، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ حضور اکرم ص  
ٹپک لگائے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا، اے ابن خطاب! کیا تمہیں کچھ شبہ ہے؟ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کے اچھے اعمال (جو معاملات کی حد  
وہ کہتے ہیں، کی جڑ،) اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔ (یہ سن کر) میں بول اٹھا، یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ سے مخفرت کی دعا کیجئے (کہ میں  
نے ایک غلط مطالبہ آپ کے سامنے رکھ دیا تھا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج سے) اس بات پر علیحدگی اختیار کر لی تھی کہ عائشہ  
رضی اللہ عنہا سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے پوشیدہ بات کہہ دی تھی حضور اکرم ص نے، اس انتہائی تعجب کی وجہ سے جو (اس طرح کے واقعات  
پر) آپ کی ہوتی تھی، فرمایا تھا کہ میں اب ان کے پاس ایک مہینے تک نہیں جاؤں گا۔ اور یہی وہ موقع ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ص  
کو تنبیہ کیا تھا۔ پھر جب انیس دن گزر گئے تو حضور اکرم ص، عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ اور انھیں کے یہاں سے ابتدا  
کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ نے تو عہد کیا تھا کہ ہمارے یہاں ایک مہینے تک نہیں تشریف لائیں گے۔ اور آج ابھی انیسویں  
کی صبح ہے میں تو دن رات یہی ہمتی اپنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (میں معلوم نہیں ہے) یہ مہینہ انیس دن کا ہے اور وہ مہینہ انیس  
ہی کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر وہ آیت نازل ہوئی جس میں (ازواج کو) اختیار دیا گیا تھا۔ اس کی بھی ابتدا، آپ نے  
مجھ سے کی اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کہنا ہوں (جس کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے) اور یہ ضروری نہیں کہ جواب فوراً دو  
بلکہ اپنے والدین سے بھی مشورہ کر لینا (اور مشورہ کے بعد اطمینان سے جواب دینا) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم ص  
کو یہ معلوم تھا کہ میرے والدین کبھی آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ پھر آنحضور اکرم ص نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ  
”اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دیجئے، خداوند تعالیٰ کے قول عظیم تک میں نے عرض کیا، کیا اب اس معاملے میں بھی میں والدین سے مشورہ  
کرنے جاؤں گی! اس میں تو کسی شبہ کی گنجائش ہی نہ ہونی چاہیے کہ میں اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کو پسند کرتی ہوں اس کے  
بعد آنحضور نے اپنی دوسری ازواج کو بھی اختیار دیا اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا دے چکی تھیں۔ حدیث  
آئندہ بھی آئے گی اور جو مباحث یہاں چھوڑ دیئے گئے ہیں وہ اپنے اپنے موقع سے آئیں گے۔

۱۔ تمام ازواج کی باری مقرر تھی اور اسی کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جایا کرتے تھے۔ باری تھی عائشہ رضی اللہ عنہا  
کی اور انھیں کے گھر آپ کا اس دن قیام تھا لیکن اتفاق سے کسی وجہ سے آپ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے۔ حفصہ رضی  
اللہ عنہا نے آپ کو وہاں دیکھ لیا اور اگر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیا کہ باری آپ کی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماریہ رضی اللہ  
عنہا کے یہاں گئے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر بڑا غصہ آیا اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کر لیا تھا  
کہ ایک مہینہ تک ازواج مطہرات سے علیحدہ رہیں گے اور اس عرصہ میں ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ اس پر صحابہ میں بہت تشویش پھیلی اور  
ازواج مطہرات اور ان کے عزیز و اقارب تک ہی بات نہیں رہی بلکہ تمام صحابہ اس فیصلے پر بہت پریشان ہو گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲۹۴ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مَخْذُومًا أَنَّهُ سَمِعَ  
عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ قَوْلِهِ شَهْرٌ أَزْكَاءُ أَزْكَاءُ أَفْكَتُ قَدَمَهُ فَبَعِثَ  
فِي عَلَيْهِ لَهُ فَبَعَا عَنْهُ فَقَالَ أَطْلَقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ  
لَا وَلَكِنِّي أَكَلْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا أَفْكَتُ نِسْعًا وَعِشْرِينَ  
ثُمَّ نَزَلَ قَدْ تَحَلَّى عَلَى نِسَائِهِ

۲۲۹۴۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، ان سے فرازی نے حدیث  
بیان کی، ان سے حمید طویل نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک مہینہ تک کے  
لئے ایلا کیا تھا اور درایلا کے واقعہ سے پہلے سہ ماہ میں آپ کے قدم  
مبارک میں مویخ آگئی تھی اور آپ اپنے بالاخانہ میں قیام پذیر ہوئے تھے  
درایلا کے موقع پر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ  
نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، البتہ ایک مہینے کے لئے میں نے ان سے ایلا کر لیا ہے چنانچہ حضور اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم انیس دن تک ازواج کے پاس نہیں گئے (اور انیس تاریخ کو ہی چاند ہو گیا تھا) اس لئے آپ بالاخانہ سے اترے اور  
ازواج کے پاس گئے۔

يَا أَهْلَ الْبَيْتِ مَنْ عَقَلَ بَعِيدًا عَلَى الْبَلَاءِ

۱۵۵۱۔ جس نے اپنا اونٹ بلاط یا مسجد کے دروازے

پر باندھا۔

۲۲۹۵ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ مَخْذُومًا  
أَبُو النَّوْثَجِيلِ النَّجَاشِيُّ قَالَ أَتَيْتُ حَبَابَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

۲۲۹۵۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عقیل نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابو المقول ناجی نے حدیث بیان کی کہ میں جابر بن عبد اللہ

بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ ۹ کے اس عہد کی تعبیر احادیث میں ۵ ایلا کے لفظ سے آتی ہے اور یہ بہت مشہور واقعہ ہے۔ اس سے پہلے بخاری میں بھی اس  
کا ذکر آچکا ہے۔ ایلا کے اسباب احادیث میں مختلف آئے ہیں۔ ایک تو وہی جو اس حدیث میں ذکر ہے۔ بعض روایتوں میں اس کا سبب ازواج  
مطہرات کا وہ مطالبہ بیان ہوا ہے کہ اخراجات انہیں ضرورت سے کم ملنے تھے۔ تنگی رہتی تھی اور اس لئے تمام ازواج نے حضور اکرمؐ سے کہا تھا  
کہ انہیں اخراجات زیادہ ملنے چاہئیں۔ بعض روایتوں میں شہد کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ علما نے لکھا ہے کہ اصل میں یہ تمام واقعات پے درپے پیش  
آئے اور ان سب سے متاثر ہو کر حضور اکرمؐ نے ایلا کیا تھا تاکہ ازواج کو تنبیہ ہو جائے۔ ازواج مطہرات سب کچھ ہونے کے باوجود ابھر بھی  
انسان بنیں۔ اس لئے کبھی سوکن کی رقابت میں، کبھی کسی دوسرے انسان فی جذبہ سے متاثر ہو کر اس طرح کے اقدامات کر جایا کرتی تھیں جن سے حضور اکرمؐ  
کو تکلیف ہوتی تھی۔ اس باب میں اس حدیث کو اس لئے ذکر کیا ہے کہ اس میں بالاخانہ کا ذکر ہے جس میں حضور اکرمؐ نے عزلت اختیار کی تھی۔

۱۔ اس سے پہلے ایک نوٹ میں ہم نے اس کی وضاحت کر دی تھی کہ گھوڑے سے گر کر قدم مبارک میں مویخ آنے کے واقعہ اور ایلا کے واقعہ  
میں زمانے کا فرق ہے۔ ایلا کا واقعہ ۳۷ھ میں پیش آیا تھا، جب کہ گھوڑے سے گرنے کا واقعہ ۳۷ھ میں پیش آیا۔ لیکن چونکہ دونوں مرتبہ آپ  
بالاخانہ میں عزلت گزین ہو گئے تھے اس لئے راوی بعض اوقات دونوں کو اس طرح ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ گویا دونوں واقعے ایک ساتھ  
پیش آئے ہوں اس روایت میں بھی ایسا ہی ہوا ہے اور اسی طرح کی روایات سے حافظ ابن حجر حبیب حافظ حدیث اور رجال علم نے بھی یہی رائے  
ظاہر کر دی کہ دونوں واقعے ایک ہی سن اور ایک وقت کے ہیں آپ اس سے پہلے والی روایت نمبر ۲۲۹۳ کا وہ حصہ پھر دوبارہ پڑھیے جس میں اس کی  
تصریح ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایلا کے موقع پر فجر کی نماز پڑھی جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے اور پھر آپ بالاخانہ پر تشریف لے گئے  
دوسری طرف جب آپ سواری سے گرے تھے تو آپ بالاخانہ میں فرض نماز بھی پڑھ کر ادا کرتے تھے مسجد میں آنے کا تو سوال ہی کیا تھا۔ روایت کی اس  
تصریح سے بھی دونوں واقعات کا مختلف اوقات میں ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یوں بھی دونوں واقعات میں تقریباً چار سال کا فاصلہ ہے۔



رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ دینے جب وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے تو ان حضورؐ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ (انہوں نے بیان کیا) اس لئے میں مسجد سے اندر چلا گیا، البتہ اونٹ بلاط کے ایک کنارے باندھ دیا۔ حضور

وَحَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْجِدَ فَدَخَلَتْ إِلَيْهِ وَتَعَلَّاتُ الْبَصَلُ فَمِنْ تَأْجِيَةِ الْبَلَاطِ قُلْتُ هَذَا جَمَلٌ لَكَ فَغَرَحَ فَبَعَلَ يَصِيْبُ بِالنَّاسِ قَالَ الشَّنَّ وَالْجَمَلُ لَكَ

اکرمؐ سے میں نے عرض کیا کہ یہ آنحضورؐ کا اونٹ حاضر ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے چاروں طرف ٹہلنے لگے پھر فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں۔ (حدیث تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے۔)

۱۵۵۲۔ کسی قوم کی کوڑی کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔

۲۲۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، یا یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور کھڑی ہو کر پیشاب کیا رکھڑے ہو کر پیشاب آپؐ نے ہماری اور عذر کی وجہ سے کیا تھا۔

بَابُ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سَبَاطَةِ قَوْمٍ

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

۱۵۵۳۔ جس نے شاخ یا کوئی اور تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹائی۔

۲۲۹۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں سمی نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اسے کانٹے کی ایک شاخ پڑی ہوئی ملی اس نے اسے اٹھا لیا راستے سے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا نیک قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔

بَابُ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَنَسِيَ بِهِ

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَفْبَرُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنًا شَوْوِيًّا فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

۱۵۵۴۔ راستے پر ایک ایسی وسیع جگہ کے بارے میں بوعام گندہ گاہ کی حیثیت رکھتی ہو، جب شرکاء کا اختلاف ہو اور اس کے مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو (نئے) راستے کے لئے سات گز زمین چھوڑ دیں۔

بَابُ إِذَا انْتَلَعُوا فِي الطَّرِيقِ الْبَيْتَاءَ وَهِيَ الرَّخِيْمَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ لَمْ يَزِدْ أَهْلُهَا الْبَيْتَانِ فَتَرَدَّ مِنْهَا لِلطَّرِيقِ سَبْعَةُ أَذْرَاعٍ

۲۲۹۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے زبیر بن خربیت نے، اور ان سے عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ خَرَبِيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

حاشیہ سابقہ صفحہ: مسجد نبویؐ سے بازار تک پتھر بچھے ہوئے تھے جسے بلاط کہتے تھے مسجد کا دروازہ ایسی جگہ ہے جو کسی کی ملکیت میں نہیں اس لئے وہاں کوئی جانور باندھا ایک ایسی زمین سے انتفاع ہوا جو کسی کی بھی ملکیت میں نہیں ہے۔

تَشَاحَدُوا فِي الطَّرِيقِ سَبْعَةَ أَذْرُعَ ۖ  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ جب راستے (کی زمیں) کے بارے میں جھگڑا ہو جائے تو سات گز چھوڑ دینا چاہیے (اور کوئی عمارت وغیرہ اتنا حصہ چھوڑ کر بنانی چاہیے)۔

بَابُ (۱۵۵۵) النَّهْيِ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ وَقَالَ  
مُبَاذَنِي بَابِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَلَّا نَنْتَهَبَ ۖ

۱۵۵۵۔ مالک کی اجازت کے بغیر مال اٹھالینا عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی بیعت کی تھی کہ غارتگری نہیں کریں گے۔

۲۲۹۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَاسٍ حَدَّثَنَا  
مُغْبَةَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجَّاحِ وَالْمُثَلِّهِ ۖ

۲۳۰۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْأَيْبُ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرِبُ  
الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ  
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا  
أَنْصَارٌ لَهُ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيدٍ  
عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَهُ إِلَّا النَّهْبَةَ ۖ

بَابُ (۱۵۵۶) كَسْرِ الصَّلِيبِ وَتَقْلِيلِ

الْخَزِيرِ ۖ  
۲۳۰۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
مُغْبِي حَدَّثَنَا الرَّهْزِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ  
سَعِيدَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَقْشَرُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَكُونَ فِيكُمْ مِنْ بَنِي مُزَيْمٍ حَكَمًا  
مُقْسَطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخَزِيرَ وَيَقْتُلَ الْبَعِيزَةَ  
وَيَقْبِضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ ۖ

کہ میں نے اس بات کی بیعت کی کہ ہم غارتگری نہ کریں گے (اس دور میں) مال و دولت کی اتنی بہتات ہو جائے گی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ (یعنی زکاۃ وغیرہ کا مال اٹھ دیا جائے)

۲۲۹۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا جو عدی بن ثابت کے نانا تھے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غارتگری اور شلہ سے منع کیا تھا۔  
۲۳۰۰۔ ہم سے سعید بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوبکر بن عبد الرحمن نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زانی، مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کر سکتا، شراب خورد مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پی سکتا، چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کر سکتا اور کوئی شخص مومن رہتے ہوئے لوٹ اور غارتگری نہیں کر سکتا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور وہ لوٹ رہا ہو۔ سعید اور ابوسلمہ کی بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت ہے۔  
البتہ ان کی روایت میں لوٹ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۵۵۶۔ صلیب توڑ دی جائے گی اور خزیر مار ڈالے جائیں گے۔

۲۳۰۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) کا زول، ایک عدل کسر حکمران کی بیعت سے تم میں نہ ہوئے گا۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سودوں کو قتل کر دیں گے اور جزیرہ قبول نہیں کریں گے (اس دور میں) مال و دولت کی اتنی بہتات ہو جائے گی کہ کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ (یعنی زکاۃ وغیرہ کا مال اٹھ دیا جائے)

۱۵۵۷۔ اَحَدٌ ثَلَاثًا ابُو عَامِرٍ النَّخَعِيُّ فِيهَا الْخَمْرُ  
اَوْ تَحْتِى الزَّكَاتِ اَوْ كَسْرٍ صَمًا اَوْ صِلْبًا اَوْ  
كُنْبُورًا اَوْ مَا لَا يَنْتَفَعُ بِغَضَبِهِ وَاَتَى شَرِيحِي فِي  
كُنْبُورٍ كَسْرٍ كَلَمْ يَقْضِ فِيهِ يَشْرِي

۱۵۵۷۔ کیا ایسا ملک کا توڑا جاسکتا ہے یا ایسی شے بھاڑی جا  
سکتی ہے جس میں شراب ہو؟ اگر کسی شخص نے بتا، صلیب،  
ستار، یا کوئی بھی اس طرح کی چیز جس کی لکڑی سے کوئی فائدہ  
نہیں حاصل ہو رہا تھا، توڑ دی، شریح رحمۃ اللہ علیہ کی عدالت  
میں ایک ستار لایا گیا، جسے کسی نے توڑ دیا تھا تو انہوں نے اس کا کوئی بدلہ نہیں دلوایا۔

۲۳۰۲۔ حَدَّثَنَا ابُو عَامِرٍ النَّخَعِيُّ عَنْ  
مُعَلِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ابِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَمِ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اَنَا تَوْقَدُ يَوْمَ عَيْدِ  
قَالَ عَلَى مَا تَوْقَدُ هَذِهِ الْبَيْتُونَ قَالُوا عَلَى الْخَمْرِ  
الْاُنْسِيَّةِ قَالِ اَكْسِرُوْهَا وَاَهْرِقُوْهَا فَالَوْ اَلَا تَهْتَرِيقُهَا  
وَنَفْسُهَا قَالِ اَغْسِرُوْا

۲۳۰۲۔ ہم سے ابو عامر ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے  
یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر دیکھا کہ آگ جلائی جا رہی ہے  
آپ نے پوچھا، یہ آگ کس نے جلائی جا رہی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا  
کہ گدھے (کا گوشت پکانے) کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برتن  
(جس میں گدھے کا گوشت ہو) توڑ دو اور گوشت پھینک دو۔ اس پر  
صحابہ بولے ایسا کیوں نہ کریں کہ گوشت تو پھینک دیں اور برتن دھو لو (اور توڑ دو مت)

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا ابُو عَامِرٍ النَّخَعِيُّ عَنْ  
سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ابِي اَنْجِيْمٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابِي مَعْبُدٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَخَوَّلَ الْكُفَّةَ ثَلَاثًا مِائَةً وَسِتُّونَ نَضْبًا فَجَعَلَ  
يُطْعِمُهَا يَهُودَ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ جَاءَ لِحَقٍّ  
وَنَزَهَتْ اَبَا هِلَالٍ الْاَبِيَّةُ

۲۳۰۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی کحج نے حدیث بیان کی، ان سے  
مجاہد نے، ان سے ابو عمر نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے (فتح مکہ کے موقع پر)  
تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ  
میں ایک پھڑکی تھی جس سے آپ ان بتوں پر مارنے لگے اور فرمانے  
لگے کہ حق آگیا اور باطل نے راہ فرار اختیار کی، آخر آیت تک۔

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا ابُو اِيْمَانَ بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
اَكْبَسُ بْنُ مِحْصَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ  
الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ اَقْعَدَتْ  
عَنْ سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَائِيلٌ مَرَّتْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۰۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن حیان  
نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے عبد الرحمن بن قاسم  
نے، ان سے ان کے والد قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
کہ انہوں نے اپنے حجرے کے سامنے ایک پردہ لٹکا دیا تھا جس میں تصویر

۱۔ اس باب میں بڑی تفصیلات ہیں۔ اسلامی سلطنت میں غیر مسلم بھی دہتے ہیں جنہیں اپنے مذہبی عقائد کے باب میں اسلام نے پوری آزادی  
دی ہے۔ اس لئے ان کے معاملات میں اس طرح کی مداخلت کا، عام حالات میں کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نجفی فقہ میں ہے کہ اگر محتسب  
جو اسلام کے مبادی و احکام کا عالم ہوتا ہے اور جس کے ذمے عام لوگوں کے حالات و رجحانات کی دیکھ بھال ہوتی ہے، کے حکم سے ایسا کیا  
تو توڑنے والے پر کوئی جرم مانہ نہیں ورنہ اس چیز کی اسالیب کا تاوان دینا پڑے گا۔ البتہ اس کی صنعت پر جو کچھ لاگت آئی ہوگی اس پر  
کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْ مِنْهُ كُمَرَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْمَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا.

سے دو گدے بٹا ڈالے۔ وہ دونوں گدے گھر میں رہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

**باب ۱۵۵۸** مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ .

۲۳۰۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَرِّهِمْ .

**باب ۱۵۵۹** إِذَا كَسَرَ قِصْعَةً أَوْ شَيْئًا

لِقَبِيلِهِ :

۲۳۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأُرْسِلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ مِنْ قِصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَصَارَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقِصْعَةَ فَصَنَعَهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولُ وَالْقِصْعَةَ حَتَّى فَرَعُوا أَفْدَقَ الْقِصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمُسَوَّرَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

**باب ۱۵۶۰** إِذَا هَدَمَ مَخْلُطًا فِلَيْتَيْنِ مِثْلَهُ :

۲۳۰۷ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا

بُخَيْرِ بْنِ حَارِثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِي بَيْتِهِ أَسْرَؤِيلُ يَقَالُ لَهُ يَمْرُؤُجُ يَصْنَعُ وَجَاءَتْهُ أُمُّهُ

بنی ہوئی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب دیکھا تو) اسے اتار کر بھاڑ ڈالا۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) پھر میں نے اس پر سے دو گدے بٹا ڈالے۔ وہ دونوں گدے گھر میں رہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

۱۵۵۸۔ جس نے اپنے مال کی حفاظت کے لئے قتال کیا۔

۲۳۰۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے جو ابو ایوب کے صاحبزادے ہیں حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

۱۵۵۹۔ جب کسی شخص نے کسی دوسرے کا پیالہ یا کوئی چیز توڑ دی ہو :

۲۳۰۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے یہاں تشریف رکھتے تھے۔ اجبات مومنین میں سے ایک نے وہیں آپ کے لئے خادم کے ہاتھ ایک پیالے یعنی کچھ کھانے کی چیز بھجوائی۔ (جن ام المومنین کے گھر آپ تشریف رکھتے تھے انھیں اپنی سوکن کی اس بات پر غصہ آگیا اور انھوں نے ایک ہاتھ اس پیالہ پر مارا اور پیالہ (گر کر) ٹوٹ گیا حضور اکرم نے پیالے کو جوڑا اور جو کھانے کی چیز تھی اسے اس میں دوبارہ رکھ کر فرمایا کھاؤ۔ آنحضور نے پیالہ لانے والے (خادم) کو روک لیا اور وہ پیالہ بھی نہیں بھیجا بلکہ جب (کھانے سے) سب فارغ ہو گئے تو دوسرا اچھا پیالہ بھجوا دیا اور جو ٹوٹ گیا تھا اسے نہیں بھجوا یا۔ ابن ابی مریم نے بیان کیا کہ جہنم یحییٰ بن ایوب

۱۵۶۰۔ اگر کسی کی دیوار گرا دی تو ویسی ہی بنوائی جائیے۔

۲۳۰۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک صاحب تھے۔ جن کا نام ہزرج تھا۔ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ آئیں

اور انھیں پکارا۔ انھوں نے جواب نہیں دیا، سوچتے رہے کہ جواب دوں یا ناپڑھوں (کہونکہ جواب دیتے ہیں تو غار ٹوٹتی ہے) پھر وہ دوبارہ آئیں اور (غصے میں) بدوعا کر گئیں، اے اللہ! اسے موت نہ آئے جب تک کسی فاحشہ کا منہ نہ دیکھ لے، جبرج اپنے عبادت خانے میں رہتے تھے۔ ایک عورت نے (جو جبرج کے عبادت خانے کے پاس اپنے مولیٰ پر لیا کرتی تھی اور فاحشہ تھی) کہا کہ جبرج کو مبتلا کئے بغیر نہ رہوں گی چنانچہ وہ ان کے سامنے آئی اور گفتگو کرنی چاہی، لیکن انھوں نے اعراض کیا، پھر وہ ایک چرواہے کے یہاں گئی اور اپنے جسم کو اس کے قابو میں دے دیا۔ آخر لڑکا پیدا ہوا اور اس نے الزام تراشی کی کہ یہ جبرج کا لڑکا ہے۔ قوم کے لوگ جبرج کے بھائی آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انھیں باہر نکالا اور

گالیاں دیں لیکن جبرج نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آئے۔ انھوں نے اس سے پوچھا، بچے! تمہارا باپ کون ہے؟ وہ فرمایا: پچم (خدا کے حکم سے) لول پڑا کہ چرواہا! (قوم خوش ہو گئی اور) کہا کہ تم آپ کے لئے سونے کا عبادت خانہ بنوائیں گے، لیکن جبرج نے کہا کہ میرا گھر تو مٹی ہی سے بنے گا (حدیث تفصیل کے ساتھ گند چکے ہیں)

فہم المذخرین الترجیمہ

۱۵۶۱۔ کھانے کا دریاہ اور سامان میں شرکت جو چیزیں ناپی یا توئی جاتی ہیں، انھیں تخمینے سے مٹھی بھر کر کر، جس طرح تقسیم کیا جاسکے گا؟ مسلمانوں نے اس میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا کہ مشترک زاد سفر (کی مختلف چیزوں میں سے) کوئی شریک ایک چیز کھائے اور دوسرا دوسری چیز یا یہی صورت سونے اور چاندی کے تخمینے میں، اور کئی گھور ایک ساتھ کھانے میں بھی چل سکتی ہے۔

۲۳۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں وہیب بن کیسان نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل بحر کی طرف ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بنایا فوجیوں کی تعداد تین سو تھی اور میں بھی ان میں شریک تھا۔ ہم نکلے اچھی راستے ہی میں تھے کہ زاد سفر ختم ہو گیا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ تمام فوج اپنے گوشے (جو کچھ بھی باقی رہ گئے ہوں) ایک جگہ جمع کر دیں۔ سب کچھ جمع کرنے کے بعد کل دو تھیلے ہو سکے اور روزانہ ہمیں اسی میں سے کھڑی

قَدْ عَنهُ مَا بَى أَنْ يَحْيِيَهَا فَقَالَ أُحْيِيَهَا أَوْ أَصْلِي ثُمَّ أَمَتْهُ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تَسْخُ خَتَّى تَرْبِيَهُ الْمُؤْمِسَاتِ وَكَانَ جَرِيحٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ لَا تَمْنَنَّ جَرِيحًا فَنَعَمْتُ لَهَا فَمَلَكْتُهَا فَأَبَى فَأَتَتْ رَايِيًا فَأَمَلَكْتُهَا مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جَرِيحٍ كَمَا تَوَدُّ وَتَسْرُوْ صَوْمَعَتَهُ فَأَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ فَتَوَضَّأُوْا وَصَلُّوْا ثُمَّ أَتَى الْغُلَامُ فَقَالَ مَنْ أَبُوْلَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّامِيُّ قَالُوْا ابْنُى صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ :

بَادِ ۱۵۶۱ الشَّرِكَةُ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعَرُوضِ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يَكُنْ دِيْمَارًا مَّحَارِقَةً أَوْ قِسْمَةُ قَبْضَةٍ لِمَا لَمْ يَرِ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بِأَسَانٍ يَأْكُلُ هَذَا بَعْضًا وَهَذَا بَعْضًا وَكَذَلِكَ مَحَارِقَةُ الذَّهَبِ وَالْقَبْضَةِ وَالْقِرَانِ فِي الشَّمْرِ :

۲۳۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّتَهُ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبِلَ السَّاحِلَ فَأَمَرَ عَلَيْهِمُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَأَمَّا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فِي الزَّادِ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَنَا وَادِ ذِيكَ الْجَيْشِ فَجِئِمَ ذِيكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِدْوًى نَمُرُ كَانَ يَقُوْ تَسْأَلُ يَوْمَ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فِي فُلْمٍ يَكُنْ يُجِيبُنَا لَا تَمْرُؤُ تَمْرُؤُ فَقُلْتُ

وَمَا تَغْنِي تَمْرَةً فَقَالَ لَقَدْ وَعَدْنَا فَقَدْ هَاجَبَتْ  
فَقَدِيتُ قَالَ لَمْ أَنْهِنَا إِلَى الْبَعْرِ يَا ذَا حَوْتٍ مِثْلَ  
الْقَرْبِ فَأَكَلْ مِنْهُ ذَلِكَ الْحَبَشُ ثَمَانِي عَشْرَةَ  
كَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدٍ أَنْ يَصْلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاجِهِ  
فَقُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَزَّتْ تَحْتَهُمَا  
فَلَمْ نَصِبْهُمَا:

تھوڑی مقدار کھانے کے لئے ملنے لگی۔ جب (اس کا بھی اکثر حصہ ختم ہو گیا  
تو میں صرف ایک ایک کھجور ملتی تھی۔ میں (وہب بن کسان) نے جابر رضی  
اللہ عنہ سے کہا کہ بھلا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا، انھوں نے فرمایا کہ اس  
کی قدر میں اس وقت غصوں ہوئی جب وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔ انھوں نے  
بیان کیا کہ آخر ہم ساحل سمندر تک پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر میں ہمیں ایک  
ایسی چھل مل گئی جو (اپنے طول و عرض میں) پہاڑی کی طرح معلوم ہوتی تھی رسا  
شکر اس چھل کو آٹھ دن تک کھا تا رہا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی دونوں پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد اونٹوں کو چلنے  
کا حکم دیا اور وہ ان پسلیوں کے نیچے بھوکھڑے لیکن (اتنی اٹھی ہوئی تھیں کہ) انھیں چھو نہ سکے۔

۲۳۰۹ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْثُودٍ حَدَّثَنَا  
حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ  
قَالَ سَقَمْتُ أَنَا وَالدُّعُومُ وَأَمْلَعُوا فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَجْدٍ إِلَيْهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ  
فَاخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِلَيْكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُهُمْ  
بَعْدَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأَوْفُ  
النَّاسَ قِيَاتُونَ بِفَضْلِ أَرْوَاحِهِمْ فَبَسِطَ لِيذَلِكَ نَطْعُ  
وَجَعَلَهُ عَلَى النِّطْعِ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَعَا وَتَرَفَّ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَأَخَذَتْنِي النَّاسُ  
حَتَّى دَرَعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ -

۲۳۰۹ - ہم سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن  
اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے یزید بن ابی عبید نے اور اسے سلمہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں کے توشے ختم ہو گئے اور فخر و محتاجی آگئی تو  
لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنے اونٹوں کو ذبح  
کرنے کی اجازت لینے (تاکہ انھیں کے گوشت سے پیٹ بھر سکیں) حضور  
اکرم نے انھیں اجازت دے دی۔ لیکن راستے میں عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات  
ان سے ہو گئی تو انھیں بھی ان لوگوں نے اطلاع دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کہ اونٹوں کے بعد پھر باقی کیا رہ جائے گا اگر انھیں بھی ذبح کر دیا گیا تو خوراک  
اور بڑھ جائیں گی (پناہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوئے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ اگر انھوں نے اونٹ بھی ذبح کر لئے تو  
پھر باقی کیا رہ جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا، تمام  
لوگوں میں اعلان کر دو کہ ان کے پاس جو کچھ توشے بچ رہے ہیں وہ لے کر

یہاں آجائیں۔ اس کے لئے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا گیا اور لوگوں نے توشے اسی دسترخوان پر لا کر رکھ دیئے اس کے بعد رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ اب آپ نے پھر لوگوں کو اپنے اپنے برتنوں کے ساتھ بلایا اور سب نے دونوں ہاتھوں سے  
توشے اپنے برتنوں میں بھر لیے جب سب لوگ بھر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی  
معبود نہیں۔ اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

۲۳۱۰ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابو النجاشی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے  
رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ ذبح کرتے انھیں دس  
حصوں میں تقسیم کرتے اور پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی اس کا پکا

۲۳۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَجَّاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ  
بْنَ خَدِيجٍ قَالَ نَأْضِضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَصْرَ فَلَنُحَرِّجُ دُورًا فَتَقْسِمُ عَشْرًا قَسِمَ فَنَأْكُلُ كُلُّهُمْ  
نِصْفَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ -

ہو گوشت بھی کھالیتے۔

۲۳۱۱۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو ہریرہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب غزوات کے موقع پر توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ کے قیام میں ان کے بال بچوں کے لئے کھانے کی کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں، پھر آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں آپس وہ مجھے میں اور میں ان میں سے ہوں۔

۱۵۶۴۔ دو شریک آپس میں صدقہ کی تقسیم اپنے حصوں کے مطابق کر لیں۔

۲۳۱۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ ثنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے صدقہ کا وہ فریضہ تحریر کیا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کیا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب دو شریک ہوں اور وہ انہوں نے اپنے مشترک مال سے صدقہ دیا ہو تو (اپنے حصوں کے مطابق اسے اپنے مال میں منہا کر لیں۔

۴۵۶۴۔ بکریوں کی تقسیم۔

۲۳۱۳۔ ہم سے علی بن حکم انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبید بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے اور ان سے ان کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام ذوالحلیفہ میں مقیم تھے۔ لوگوں کو بھوک لگی، ادھر غنیمت میں (اونٹ اور بکریاں تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شکر کے سچے تھے، لوگوں نے جلدی کی اور ذبح کر کے، بانڈیاں پڑھا دیں۔ لیکن بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور بانڈیاں الٹ دی گئیں (یعنی تقسیم کرنے کے لئے ان سے گوشت نکال لیا گیا) پھر ان خصوصاً نے تقسیم کیا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مقابلہ میں رکھا۔ ایک اونٹ اس میں سے بھاگ گیا تو لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ لیکن اس نے سب کو

۲۳۱۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ أَسَمَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّعْرَيْنِ إِذَا أَمْرًا لَنَا فِي الْغَزَا وَهَذَا طَعَامُ بَنِي لَهْمٍ بِالْبَدْرِ فَجَعَلُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ أَتَسَمُّوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِذَا وَاحِدٍ بِالشَّوْبَةِ فَهَمُّ قَوْمِي وَإِنَّا مِنْهُمْ بِ

بِأَكْبَرِ مَا كَانَ مِنْ حَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا

يَتَرَاغَبَانِ بَيْنَهُمَا بِالشَّوْبَةِ فِي الْمَدْفَقَةِ

۲۳۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ مِنْ حَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاغَبَانِ بَيْنَهُمَا بِالشَّوْبَةِ

بِأَكْبَرِ قِسْمَةِ الْعِثْمِ

۲۳۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِافَعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصْلَبَ النَّاسُ جُوعًا فَأَصَابُوا الْإِبِلَ وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَغْرِيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَلُوا وَخَجَلُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِفَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشْرَ مِائَةِ الْعِثْمِ بَعِيدَ قَدْرٍ مِنْهَا بَعِيدٌ فَطَبَعُوا فَاغْنَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ مِثْلُ مِثْلِهِ فَاهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ سَهْمَهُ فَعَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنْ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَاحِدٌ كَأَوَاحِدِ الْوُفْشِ

تھکا دیا۔ قوم کے پاس گھوڑے کم تھے۔ ایک صحابی تیرے کراونٹ کی طرف چھپے (اور اسے مار دیا) اس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح سرکشی ہوتی ہے۔ اس سے ان جانوروں میں سے بھی اگر کوئی تمہیں ماجر کرے تو اس کے ساتھ تم ایسا ہی معاملہ کرو (جیسا صحابی نے اس وقت کیا) میرے والد نے عرض کیا کہ کل دشمن کا خطرہ ہے، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (اگر تلوار سے جانور ذبح کریں تو وہ خراب ہو سکتی ہے حالانکہ دشمن کا خطرہ ابھی موجود ہے کیا ہم بانس سے ذبح کر سکتے ہیں؟ آنحضرتؐ نے اس کا جواب یہ دیا کہ جو چیز بھی (کاٹنے کے قابل ہو اور خون بہا دے اور ذبح پر اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ دانت اور ناخن سے نہ ذبح کرنا چاہیے۔ اس کی وجہ میں تمہیں بتاتا ہوں، دانت تو صفی ہے اور ناخن جشیوں کی چھری ہے۔

۱۵۶۴۔ شرکاؤ کی اجازت کے بغیر کئی کھجوریں ایک ساتھ کھانا۔

فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَأَصْنَعُوهُمْ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرَجُوا وَنَخَافُ الْعَدُوَّ وَقَدْ دَلَّيْنَاكَ بِمَدَى أَقْنَدُ بَعْجٍ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَكْهَرَ النَّارَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا لَيْسَ الْبَيْتُ وَالظُّفْرُ وَسَاكُذُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَقَطِّعْهُ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَقَطِّعْهُ مِنَ الْحَبَشَةِ ۝

بَابُ الْإِذَا فِي الشَّرِكَةِ الشَّرِكَاۤءُ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ ۝

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا كُفْلَانُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَجِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَفْرُونَ الرَّجُلَ بَيْنَ الشَّرَكَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ ۝

۲۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَذُرُّ قَنَاقَةَ الشُّمْرِ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِهَا فَيَقُولُ لَا تَقْرَبُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْإِذَا إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاكَ ۝

۲۳۱۴۔ ہم سے خلافت بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ بن سجم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا کہ کوئی شخص اپنے شرکاؤ کی اجازت کے بغیر دس ترخان پر (دو کھجور ایک ساتھ ملا کر کھائے۔

۲۳۱۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جبلہ نے بیان کیا کہ ہمارا قیام مدینہ میں تھا اور قحط کا دور دورہ تھا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھجور کھانے کے لئے دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ گذرتے ہوئے یہ کہہ جایا کرتے تھے کہ دو کھجور ایک ساتھ ملا کر نہ کھانا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوسرے ساتھی کی اجازت کے بغیر ایسا کرنے سے منع کیا تھا ۝

بِحَمْدِ اللَّهِ تَفْهِيمُ الْبُخَارِيِّ كَانُوا بِأَدَاةٍ مَكْمَلٌ هُوَا

لے اہل میں یہ حکم کے حالات کے لیے ہے۔ اگر ایسے حالات ہوں کہ کھجور کی ذہب یا شریک ایسا ہو کہ اس کی طرف سے اس عمل پر کسی اعتراض کا کوئی خطرہ نہ ہو تو کسی کھجور ایک ساتھ ملا کر کھائی جاسکتی ہیں۔ کھانے کی دوسری چیزوں کا بھی یہی حکم ہے اور اگر براحتی اجازت ہو تو پھر کوئی حرج ہی نہیں ہو سکتا۔



## دسوال پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۶۵۔ شرکار کے درمیان انصاف کے ساتھ چیزوں کی قیمت لگانا۔

باب ۱۵۶۵ تَقْوِيمُ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيَمَةٍ عَدْلٍ ۝

۲۳۱۶۔ ہم سے عمران بن مسیر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا یا مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال ہی تھا جو اس پر اسے غلام کی قیمت کو پہنچ سکے کسی مادل کی تجویز کے مطابق تو وہ پورا غلام آزاد ہوگا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو اس کا وہی حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کر دیا ہے۔ ایوب نے بیان کیا کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ روایت کا یہ آخری حصہ غلام کا وہی حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کر دیا ہے۔

۲۳۱۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سعید بن ابی عروبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھیں نضر بن انس نے، انھیں بشر بن نہیک نے اور انھیں ابو ہریرہؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلا دے لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے گی پھر غلام سے کہا جائے گا (کہ اپنی آزادی لیکن غلام پر اس سلسلے کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

۱۵۶۶۔ تقسیم میں قرعہ اندازی؟

بِسْمِ اللَّهِ

۲۳۱۸۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ثمان بن بشیرؓ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے (اطاعت گزار) اور اس میں مبتلا ہوجانے والے (یعنی اللہ کے احکام سے مغرور ہوجانے والے)

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدِ أَوْ شُرَكَاءِ أَوْ قَالَ بَيْعًا وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ قَوَّ عَيْنَيْهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا أَدْرِي قَوْلُهُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَدُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشَرَ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاَصَةٌ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمًا الْمَمْلُوكُ قِيَمَةً عَدْلٍ ثُمَّ اسْتَسْعَى غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ ۝

کی، کوشش کرے (بقیہ حصہ کی قیمت کا کراد کرنے کے بعد) لیکن غلام پر اس سلسلے کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

باب ۱۵۶۶ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْإِسْتِهَاْمِ فِيهِ ۝

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ تَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْهَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ

قَوْمٍ اسْتَمْتَرُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَتْ  
بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلُهَا  
فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقْوَامَ  
الْمَاءِ مَرَدًُّا عَلَى مَنْ قَوْفَهُمْ فَقَالُوا  
لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَ  
لَمْ نَكُنْ مِنْ قَوْمِكَ لَأَن تَيَّرَكُمُوهُمْ  
وَمَا أَرَادُوا وَاهْتَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا  
عَلَى أَيْدِيهِمْ يَخُونُوا أَوْ يُنَجُّوا جَمِيعًا

باب ۱۵۶ شَرَكَةُ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْيَتِيمِ

۲۳۱۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْعَامِرِيُّ الْأَدَلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ  
عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ  
سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ الْكُتُبُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الزُّبَيْرَ أَنَّهُ سَأَلَ  
عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلَىٰ ذِكْرِكُمْ  
فَقَالَتْ بَابُنَّ الْمُحْتَمَىٰ هِيَ الْيَتِيمَةُ يَكُونُ فِي حَبْصٍ  
وَرَيْتُهَا تُسَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَتَجَبَّبُهُ مَا لَهَا وَ

کی مثال ایک ایسی قوم کی سی ہے جس نے (باجم مشترک) ایک کشتی کے سطحیں  
قرعہ اندازی کی قرعہ اندازی کے نتیجے میں قوم کے بعض افراد کو کشتی کے اوپر  
کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے کا۔ جو لوگ نیچے تھے، انھیں (اور یا) پانی  
سیلنے کے لیے اوپر سے گزرتا پڑتا۔ انھوں نے سوچا کہ کیوں ہم اپنے  
ہی حصہ میں ایک سوراخ کر لیں تاکہ اوپر والوں کو ہم سے کوئی اذیت نہ پہنچے  
اب اگر اوپر والے بھی نیچے والوں کو سن مانی کرنے دیں اور وہ اپنے نیچے  
والے حصہ میں سوراخ کر لیں تو تمام کشتی والے ہلاک ہو جائیں اور اگر  
اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑیں تو یہ خود بھی اور ماری کشتی پر ہلاک

۱۵۶۴۔ یتیم کی شرکت داروں کے ساتھ۔

۲۳۱۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ عامری اویسی نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان  
سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھوں نے عائشہ  
سے پوچھا تھا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان  
سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے  
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشاد تو ان خفتم سے در باع تمک کے  
متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا میرے بھانجے اس میں اس یتیم بول کی کا ذکر  
ہوا ہے جو اپنے ولی کی زیر نگرانی ہو۔ ولی کے مال میں اس کی شرکت بھی ہو

لہ اس حدیث میں دنیا کی مثال ایک کشتی سے دی گئی ہے، جس میں سوار جماعت ایک دوسرے کی غلطی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی ماری  
دنیا کے انسان ایک قوم کی حیثیت میں ہیں اور یہ دھرتی ایک کشتی کی مانند ہے۔ اس کشتی میں مسلمان بھی سوار ہیں اور کافر بھی، گناہگار بھی اور فاجر بھی  
بھی اگر ظلم و گناہ کا درود و درہم ہوا تو اس سے کوئی ایک یا صرف وہی جماعت متاثر نہیں ہوگی جو اس میں مبتلا ہے بلکہ پوری قوم، پوری دنیا،  
متاثر ہوگی ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں کسی ایک فرد کی نیکیوں اور گناہوں کے ہم گیر اثرات کا مشاہدہ کرتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ صالح اور فاجر باہر وار  
بندے ظلم اور گناہ کے خلاف اپنی قوتوں کو جمع کریں اگر انھیں خود کو بھی منظم کے اثرات سے بچانا ہے تو ظلم اور گناہ کو دنیا سے ختم کریں کشتی میں بیٹھنے والی  
دو پارٹیوں میں ہر ایک دوسرے کا غیازہ نہ کیگئے گی۔ اگر نیچے والوں نے اپنے حصے میں سوراخ کر دیا تو اس میں مبتلا ہیں کہ انھوں نے اپنے حصے میں اپنی ملک  
میں تصرف کیا لیکن اگر کشتی ڈوبی تو اوپر والے بھی ڈوبیں گے اور اگر اوپر والے نیچے والوں کو سوراخ کرنے سے باز رکھ رکھے تو انھوں نے اس ظلم سے انکا  
ہاتھ پکڑ کر اپنی بھی حفاظت کر لی۔ اچھا نیول کا حکم اور برائیوں سے روکتے رہنا، اسی لیے اسلام میں مشروع ہے یہ ایک فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے صالح  
اور فاجر باہر وار بندوں پر عائد کیا ہے کیونکہ ہماری دنیا "دار تمیز" نہیں ہے "دار تخلیط و تلبیس" ہے اور ہر نوع حق اور باطل اس میں اسی طرح مخلوط و مشتبہ رہیں گے۔  
دار آخرت دار تمیز اور دار جزا ہے اور وہیں حق باطل سے جدا ہوگا اختلاط و اشتباہ رخص رہے گا یہ مصلحت خداوندی ہے یہی عام نافرمانی اور  
سرکشی کے نتیجے میں اگر صرف گناہگار ہی ہلاک ہوں یا انھیں پر عذاب ہو تو یہ خداوندی مصلحت و حکم کے خلاف ہوگا ہر حق، باطل سے، ہر خواب گناہ سے دار  
آخرت میں ہی ممیز ہوگا۔ اور کم از کم دنیاوی زندگی میں ہم خدا کی اس مصلحت کا مشاہدہ تو کرتے ہی رہتے ہیں۔

وَجَمَا لَهَا فَيُرِيدُ وَرَيْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يَقْضِيَ  
فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهُ فَهَؤُلَاءِ  
أَنْ تَنْكِحُوا هُنَّ إِلَّا أَنْ يَقْضُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ  
أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأَمْرُوا أَنْ يَنْكِحُوا  
مَا كَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سَوَاءً هُنَّ قَالِ عُرُودٌ قَالَتْ  
عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْأَيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ  
تَنْكِحُوا هُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ  
الْأَيَّةُ الْأُولَى الْغُسِّي قَالَ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا  
تَقْضُوا فِي النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتُمْ مِمَّنْ يَنْكِحُونَ النِّسَاءَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْأَيَّةِ الْآخِرَى وَ  
تَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوا هُنَّ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدٍ كُرْ  
لِيَسْتَيْمِتَّ أَلَيْسَ تَكُونُ فِي حَجَرَةٍ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةً  
الْأَمَلِ وَالْجَمَالِ فَهَؤُلَاءِ أَنْ يَنْكِحُوا أَمَّا رَضُوا فِي مَا يَأْتِي  
جَمَالَهَا مِنْ يَتَعَمَّى النِّسَاءُ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَحْسَنِ  
رَغْبَتِهِمْ فَهَؤُلَاءِ :

پھر ولی اس کے مال و جمال پر دیکھ جائے اور چاہے کہ مہر کے معاملے  
میں عدل و انصاف کے بغیر اس سے شادی کرنے اور اسے اتنا بھی نہ  
دے جتنا دوسرے دیتے ہیں تو انہیں اس سے منع کر دیا گیا کہ اس  
بڑے ارادے اور طرز عمل کے ساتھ ان سے نکاح کریں۔ البتہ اگر ان  
کے ساتھ ان کے ولی عدل و انصاف کر سکیں اور ان کی حسبِ حیثیت  
بہتر سے بہتر طرز عمل مہر کے بارے میں اختیار کریں (تو ان سے نکاح کرنا  
اجازت ہے) اور ان سے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ ان کے سوا جو بھی عورت  
انہیں پسند ہو اس سے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہؓ  
نے فرمایا پھر لوگوں نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسئلہ پوچھا تو اللہ  
تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”اور آپ سے عورتوں کے بارے میں یہ لوگ  
سوال کرتے ہیں“ سے و ترغبوا ان تنکحوهن تک اور جو اللہ تعالیٰ نے  
یہ ارشاد فرمایا ہے ”انہ یُتْلَىٰ علیکم فی الکتاب“ تو اس سے وہی پہلی آیت  
مراد ہے (جس کا ذکر اوپر ہوا) جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
”اگر تمہیں خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں تم انصاف نہیں کر سکو گے  
تو تم ان (دوسری) عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں“ عائشہؓ  
نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد دوسری آیت میں ”و ترغبون ان  
تنکحوهن“ (اور تمہیں اگر ان سے نکاح میں کوئی رغبت نہ ہو) سے  
مراد کسی ولی کی ایسی یتیم لڑکی کی طرف سے بے رغبتی ہے جو اس کی پرورش میں ہو اور مال و جمال دونوں اس کے پاس کم ہوں تو ولیوں کو  
اس سے منع کر دیا گیا کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کریں کہ جن کے مال و جمال میں ان کے لیے رغبت کا کوئی سامان نہ ہو۔ یہی  
انصاف کا اگر ارادہ ہو (تو کر سکتے ہیں) کیونکہ ان کی طرف سے پہلے ہی سے انہیں بے توجہی ہے۔

پارہ ۱۵۶۸ الشَّرْكَاءُ فِي الْأَرْضَيْنِ  
وَعَلَيْهَا :

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدٍ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
رَأَى جَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُنْفَعَةَ فِي كُلِّ مَا كُتِبَ لَهُ فَإِذَا وَقَعَتْ  
الْحُدُودُ وَصُرِفَتْ الْحُقُوقُ فَلَا شَفْعَةَ

۲۳۲۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام  
نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ  
نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے شفعہ کا حق ایسے اموال (زمین، جائیداد وغیرہ) میں دیا تھا جن کی  
تقسیم نہ ہوئی ہو لیکن جب اس کے حدود متعین کر دیئے گئے اور راستے  
بھی بدل لیے گئے تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

بن محمد بن حبت

۱۵۶۹۔ جب شرکاء گھر وغیرہ کی تقسیم کر لیں تو انہیں

رجوع کا حق رہتا ہے اور نہ شفعہ کا یہ

۲۳۲۱۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ابی ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس جائیداد میں شفعہ کا حق دیا تھا جس کی ابھی تقسیم (شرکاء میں باہم) نہ ہوئی ہو لیکن اگر حدود متعین کر دیے جائیں اور راستے الگ ہو جائیں (تقسیم سے) تو پھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا۔

۱۵۷۰۔ سونے، چاندی اور ان تمام چیزوں میں اشتراک

جن کا تعلق سکے سے ہو۔

۲۳۲۲۔ ہم سے محمد بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان، اسود کے ماجداد سے مراد ہیں نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سلیمان بن ابی مسلم نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو المنہال سے بیع صرف نقد کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے ایک شریک نے کوئی چیز اسونے اور چاندی کی خریدی نقد پر بھی اور ادھار بھی پھر ہمارے یہاں براء بن عازب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ادھار میرے شریک زید بن ارقم نے بھی یہ بیع کی تھی اور اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا جو نقد ہو وہ تو لے لو لیکن جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

۱۵۷۱۔ شرکین اور ذمیوں کے ساتھ مزاحمت

میں شرکت۔

۲۳۲۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جائیداد (فتح کرنے کے بعد) یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ وہ اس میں کام کریں اور بڑی جو بیس پیداوار کا ادھا حصہ انہیں ملتا رہے گا۔

۱۵۷۲۔ بکریوں کی تقسیم انصاف کے ساتھ۔

۱۵۶۹۔ اِذَا قَسَمَ الشَّرَكَاءُ الْمَالَ وَرَأَوْا غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رَجُوعٌ وَلَا شَفْعَةٌ

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسَّمْ فَإِذَا قُتِعَتِ الْخُصُودُ وَوُضِعَتِ الطَّرُوقُ فَلَا شَفْعَةَ

بِالسَّيِّئِ الْإِشْرَاقِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الْقَرُوفُ

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمُنْهَالِ عَنِ الْقَرُوفِ يَدَا بَيْدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكَ قِي شَيْئًا يَدًا بَيْدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلَنَا فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكَ زَيْدٌ بَيْنَ أَرْقَمٍ وَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدَا بَيْدٍ وَخُذْ وَكَوْ مَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرْهُ

بِالسَّيِّئِ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالشَّرِكِيِّ فِي الْمَزَارَعَةِ

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ لِلْيَهُودِ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا

بِالسَّيِّئِ قِسْمَةَ الْعَتَا وَالْعَدْلِ فِيهَا

لے فقہ کی کتابوں میں ہے کہ اگر تقسیم غلط ہوگی اور تقسیم کے بعد کوئی "غبن فاحش" سامنے آئے تو تقسیم پر نظر ثانی کی جائے گی۔

۲۳۲۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیٹ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو النضر نے اور ان سے عقبہ بن مامر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بکریاں دی تھیں کہ قربانی کے لیے انھیں صحابہ میں تقسیم کر دیں۔ ایک سال کا بکری کا ایک بچہ بچ گیا تو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی تم قربانی کرو۔

۱۵۷۳۔ غلے وغیرہ میں شرکت۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی چیز کا بھاؤ کر رہا تھا کہ دوسرے نے اسے آنکھ ماری عمرہ نے اس (آنکھ مارنے کی بنیاد پر) یہ فیصلہ کیا تھا کہ بھاؤ کرنے والے کے ساتھ اس کی شرکت ہو سکتی ہے۔

۲۳۲۵۔ ہم سے اصبح بن فرج نے حدیث بیان کی کہہا کہ مجھے عبد اللہ بن وہب نے خبر دی، کہہا کہ مجھے سعید بن جبردی، انھیں زہرہ بن سعید نے، انھیں ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام نے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک پایا تھا۔ ان کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آپ کو لے کر حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! اس سے عہد لے لیجئے (اسلام کا) ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے۔ پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پیرا اور ان کے لیے دعا کی اور زہرہ بن سعید سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام، انھیں اپنے ساتھ بازار لے جاتے تھے وہاں غلہ خریدتے۔ ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے (اگر ملاقات ہو جاتی تو وہ فرماتے ہمیں بھی اس تجارت میں شریک کر لو کہ آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی۔ چنانچہ وہ انھیں شریک کر لیتے اور اکثر پورے ایک اونٹ (کے اٹھانے کے لئے) غلہ کا نفع حاصل ہوتا اور اسے وہ گھر بھیج دیتے۔

۱۵۷۴۔ غلام میں شرکت۔

۲۳۲۶۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بنت اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے تافع نے اور ان سے ابن عمر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی (مشرک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر غلام کی منفعتانہ قیمت کے برابر اس کے پاس مال ہے تو پورا غلام آزاد کر دے اس طرح دوسرے شرکاء کو ان کے حصے کے مطابق دے دیا جائے اور آزاد شدہ غلام کی راہ صاف کر دی جائے۔

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ مَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ فَنَمَّا يُقَسِّمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ فَمَضَاهَا فَبَقِيَ مَقْدُودٌ فَكَرَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعْهُ بِهَ أَنْتَ ؟

باب ۱۵۷۳ الشَّرْكَةُ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ وَدَعَا صَدْرًا أَنْ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَعَمَزَهُ أَخْرَجُوا عُمَرَا أَنْ لَهُ شَرَكَةٌ

بزمیت

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَصْبَحُ بْنُ فَرَجٍ حَدَّثَنَا الْفَرَجِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ زُهْرَةَ بِنْتِ مَعْبُدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حَنِيدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَسَمَّيْهِ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ وَعَنْ زُهْرَةَ بِنْتِ مَعْبُدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الْقَعَامَ فَيُلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشِيرَ كُنَّا فَارًا أَمْ شَيْءٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالشَّرِكَةِ فَيُشِيرُ كُهُمُ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ

باب ۱۵۷۴ الشَّرْكَةُ فِي الرِّقَقِ

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ أَسْمَاءَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَرْكَاءَ لَهُ فِي مَسْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَغْتَنِي كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْ تَمَّتْ يَتَامُ رِقْمَةً عَدْلٍ وَيُعْطَى شَرْكَاءُ وَهُوَ حِصَّتُهُمْ وَيُعْطَى سَبِيلُ الْمُتَّقِ

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ  
بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ  
إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يَسْتَسْعِمْ غَيْرَ مُشْتَوِيٍّ  
عَلَيْهِ ۝

بہت بڑا

باب ۵۷۵ الشِّرْكَ فِي الْهَدْيِ وَالْبَدَنِ  
وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ  
بَعْدَ مَا أَهْدَى ۝

۲۳۲۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حارث  
نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے فضیل بن انس نے ان سے  
بشر بن ہبیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا، جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو اگر اس کے پاس  
مال ہے تو پورا غلام آزاد کر دیا جائے اور اگر مال نہیں ہے تو غلام سے کہا  
جائے گا کہ بقیہ حصہ کو آزاد کرنے کے لیے کوشش کرے۔ لیکن اس سلسلے  
میں اس پر کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

۱۵۷۵۔ قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت  
اگر کسی نے قربانی کا جانور لینے کے بعد اس میں کسی دوسرے  
کو شریک کیا۔

۲۳۲۸۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید  
نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الملک بن جریج نے غروی، انھیں عطاء  
نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے اور ابن جریر نے اسی حدیث کی دوسری روایت  
عطاء سے کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی  
ذی الحجہ کی صبح کو حج کا تلبیس کہتے ہوئے جس کے ساتھ کوئی اور چیز (عمرہ) آپ  
نہیں ملاتے تھے (مکرمین) داخل ہوتے۔ جب ہم پہنچے تو آنحضرت کے حکم سے  
ہم نے اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کر لیا اور یہ کہ (عمرہ کے افعال) ادا کر نیکی  
بہج کے احرام تک (ہماری بیویاں ہمارے لیے طہال رہیں گی اس پر  
لوگوں میں چھٹی گونیاں شروع ہو گئیں۔ عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ  
کہا کیا ہم مئی اس طرح جائیں گے کہ مئی ہمارے ذکر سے ٹپک رہی ہوگی!  
آپ نے اٹھ سے اٹھ رہی کیا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ غلبہ  
دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ اس اس  
طرح کی باتیں کر رہے ہیں خدا کی قسم، میں ان لوگوں سے زیادہ متنی اور پرہیزگار  
ہوں، اگر مجھے وہ بات پہلے ہی سے معلوم ہوتی جواب ہوتی ہے تو قربانی کے  
جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی طہال  
ہر جاتا اس پر سراقہ بن مالک بن حبشم کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم  
(حج کے ایام میں عمرہ) خاص ہمارے ہی لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آل حضور  
نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی بن ابی  
طالب رضی اللہ عنہ (میں سے) آئے۔ جابر نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا "لیک

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَادُّ  
بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جَرِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ  
عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ قَدِيمُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبَعُ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ  
مُهَلِّينَ بِأَحَجِّ لَا يَحْطِطُهُمْ شَيْءٌ فَعَلَمَّا فَدِمْنَا  
أَمَرَنَا بِحَبْلَيْنَا هَا عُمَرَةُ وَأَنْ تَحُلَّ إِلَى نِسَائِنَا  
فَفَقِشْتُ فِي ذَلِكَ الْقَالَةَ قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرُ  
فَيُرَدُّ أَحَدُنَا إِلَى مَتَى وَذَكَرَهُ يَحْطِطُ مِنِّيَا فَقَالَ  
جَابِرُ يَكْتُمُ قَبْلَكَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَامَ حَطِيبًا فَقَالَ يَكْفِيْنِي أَنْ أَقْوَامًا  
يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا أَوْ اللَّهُ لَا أَنَا أَبْرَأُ وَأَتَّقِي  
لِلَّهِ مِنْهُمْ وَكَوَأَنِّي أَسْتَقْبِلْتُ مِنْ أَمْرِي  
مَا أَسْتَبْرَأْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَكَوَأَنِّي مَعِيَ  
الْقُدَى لَا أَحْلَلْتُ فَقَامَ سَرَاةً مِنْ مَالِكِ  
ابْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ لَنَا  
أَوْ لِلْأَمَةِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْأَمَةِ قَالَ وَجَاءَ  
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا  
يَقُولُ كَتَيْبُكَ بِمَا أَهْلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَقَالَ

الْأَخَرُ لَبَّيْكَ يَحْجَتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَا لَيْثِي صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُقْبِلَ عَلَى إِخْدَامِهِ  
وَأَشْرَكَهُ فِي الْهُدَى ۝

بجنت منج

یا ۵۷۶ مَن عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ  
يَجْزِي فِي الْقِسْمِ ۝

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكَيْفُ  
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبَابَةَ بِنِ رَفَاعَةَ  
عَنْ حَبِيدٍ رَفَعِ ابْنُ حَرْوَيْجٍ قَالَ لَمَّا مَعَ الْبَيْتِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَذَى الْحَكِيفَةَ مِنْ  
تَهَامَةٍ فَأَصْبَتَا عَنَمًا وَابِلًا فَجَعَلَ الْقَوْمُ  
فَاغْلُوا بِهَا الْعُدُوَّ وَفَجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا فَأَلْفَيْتُ لَحْدَ عَدَلٍ  
فَلَمَّا مَنَ الْغَنَمِ يَجْزِي لَحْدًا إِنَّ بَعِيرًا أَمَدَّ  
وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يُسَيِّدُهُ قَوْمَاهُ رَجُلٌ  
فَحَبَسَهُ يَسْمُو فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهَا نَوَاهُ الْبَهَائِمِ أَوَابِدًا كَا  
وَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَأَصْنَعُوا  
بِهِ هَكَذَا قَالَ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَنَّ رَسُولُ اللَّهِ أَنَا  
نَرْجُو أَوْ خَافَتْ أَنْ تُلْقَى الْعُدُوَّ فَذَا وَلَيْسَ  
مَعَنَا مَبْدَى فَتَذَبُّ بِهَا لِقَصَبٍ فَقَالَ  
الْعَجَلُ أَدَارِي مَا أَتَاهَا الدَّمُ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ فَكَلُوا لَيْسَ السِّنُّ وَالنَّفَرُ وَسَاحِدُكُمْ  
مَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَلَمٌ وَأَمَّا النَّفَرُ فَمَدَى  
الْحَبَشَةِ ۝

ہا "بَلَّ" پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے یوں کہا تھا، لبیک بحجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے احوال پر قائم رہیں (جیسے انہوں نے باندھا ہے) اور انہیں اپنی قربانی میں شریک کر لیا یہ حدیث مختلف روایتوں سے اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔

۱۵۷۶۔ جس نے تقسیم میں دس بکریوں کا حصہ ایک اونٹ کے برابر رکھا۔

۲۳۲۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں دیکھنے نے خبر دی، انہیں سفیان نے انہیں ان کے والد نے۔ انہیں عباہ بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا ابو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے مقام ذوالحلیفہ میں تھے (فہیمت میں بھی بکریاں اور اونٹ ملے تھے۔ بعض لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کی اور دھانور ذبیحہ کر کے گوشت کو باندھ یوں میں چڑھا دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور چونکہ تقسیم کے بغیر انہوں نے ایسا کیا تھا اس لیے آپ کے حکم سے گوشت باندھ یوں سے نکال لیا گیا۔ پھر آپ نے تقسیم کی اور دس بکریوں کا ایک اونٹ کے برابر حصہ رکھا۔ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور اس کا پیرانا دشوار ہو گیا، قوم کے پاس گھوڑوں کی کمی تھی۔ ایک شخص نے اونٹ کو تیرا کر روک لیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں میں بھی جنگل جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے اس لیے (موقوفہ) تو تم ان کے ساتھ ایسا کیا کرو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میرے دادا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمیں خطرہ ہے کہ کل قوم سے مدبھڑد ہو جائے، چھری ہمارے ساتھ نہیں ہے کیا بانس سے ہم ذبح کر سکتے ہیں؟ اُنھوں نے فرمایا لیکن ذبح بھلیت کے ساتھ کہ راوی کو شبہ ہے کہ آپ نے اس مفہوم کے لیے اچھل فرمایا تھا یا ارنی (جو چیز بھی خون بہا سکے اور اس سے ذبح کرتے وقت جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو لیکن دانت اور ناخن سے ذبح کرنا چاہیے۔ میں اس کے متعلق تمہیں بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

بجنت منج

# کتاب الرهن

## رہن کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۷۷۔ حضرتیں رہن رکھنا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کتاب نہ ملے تو کوئی چیز رہن کے طور پر قبضہ میں دے دو۔

بَابُ ۱۵۷۷ فِي الرِّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ

۲۳۳۰۔ حدیثنا مسلم بن ابی اہنیم حدیثنا ہشام حدیثنا قتادہ عن انس قال ولقد رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعه بشعير ومشيئته الى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير واهالته سيفه ولقد سيفته يقول ما اصبتم رذل منكم صلى الله عليه وسلم ولا صاع ولا آسنه وانه لیسعة آبيات ۖ

۱۵۷۸۔ جس نے اپنی زرہ رہن رکھ دی

۲۳۳۱۔ حدیثنا مسدد حدیثنا عبد الواحد حدیثنا قتادہ عن انس قال تذا اكرنا عبد ابراهيم الرهن والقبيل في السلف فقال ابراهيم حدیثنا الاسود عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اشترى من يهودي لهما ما الى اجل وركه درعه ۖ

۱۵۷۹۔ ہتھیار کی رہن

۲۳۳۲۔ حدیثنا علی بن عبد اللہ حدیثنا سفین قال سمعت جابر بن عبد اللہ بن یزید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکتب بن الاشراف فانه اذى الله ورسوله صلی اللہ علیہ وسلم فقال محمدا بن مسکمة انا فانا فقال اردنا ان تسلفنا وسقا او وسقین فقال

مع مصنف کا اشارہ اس طرف ہے کہ رہن کے سلسلہ میں جو قرآن میں خاص طور سے سفر کا ذکر آیا ہے وہ محض اتفاقی ہے ورنہ جس طرح رہن سفر میں رکھنا جائز ہے حضرتیں بھی جائز ہے۔ چنانچہ سفر میں رہن رکھنے کی زیادہ اہمیت تھی اور آیت کا نزول بھی سفر میں ہوا تھا اس لیے خاص طور سے سفر کا ذکر کیا۔



کہا کہ ایک یا دو دن غلہ قرض لینے کے ارادے سے آیا ہوں۔ کعب نے کہا میں تمہیں اپنی بیویوں کو میرے یہاں رہن رکھنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ ہم اپنی بیویوں کو تمہارے پاس کس طرح رہن رکھ سکتے ہیں جبکہ تم عرب کے خوب ترین اشی میں سے ہو۔ میں نے کہا پھر اپنی اولاد رہن رکھ دو۔ انھوں نے کہا کہ ہم اپنی اولاد کس طرح رہن رکھ سکتے ہیں، اسی پر انھیں گالی دی جایا کرے گی کہ ایک، دو دوسق کے لیے ہیں رکھ دیے گئے تھے۔ یہ تو ہمارے لیے بڑی شرم کی بات ہے۔ البتہ ہم لاکھ ہمارے یہاں رہن رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے فرمایا کہ مراد اس سے "مہتیار" ہیں پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کر کے چلے گئے اور رات میں اس کے یہاں پہنچ کر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی۔

۱۵۸۰۔ رہن پر سوار ہوا جاسکتا ہے اور اس کا دودھ دونا جاسکتا ہے بغیر ہونے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ نے کہ گم شدہ جانور پر (اگر کسی کو مل جائے تو) اس پر چارہ دینے کے بدلے بھی سوار ہوا جاسکتا ہے (اگر وہ سواری کا جانور ہے) اور چارے کے مطابق اس کا دودھ بھی دونا جاسکتا ہے (اگر وہ دودھ دینے کے قابل جانور ہے) یہی حال رہن کا بھی ہے۔

۲۳۳۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ذکر یانے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہن پر خرچ کے بدلے میں اس پر سوار بھی ہوا جاسکتا ہے اور اگر دودھ دینے والا ہو تو اس کا دودھ بھی پیا جاسکتا ہے۔

۲۳۳۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں ذکر یانے خبر دی، انھیں شعبی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رہن جب تک مر جوں ہے اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلے میں سوار ہوا جاسکتا ہے۔ اسی طرح دودھ دینے والے جانور کا دودھ بھی اس پر ہونے والے اخراجات کے بدلے میں پیا جاسکتا ہے۔ جو شخص سوار ہوگا، یا اس کا دودھ پئے گا اخراجات اسی کے دے ہوں گے۔

۱۵۸۱۔ یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا۔

بن حنبل

أَرْهَنُوْنِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكِ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَحَبُّ الْعَرَبِ قَالَ قَالُوا رَهْنُوْنِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبِّحُ أَحَدُهُمْ فَيَقَالَ رَهْنِي يَوْسَى أَوْ وَتَقْنِي هَذَا عَارِ عَلَيْنَا وَكَيْفَا نَرْهَنُكَ نَزِمَتْ قَالَ سُفْيَانُ لَيْفِي السَّرْمَةَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُمْ فَنَقَلُوهُ ثُمَّ اتَّوْا نَسَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ

بن حنبل

باب ۱۵۸۰ الرهن مذكوب ومخلوب  
وقال مغيرة من إبراهيم  
تركب الفلاة بقدر علفها  
وتحلب بقدر علفها والرهن  
ميشله

بن حنبل

۲۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ رَهْنٌ يَرْكَبُ يَنْفَقَتُهُ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرَادِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْمًا

۲۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرهن يركب ينفقته إذا كان مرهونًا ولبن الدرداء يشرب بنفقته إذا كان مرهونًا وصلى النبي عليه وسلم

باب ۱۵۸۱ الرهن عند اليهود وغيرهم

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ مَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ قَاتِلَةَ  
قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهْنَهُ دِرْعَةً ۚ

پاس ۱۵۸۲ اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِئُ وَ  
الْمُرْتَمِئُ دَخَوْهُ قَاتِلَتُهُ عَلَى الْمَدْعَى  
وَالْيَمِينُ عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ ۚ

بشیرین

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
فَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي أَبِي بَكْرٍ قَالَ كَتَبْتُ  
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ الشَّيْبَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمَدْعَى  
عَلَيْهِ ۚ

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ  
لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَصْفِيْقًا  
ذَلِكَ أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ يَهُودِيَّةً وَاللَّهُ وَآمَنًا نَعِمْنَا  
قَلِيلًا فَقَرَأَ إِلَى عَذَابٍ أَلِيمٍ ثُمَّ إِنَّ الْأَشْجَثَ بْنَ قَيْسٍ  
خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحْدِثُ كُفْرًا أَبُو مُؤَدٍّ الْوَحْشِ قَالَ  
فَعَدَّ ثَمَنًا قَالَ فَقَالَ مَدَقَ كَيْفَ وَاللَّهِ أَنَزَلَتْ  
كَانَتْ مَبِينٍ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٍ فِي مَبْنًى  
فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَاهِدُكَ أَوْ يَمِينُكَ قُلْتُ إِنَّهُ إِذَا  
يَحْلِفُ وَلَا يَمِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ  
يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ  
لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنزَلَ

۲۳۳۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث  
بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور  
ان سے قاتلہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس رہیں گئی۔

۱۵۸۲۔ راہن اور مرتہین کا اگر اختلاف ہو جائے، یا

اسی جیسے (کسی دوسرے معاملے میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے)  
تو گواہی پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے ورنہ مدعی علیہ قسم  
لی جائے گی۔

۲۳۳۶۔ ہم سے خالد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے فافع بن  
عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی بکر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس  
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (مشکوہ و ریافت کرنے کے لیے) کھا تو انھوں نے  
اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ  
مدعی علیہ سے صرف قسم لی جائے گی (اگر مدعی گواہ نہ پیش کر سکا)۔

۲۳۳۷۔ ہم سے قتیبہ بن سوید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے  
حدیث بیان کی، ان سے مسعود نے، ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ عبد اللہ  
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (حدیث) بیان کی کہ شخص جان بوجھ کر اس نیت سے جھوٹی قسم  
کھائے گا کہ اس طرح دوسرے کے مال پر اپنی ملکیت جمائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے  
اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اس ارشاد کی تصدیق  
میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں  
کے درجے بخود ہی پوچھ کر فریاد کرتے ہیں“۔ آیت مذاب الیمین انھوں نے تلاوت  
کی ماس کے بعد اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لائے اور پوچھا  
کہ ابو عبد الرحمن (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تمہارے کون سی حدیث بیان کی ہے؟ انھوں  
نے بیان کیا کہ ہم نے حدیث ان کے سامنے بیان کر دی۔ اس پر انھوں نے  
فرمایا کہ انھوں نے سچ بیان کیا، میرا ایک یہودی شخص سے کنوئیں کے معاملے  
میں جھگڑا تھا ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر  
ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گواہ لاؤ کہ کیونکر آپ ہی  
مدعی تھے (ورنہ دوسرے فریق نے قسم لی جائے گی) میں نے عرض کیا کہ پھر قرعہ قسم کا  
کئے گا اور کوئی پروا (جوڑ بولنے پر) اسے نہ ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی کا مال اپنے قبضہ میں کرنے کے لیے جھوٹی قسم

کہاٹے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی اس کے بعد انھوں نے وہی آیت پڑھی ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ مقوی قیامت خریدتے ہیں“ آیت ولہم عذاب الیم تک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۵۸۳۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔ اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ”کسی غلام کو آزاد کرنا یا نفع دینا تو اس کے زمانہ میں کسی عزیز و قریب یتیم کو کھانا“

۲۳۳۸۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عام بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے واقد بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے علی بن حسین کے مصاحب سعید بن مرجانہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر معصوم کی آزادی کے بدلے، اس شخص کے بھی ایک ایک معصوم کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ سعید بن مرجانہ نے بیان کیا کہ پھر میں علی بن حسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کے یہاں گیا (اور ان سے حدیث بیان کی) وہ اپنے ایک غلام کی طرف متوجہ ہوئے جس کی عبد اللہ بن جعفر دس ہزار درہم ایک ہزار دینار قیمت دے رہے تھے اور آپ نے اسے آزاد کر دیا۔

۱۵۸۴۔ کس طرح کے غلام کی آزادی افضل ہے؟

۲۳۳۹۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابو مرواح اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جب تک سب سے زیادہ قدر ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ حضور نے فرمایا کہ پھر کسی کا رے کی مدد کر دیا کسی بے ہنر کو کوئی کام سکھا دو اور اس طرح غلام کی آزادی اور خلق اللہ کے ساتھ حسن معاشرت کرو (انہوں نے کہا کہ اگر میں یہی نہ کر سکا؟ اس پر آپ حضور نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے

اللہ تصدیق ذلک ثم اقترأ ہذا  
الایۃ اِنَّ الْاَنْوٰیۃَ یَشْتَرُوْنَ بِہِیَ اللّٰہِ  
وَ اَیْمَانِہِمْ ثُمَّ قَلِیْلًا اِلٰی وَاٰلِہُمْ  
عَذَابٌ اَلِیْمٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۵۸۳۔ فی النبی وفضلہ وکولہ تعالیٰ

قُلْتُ رَقَبَۃٌ اَوْ اِمْلَآءٌ فِیْ یَوْمِ ذِی  
مَسْجِیۃَ یَیَّتِیْمًا ذَا مَقْوَلٍ

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا  
عَامِرُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَاقِدُ بْنُ مَعْمَرٍ  
قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ  
عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْهُ هُرَیْرَہُ قَالَ  
اَلَمْ یُحَدِّثْ لَیْکُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْمَانًا رَجُلٍ اَعْتَقَ اَمْرًا  
مُسْلِمًا اِسْتَعْتَدَ اللّٰہُ بِکُلِّ عَصْرِ مِیْنَتِہُ عَصْوًا مِیْنَتِہُ  
مِنْ اَللّٰہِ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ قَا نَطَلَقْتُ اِلٰی  
عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ فَعَصِدَ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ اِلٰی عَبْدٍ لَّہُ قَدْ  
اَعْتَاہُ بِہِ عَبْدٌ لِّلّٰہِ بِنَ جَعْفَرٍ عَشْرَ اَلْفٍ دِرْہِمٍ  
اَوْ اَلْفَ دِیْنَرٍ قَا عَتَقَہُ

۱۵۸۴۔ اَتَى الرِّقَابَ اَفْضَلُ

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبِیدُ اللّٰہِ بْنُ مُوسٰی عَنْ  
ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ مَرْوَاحٍ عَنْ  
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
اَتِیَ الْعَمَلُ اَفْضَلُ قَالَ اَیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَجَہَادٌ  
فِیْ سَبِیْلِہِ قَا اَتِیَ الرِّقَابَ اَفْضَلُ قَالَ اَعْلَاہَا  
ثَمَنًا وَ اَنْفُسًا عِنْدَ اَهْلِہَا قُلْتُ قَا لَمْ  
اَفْعَلْ قَالَ تَعِیْنُ مَا نَفَعًا اَوْ تَصْنَعُ  
رَہْجًا قَالَ قَا لَمْ اَفْعَلْ قَالَ  
تَسَدُّمُ النَّاسِ مِنْ الشَّرِّ قَا نَهَا  
مَدَفَّتْ تَصَدَّقَ بِہَا عَلٰی

نَفْسًا ۛ

بزمِ مہذب

باب ۵۸۵ مَا يُسْتَعْتَبُ مِنَ الْعَقَاةِ فِي  
الْمَكْسُوفِ وَالْأَيَاتِ ۛ

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا  
زَاهِدٌ عَنْ بَنِي قَدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ  
عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُسَدَّرِ عَنْ أَسْمَاءَ  
بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَاةِ فِي كُسُوفِ  
الشَّمْسِ تَابِعَهُ عَلِيُّ بْنُ الدَّارُورِذِيِّ عَنْ هِشَامِ  
۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو بْنُ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُسَدَّرِ  
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا قَوْمًا مَرَّ  
عِنْدَ النَّصُوفِ بِالْعَقَاةِ ۛ

باب ۵۸۶ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا ابْنَيْنِ  
أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا ابْنَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ مُؤَمَّرًا قُتِمَ عَلَيْهِ ثُمَّ  
يُفْتَقَ ۛ

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ كَمَا كَانَ لَهُ  
مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ أَعْيُنِ قَوْمٍ أَلْعَنَهُ  
قِيَمَةُ عَدْلٍ فَأَطْعَمَ شِرْكَاءَهُ حَبَصَةً مِنْهُمْ  
وَعَتَقَ مَلِكِيهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ

شر سے محفوظ و مامون کر دو، کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اسچاؤ پر  
کر دگے (یعنی کسی کو تکلیف و اذیت نہ پہنچانا بھی ایک درہم میں ملتی ہے)۔  
۵۸۵۔ سورج گرہن اور دوسری نشانیوں کے وقت  
غلام آزاد کرنے کا استحباب۔

۲۳۴۰۔ ہم سے موسیٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے زاہد  
بن قدامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے ان سے فاطمہ  
بنت منذر نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا  
حکم دیا تھا۔ اس روایت کی متابعت علی نے کی، ان سے در اور دی نے  
بیان کیا اور ان سے ہشام نے۔

۲۳۴۱۔ ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے فاطمہ بنت منذر  
نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمیں گرہن  
کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

۵۸۶۔ دو اشخاص کے مشترک غلام یا کئی شرکاؤں کا ایک  
باندی کو کوئی شریک آزاد کرتا ہے؟

۲۳۴۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان  
نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن ان سے سالم نے اور ان سے ان کے  
والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شرکاؤں کے درمیان مشترک غلام  
کو اگر کسی ایک شریک نے آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والا خوش حال ہے تو  
باقی حصوں کی قیمت لگائی جائے گی اور (اسی کی طرف سے) پورے غلام کو آزاد  
کر دیا جائے گا۔

۲۳۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یزید نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے  
بخری، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا  
اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا کہ غلام کی پوری قیمت اس سے ادا ہو سکے تو  
تو اس کی قیمت انصاف عدل کے ساتھ لگائی جائے گی اور بغیر شرکاؤں کے ان کے  
حصے کی قیمت (اسی کے مال سے) دے کر غلام کو اسی کی طرف سے آزاد کر دیا  
جائے گا ورنہ (اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو) غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ

ہو چکا اور بقیہ کی آزادی کے لیے غم نہ کر خود کو کشش کرنی چاہیے۔

۲۳۴۴۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسم نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور اس کے پاس غلام کی پوری قیمت ادا کرنے کے لیے مال بھی تھا تو پورا غلام اسے آزاد کرنا پڑے گا۔ لیکن اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے پورے غلام کی مناسب قیمت ادا کی جاسکے تو پھر غلام کا جو حصہ آزاد ہو گیا قاعدہ آزاد ہو گیا۔

۲۳۴۵۔ ہم سے سعد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن عبد اللہ نے اور ان سے عبید اللہ نے اختصار کے ساتھ۔

۲۳۴۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا یا اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مفہوم کے لیے یہ الفاظ فرمایا شراکائی میں عبد (مشک) را دی حدیث ایوب کو تھا اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جس سے پورے غلام کی منفرد قیمت ادا کی جاسکتی تھی تو وہ غلام پوری طرح آزاد کھج جائے گا۔ نافع نے بیان کیا، ورنہ اس کا جو حصہ آزاد ہو گیا اس وہ آزاد ہو گیا۔ ایوب نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں یہ (آخری کرا) خود نافع نے اپنی طرف سے کہا تھا یا یہ بھی حدیث میں شامل ہے۔

۲۳۴۷۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، انھیں نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ غلام یا باندی کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ اگر وہ کئی شرکاؤں کے درمیان مشترک ہوا اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو ابن عمر فرماتے تھے کہ اس شخص پر پورے غلام کے آزاد کرانے کی ذمہ داری ہوگی لیکن اس صورت میں جب شخص مذکور کے پاس اتنا مال ہو جس سے پورے غلام کی قیمت ادا کی جاسکے۔ غلام کی مناسب قیمت لگا کر دوسرے شرکاؤں کے حصوں کے مطابق ادا کی گئی کر دی جائے گی اور غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔ ابن عمر یہ فتویٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے تھے اور حدیث، ابن ابی زب

مِنْهُ مَا عَتَقَ ۖ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شُرَكَاءَ لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَمَتَّيْنَهُ عَقَبَهُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوِّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدَلٍ فَأَعْتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ ۖ

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شُرَكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنْ مَالٍ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدَلِ فَهُوَ عَيْنٌ قَالَ نَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا أَدْرِي أَشَرُّهُ قَالَهُ نَافِعٌ أَوْ شَرُّنِي ۖ فِي الْحَدِيثِ ۖ

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقِفُ فِي الْعَبْدِ أَوْ زَمَرًا مَعَهُ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ أَحَدَهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجِبَ عَلَيْهِ عَقَبَتُهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يَقَوِّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدَلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصَبَ دُونَهُمْ وَيَخْتَصِمُ بَيْنَ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَا بَدَأَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَ

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقِفُ فِي الْعَبْدِ أَوْ زَمَرًا مَعَهُ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ أَحَدَهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجِبَ عَلَيْهِ عَقَبَتُهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يَقَوِّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدَلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصَبَ دُونَهُمْ وَيَخْتَصِمُ بَيْنَ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَا بَدَأَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَ

جَوَيْرِيَّةٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَسُولُ اللَّهِ  
ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ  
مَسْقُوتٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

باب ۱۵۸ اِذَا اُعْتِقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ  
وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرُ  
مَسْقُوتٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ  
الْمَكْتَابَةِ +

ابن اسحاق، جریر بن ابی بن سعید اور اسماعیل بن امیہ بھی نافع سے اس  
حدیث کی روایت کرتے ہیں، وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے، اختصار کے ساتھ یہ

۱۵۸۔ جب کسی نے غلام کے اپنے حصے کو آزاد کر دیا  
اور تھا تنگ دست تو غلام سے کوشش کرائی جائے گی، اگر  
اپنی آزادی کے لیے جدوجہد کرے، لیکن اس پر کوئی دباؤ نہیں  
ڈالا جائے گا، جیسے مکاتبت کی صورت میں ہوتا ہے۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ  
سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّغْرِيُّ بْنُ أَنَسٍ بْنُ  
مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَعْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيقًا مِنْ  
عَبْدِهِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

۲۳۷۸۔ ہم سے احمد بن ابی رجا نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن  
آدم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حارث نے حدیث بیان کی، انھوں  
نے قتادہ سے سنا کہا کہ مجھ سے نضر بن انس بن مالک نے حدیث بیان  
کی، ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا،  
حجم سے مدد دے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث

۱۔ ایک غلام کو کوئی آدمی مل کر خریدتے تھے اور وہ غلام سب کا مشترک سمجھا جاتا تھا۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ ایک شخص جس میں بیک وقت غلامی اور آزادی  
نہیں ہے ہو سکتی چونکہ آزادی انفل اور اشرف حالت ہے اس لیے اگر کسی ایسے مشترک غلام کے کسی ایک شریک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کا ایک حصہ  
گواہ آزاد ہو گیا، اب بقیہ حصہ کی آزادی بھی مزدوری ہے اور اس کے لیے مناسب صورت پیدا کرنی ہے، تاکہ کسی پر ظلم بھی نہ ہو اور ایک انسان کو آزادی مل  
جائے جو اس کا پیدائشی حق ہے۔ اسلام کا یہی منشا ہے مذکورہ باب میں روایا مختلف اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلے  
میں یہ ہے کہ اگر مشترک غلام کے اپنے حصے کو آزاد کرنے والا تنگ دست ہے تو اس کے دوسرے شریک سے کہا جائے گا کہ اس کے حصے  
کی جو قیمت ہے وہ غلام سے طلب کرے۔ غلام محنت مزدوری کر کے یا وہ قیمت ادا کر دے اور پوری طرح آزاد ہو جائے یا پھر یہ خود اسے  
آزاد کر دے۔ بہر حال غلام اپنے ایک حصے کی آزادی کے بعد مستقبل میں غلام نہیں رہ سکے گا، اسے آزادی ملنی ضروری ہے اور اگر آزاد کرنا  
حصے دار خیرش حال ہے اور اس حیثیت میں ہے کہ پورے غلام کی قیمت ادا کر سکے تو اس میں بھی مختلف صورتیں ہیں۔ آزاد کرنے والا اپنے  
دوسرے شریک کے حصے کی قیمت خود ادا کرے، کیونکہ قانوناً جب غلام ایک حصے کی آزادی کے بعد غلام نہیں رہ سکتا اور اس نے اپنے  
حصے کو آزاد کر کے اپنے دوسرے ساتھی کے حق میں بھی مداخلت کی اور صاحب حیثیت ہے تو دوسرے شریک کے حصے کی ذمہ داری بھی اسی پر ڈالی  
جائے گی۔ اگر تنگ دست ہوتا تو غیر اس کی اس نیکی کی وجہ سے اسے معاف کر دیا جاتا لیکن جب وہ شریک کے حصے کی قیمت ادا کر سکتا ہے  
تو اب اپنی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتا۔ اس میں ایک صورت یہ بھی ہے کہ آزاد کرنے والا غلام سے کہے کہ تم خود کا حصہ دوسرے شریک کے  
حصے کی قیمت ادا کر دو اور آزاد ہو جاؤ اگر غلام اس پر تیار ہو جائے تو جہاں وہ اسی کو اپنی طرف سے آزاد کرنا ہو گا۔ بہر حال دوسری صورت میں  
ذمہ داری آزادی حاصل کرنے والے ہی کی ہوتی ہے لہٰذا مکاتبت کا ذکر اس سے پہلے گذر چکا اور آئندہ مستقل باب اس کے لیے آئے گا جیسا کہ پہلے لکھا چکا  
مکاتبت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی غلام اپنے آقا سے بے کر لے کر کسی مدت میں اس میں آپ کو اتنے روپے دے دوں گا اور جب میں متعین روپے دے دوں  
تو آپ مجھے آزاد کر دیں اگر آقا اس پر راضی ہو گیا اور غلام نے شرط پوری کر دی تو وہ آزاد ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں غلام کی کوشش  
مکاتبت ہی کی طرح ہوگی۔

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْمَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَرْيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آفَقَ نَفْسِيًّا أَوْ فَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ غَلَا ضَلَالُهُ عَلَيْهِ فِي مَا لَمْ يَنْ كَانَتْ لَهُ مَالٌ وَلَا قَوْمٌ عَلَيْهِ فَاسْتَسْنَى بِهِ مَوْلَاهُ مُشْفِقٌ عَلَيْهِ تَابَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَآبَاتُ وَرَمَوْسُ بْنُ خَلْفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ ۝

باب ۸۸۸ الطَّوْقُ وَالنِّسَابُ فِي الْقَتَادَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَا مَقَاتَةَ إِلَّا يَوْجُهُ اللَّهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُّ أَمْرِي مَا نَوَى وَلَا نَجَاةَ لَنَا مِنْهُ وَالْمُخْطَلَى ۝

بجذب

۱۳۴۹ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّ ثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَسَعَرُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَدَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسْتُ بِهِ صُدُّوْهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ ۝

۲۳۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَفَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّكْثِيِّ

بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے، ان سے نضر بن انس نے ان سے بشر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی (مشترک) غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کی پوری آزادی اسی کے ذمہ ہے بشرطیکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے اپنے بقیہ حصے کی قیمت ادا کرنے کی کوشش کے لیے کہا جائے گا، لیکن کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا اس روایت کی متابعت حجاج بن حجاج، ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ کے واسطے سے کی ہے۔ شعبہ نے اختصار کیا ہے۔

۵۸۸ - آزادی، طلاق وغیرہ میں بھول چکے، غلام کو آزاد کرنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملتا ہے اور بھولنے والے اور غلطی سے کام کر بیٹھے لوگوں کی کوئی نیت ہی نہیں ہوتی۔

۲۳۴۹ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ بن ادنیٰ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کے افراد کے دلوں میں پیدا ہونے والے دوسووں کو جب تک انھیں عمل یا زبان پر نہ لائے، معاف فرمایا ہے۔

۲۳۵۰ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے محمد بن ابراہیم تمیمی نے ان سے علفہ بن وقاص لکشی نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم

ﷺ نے جس کا ترجمہ مجھے بھول چکا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے دو لفظ "خطا و نسیان" استعمال کیے ہیں۔ خطا کا مفہوم فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ نہ کچھ اور چاہتا تھا اور زبان پر کچھ آگیا۔ مثلاً کوئی شخص سبحان اللہ کہنا چاہتا تھا اور زبان پر آگیا "انت حو" (تم آزاد ہو) اور غلام سامنے تھا۔ نسیان سے معنی بھولنے کے ہیں۔ فقہاء نے اس کی بھی صورتیں لکھی ہیں۔ تاواقضیت، خطا اور نسیان کا اسلامی قانون میں اعتبار کیا گیا ہے اور امام بخاریؒ اس سلسلے میں سب سے آگے ہیں۔ البتہ اخاف کی فقہ میں اس کا بہت ہی کم اعتبار ہے۔ شاید نادرا خاص خاص مسائل میں امام بخاریؒ نے اس باب میں توسیع سے کام لیا ہے اس کی ایک مثال مذکورہ مسئلہ بھی ہے۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ نیت کے بغیر کوئی کام ہی نہیں ہوتا تو پھر ہر عمل اور ہر قوف کے لیے نیت کا مطالبہ ہونے لگے گا جس کا کوئی قائل نہیں۔ یہ حدیث کہ "عمل پر اجر نیت کے مطابق ہوتا ہے" اس کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ اگر نیت اچھی ہے تو اجر و ثواب کا سہی ہوگا اور اگر نیت بُری ہے تو اجر نہیں ملے گا۔ رہی یہ بحث کہ عمل کی محنت و قوف ہے نیت پر، اس سے حدیث میں سب سے کوئی بحث ہی نہیں کی گئی۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اعمال کا ملازمت پر ہے اور شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدل دیتا ہے، پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہوگی وہ اللہ اور رسول کے لیے بھیجی جائے گی (اور اس پر ثواب ملے گا) اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہوگی یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے تو یہ ہجرت بھی اسی کے لیے ہوگی جس کی نیت سے اس نے ہجرت کی تھی (اور اس پر ثواب نہیں ملے گا)۔

۱۵۸۹۔ ایک شخص نے آزاد کرنے کی نیت سے اپنے غلام کے لیے کہا کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزادی کے ثبوت کے لیے گواہ۔

۲۳۵۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشیر نے، ان سے اسمعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نکلے (مدینہ کے لیے) تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا (اتفاق سے راستے میں) دونوں ایک دوسرے سے کچھ لگے۔ پھر جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مدینہ پہنچنے کے بعد) حضور اکرم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے غلام بھی اپنا ٹک آگئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو ہریرہ! یہ لو تمہارا غلام آگیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ پہنچ کر یہ شعر کہے تھے: ”ہائے سی طول شب اور اس کی سختی اگرچہ دار الکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے“

۲۳۵۲۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اسلام لانے کے لیے) حاضر ہوا تھا تو آتے ہوئے راستے میں شعر کہے تھے ”ہائے طول شب اور اس کی سختی، اگرچہ دار الکفر سے نجات بھی اسی نے دلائی ہے“ انہوں نے بیان کیا کہ راستے میں یہ غلام مجھ سے جدا ہو گیا تھا میں جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسلام پر قائم رہنے کا آپ کے سامنے عہد کیا میں ابھی حضور اکرم کے پاس بیٹھا ہی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہ! یہ تمہارا غلام آگیا میں نے کہا وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ چنانچہ میں نے اسے آزادی دیدی

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا عُمَالٌ بِالنَّبِيِّ وَلِرَبِّ مِرَى بِمَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ لِمَرْأَةٍ تَبْتَذِرُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۖ

۱۵۸۹ اِذَا قَالَ رَجُلٌ تَعْبُدُهُ هُوَ لِلَّهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْاِسْهَادَ فِي الْعِتْقِ ۖ

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ مَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِمَّاهُمَا مِنْ صَاحِبٍ قَابِلٍ بَعْدَ ذَلِكَ وَابُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ قَدْ آتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّهُ كُفْرٌ قَالَ فَهَوِّجِيْنِ يَقُولُ يَا لَيْلَةَ مَرِئٍ طَوْبُهَا وَعَنَائِمُهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَتْ

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَرِئَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ ۖ

يَا لَيْلَةَ مَرِئٍ طَوْبُهَا وَعَنَائِمُهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَتْ قَالَ وَابْنُ مِقْلَابٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَلَمَّا قَرِئَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ كَبَيْتًا نَاعِيَهُ رَدَّ اظْلَمَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ كُفْرٌ



ابو کریم نے (اپنی روایت میں) ابو اسامہ کے واسطے سے ”ح“ آزاد کا لفظ بیان نہیں کیا تھا۔

۲۳۵۳۔ ہم سے شہاب بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسیم بن حمید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آ رہے تھے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ آپ اسلام کے ارادہ سے آ رہے تھے۔ پھر راستے میں، ایک درخت سے بھر گئے۔ اسی طرح پوری حدیث بیان کی، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے پیچھے ہے۔

۱۵۹۰۔ ام ولد۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ باندی اپنے مالک کو چنے گی۔

۲۳۵۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص بن زمرہ کو وصیت کی تھی کہ زمرہ کی باندی کے بچے کو اپنی پرورش میں لے لیں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ لڑکا میرا ہے۔ پھر جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لائے تو سعد بن زمرہ کی باندی کے لڑکے کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبد بن زمرہ بھی ساتھ تھے سعد نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، انھوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ انھیں کا لڑکا ہے۔ لیکن عبد بن زمرہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرا بھائی کا لڑکا ہے، انھیں کے خراش پر پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمرہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھا تو دقتی وہ عتبہ کی صورت تھا۔ آپ نے فرمایا، اے عبد بن زمرہ! یہ تمہاری ہی نذر پرورش رہے گا کیونکہ بچہ ان کے والدہ کی ”خراش“ پر پیدا ہوا تھا۔ آپ نے ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ ”لے سو وہ بنت زمرہ (ام المؤمنین) اس سے پردہ کیا کرو“ یہ آپ نے اس لیے ہدایت کی تھی کہ بچے میں عتبہ کی شہادت محسوس فرمائی

تَوَجَّهَ إِلَهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حُرٌّ ۝

۲۳۵۳ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ بِهَذَا وَقَالَ أَمَا إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّهُ لِلَّهِ ۝

۱۵۹۰ بَابُ الْأَمْرِ وَالْوَلَدِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنَّ تِلْكَ الْأَمَةَ رَبَّتَهَا ۝

۲۳۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ يَقْبُضَ إِلَيْهِ ابْنٌ وَلَيْدٌ زَمْعَةٌ قَالَ عَتَبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قُبِضَ دَسَّوهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمْعَةً أَلْفَيْمٍ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ وَلَيْدٌ زَمْعَةً فَأَقْبَلَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةٍ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي عَهْدًا إِلَى أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنِي وَبَيْنَ زَمْعَةٍ وَلَيْدٍ عَلَى مَوَالِيهِمْ فَتَنَظَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلَيْدٍ زَمْعَةً فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلِيدٌ عَلَى نَوَاشِ ابْنِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لے باندی سے اس کے آگے ہم بڑی کی نتیجے میں بچہ پیدا ہوا تو ایسی باندی ام ولد کہلائے گی، آقا کی وفات کے بعد یہ باندی خود آزاد ہو جاتی ہے۔ ام ولد ہونے کے بعد اس کی خرید و فروخت وغیرہ بھی نہیں کی جاسکتی۔ بس اس پر ایک قانونی پابندی ہے اور آقا کی وفات سے وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے تفصیل کے ساتھ گزر چکی ہے۔ کتاب الایمان میں اور اس پر نوٹ بھی گذر چکا ہے۔

أَخْبَعِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ ذَمْعَةَ مَتَارَايَ مِنْ  
رَبِّهِمْ بَعْتُهُ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ۝

### باب ۱۵۹۱ بَيْعُ الْمَدْبُورِ ۝

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي آيَاسٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَفْتَقْتُ رَجُلًا مِتًّا عَبْدًا  
لَهُ مِنْ دُبُورٍ قَدَا السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِهِ قَبَاعَهُ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْعَلَامُ عَامَ  
أَوَّلِ ۝

### باب ۱۵۹۲ بَيْعُ الْوَلَدِ وَهَبَتِهِ ۝

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ  
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَدِ وَعَنْ هَبَتِهِ ۝

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ  
عَيْنِ السُّودِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَيْتُ  
بَرِيدَةً فَأَشْرَطْتُ أَهْلَهَا وَوَلَّاهَا فَكَانَتْ  
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
رَغَبْتُهَا فَإِنَّ الْوَلَدَ يَمْنُ أَعْطَى الْوَرَقَ  
فَأَعْتَقْتُهَا فَكَانَ هَذَا السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمائی تھی۔ سودہ رضی اللہ عنہا۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ  
مطہرہ تھیں (حدیث پر بحث پہلے گزر چکی ہے دیکھو

بزم وحدت

۱۵۹۱۔ مدبر کی بیع لے

۲۳۵۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی انہوں  
نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں  
سے ایک شخص نے اپنی موت کے ساتھ اپنے غلام کی آزادی کے لیے  
کہا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلایا اور اسے بیچ دیا۔ جابر  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غلام پہلے ہی سال مر گیا تھا

۱۵۹۲۔ ولاد کی بیع اور اس کا ہبہ

۲۳۵۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن دینار نے خبر دی، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ  
عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاد  
کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع کیا تھا۔

۲۳۵۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر  
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے زبیر بن  
عین السود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا  
کو میں نے خرید اتران کے مالکوں نے ولاد کی شرط لگائی (کہ آزادی کے بعد  
انہیں کے ساتھ قائم رہے گی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا  
تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم انہیں آزاد کرو و ولاد تو اسی کی ہوتی ہے  
جو قیمت دے کر کسی غلام کو آزاد کر دے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

لے مدبر وہ غلام ہے جس کے متعلق اس کے آقا نے کہا ہو کہ وہ میری وفات کے بعد آزاد ہو جائیگا اور  
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ام ولد کی طرح اس کی بھی خرید و فروخت اور وہ تمام تصرفات جائز نہیں ہیں جو کسی ملک میں چل سکتے ہیں۔

اے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان یہ ہے کہ مدبر کی بیع جائز ہے۔ حدیث سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے لیکن محدثین نے لکھا ہے کہ یہ محض آل حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر کیا تھا جنہوں نے غلام آزاد کیا تھا وہ مقروض تھے اور غلام بھی ورنہ قانون یہی ہے کہ جب غلام کو آزاد کرو یا تو جس شرط  
کے ساتھ بھی آزاد کیا اس کے پورے ہوتے ہی آزادی محقق ہو جائے گی۔

اے ولاد اس حق اور تلقین کو کہتے ہیں جو غلام کو آزاد کرنے کے بعد آقا اور اس کے ساتھ غلام میں آزادی کے بعد بھی قائم ہوتا ہے یہ حقوق لازم میں سے ہے  
جس میں انتقال کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، نہ اس کی بیع جائز ہے نہ ہبہ اور نہ کوئی بھی ایسا عمل جس کے ذریعہ اس حق کو دوسرے کی طرف منتقل کر لیا جائے۔

فَنَحَرَهَا مِنْ دَوْجِهَا فَقَالَتْ كَوُاعِلُهَا  
كَذَا وَكَذَا مَا شَبَبْتُ مِنْهَا  
فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ۝

بن مہجت

**۱۵۹۳** إِذَا أَمَرَ أَخُو الرَّجُلِ أَوْ عَمَلُهُ  
هَلْ يُقَادَىٰ إِذَا كَانَ مُفْرَكًا وَقَالَ أَنَسُ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادَيْتُ قَتْنِي  
وَقَادَيْتُ عَقِيدًا وَكَانَ عَلَيَّ لَهُ نَصِيبٌ فِي بَيْتِكَ  
الْفَنِيْمَةِ السَّيِّئِ أَصَابَ مِنْ أَهْلِهِ كَقَبِيلٍ وَ  
عَتَمَ عَمَّاسِي رَمَ ۝

**۲۳۵۸** - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ ابْنِ مُعَيْمَةَ  
عَنْ مُوسَى بْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ  
أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ الْأَنْصَارُ أَشَادَ نُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَتَدْنُ كَلْتَرَكُ لِيْنِ اخْتِنَا  
عَبَّاسِي وَنَا أَمَّا فَقَالَ لَأَتَدُونُ مِنْهُ دَرَهْمًا ۝

**۱۵۹۴** عَنِ الْمَشْرِكِ ۝

**۲۳۵۹** - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رَسْمِ بْنِ  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ حَدَّثَنَا  
حِزَامُ بْنُ أَعْتَقٍ فِي النِّجَاحِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلٌ  
عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فَلَمَّا اسْتَدْحَمَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ  
وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

بربرہ رم کو بلایا اور ان کے شوہر کے سلسلے میں انھیں اختیار دیا کہ آزاد سے  
پیسے کے نکاح کو اب اگر چاہیں تو بیخ کو دیں اور چاہیں باقی رکھیں، بربرہ نے  
کہا کہ اگر وہ مجھے غلام چیر دیں پھر بھی میں ان کے پاس نہیں رہوں گی۔  
چنانچہ وہ اپنے شوہر سے بھی آزاد ہو گئیں۔

**۱۵۹۳**۔ اگر کسی کا بھائی یا چچا قید ہو کر آئے تو کیا اس کے  
مشرک ہونے کی صورت میں بھی (چھڑانے کے لیے) اس کی طرف  
سے فدیہ جاسکتا ہے؟ انس نے بیان کیا کہ عباس نے فرمایا  
میں نے جنگ بدر کے بعد قید سے آزاد ہونے کے لیے اپنا فدیہ  
بھی دیا تھا اور عقیل نے کہا بھی، حالانکہ اس نسبت میں علی رم کا بھی حصہ  
تھا جو ان کے بھائی عقیل رم اور چچا عباس رم سے علی تھی بلکہ

**۲۳۵۸**۔ ہم سے اسمیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمیل  
بن ابراہیم بن معتبر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے، ان سے ابن شہاب  
نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے  
بعض افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کیا کہ  
آپ ہیں اس کی اجازت دے دیجئے کہ اپنے بھانجے عباس رم کو فدیہ لیے بغیر  
چھوڑ دیں لیکن آل حضور رم نے فرمایا کہ ان کے فدیہ سے اکیلے ہم بھی نہ چھوڑنا۔  
**۱۵۹۴**۔ مشرک کو آزاد کرنا۔

**۲۳۵۹**۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواساتہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے انھیں ان کے والد نے فردی کہ حکیم  
بن حوام رم نے اپنے کفر کے زلمے میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سواؤنوں  
کی قربانی دی تھی پھر جب اسلام لائے تو سواؤنوں کی قربانی دی اور سو غلام  
انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ

لے غالباً مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بتانا چاہتے ہیں کہ ذی رحم محرم ملکیت میں آجانے سے فوراً آزاد نہیں ہو جاتا کیونکہ علی رم مسلمان تھے اور بدر کی لڑائی  
میں شریک تھے بشرطیکہ ان کی طرف سے عباسی اور عقیل رم آئے تھے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے پھر یہ قید ہوئے اگر ذی رحم محرم کی ملکیت سے  
ہی آزاد ہو تھے تو علی رم اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عباسی اور عقیل بنی ذی رحم محرم تھے اور ان سے فدیہ لے کر آزاد کیا گیا تھا لیکن سوال یہ ہے  
کہ جس وقت ان سے فدیہ وصول کیا گیا اس وقت تو یہ اسلامی حکومت کے قیدی تھے نہ کہ کسی فرد کے پھر یہ قاعدہ ان پر کس طرح لاگو ہو سکتا تھا۔ اخاف کا  
اس باب میں مسک ہے کہ ذی رحم محرم اگر کسی کی ملکیت میں آگیا۔ خواہ وہ کسی ذریعہ سے آیا ہو، فوراً آزاد ہو جاتا ہے کوئی اپنے کسی ذی رحم محرم کی  
ملکیت میں نہیں رہ سکتا ہے عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ مدینہ کے انصار نے انھیں اپنا بھانجہ اس رشتے سے کہا تھا کہ آپ  
کے والد اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبد المطلب کی ماں ہال مدینہ کے تبیلہ بنو بنی تھی۔

بعض ان اعمال کے متعلق آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا فتویٰ ہے جنہیں میں کفر کے زما میں کرتا تھا۔ ثواب حاصل کرنے کے لیے (ہشام بن عروہ نے فرمایا کہ احنث بہا کے معنی اتر رہا ہے) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا ”جو عیساں تم پیچھے کر چکے ہو، ان سب کے سمیت اسلام میں داخل ہوئے ہو“

۱۵۹۵۔ جس نے کسی عرب کو غلام بنایا، پھر اسے رہا کیا، یا اس سے جماع کیا یا فدیہ دیا اور جس نے بچوں اور عورتوں کو قید کیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان کرتا ہے، ایک مملوک غلام کی، جو بے یس ہے اور ایک وہ شخص جسے ہم نے اپنی طرف سے خوب روزی دی ہے، وہ اس میں پوشیدہ اور علانیہ خرچ بھی کرتا ہے، کیا دونوں مثال میں بدلہ ہو جائیں گے۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اصل میں اکثر لوگ جانتے نہیں۔

۲۳۶۰۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے لیث بن خردی، انہیں عقیل نے، انہیں ابن شہاب نے کہ عروہ نے ذکر کیا کہ مروان اور مسور بن مخزوم نے انہیں خبر دی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قید ہوا زن کا وفد حاضر ہوا تو آپ نے پھر سے ہو کر (ان کا استقبال کیا) ان لوگوں نے آپ کے سامنے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں لیکن آں حضور نے انہیں جواب دیا تم لوگ کچھ مجھے ہو کہ میرے ساتھ ادرا صاحب بھی ہیں اور بات وہی مجھے پسند ہے جو آپ اس لیے دو چیزوں میں سے ایک ہی تمہیں اختیار کرنی ہوگی یا اپنا مال واپس لے لو، (جو فرع کے برہمنوں کے قبضہ میں آگیا تھا) یا اپنے قیدیوں کو پھر ملو (جسے سلمان مجاہدوں نے قید کیا تھا) اسی لیے میں ان کی تقسیم بھی ٹالتا رہا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے لوٹتے ہوئے (جبران) میں ہوازن والوں کا تقریباً دس دن تک انتظار کیا تھا جب ان لوگوں پر بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو چیزوں (مال اور قیدی) میں سے صرف ایک ہی واپس کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ہاؤس آدمی واپس کر دیجئے جو آپ کی قید میں ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا۔ اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کرنے کے بعد فرمایا، اب بد یہ بھائی ہمارے پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَدَيْتُ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحْتَشِبُ بِهَا يَمْنِي اَتَذَكِّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَلِمْتَ عَلَى مَا سَلَمْتَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ ؟

باب ۱۵۹۵ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا فَوَهَّبَ وَبَاعَ وَبَاعَ وَذَدَى وَسَبَى الذَّرِيَّةَ وَقَوْلِهِمُ تَعَالَى صَرَبَ اللّٰهُ مُشْرَافًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوِ الْأَعْدَى بِاللّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

بسم اللہ

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمُسَوْرَيْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَقَدْ هَوَّاهُ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ مَعِيَ مِنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْعِدَّةِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ أَمَّا الْمَالُ وَأَمَّا السَّبْيُ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِيتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظَرَهُمْ بِضَعِّ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ تَغْلَى مِثَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا رَأَى أَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا هَآؤُنَا فَخْتَارَ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَشْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُوا نَا تَابِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ

نارم ہو کر آئے ہیں اور میرا بھی خیال یہ ہے کہ ان کے آدمی جو ہماری قیدی ہیں انہیں واپس مل جائے چاہئیں۔ اب جو شخص خوشی سے ان کے آدمیوں کو اپنے حصے کے واپس کر سکتا ہے وہ ایسا کہلے۔ اور جو شخص اپنے حصے کو چھوڑنا چاہے تو اس شرط پر اپنے حصے کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لیے تیار ہو کہ ان قیدیوں کے بدلے میں ہم اسے اس کے بعد سب سے پہلی قیمت میں سے جو اللہ تعالیٰ ہمیں دے اس کے (اس) حصے کا بدلہ اس کے حوالہ کریں تو وہ بھی ایسا کرنے والے لوگ اس پر بول پڑے کہ ہم اپنی خوشی سے قیدیوں کو ان کے حوالہ کرنے کے لیے تیار ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فرمایا، لیکن اس مجہوم میں انہیں یہ اتیانہ ہو سکا کہ کس نے ہمیں اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی ہے۔ اس لیے سب لوگ (اپنے غیروں میں) واپس چلے جائیں اور سب کے نمائندے آکر ان کی راستے سے ہمیں مطلع کریں۔ سب لوگ چلے آئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے فیصلوں سے (آپ کو مطلع کیا کہ سب نے اپنی خوشی اور مرضی سے اجازت دے دی ہے۔ یہی وہ خبر ہے جو ہمیں ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے) (زہری نے کہا) اور اس رمز نے بیان کیا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (جب بکھرے مال آیا) کہا تھا کہ میں نے اپنا بھی فدیہ تھا اور عقل کا بھی (بدر کے موقع پر)۔

۲۳۶۱۔ ہم سے علی بن حسن نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ابن عون نے خبر دی، بیان کیا کہ میں نے نافع کو کھانا انہوں نے مجھے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدان بن عمار پر جب حمل کیا تو وہ بالکل غافل تھا اور ان کے موبی بانی پی رہے تھے، ان کے روتے والوں کو قتل کر دیا گیا تھا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا گیا تھا۔ انہیں قیدیوں میں جریر بن رضی (ام المؤمنین) بھی تھیں۔ (نافع نے کھانا کہا) یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر نے بیان کی تھی، وہ خود بھی لشکر کے ساتھ تھے۔

۲۳۶۲۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ربیع بن ابی عبد الرحمن نے، انہیں محمد بن یحییٰ بن حبان نے، ان سے ابو حمزہ یزید نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدری کو دیکھا تو ان سے ایک سوال کیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بنی مصلط کے لیے نکلے۔ اس غزوے میں میں عرب قیدی لے کر بنی مصلط کے راستے ہی میں، میں عورتوں کی خواہش ہوئی اور تھوڑا سا گزرنے لگا۔ اس لیے ان

سَبَّيْهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْهُمْ سَكَدَ أَنْ يُكَبِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقْلِهِ حَتَّى تُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُعْطِيهِ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيْبٌ ذَلِكَ قَالَ إِنَّا لَا نَذَرِي مَنْ أَخَذَ مِنْهُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْنَا عُرْقَاؤُكُمْ وَأَمْزُكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ نَكَمَهُمْ عُدُوكَ وَهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذْنُوا فَبَدَأَ الَّذِي بَلَّغْنَا عَنْ سَبْيِ حَوَارِثٍ وَقَالَ أَنَسُ قَالَ عَبَسَ رَبِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْنَيْتُ لِنَفْسِي وَكَذَلِكَ

عَمِلًا

بَنِي بَنِي

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا بَنِي عَمْرٍو قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَلَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ وَأَنَّا مُهْمُ شُتَيْ عَلَى الْمَاءِ فَتَقَتْلُ مَقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوزِيَّةٌ حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَبَشِ

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ رَجُلٍ مَجْزُوزٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ نَسَا لَنَافِعٍ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ كَأَشْمَعَيْنَا النَّسَاءُ فَاشْتَدَّتْ

باندیوں سے مہتری میں) ہم عزل کرنا چاہتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا، ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جن ارواح کی بھی قیامت تک لے لیے پیدا اُنش مقدور ہو چکی ہے وہ تو بہر حال پیدا ہو کر رہیں گی۔

۲۳۶۳۔ ہم سے زبیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جویر بن حدیث بیان کی، ان سے عمار بن قنقلع نے ان سے ابو ذر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا۔ اور مجھ سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں جویر بن عبد الحمید نے خبر دی، انھیں منیرہ نے، انھیں حارث نے، انھیں ابو ذر نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ح اور عمارہ ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تین باتوں کی وجہ سے جنھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا ہے میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت ثابت ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) بنو تمیم کے یہاں سے صدقات وصول ہو کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں بنو تمیم کی ایک محدث قید ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے آزاد کرو کہ یہ اسمیں علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

۱۵۹۶۔ اپنی باندی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے

کی فضیلت۔

۲۳۶۴۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انھوں نے مطرف سے انھوں نے شعبی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے پاس کوئی باندی ہو امدعہ اس کی پرورش کرے (اداسے تعلیم دے) اور اس کے ساتھ حسن معاملت کرے، پھر آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اس پر اس کو دوا برسلے ہیں۔

۱۵۹۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ”غلام تمھارے بھائی

ہیں اس لیے انھیں بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو“ اور

مَلِكِنَا الْعُدْبَةُ وَ أَحَبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ قِسْمَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْيُسْمَةِ إِلَّا دَهَى كَانَتْ

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرُوتُ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَنْقَلَعِ عَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ وَ حَدَّثَ شَيْخِي أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جُوَيْرُوتُ عَبْدَ الْحَمِيدِ عَنْ الْمُعْوِذَةِ عَنْ الْحَارِثِ مَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ وَ عَنْ عَمَارَةَ عَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْذُ تِلْكَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُ يَقُولُ هُوَ أَشَدُّ أُحِبُّ عَلَى الدَّجَالِ قَالَ وَ حَاضَتْ مَدَقَاتُ تَهْدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ مَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَ كَأَنْتَ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَفَتَعْلَمُهَا كَانَتْهَا مِنْ وَلَدِ اسْمُئِيلَ

باب ۱۵۹۶ فَعْلٍ مَنْ آوَبَ جَارِيَتَهُ

وَقَلَّمَهَا

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ عَنْ مَطْرِفٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَحَسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَهْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَتْ لَهُ أَجْرَاتُ

باب ۱۵۹۷ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْغُلَامُ بَيْدٌ إِخْوَانُكُمْ فَامْنُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ

قَوْلِهِ تَدْنِي، وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا  
بِهِ شَيْئًا وَقَالُوا لَيْدِينَ احْتِنَانًا وَبِذِي الْقُلُوبِ  
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْهَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ  
وَالْهَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنَيبِ وَ  
ابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّا  
اللَّهُ لَا يُغَيِّبُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَخْتَارًا  
فَخُورًا ذِي الْقُرْبَىٰ الْقَرِيبِ وَالْجُنُبِ  
الْقَرِيبِ الْهَارِ الْجُنُبِ يَعْنِي الصَّاحِبِ  
فِي السَّفَرِ

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ أَيْبَسُ عَدَنِي  
سُئِلَ حَدَّثَنَا وَاحِدُ الْأَخْبَابِ قَالَ  
سَمِعْتُ الْمُعَدَّرَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ  
أَبَا ذَرٍّ الْفَقَّارَ فِي وَعْثِهِ حُلَّةً وَعَنْ  
عَلَاءِ رَمَ حُلَّةً فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ  
فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَجُلًا فَتَشَكَّرَ لِي  
إِلَى الشَّيْخِ مَسْرُومًا فَتَبَيَّنَ وَسَلَّمْتُ فَقَالَ  
لِي الشَّيْخُ مَسْرُومًا فَتَبَيَّنَ وَسَلَّمْتُ  
أَعْتَمِدْتَهُ بِرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ  
خَوَلَكُمْ بَعَثَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ  
فَمَنْ كَانَ إِخْوَانُكُمْ تَحْتَ يَدَيْكُمْ  
فَلْيُطْعِمُوهُمْ وَمَنْ يَأْكُلْ وَلَيْسَ لَهُ  
مِمَّا يَلْبَسُ دَرَاهِمٌ يُكْفِيَهُمْ مِمَّا  
يَنْسِبُهُمْ فَإِنْ كَفَفْتَهُمْ مِمَّا يَنْسِبُهُمْ  
فَأَعْيُنُوهُمْ

پارہ ۱۵۹۸۔ اَلْعَبْدُ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةً  
لِقَوْمِهِ أَوْ لِنَفْسِهِ سَعِدَ بِهِ

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا كَفَفَهُ سَيِّئَاتُهُ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے  
ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ اچھا معاملہ  
کرو، یتیموں، ارشہ داروں کے ساتھ یتیموں، مسکینوں  
کے ساتھ، قریب اور دور کے پردیسوں کے ساتھ کسی معاملہ  
میں شریک کے ساتھ، مسافروں اور غلاموں کے ساتھ اچھا  
معاملہ رکھو، کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں فرماتا جو کرتے  
والا اور اپنی بڑائی جانے والا ہو“ (آیت میں) ذی القربے  
سے مراد رشتہ دار ہیں، جنب سے اجنبی اور الحار الجنب  
سے مراد رفیق سفر ہیں۔

۲۳۶۵۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے  
شیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے واصل احمد نے حدیث بیان کی،  
کہا کہ میں نے معمر بن سواد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر  
غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کے بدن پر بھی ایک ہی ٹھکانہ تھا اور آپ کے  
غلام کے بدن پر بھی ایک ہی ٹھکانہ تھا۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے  
فرمایا کہ میری ایک صاحب (مال دہن) سے تلخ کلامی ہو گئی اور میں نے انھیں  
ان کی ماں کی طرف سے مار دلائی۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری  
شکایت کی۔ مجھ سے آں معنوں نے دریافت فرمایا کیا تم نے انھیں ان کی  
ماں کی طرف سے مار دلائی ہے، پھر آپ نے فرمایا، تمہارے خدمت گار بھی  
تمہارے بھائی ہیں (صرف فرق اتنا ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے انھیں تمہارے  
قبضے میں دے رکھا ہے، اس لیے صبی کا بھی کوئی بھائی قبضے میں ہوا ہے  
وہی کھانا چاہیے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی پہنا نا چاہیے جو وہ خود پہنتا  
ہے اور ان پر ان کی برداشت سے زیادہ بار دہنا نا چاہیے، لیکن اگر ان  
کی طاقت سے زیادہ بار ڈالو تو پھر ان کی مدد بھی کر دیا کرو کہ وہ اپنی ذمہ  
داری سے بخوبی عہدہ برآ ہو سکیں۔

۱۵۹۸۔ غلام، جو اپنے رب کی عبادت بھی اچھی طرح کرے  
اور اپنے آقا کی غیر خواہی بھی۔

۲۳۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک  
نے، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، غلام، جو اپنے آقا کا بھی غیر خواہ بردار اپنے رب کی

وَ احْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ۝  
 ۲۳۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ  
 عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ  
 جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَتْ تَأْدِيبَهَا وَاعْتَمَقَهَا  
 وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ آذَى حَقَّ اللَّهِ  
 وَحَقَّ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ ۝

۲۳۶۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ  
 سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الْمَمْلُوكِ  
 الْمَصْلُوحِ أَجْرَانِ وَالْغُزَى تَمْنِي يَدِيهِ كَوْنًا لِحَبَابِ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجَّ وَبَرَأَتِي لَا حَبِيبَتْ أَنْ  
 أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ ۝

۲۳۶۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَعْمٍ حَدَّثَنَا  
 أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لِعَبْدٍ مِمَّنْ لَمْ يَحْدِثْهُ يَخْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ  
 وَيُفَضِّلُهُ يَسْتَدِيمُ ۝

باب ۱۵۹۹ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ  
 وَقَوْلِهِ عَبْدِي أَوْ أَمْرِي وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 وَالْقَالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ دَائِمًا بَعْدُ وَقَالَ  
 عَبْدًا اسْكُوكَا - وَأَنْفِيَا سَيِّدًا هَا  
 لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ تَشْيِيتِكُمْ  
 الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كُفُّوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَادْكُفِّي عَنْ رَيْتِكِ  
 سَيِّدُكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ ۝

ہاں میرا ذکر نہ (آیت میں رکب سے مراد) سیدک ہے یعنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رکب سے دریافت فرمایا تھا کہ تمہارا سردار کون ہے؟

عبادت بھی اچھی طرح کرتا ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔  
 ۲۳۶۷۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے  
 خبر دی، انھیں صالح نے، انھیں شعبی نے، انھیں ابو بردہ نے اور ان  
 سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا، جس کسی کے پاس بھی کوئی باندی ہو اور وہ اسے ادب  
 پورے حسن و خوبی کے ساتھ، پورا آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو  
 اسے دو اجر ملتے ہیں۔ اور جو غلام اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے  
 اور اپنے آقا کے بھی تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

۲۳۶۸۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبد اللہ نے  
 خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے انھوں نے سعید بن  
 مسیب سے سنا، بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ان سے  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، غلام جس کی ملکیت میں ہو اور  
 صالح ہو تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت  
 میں میری جان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد راج اور والدہ کی خدمت  
 رکے نفاک) نہ ہوتے تو میں پسند کرتا کہ کسی کا غلام ہو کر مروں۔

۲۳۶۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ  
 نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی  
 اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا۔ کتنا مبارک ہے کسی کا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت تمام حسن و  
 آداب کے ساتھ بجالاتا ہے اور اپنے مالک کی غیر خواہی بھی کرتا بھی کر لے۔

۱۵۹۹۔ غلام پر بڑائی جتانے کی اور یہ کہنے کی کراہت کہ  
 "میرا غلام" یا "میری باندی"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اور تمہارے  
 غلاموں اور تمہاری باندیوں میں جو صالح ہیں" اور فرمایا  
 (سورہ نمل میں) "ملوک غلام" (سورہ یوسف میں فرمایا) اور  
 دونوں نے اپنے آقا کو دروازے پر پایا۔ اور اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا: "تمہاری عورت باندیوں میں سے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے  
 لیے) (پسند علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ) "اپنے آقا کے  
 ہاں میرا ذکر نہ" (آیت میں رکب سے مراد) سیدک ہے یعنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رکب سے دریافت فرمایا تھا کہ تمہارا سردار کون ہے؟



۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَقِمَ الْعَبْدُ  
مَسِيئَةً وَ أَحْسَنَ مَعَادَةَ رَبِّهِ هَانَ لَهُ  
أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ۝

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوَيْسَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلُوكُ  
الَّذِي يُحْسِنُ مَعَادَةَ رَبِّهِ وَ يُكْوِتِي إِلَى سَيِّدِهِ  
الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِيتَ، نَحْوٌ وَ التَّصْنِيعَةُ وَ الطَّاعَةُ  
لَهُ أَجْرَانِ ۝

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّادِ بْنِ  
مُسَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا  
يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ أَطْعِمَ رَبِّكَ وَ شَرِبَ رَبِّكَ اسْتَقِ  
رَبِّكَ وَ يَتَقَلَّ سَيِّدِي مُوَلَّايَ وَ  
لَا يَقْبَلُ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَسْرَى وَ يَتَقَلَّ قَتَايَ  
وَ قَتَايَ وَ غُلَّامِي ۝

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّامِ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ بْنُ حَزْرَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْتَفَ  
نَفْسِيًا لَهُ مِيتَ الْعَبْدِ تَكَانَ لَهُ مِنْ أَمَالٍ مَا يَبْلُغُ  
قِيَمَتَهُ يَقُومُ عَلَيْهِ قِيَمَةُ عَدْلٍ قَا هَتِفَ مِنْ مَالِهِ  
فَلَا نَقْدَ مَتَى مِنْهُ ۝

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُكْمُ  
رَاِمٍ مُسْتَوْلٍ مِنْ رَعِيَّتِهِ قَالَا مِيزُ الَّذِي عَلَى

۲۳۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان  
سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب  
غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت تمام حسن و  
آداب کے ساتھ بجالائے تو اسے دوگنا اجر ملتا ہے۔

۲۳۷۱۔ ہم سے محمد بن عمار نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ  
اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مملوک جو اپنے رب  
کی عبادت حسن و آداب کے ساتھ بجاتا ہے اور اس کے آقا کے جو اس  
پر حق، خیر خواہی اور فرمانبرداری (کے ہیں)، انہیں بھی ادا کرتا ہے تو اسے  
دوگنا اجر ملتا ہے۔

۲۳۷۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث  
بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے، انہوں نے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے تھے  
کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص (کسی غلام کی کسی بھی شخص سے) یہ نہ کہے کہ  
”اپنے رب پر اپنے دلے کو کھانا کھلاؤ“ اپنے رب کو دھوکا دو۔ اپنے رب کو  
پانی پلاؤ۔ بلکہ میرے سردار، میرے آقا (سیدی دمولای) کہنا چاہیے۔  
اسی طرح کوئی شخص یہ نہ کہے ”میرا بندہ، میری بندی“ بلکہ یوں کہنا چاہیے :  
”میرا آدمی۔ میری لونڈی۔ (فتاویٰ و فتاویٰ و غلامی)

۲۳۷۳۔ ہم سے ابو الشام نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حاتم  
نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا  
اور اس کے پاس اتنا مال بھی تھا جس سے غلام کی مصفا نہ قیمت ادا کی جاسکے  
تو اسی کے مال سے پورا غلام آزاد کیا جائے گا ورنہ مبتلا آزاد ہو گیا (صرف  
دہی حصہ اس کی طرف سے آزاد ہو رہے گا)۔

۲۳۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی  
ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نافع  
نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص مگر ان ہے اور اس لیے اس کی رعایا کے

بارے میں اس سے سوال ہوگا، پس لوگوں کا امیر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، انسان اپنے گھروالوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھروالوں کے بچوں کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور غلام اپنے آقا (سید) کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا پس جان لو کہ تم میں سے ہر فرد نگران ہے اور ہر فرد سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

۲۳۷۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے بیان کی، ان سے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب باندی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ (حد شرعی) پھر اگر کرے تو کوڑے لگاؤ اور اب بھی اگر کرے تو اسے کوڑے لگاؤ، تیسری یا چوتھی مرتبہ (آپ نے فرمایا کہ) پھر اسے بیچ دو خواہ قیمت میں ایک رسی ہی ملے یہ

۱۶۰۰۔ جب کسی کا خادم کھانا لائے ؟

۲۳۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے محمد بن زیاد نے خبر دی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کسی کا خادم کھانا لائے اور وہ اسے اپنے ساتھ رکھانے کے لیے (لے) تو بٹھا کے تو ایک یا دو لقمہ مزد کھانا چاہیے یا (آپ نے لقمہ اور لقمین کی بجائے) ککڑ اور کلین فرمایا، کیونکہ کام تو سارا اسی سے کیا ہے۔

الثَّاسِ رَاجِعٌ وَهُوَ مُسْتَحُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاجِعٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مُسْتَحُولٌ عَنْهُمْ وَالزَّوْجَةُ رَاجِعَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَكَدِّهِ وَهِيَ مُسْتَحُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاجِعٌ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مُسْتَحُولٌ عَنْهُ أَلَا فَمَنْ لَكُمْ رَاجِعٌ وَفَمَنْ لَكُمْ مُسْتَحُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ؟

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزَّهْرِيِّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَيْدُ بْنُ كَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَأَجْلِدُوهَا إِذَا زَنَتِ فَاجْلِدُوهَا إِذَا زَنَتِ فَاجْلِدُوهَا فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ يُبْعَوْنَ وَكَوْضُفِيهِ

بَابُ إِذَا آتَا خَادِمُهُ بِكَلَامِهِ

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مَسْمُودٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَكْرَمٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى خَادِمُهُ بِكَلَامِهِ فَإِنْ كَرِهَ يَجْلِسُ مَعَهُ فَيُؤَدِّئُهُ لِقَمَةٍ أَوْ لِقْمَتَيْنِ أَوْ أَكَلَةً أَوْ أَكَلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيٌّ عِلَاجُهُ

اے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ غلاموں اور باندیوں پر ان کے مالکوں کو بڑائی نہ جانی چاہیے۔ انسان ہونے کی حیثیت سے تمام انسان برابر ہیں اور شرف و اتیانہ ایک انسان کو دوسرے پر صرف تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ اسلام نے سطحی قسم کی مساوات کا ڈھنڈو اٹھایا ہے، ایسا ہے، انسانوں میں طبقات اور نوعیتوں کے فرق کو تسلیم کیا ہے، اس کے باوجود سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی حکایت و مالکیت کا یقین و تصور سب پر مقدم ہے۔ آقا اگر غلام کو ”میرا غلام“ یا ”میری باندی“ جیسے الفاظ سے خطاب کرتا ہے تو اس سے اس کے دل کے کبر و عجب کی نشاندہی ہوتی ہے اس لیے احادیث میں اس سے منع کر دیا گیا کہ ایسا نہ کہیں مصنف رحمۃ اللہ علیہ قرآن کی آیتیں بھی لائے ہیں جن میں انھیں الفاظ سے خطاب ہوا ہے تو مقصد اس کا یہ ہے کہ احادیث میں ممانعت تہذیب و تادیب کے لیے ہے۔ انسانوں کو خاص فطرت کے پیش نظر خداوند تعالیٰ اگر اپنے کلام میں یہی فرماتا ہے تو بات دوسری ہے۔

بَابُ ۱۶۱ - اَلْعَبْدُ رَاۤءِیْ فِی مَالِ سَيِّدِهِ  
وَلَسَبَ الشَّيْءُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
اَسْأَلَ اِلَى السَّيِّدِ :

۲۳۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاۤءِیْ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ  
فَإِنْ لَمْ يَرَ رَاۤءِیْ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالزَّوْجُ فِي  
أَهْلِهِ رَاۤءِیْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالنِّسَاءُ فِي  
بَيْتِ زَوْجِهِنَّ رَاۤءِیَّةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا  
وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاۤءِیٌّ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ  
رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنْ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَبَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالزَّوْجُ  
فِي مَالِ أَيْمَنِ رَاۤءِیٌّ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ  
رَاۤءِیٌّ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ :

بَابُ ۱۶۲ - إِذَا قَنَبَ الْعَبْدُ  
فَلْيَجْتَئِبِ الْوَجْهَ :

۲۳۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْمَدٍ عَنْ مُعْمَدِ بْنِ مُعْمَدٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ  
قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو قُرَظٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبَّرِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ،  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ الشَّيْءِ

۱۶۰۱ - غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے ۔ اور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غلام کے) مال کو آقا کی طرف منسوب  
کیا ہے ۔

۲۳۷۷ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ، انھیں شعیب نے  
خبر دی ، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور  
انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہر فرد نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے  
بارے میں سوال ہوگا ، امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے  
میں سوال ہوگا ۔ مرد اپنے گھر کے معاملات کا نگران ہے اور اس سے اس  
کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا ۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور  
اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا ۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص طور سے (نام بنام) انھیں کے بارے میں سنا  
ہے اور مجھے خیال ہے کہ آپ نے بھی فرمایا تھا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگران  
ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا ، پس ہر فرد نگران ہے  
اور سب سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا ۔

۱۶۰۲ - اگر کوئی غلام کو مارے تو چہرے سے بہر حال  
پر ہیز کرنا چاہیے یہ

۲۳۷۸ - ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن مسیب  
نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ، کہا کہ  
مجھے ابن قنابل نے خبر دی انھیں سعید بن مسیب نے ، انھیں ان کے والد سنا اور  
انھیں ابو مریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اور ہم سے عبد اللہ  
بن محمد نے حدیث بیان کی ، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی ، انھیں معمر  
نے خبر دی ، انھیں ہاشم نے اور انھیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ

لے مار پیٹ میں چہرے پر مارنے سے پرہیز صرف غلام کے ساتھ خاص نہیں ہے ۔ یہاں چونکہ غلاموں کا بیان ہے ، اس لیے عنوان میں اسی کا  
خصوصیت سے ذکر کیا ۔ بلکہ چہرے پر مارنے سے پرہیز کا حکم تمام انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لیے ہے ۔

۲۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے راوی کے نام کی بجائے ابن قنابل پر اکتفا کیا ۔ جیسا کہ محدثین نے کھلبے یہ ابن مسلمان ہیں ۔ یہ راوی ضعیف تھے اور  
غالباً سند میں ان کا ذکر اسی لیے خصوصیت سے نہیں آیا ۔ صحیح بخاری میں دو یا تین جگہ اس طرح آیا ہے لیکن اس سے روایت میں کوئی غامی نہیں پیدا  
ہوئی کیونکہ مدار اس سند پر نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے اسی حدیث کی ایک اور سند مذکور ہے اور وہی مدار علی ہے ۔ یہ سند صرف تاکید و تائید کے  
لیے آئی ہے اس موقع پر اگر اس سند کے جس میں راوی کا ذکر ابن قنابل سے ہے حذف بھی کر دیتے تو کوئی حرج نہ تھا ۔

مَنْ لِي اللَّهُ عَيْنُكَ وَسَكَدَ قَالَ إِذَا قَاتَى أَحَدُكُمْ  
فَلْيَجْتَرِبِ الْوَجْهَ ۖ  
علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی کسی سے جھگڑا کرے (اور اسے مارے) تو چہرے  
(پر مارنے سے) بہر حال پرہیز کرنا چاہیے۔

## کتاب المکاتیب

### مکاتیب کے مسائل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۶۰۳ اِثْمَرَاتُ قَدَاتٍ مَمْلُوكَةٍ ۖ  
بَابُ الْمَكَاتِبِ وَنَجْوَاهِ فِي  
كُلِّ سَنَةٍ نَجْمٌ وَتَوَلَمُ وَالَّذِينَ  
يَسْتَعُونَ اِنْ كُتِبَ مِمَّا مَكَتَ  
اَيَّامُكُمْ نَكَا يَتَوَلَمُ رَنْ حَلَمُكُمْ  
فِيهِمْ خَيْرًا وَ اَتَوْهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ  
الَّذِي اَتَاكُمْ وَقَالَ رُوْمٌ عَنْ ابْنِ  
جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَوْ اَجِبْ عَلَيَّ  
اِذَا مِثْمُتُ لَهُ مَا اَنْ اُكَايِبَهُ  
قَالَ مَا اُرَاهُ اِلَّا وَاجِبًا وَقَالَ  
مَرْوُ بْنُ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ  
تَأْتِيهِ مِنْ أَحَدٍ قَالَ لَا ثُمَّ  
أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَشِي رَضِ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ سَيْنِينَ سَأَلَ أَسَاءَ  
اَلْمَكَاتِبَةِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ  
كَأَنِّي قَاتِلَتُ اِلَى عَمْرٍو فَقَالَ  
كَاتِبَتُهُ كَأَنِّي فَضَرْتُ بِهِ بِالسَّارِقِ

۶۰۳۔ جس نے اپنے غلام پر کوئی تہمت لگائی؟  
۶۰۳۔ مکاتیب اور اس کی تسطیہ۔ ہر سال ایک قسط کی  
ادائیگی ہوگی (یا جس طرح بھی معاملہ طے ہوا ہو)۔ اور اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد کہ ”جو لوگ اپنے مملوک (غلام یا باندی) سے  
کتابت کا معاملہ کرنا چاہیں، انہیں یہ معاملہ کر لینا چاہیے  
اگر ان کے اندر کوئی خیر انہیں نفع آئے (کہ معاملہ کو نباہ لیں) نہیں  
لگے، اور انہیں اللہ کے اس مال میں سے بھی دینا چاہیے،  
جنہیں تمہیں اس نے عطا کیا ہے۔“ روح نے ابن جریر رحمہ  
کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نے عطاء رحمہ سے پوچھا، کیا  
اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے غلام کے پاس مال ہے تو پھر  
پروا واجب ہو جائے گا کہ میں اس سے کتابت کا معاملہ کروں؟  
انہوں نے فرمایا کہ میرا خیال تو یہی ہے کہ (ایسی صورت میں کتابت کا  
معاملہ) واجب ہو جائے گا۔ عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے  
عطاء سے پوچھا، کیا آپ اس مسئلے میں کسی سے روایت ہی بیان  
کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں (پھر انہیں یاد آیا اور  
مجھے انہوں نے خبر دی کہ موسیٰ بن اشیر نے انہیں خبر دی کہ سیرین  
(ابن سیرین کے والد) نے اس رحمہ سے کتابت کی درخواست کی

لہ مکاتیب کے متعلق ہم پہلے ہی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ غلامی کے باب میں مکاتیب ایک ایسا معاملہ ہے جس کے ذریعہ غلام متعدد قسطوں میں ایک خاص رقم اپنے آقا کو  
دے کر خود کو آزاد کر سکتا ہے۔ اس کی تفصیلات اس باب میں بیان ہوئی ہیں۔ لہٰذا مصنف رحمہ نے اس عنوان کے تحت کوئی حدیث نہیں لکھی لیکن یہ عنوان قائم کر کے  
حدیث لکھ نہ لگے ہوں اور وہ علحدہ صفحہ میں بعد میں پایا گیا ہو، کتاب یا محدثوں میں اس عنوان کے مناسب ایک حدیث مصنف رحمہ خود لائے ہیں کہ اگر کوئی اپنے غلام پر  
خط اور جہتی تہمت لگائے گا تو قیامت میں اسے کوڑے لگائے جائیں گے (اس جہت کی سزا کے طور پر)۔ لہٰذا خائف کہتے ہیں کہ مکاتیب کو کوڑا دی جاسکتی ہے اس  
آیت میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے مطلب یہ ہے کہ جب اپنے کسی غلام سے کتابت کا معاملہ طے کر لیا تو اپنی طرف سے بھی اس کی مدد کرنی چاہیے تاکہ اسے کامیابی حاصل

وَيَسْأَلُ أَحَدَهُمَا فَمَا يَسْأَلُهُمَا إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ  
خَيْرًا. فَكَاتِبُهُ. وَقَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي يُونُسُ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ  
عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا  
تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةٌ  
أَوْاقٍ نَجَسَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ سِنِينَ  
فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ وَنَجَسَتْ  
فِيهَا أَرَأَيْتَ إِنْ مَدَدْتُ لَهُمْ  
عِدَّةً وَاحِدَةً أَيْبَيْتُكَ أَهْلَكَ  
كَأَنْتَيْتُكَ فَيَكُونُ وَلَا أُولَئِكَ لِي  
مَنْ هَبَّتْ بَرِيرَةُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَعَرَضَتْ  
ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالُوا إِنْ أَرَادَ أَنْ تَكُونِ  
لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ فَدَخَلَتْ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَرَسَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْنِيهَا  
كَأَنْتَيْتِيْنِيهَا فَزِنَا الْوَلَاءُ بَيْنَ أَهْلِكَ  
ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ  
رِجَالٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَى شَرْطًا لَيْسَ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَا هِلْ شَرْطُ اللَّهِ  
أَحَقُّ وَأَوْثَقُ ۝

**بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمَكَاتِبِ**  
وَمَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ  
اللَّهِ - فِيهِ ابْنُ عَسَمَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۳۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْكَلْبُ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ

ابن انس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، وہ مالدار تھے لیکن آپ نے انکار کیا، اس پر میری  
عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور ان سے اس کا تذکرہ کیا) عمر رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا (انس رضی اللہ عنہ سے) کہ کتابت کا معاملہ کرو، انھوں نے پھر بھی انکار کیا  
تو عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دُڑ سے مارا آپ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے  
کہ ”غلاموں میں اگر خیر دیکھو تو ان سے کتابت کا معاملہ کرو“ چنانچہ  
انس رضی اللہ عنہ نے کتابت کا معاملہ کر لیا۔ لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
فرمایا کہ بریرہ ان کے پاس آئیں، اپنے کتابت کے معاملہ میں ان کی مدد  
مطلوبہ کرنے کے لیے۔ بریرہ کو پانچ اور قہ پانچ پانچ سال کے اندر  
پانچ قسطوں میں ادا کرنا تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، انھیں خود بریرہ میں ملجی  
ہوگئی تھی کہ یہ تباہ اگر میں انھیں ایک ہی مرتبہ (چاندی کی یہ مقدار)  
ادا کر دوں تو کیا تمھارے مالک تمھیں میرے ہاتھوں بیچ دیں گے؟  
پھر میں تمھیں آدہ کر دوں گی اور تمھاری دلا میرے ساتھ قائم ہو جائیگی  
بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور ان کے سامنے یہ نئی صورت پیش کی  
انھوں نے کہا کہ ہم یہ صورت اس وقت منظور کر سکتے ہیں کہ دلا ہمارے  
ساتھ قائم رہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میرے پاس نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، حضور اکرم صلی اللہ  
نے فرمایا کہ تم خرید کر بریرہ رضی اللہ عنہہ کو آزاد کر دو، دلا تو ایسی کی ہوتی ہے  
جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دباہر گئے، تو لوگوں کو کھٹا  
کیا۔ آپ نے فرمایا، ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں (معاذ اللہ)  
میں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے، پس جو شخص  
کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے  
اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مستحق اور زیادہ مضبوط ہے۔

۲۳۷۰ - کتاب سے کس قسم کی شرطیں جائز ہیں؟ اور جس نے کوئی  
ایسی شرط لگائی جس کی اصل کتاب اللہ میں موجود نہ ہو، اس سلسلے میں ابن  
عمر رضی اللہ عنہ کی بھی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

بہارِ نبوی

۲۳۷۹ - ہم سے قسیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ

أَخْبَرْتُهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْعِيْنَهَا فِي كِتَابَتِهَا وَكَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَتَكُونِ وَلَا تُرِيدُ أَنْ تَعْلَمَ فَكَذَرْتُ ذَلِكَ بِبَرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَبِ عَلَيْهِ فَلْتَفْعَلْ وَتَكُونِ وَلَا رَدَّ لَنَا فَكَذَرْتُ ذَلِكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي خَاتَمِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِيَمَنِ اعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَوْا شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَّطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْلَى ۖ

۲۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لَتَعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنْ وَلَاَعَهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعِبُ ذَلِكَ فَانْأَمَّا الْوَلَاءُ لِيَمَنِ اعْتَقَ ۖ

### باب ۶۵۱ شِعَانَةُ الْمَكَاتِبِ وَ

سَوَالِهِ النَّاسِ ۖ

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتِبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَانٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْ قِيَسَةً

بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس، اپنے معاملہ کتابت میں مدد لینے کے لیے آئیں ابھی انھوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ، اگر وہ یہ پسند کریں کہ تمہارے معاملہ کتابت کی پوری رقم میں ادا کر دوں اور تمہاری دولا دیر سے ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ صودت اپنے مالکوں کے سامنے رکھی، لیکن انھوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) تمہارے ساتھ نیک کام کرنا چاہتی ہیں تو انھیں اس کا اختیار ہے لیکن تمہاری دولا دیر ہمارے ہی ساتھ قائم رہے گی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم خرید کر انھیں آزاد کر دو، ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ پس جو بھی ایسی شرط لگائے گا جس کی اصل کتاب اللہ میں موجود نہ ہو تو وہ ناقابل عمل ٹھہرے گی، خواہ سو مرتبہ ایسی شرطیں کیوں نہ لگائے، اللہ تعالیٰ کی شرط ہی (عمل کے) لائق اور مضبوط ہے۔

۲۳۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں تائیب نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک باندی کو خریدنا چاہا اور مقصد انھیں آزاد کرنا تھا اس باندی کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر (ہم بیع کر سکتے ہیں کہ آزاد کر کے بعد) ولاء ہمارے ساتھ قائم رہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ ان کی اس شرط کی وجہ سے تم نہ روکو، ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

### ۶۰۵۔ کتاب کا لوگوں سے امداد طلب کرنا اور

سوال کرنا۔

۲۳۸۱۔ ہم سے عبید بن نعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کا معاملہ کر لیا ہے۔ ہر سال ایک اوقیہ مجھے دینا پڑ گیا

لہٰذا ابھی اس سے پہلے ایک روایت میں پانچ اوقیہ پر اس معاملے کا طے ہونا گزر رہا ہے۔ اس طرح کے اختلافات راویوں میں بکثرت ہیں اور محدثین عام طور سے ان میں تطبیق کی بھی کوئی کوشش نہیں کرتے کیونکہ یہ واقعات ہیں، البتہ جب حدیث میں کسی مسئلہ کا مادہ ہوتا ہے تو اس پر پوری طرح بحث کرتے ہیں۔

فَاعْيِزْنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَحَبَّ أَهْلِكَ  
 أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ حِدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتَقِلَتْ  
 فَقُلْتُ وَتَكُونُ وَلَا أَعْلِيكَ لِي فَدَهَبَتْ إِلَى  
 أَهْلِهَا فَأَبْوَا ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ  
 عَصَيْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبْوَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ  
 الْوَلَدُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ لَنِي كَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ  
 حُذِرْ بِهَا فَأَعْتَقْتَهَا وَأَشْتَرِيْهُنَّ الْوَلَدُ فَإِنَّمَا الْوَلَدُ  
 بَيْنَ أَهْلَتِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَنشَى عَلَيْهِ  
 ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَمَا بَابُ بَيْعِ تَيْسَلُ تَيْسَلُ  
 شَرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِذَا شَرِطُ  
 لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ كَمَا بَيَّعَ وَأَنْ كَانَ مِائَةً  
 شَرِطٌ فَقَضَاهُ اللَّهُ تَعَالَى وَشَرِطُ اللَّهِ أَوْ تَقُ مَا بَالُ  
 بَيْعِ تَيْسَلُ يَقُولُ أَحَدُهُمْ خَشِيَ يَا قُلَانُ وَلِي  
 الْوَلَدُ إِنَّمَا الْوَلَدُ بَيْنَ أَهْلَتِكَ

**باب بیع النکاح إذا رخصی**  
 وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَّعَ عَلِيٌّ عَمْرُو  
 وَقَالَ زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ مَا بَيَّعَ عَلَيْهِ ذَهَبًا  
 قَالَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَّعَ عَائِشَةُ  
 وَأَنْ مَاتَ وَأَنْ حَيًّا مَبِيعَ عَلَيْهِ

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
 أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْزُ  
 عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَحَبَّ  
 أَهْلِكَ أَصَبَ لَهَا ثَمَنُ صَبِيَّةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْتَقَلَتْ  
 فَقُلْتُ قَدْ كُنْتَ بَرِيْرَةَ ذَلِكَ بِأَهْلِكَ فَقَالُوا إِلَّا أَنْ  
 تَكُونَ وَلَا تُولَدُ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ عُمَرُ وَكَانَتْ

آپ بھی میری مدد کیجئے۔ اس پر عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو  
 میں انھیں (یہ ساری رقم) ایک ہی مرتبہ دیدوں اور پھر تمہیں آزاد کر دوں تو میں  
 ایسا کر سکتی ہوں، تمہاری ولاد میرے ساتھ ہو جائے گی وہ اپنے مالکوں کے  
 پاس گئیں تو انھوں نے اس صورت سے انکار کیا اور ایسے اگر انھوں نے بتایا کہ  
 میں نے صورت ان کے سامنے رکھی تھی لیکن وہ اسے صرف اس وقت قبول کرنے  
 کے لیے تیار رہیں کہ ولاد ان کے ساتھ قائم رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے سنا تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، میں نے آپ کو مطلع کیا تو آپ  
 نے فرمایا کہ تم انھیں لے کر آزاد کر دو اور انھیں ولاد کی شرط لگانے دو۔ ولاد  
 تو بہر حال اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ عائشہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کیا، اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے اہل  
 تم میرے کچھ لوگوں کو یہ کیا ہو گیا ہے کہ (صحابت میں) ایسی شرط لگاتے ہیں  
 جن کی کوئی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے پس جو بھی شرط ایسی جس کی اصل  
 کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ باطل ہے خواہ ایسی تشریطیں کیوں نہ لگائی جائیں  
 اللہ کا فیصلہ ہی حق ہے اور اللہ کی شرط ہی مستحکم ہے۔ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے  
 کہ وہ یہ کہتے ہیں، اے فلاں! آزاد کر دو اور ولاد میرے ساتھ قائم رہے گی  
 ولاد تو صرف اسی کے ساتھ ہو سکتا ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۰۶۔ مکاتیب کی بیع، اگر وہ اس پر راضی ہو۔ عائشہ نے  
 فرمایا کہ مکاتیب پر (بدل کتابت میں سے) جب تک کچھ بھی باقی ہے  
 وہ غلام ہی رہے گا۔ زید بن ثابت نے فرمایا، جب تک ایک دم  
 بھی باقی ہے (مکاتیب آزاد مقصور نہیں ہوگا) ان عمر نے فرمایا، کہ  
 مکاتیب پر جب تک کچھ بھی باقی ہے وہ اپنی زندگی، موت اور جرم  
 (سب) میں غلام ہی مقصور ہوگا۔

۲۳۸۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یونس نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے  
 خبر دی، انھیں عیسیٰ بن سعید نے، انھیں عمرو بن عبد الرحمن نے کہ بریرہ رضی اللہ  
 عنہا نے روایت کی۔ عائشہ نے ان سے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک  
 یہ صورت پسند کریں کہ میں بدل کتابت کی ساری رقم انھیں ایک مرتبہ دے دوں  
 اور پھر تمہیں آزاد کر دوں تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہ نے ان کا ذکر اپنے مالک  
 سے کیا تو انھوں نے کہا کہ (میں اس صورت میں یہ قبول ہے) کہ ولاد، تمہاری ہمار  
 ہی ساتھ قائم رہے۔ مالک نے بیان کیا، ان سے عیسیٰ نے بیان کیا کہ عمر و بن

تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کرو و دلاؤ۔ تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے۔

۱۶۰۷۔ مکاتیب نے کسی سے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کرو اور

اس نے اسی غرض سے اسے خریدا۔

۲۳۸۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن ابی نعیم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں عتبر بن ابی لہب کا غلام تھا ان کا جب انتقال ہوا تو ان کی اولاد میری وارث ہوئی۔ ان لوگوں نے مجھے ابن ابی عمرو کو بیچ دیا اور ابن عمرو نے مجھے آزاد کر دیا، لیکن بیچتے وقت عتبر کے وارثوں نے دلاؤ کی شرط اپنے لیے لگائی تھی (تو کیا یہ شرط صحیح ہے؟) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا سے یہاں آئیں اور انھوں نے کتابت کا معاملہ کر لیا تھا، انھوں نے کہا کہ مجھے آپ خرید کر آزاد کر دیجئے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں ایسا کر دوں گی (لیکن مالکوں سے بات چیت کے بعد) انھوں نے بتایا کہ وہ مجھے بیچے پر صرف اس شرط کے ساتھ تیار ہیں کہ دلاؤ، انھیں کے ساتھ قائم رہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے ستایا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ) آپ کو اس کی اطلاع ملی۔ اس لیے آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا۔ انھوں نے صورت حال کی آپ کو اطلاع دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ بریرہ کو خرید کر آزاد کر دو اور مالکوں کو جو بھی شرط پائیں لگا نہ دو۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا، مالکوں نے چونکہ دلاؤ کی شرط رکھی تھی اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کے ایک مجمع میں) خطاب فرمایا کہ دلاؤ تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کرے (اور جو آزاد نہ کریں) اگر وہ سوشلین بھی لگا لیں (دلاؤ پھر بھی ان کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتی)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ہفتہ کے مسائل

اس کی فضیلتیں اور ترغیب۔

۲۳۸۴۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب

عمرہؓ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا وَاعْتَقَيْتُهَا فَلَا تَمْلِكُ الْوَلَاءُ لِيَمَنَ آغْتَقِ ۖ

باب ۶۱۰ اِذَا قَالَ الْمَكْتُبُ اشْتَرِيْ

وَاعْتَقَيْتُ فَاشْتَرَاهُ لِذَلِكَ ۖ

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

أَيُّنَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ

كُنْتُ لِعُثْبَةَ بِنْتِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ

وَرَسُولِي بَنُوهُ وَارْتَهَمُوا عَوْفِي مِنْ

ابْنِ أَبِي عَمْرٍو فَاعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو

اشْتَرَطَ بَنُو عُثْبَةَ الْوَلَاءُ فَقَالَتْ دَخَلْتُ

بِرَبِيرَةَ وَهِيَ مَكْتُبَةٌ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُني وَ

اعْتَقَيْتُني قَالَتْ نَسَمٌ قَالَتْ لَا يَبِيعُونِي

حَتَّى يَشْتَرُونِي وَلَا بِي فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ

لِي بِذَلِكَ فَسَمِعَ مِنْكَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ

فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَتْ

اشْتَرَيْتُهَا وَاعْتَقَيْتُهَا وَذَعَبْنِي يَشْتَرُونَنِي

مَا شَأْنُكِ فَاشْتَرَيْتُهَا عَائِشَةُ فَاعْتَقَيْتُهَا

وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِيَمَنَ

أَعْتَقَ وَإِنْ اشْتَرَطُوا مِائَةَ

شَرْطٍ ۖ

## کتاب الہبۃ

وَقَدْ مَلَكَهَا وَالْحَرَامُ عَلَيْهَا ۖ

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ



نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے مسلمان خواتین! ہرگز کوئی پردوسن اپنی دوسری پردوسن کے لیے (معمولی پردہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے، خواہ بکری کے کھراکھی کیوں نہ ہو بلکہ

۲۳۸۵۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اڑوسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے یزید بن رومان نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے عروہؓ سے فرمایا میرے بھائی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر ہر کسی پر عروہؓ تھا کہ ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا دیکھتے پھر تیسرا دیکھتے اس طرح دو دو چھینے گزر جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ پہنچتی تھی میں نے پوچھا، خالہ! پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپ نے فرمایا صرف دو چیزوں، کھجور اور پانی پر گزار رہتا تھا (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری پردوسی تھے جن کے پاس دو دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بھی ان کا دودھ پیچھا یا جایا کرتے تھے۔ آپ اے ہمیں پلاتے تھے۔

۱۶۰۹۔ معمولی پردہ ہے۔

۲۳۸۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر مجھے دست یا پائے (کے گوشت) پر بھی بلایا جائے تو میں قبول کر لوں گا اور مجھے دست یا پائے (کے گوشت) کا بد یہ بھیجا جائے تو اسے قبول کر لوں گا۔

۱۶۱۰۔ جو اپنے دوستوں سے بد یہ مانگے۔ ابو سعید

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی حصہ لگانا۔

۲۳۸۷۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے

لے مطلب یہ ہے کہ اپنے پردوسن کے پاس بدایا وغیرہ بھیجے رہنا چاہیے۔ اگر کسی کے پاس زیادہ نہیں تو جو کچھ بھی ہو معمولی سے معمولی چیز اس کا بھی بد یہ بھیجنے میں شامل نہ کرنا چاہیے۔ بکری کے کھراکھ کو صرف بد یہ کی کم قیمت کے ظاہر کرنے کے لیے آیا ہے۔

آبِ ذُئْبٍ عَنِ الْمُكْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
يَا بَنَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَغْفِرَتْ حَاةً تَجَارَتْهَا  
وَكُوْكَدَسْنَ شَاةً ۝

۲۳۸۵۔ كَلَّ شَاةً عَنِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
الذُّوْلِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ  
بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
يَعْرُودَةُ ابْنُ أُخْتِي إِنْ كُنَّا بَنَظَرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ  
الْهَلَالِ كَلَّ شَاةً أَهْلَهُ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوْقِدَتْ فِي  
أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ  
يَا خَالَةَ مَا كَانَ يُعْنِيكُمْ قَالَتْ أَلَسُودَاتُ  
الشَّحَرِ وَالنَّسَاءِ أَرَأَيْتَهُ قَدْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ النَّاسِ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ  
مَنَا عِجْرٌ وَكَانُوا يَسْتَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ الْبَايَعَةِ فَيَسْقُونَهَا ۝

باب التَّيْلِيلِ مِنَ النِّهْيَةِ

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَسْرَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ  
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَوْ مِثْتُ ابْنِ ذَرِيعٍ أَوْ ذَرِيعٍ لَوَجَّهْتُ وَكُوْهُ هَدِي  
إِلَى ذَرِيعٍ أَوْ ذَرِيعٍ لَوَجَّهْتُ ۝

باب التَّيْلِيلِ مِنَ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ

شَيْئًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَضْرِبُوا إِلَى مَعْنَى سَهْمًا ۝

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَتَاةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى إِيمَرَةَ  
مِنْ أَلْفَيْ جَرِيرَيْنِ وَكَانَتْ لَهَا عَلَامَةٌ نَجَازٌ قَالَ  
لَهَا مُدْرِي عَبْدُ لَوْ فُلَيْسَ لَنَا أَعْوَادُ  
الْمُسْبَرِّ كَأَمَرْتُ عَبْدًا هَافِدًا هَبْ فَقَطَعَ مِنَ  
النَّظَرِ فَأَوْفَتْهُ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلِي بِهِ إِلَى نَجَازٍ وَإِيَّاهُ فَاحْتَمَلَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ ۚ

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي  
حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ  
فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَاكِلٌ أَمَامَنَا وَالنَّوْمُ مُحْرَمُونَ وَأَنَا  
عَزِيمٌ مُخْرِمٌ فَأَبْصَرْتُوْا حِمَارًا وَحِشْيًا ذَا  
مَشْعُولٍ أَفْهِمْتُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِ ثَوْبِي بِهِ  
وَأَحْبَبُوا ثَوَابِي أَبْصَرْتُهُ وَانْتَفَتُ فَأَبْصَرْتُهُ  
فَقُمْتُ إِلَى النَّعْصِ فَاسْتَرْجَيْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ  
وَلَيْسْتُ السَّوْطَ وَالزُّنْمَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي  
السَّوْطَ وَالزُّنْمَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نُعِينُكَ  
عَلَيْهِ بَشَرٌ فَقَضَيْتُ فَذَلِكُ فَاحْدُثْهَا  
ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ  
جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَفُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ  
ثُمَّ أَرْتَهُمْ شَكُوا فِي أَكْلِهِمْ إِنَّمَا وَهُمْ حُرْمٌ  
فَوَضَعْنَا وَجَعَلْنَا الْعَصَدَ مَعِي فَأَذَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا لَنَا هُ عَن  
ذَلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ تَيْبُهُ نَعْلِي ۖ فَقُلْتُ  
نَعَمْ فَنَا وَنَتُهُ الْعَصَدُ فَآكَلَهَا

سہل رضی اللہ عنہ نے کرنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہاجر خاتون کے پاس لاپنا  
آدمی بھیجا۔ ان کا ایک نلام بڑھئی تھا۔ ان سے آپ نے فرمایا کہ اپنے نلام سے  
ہمارے لیے کربدلیوں کا ایک منبر بنانے کے لیے کہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے نلام  
سے کہا۔ وہ جا کر جھاڑ کاٹ لائے اور اسی کا ایک منبر بنایا جب وہ منبر بنا چکے  
تو خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہا بھیجا کہ منبر بن کر تیار ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہوا کیا کہ اسے میرے پاس بھجوا دیں۔ لوگ اسے  
جب لائے تو حضور اکرم نے بھی اٹھایا اور جہاں تم اب دیکھ رہے ہو وہیں آپ  
نے اسے رکھا۔

۲۳۸۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے  
عمر بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے ان سے عبد اللہ بن  
ابی قتادہ سلمیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ کرب کے راستے میں  
ایک جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے قیام فرماتے دھج اوداع کے موقع پر  
اور لوگ تو احرام باندھے ہوئے تھے، لیکن میرا احرام نہیں تھا۔ میرے ساتھیوں  
نے ایک گور خر دیکھا۔ اس وقت چیل ٹانگے میں مصروف تھا۔ ان لوگوں نے  
مجھ سے کچھ کہا نہیں لیکن ان کی خواہش یہی تھی کہ کسی طرح میں اس گور خر کو  
دیکھ لیتا۔ چنانچہ میں نے جو نظر اٹھائی تو گور خر دکائی دیا۔ میں فوراً گھوڑے  
کے پاس گیا اور اس پر زین رکھ کر سوار ہو گیا۔ اتفاق سے جلدی میں کوڑا  
اور نیزہ دونوں بھول گیا۔ اس لیے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے  
کوڑا اور نیزہ دے دیں۔ انہوں نے کہا، ہرگز نہیں بخدا ہم تنہا ہی (شکاریہ)  
کسی قسم کی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ یہ سب لوگ حرم تھے۔ مجھے اس پر غصہ آیا اور  
میں نے غمزدہی آکر دو نون چیریں لے لیں۔ پھر سوار ہو کر گور خر پر چھپا اور  
اس کا شکار کر لیا (رضعی ہو کر) وہ میری چکا تھا۔ اب لوگوں نے کہا کہ اسے کھانا  
چاہیے، لیکن پھر احرام کی حالت میں اسے کھانے (کے جواز پر) شبہ ہوا لیکن بعض  
لوگوں نے شبہ نہیں کیا اور گوشت کھایا (پھر ہم آگے بڑھے اوس میں نے اس گور خر  
کا ایک دست چھپا رکھا تھا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس  
کے متعلق آپ سے سوال کیا (آپ نے فرمایا کہ اسے کھانا کھانے کے جواز کا  
فتویٰ دیا) اور دریافت فرمایا کہ کیا اس میں سے کچھ بچا ہوا تھا اسے پاس موجود بھی  
ہے؟ میں نے کہا جی ہاں اور وہی دست آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اسے

تناول فرمایا، تاکہ وہ ختم ہو گیا۔ آپ بھی اس وقت حرم تھے (ابو حازم نے کہا کہ) مجھ سے یہی حدیث زید بن اسلم نے بھی بیان کی، ان سے علاء بن یسار نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے۔

۱۶۱۱۔ جس نے پانی مانگا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "مجھے پانی پلاؤ"

۲۳۸۹۔ ہم سے خالد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن ہلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو طلحہ نے جن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن تھا۔ حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) ہمارے اسی گھر میں تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ہمارے پاس ایک بکری تھی، اسے ہم نے دوا، پھر میں نے اس میں اپنے اسی کنویں کا پانی ملا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ ابو بکرؓ نے آپ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے، عمرؓ سامنے تھے اور ایک اعرابی ان کی طرف تھے۔ جب آپ کی کفارغ ہوئے تو پیالے میں دو دو ہجرت کیا تھا اس لیے عمرؓ نے عرض کیا یہ ابو بکرؓ ہیں (یعنی اس بچے ہوئے حصے کے یہی زیادہ مستحق ہیں) لیکن آپ نے اس اعرابی کو عطا فرمایا (کیونکہ وہ دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے) پھر فرمایا دائیں طرف بیٹھنے والے (مقدم ہیں) دائیں طرف بیٹھنے والے ہی! ہاں دائیں طرف سے ابتدا کیا کرو۔ انسؓ نے فرمایا کہ یہی سنت ہے، یہی سنت ہے تین مرتبہ (آپ نے اسے دہرایا)

۱۶۱۲۔ شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے شکار کے دست کا ہدیہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے قبول

نہ فرمایا تھا۔

حَتَّى تَقْدَحَهَا وَهُوَ مُخْرِمٌ نَحَدَّ شَيْئٍ بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاوِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ۝

باب ۱۶۱۱ مَنِ اسْتَقَى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِي اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ ۝

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَدْلَجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ اسْمُهُ قَبْلَهُ اللهُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا يَقُولُ أَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَاهُنَّ فَاسْتَقَى فَعَبَّئْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ثَمَّ شَبْتُهُ مِنْ مَاءٍ بَيْنَنَا هَذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارٍ دَعَمْرُ تَجَاهَهُ وَأَعْرَاجِي عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا قَرَعُ قَالَ مُرُورُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ رَمَى فَأَعْطَى الْأَعْرَاجِي ثُمَّ قَالَ لَا يَمْنُونُ الْإِسْنُونَ لَا كَيْتُونِي قَالَ أَنَسٌ رَمَى فَهِيَ سَنَةٌ فَبُهِتَ سَنَةٌ فَلَمَّا سَرَّاتٍ ۝

باب ۱۶۱۲ قَبُولُ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ وَقَبُولُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ

عَمْدُ الصَّيْدِ ۝

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جُشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ رَمَى قَالَ انْفُخْنَا أَرْتَبْنَا بِمَرِّ الْقَوْمَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَقَبُوا فَأَذَرَكْتُمَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَكَرْتُ بِهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَرِكُهَا أَوْ ذَكَرْتُهَا قَالَ فَذَكَرْتُهَا لَأَشْكُ فِيهِ فَقَبِلَهُ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ

۲۳۹۰۔ ہم سے سلیمان بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن انس بن مالک نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرالظہران میں ہم نے ایک خرگوش کا بچہ کیا (لوگ اس کے پیچھے دوڑے اور اسے تھکا دیا) حدیث میں ہم نے قریب پہنچ کر اسے پکڑ لیا۔ پھر ابو طلحہؓ کے یہاں لایا، آپ نے اسے ذبح کیا اور اس کے پیچھے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا (شعبہ نے بعد میں یقین کے ساتھ) کہا کہ دونوں رانیں آپ نے بھیجی تھیں، اس میں کوئی شر نہیں حضور اکرمؐ نے اسے قبول فرمایا تھا میں نے پوچھا اور اس میں سے آپ نے تناول بھی فرمایا تھا؟

قَالَ وَآكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قِيلَهُ :

بَابُ ثَمَانٍ

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَحْشَمَةَ  
أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حِمَارًا وَحَشِييًا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ يَوْذَانَ فَرَدَّ  
عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ أَمَا أَنَا لَمْ  
تُرَدَّ مَعِيكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ :

بَابُ الْكَبُولِ الْهَدِيَّةِ :

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مُوسَى حَدَّثَنَا  
عُبَيْدٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ النَّاسَ حَالُوا يَسْتَحَرُّونَ بِمَسَدٍ أَوْ  
هُمُ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ  
بِذَلِكَ مَرْصَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ :

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ  
بْنِ زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حَنِيفَةَ خَالَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسُنْبًا وَاضْبًا فَأَكَلَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقِطِّ وَالسُّنْبِ وَتَرَكَ الضَّبَّ  
تَعَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَكَلَ عَلَى مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا أَكَلَ عَلَى مَا أَمَرَ بِهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ رَحْدَةَ حَدَّثَنَا

انہوں نے بیان کیا کہ تناول بھی فرمایا تھا۔ اس کے بعد پھر آپ نے فرمایا کہ آپ  
نے وہ ہدیہ قبول کیا تھا۔

۲۳۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان  
کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے  
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبید بن مسعود نے، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ  
نے اور ان سے صعوب بن جحشم نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں گورشا کا ہدیہ پیش کیا تھا، حضور اس وقت مقام ابواء یا مقام وذان  
میں تھے (رادی کو سفید ہے) حضور اکرم نے اس کا ہدیہ واپس کر دیا۔ پھر ان  
کے چہرے پر نزاحت کے آثار دکھائیے کہ فرمایا کہ میں نے یہ ہدیہ صرف اس لیے  
واپس کیا ہے کہ میں احرام کی حالت میں ہوں۔

۱۶۱۳۔ ہدیہ قبول کرنا

۲۳۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید نے حدیث  
بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لوگ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) ہدیہ  
بجھنے کے لیے عائشہؓ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ اپنے ہالہ سے  
یا اس خاص دن کے انتظار سے (رادی کو کھجک ہے) لوگ حضور کی خوشنودی  
طبع حاصل کرنا چاہتے تھے۔

۲۳۹۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی  
ان سے جعفر بن ابی اس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا کہ  
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی خالہ ام حنیفہؓ نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر لگھی اور گوہ کا ہدیہ پیش کیا۔ حضور اکرمؐ نے پنیر اور  
لگھی میں سے تو تناول فرمایا لیکن گوہ پسند نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی۔ ابن  
عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (اسی) دسترخوان پر گوہ کو  
بھی کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر  
کبھی نہ کھائی جاتی۔

۲۳۹۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے

لے گوہ کے مکروہ ہونے پر تو مسکا اتفاق ہے لیکن محدثین کے یہاں اس کا گوشت مکروہ تہزیب ہی ہے اور فقہاء احناف مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ اس حدیث  
کے علاوہ دوسری احادیث بھی گوہ کے گوشت کے مسئلہ میں آئی ہیں جن سے اس کے گوشت پر سخت ناگواری مفہوم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گوہ نہایت  
برترین جانور ہے اور اس کے گوشت میں سمیت بھی ہوتی ہے۔

حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن طہان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپ دریافت فرماتے، یہ میرے لیے یا صدقہ...؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ۔ لیکن خود دکھاتے اور اگر کہا جاتا کہ یہ ہے تو آپ خود بھی ہاتھ بڑھاتے اور صحابہ کے ساتھ تناول فرماتے۔

۲۳۹۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتزقہ پیش کیا گیا۔ اور یہ بتایا گیا کہ ہریرہ رضی اللہ عنہ نے صدقہ میں دیا ہے لیکن حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لیے یہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے رجب ان کے واسطے پہنچا تو (ہریرہ سے) حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے۔

۲۳۹۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن قاسم نے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث قاسم سے سنی تھی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انھوں نے ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آزاد کرنے کے لیے (پھر خریدنا چاہا، لیکن ان کے مالکوں نے دلاؤ کی شرط اپنے لیے لگائی۔ پھر جب اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کرو، دلاؤ تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے، اور ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہاں (صدقہ کا) گوشت آیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا یہ وہی ہے جو ہریرہ کو صدقہ میں ملا ہے۔ یہ ان کے لیے تو صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے (چونکہ ان کے واسطے بطور ہدیہ ملا ہے) یہ ہے اور آزادی کے بعد ہریرہ کو اختیار دیا گیا تھا کہ اگر چاہیں تو اپنے نکاح کو فسخ کر سکتی ہیں) عبد الرحمن نے پوچھا ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شوہر (حضرت نفیث رضی اللہ عنہ) غلام تھے یا آزاد؟ شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے عبد الرحمن سے ان کے شوہر کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں وہ غلام تھے یا آزاد !

مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ مِنْهُ أَهْدِيَّةً أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ رَدُّهَا عَلَيْهِمْ كُلُّوا وَلَكِنْ كُلُّوا وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ مَكَرَبَ بَيْدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَهُمْ ۝

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ تَصَدَّقْ عَلَى بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۝

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا آرَدَتْ أَنْ تَشْرِيَ بَرِيرَةَ وَأَنَّهَا اشْتَرَوْهَا وَلَا وَهَافُكَو النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَقْتِنِيهَا فَلَمَّا الْوَلَدُ يَمُتُ أَفْتَقَ وَأَهْدَى لَهَا لَحْمًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تَصَدَّقُ عَلَى بَرِيرَةَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَبَرْتُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَوْجَهَا حُرَّادُ عَبْدُ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ رَوْجَهَا قَالَ لَا أَدْنَى أَحَرَّ أَمَّ هَبْ ۝

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ

۲۳۹۷۔ ہم سے ابو الحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں خالد بن عبد اللہ نے خبر دی، انھیں خالد ہذا نے انھیں حفصہ بنت سیرین نے کہ ام علیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لگے

أُمِّ عَيْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَمِنْ كُنْهٍ عَمِيٍّ قَالَتْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يَعْبُدُ أُمُّ عَيْشَةَ مِنَ الشَّاةِ الْبَيْتِ بَنَتْهَا لَهَا مِنَ الصَّدَاقَةِ قَالَ إِنَّهَا بَلَّغَتْ بَيْعَهَا ۖ

**باب ۶۱۴** مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى بَنَفَ نِسَائِهِمْ دُونَ بَعْضٍ ۖ

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَسَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّاسُ يَتَحَوَّنُونَ بِهَذَا يَا هُمُ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ فَذَكَرْنَ لَهُ كَاعْرَمَ قَتَلَهَا ۖ

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حَزْبَيْنِ فَحَزْبُ فَيْلِ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَصَفِيَّةَ وَسُودَةَ وَالْحَزْبُ الْأُخْرَى أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ هَلَبُوا أَحَبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ مِنْ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْبِطَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ نَهَتْ مَا جَبَّ الْهَدِيَّةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْنَ لَهَا كَلِمَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَلَمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ آذَاكَ أَنْ يُهْبِطَ

اور دریافت فرمایا کیا کوئی چیز رکھنے کی تھا ہے؟ اس نے فرمایا کہ ام عیصرم کے یہاں جو آپ نے صدقہ کی بکری بھیجی تھی، اس کا گوشت اٹھانے بھیجا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی جگہ پہنچ چکی ہے۔

۶۱۴۔ جس نے اپنے دوست کو ہدیہ بھیجا اور اس کے لیے اس کی کسی خاص بیوی کی باری کا انتظار کیا۔

۲۳۹۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن ذیعمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے، ان کے والد نے اور ان سے مالک بن زید نے بیان کیا کہ لوگ ہایا بھیجے کیے میری باری کا انتظار کرتے تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میری سوتیلی راجبات المؤمنین رضی اللہ عنہا میں اس وقت انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا کہ اے حضور! ہمیں پڑے فرما دیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا کوئی انتظار نہ کیا کرے، تو آپ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔

۲۳۹۹۔ ہم سے اسحاق بن علی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن زید نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی دو جماعتیں تھیں، ایک میں عائشہ، حفصہ اور سودہ رضوان اللہ علیہن اور دوسری جماعت میں ام سلمہ اور بقیہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن تھیں۔ مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت و تعلق کا علم تھا۔ اس لیے جب کسی کے پاس کوئی ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تو انتظار کرتا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں قیام کی باری ہوتی تو ہدیہ دینے والے صاحب اپنا ہدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجتے۔ اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی جماعت کی ازواج مطہرات نے آپ میں صلاح مشورہ کیا اہام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کریں تاکہ آپ لوگوں سے فرمادیں کہ جسے ان حضور رضی اللہ عنہا کے یہاں ہدیہ بھیجنا ہو وہ کسی کی خاص باری کا انتظار نہ کرے نیز یہاں بھی ان حضور رضی اللہ عنہا دیں بھیجا کرے۔ چنانچہ ان ازواج رضوان اللہ علیہن

۱۔ یعنی اس کا کھانا یا کپڑا ہے۔ اس سے پہلے اس مشہور لوٹ کھاپا کچھ ہے کہ صدقہ ازکوة وغیرہ جب مستحق شخص کو مل جائے تو وہ میں طرح چاہے جائز حدود میں اسے استعمال کر سکتا ہے وہ چاہے کوئی ایسے شخص کو بھی کھلا سکتا ہے جس کے لیے صدقہ لینا جائز نہ ہو۔ کیونکہ صدقہ ازکوة وغیرہ جب کسی کو دے دیا گیا تو اس کا مفہوم شریعت کی نظر میں یہ ہے کہ عرب کو ہدیہ کی طرح مالک بنادیا گیا۔ اب وہ شخص جس طرح اپنے ذاتی مال کو خرچ کر سکتا ہے اسی طرح اسے بھی۔

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَتْ مِنْ بَيُوتِ نِسَائِهِ فَنَكَلَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَنَكَلَتْهُ حَتَّى دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَنَكَلَتْهُ حَتَّى يُكَلِّمَ فَنَادَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لَهَا لَا تُؤْذِيَنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ أُوْحَى لَمْ يَأْتِيَنِي وَأَنَا فِي تَوْبِ أُمِّ رَافِعَةَ إِلَّا مَا لَيْسَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتَوْبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِيذَائِك يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ رَأَيْتُ دَعَوْتَ قَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعُولُ إِنَّ يَأْتِكَ يَنْشُدُكَ اللَّهُ الْعَدْلَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فَنَكَلَتْهُ فَقَالَ يَا بَنِيَّ أَلَا عَجِبِينَ مَا أُجِيبُ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعْتُ إِلَيْهِنَّ فَخَبَرْتُهُنَّ فَقُلْنَ أَرْجِعِي إِلَيْهِنَّ فَإِنَّ تَرْجِعَ فَأَرْسَلَنَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَعْلَنْتْ وَ قَالَتْ إِنَّ نِسَاءً أَوَّلَ يَنْشُدُكَ اللَّهُ الْعَدْلَ أَبُو أَبِي قَحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَالَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَائِمَةٌ فَسَبَّهَا حَتَّى رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفَرُ إِلَى عَائِشَةَ رَمَزَ عَنْهُمْ قَالَتْ فَتَكَلَّمْتُ عَائِشَةَ رَمَزَ تَرُدُّ عَلَيَّ زَيْنَبَ رَمَزَ حَتَّى أَسْكَنْتُهَا قَالَتْ فَتَفَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ

کے مشورہ کے مطابق انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ لیکن حضور اکرمؐ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر ان ازدواج نے پرہیز تو انھوں نے بتادیا کہ مجھے آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ازدواج مہجرات نے کہا کہ پھر ایک مرتبہ کہو، انھوں نے بیان کیا کہ پھر صبح آپؐ کی باری آئی تو دوبارہ انھوں نے آپؐ سے عرض کیا۔ اس مرتبہ بھی آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب ازدواج نے پوچھا تو انھوں نے پھر وہی بتادیا کہ آپؐ نے مجھے اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا۔ ازدواج نے اس مرتبہ ان سے کہا کہ آں حضور کو اس سکہ پر بلواؤ تو سہی۔ جب ان کی باری آئی تو انھوں نے پھر کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مجھے اذیت دہو عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا اپنی ازدواج میں سے کسی کے کپڑے میں بھی ٹھہر پر وحی نازل نہیں ہوئی ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر انھوں نے عرض کیا، آپ کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے اللہ کے حضور میں توبہ کرتی ہوں، یا رسول اللہ! پھر ان ازدواج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجز ادبی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کہلوا یا کہ آپؐ کی ازدواج ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں خدا کے لیے آپؐ سے عدل چاہتی ہیں۔ چنانچہ انھوں نے بھی آپؐ سے گفتگو کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بیٹی! کیا تم وہ پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کروں؟ انھوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں! اس کے بعد وہ واپس آگئیں اور ازدواج کو اطلاع دی۔ انھوں نے ان سے بھی دوبارہ خدمت نبوی میں جانے کے لیے کہا۔ لیکن آپؐ نے دوبارہ جانے سے انکار کیا تو انھوں نے (ام المؤمنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے سخت گفتگو کی اور کہا کہ آپؐ کی ازدواج ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں آپؐ سے خدا کے لیے انصاف مانگتی ہیں۔ ان کی آواز بلند ہو گئی اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی نہیں چھوڑا عائشہ رضی اللہ عنہا وہیں بیٹھی ہوئی تھیں انھوں نے (ان کے منہ پر) انھیں برا بھلا کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھنے لگے کہ دیکھیں کچھ بولتی ہیں یا نہیں۔ یہ سن کر انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بول پر دیا اور زینب رضی اللہ عنہا کی باتوں کا جواب دینے لگیں۔ اور آخر انھیں خاموش کر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ

الْبَحَارِيُّ الْكَلَامُ الْأَخْيَرُ قِصَّةٌ فَاطِمَةُ يَدُكَ عَنْ  
هَيْشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ أَبُو مُزَوَّانَ عَنْ  
هَيْشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَنْحَرُونَ  
بَعْدَ آيَاتِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَعَنْ هَيْشَامٍ  
عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثُرَيْبٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْأَوْدِ عَنْ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هَيْشَامٍ قَالَتْ عَاشُورَاءُ كُنْتُ  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاسْتَأْذَنْتُ فَاطِمَةَ ۝

باب مَا يَذْمُونَ الْهَدْيَةَ ۝

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي شَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَخَلْتُ حَلِيْمَةَ  
فَتَا وَكَيْبٍ طَيْبًا قَالَ كَانَ أَكْسَى لَا يَذُو أَيْقِيْبٌ قَالَ وَ

کی بیٹی ہے (خضر بنی اللہ عنہم و عنہم اجمعین) بخاری نے کہا کہ آخری کلام  
فاطمہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے متعلق ہشام بن عروہ نے ایک اور شخص کے واسطے سے  
بھی بیان کیا ہے۔ انہوں نے زہری سے روایت کی اور انہوں نے محمد بن  
عبدالرحمن سے۔ ابو مردان نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اور ان سے عروہ  
نے کہ لوگ ہدایا بھیجنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا  
کرتے تھے اور ہشام کی ایک روایت قریش کے صاحب اور ایک دوسرے  
صاحب سے جو موالی میں تھے، بھی ہے۔ وہ زہری سے نقل کرتے ہیں اور  
وہ محمد بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے  
دائرہ گشت کی، اجازت چاہی تو میں اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر تھا۔

۱۶۱۵۔ جو ہدیہ واپس نہ کیا جاتا چاہیے۔

۲۴۰۔ ہم سے ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث  
بیان کی، ان سے عروہ بن ثابت انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے  
فاطمہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، عروہ نے بیان کیا کہ میں شامہ بن عبد اللہ  
کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے خوشبو عایت فرمائی اور بیان کیا

لے اگر کسی شخص کے محتاج میں ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو ان میں باہم تمام معاملات میں عدل و انصاف اور برابری قائم رکھنا شوہر کے لیے ضروری ہے لیکن اگر کوئی  
دوسرا شخص ہدیہ بھیجے اور اس سلسلے میں ادا شناسی سے کام لے کر ایسے موقع پر بھیجے جب شوہر اپنی سب سے محبوب بیوی کے یہاں تمام پذیر ہو۔ اپنی باری کے  
مطابق تو اس کی ذمہ داری شوہر پر نہیں آتی اور جو کچھ اس کے پاس ہدیہ یا کما ہے اس کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام بیویوں میں اسے برابر تقسیم کرے شوہر  
پر مساوات اور عدل کے سلسلے میں صرف وہی امور ضروری ہیں جن کا وہ خود ذمہ دار ہے مثلاً سونے کی باری مقرر کرنا کھانے پکڑنے اور دوسری ضروریات میں انصاف اور  
مساوات سے کام لینا وغیرہ۔ اہم بات مومنین میں باہم آپس کے اپنے سے متعلق تمام امور میں عدل و مساوات کو ملحوظ رکھنا تھا اور اس کی شائیں حدیث میں کثرت  
ہیں۔ اس حدیث سے ازواج مطہرات کے باہم مناقشے کی بھی ایک جگہ سی تصویر سامنے آتی ہے طبعیتیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق لوگوں سے  
تعلق رکھتا اور ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ ازواج مطہرات کے باہم تعلق اور ان کی گروہ بندی کی بھی مروت اتنی ہی حقیقت ہے۔ ان کے مناقشوں کے بارے میں اس بنیادی  
امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ اپنی تمام فضیلتوں کے باوجود وہ انسان ہی تھیں حضور اکرم کی عدل گسرتاں تھیں اُن میں شکایتیں ہو جاتی تھیں اور آپ کے سامنے اپنے مطالبات  
بھی وہ رکھ کر کرتی تھیں بالکل اسی طرح جس طرح عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ معاملہ کرتی ہیں البتہ ازواج مطہرات اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے متاثر ہیں اور وہ ہے  
تقویٰ، خواہشات نفسانی کی مخالفت، دنیا پر آخرت کی ترجیح اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جو خیر انوری تھے۔ اور آپ اس امتیاز کی جھلک ان کے ہر معاملے میں  
دیکھ سکتے ہیں اور یہی طویل حدیث میں بھی ۱

اس موقع پر یہ بھی نہ بھولنا چاہیے کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ ان کے گھریلو معاملات میں بھی جتنا کرتا ہے تاکہ زندگی کے اس خاص موڑ پر بھی  
ان معاملات میں ان کا عزم، ان کا تقویٰ اور ان کا عدل و انصاف امتیوں کے لیے اسوۂ حسنہ بنے اور تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ان کی جلالت میں  
بھی خیر و برکت ہے اور ان کی جلالت میں جلالت سے زیادہ خیر ہے۔



کہ انس رضی فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۶۱۶۔ جن کے نزدیک غیر موجود چیز کا ہدیہ درست ہے۔

رَعِمَهُ اَنْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا يَرُدُّ الْطِيبَ +

بَابُ مَنْ رَاَى الْهَبَةَ الْعَابِثَةَ

جَابِزَةً +

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
ذَكَرْتُ رَوْاهُ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا وَمَزُونُ ابْنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُهُ كَوَازِنُ  
قَامَ فِي الْمَازِنِ فَأَشْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ  
أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِيَّاهُ اسْكُمُ  
جَاءَهُ وَفْدًا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ  
إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ مِائَةً فَكُنْتُ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيبَ  
ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى  
حَقِّهِ حَتَّى تُطِيبَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَفِيءُ اللَّهُ  
عَلَيْهِ فَاذْكُرْ النَّاسَ مِنْ هَبَاتِنَا لَكَ +

بَابُ الْمَكَافَةِ فِي الْهَبَةِ +

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
يُؤُسَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ  
الْهَبَةَ وَيُطِيبُ عَلَيْهَا كَذِيْنٍ كُرٍ  
وَكَيْعٍ وَمَعَاذِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ +

بَابُ الْهَبَةِ لِلْوَكْدِ وَإِذَا أُعْطِيَ

تَبَعٌ وَكَيْدٌ كَثِيفٌ لَمْ يَجِزْ حَتَّى يَدُلَّ  
بَيْنَهُمْ وَيُطِيبُ الْاُخْرَيْنَ مِثْلَهُ فَكَانَ يُطِيبُهُ  
عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اُمِدُّوا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فِي الطِّيبَةِ وَهَلْ  
تَلْوِا اِدْرَآءَ تَجِدُجٍ فِي عِلِّيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ

۲۴۰۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ نے ذکر کیا کہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما اور مزون بن اخبراہ نے کہا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے لوگوں کو خطاب فرمایا، اللہ کی، اس کی شان کے مطابق ثنائی کے بعد آپ نے فرمایا: اے اللہ! یہ تمہارے بھائی (موازن) کے لوگ، تاہم یہ کہ تمہارے پاس آئے ہیں اور میں بھی بہتر سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انھیں واپس کر دیئے جائیں۔ اب جو شخص اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے اور جو یہ چاہتے ہوں کہ ان کا حصہ لے (تو وہ بھی واپس کر دیں) اور میں اللہ تعالیٰ (اس کے بعد) سب سے پہلی نصیحت جو دے گا اس میں سے ہم سے دے دیں گے۔ اس پر لوگوں نے کہا، ہم آپ کو اپنی خوشی سے ان کے قیدی واپس کرتے ہیں۔

۱۶۱۶۔ ہدیہ کا بدلہ۔

۲۴۰۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے لیکن اس کا بدلہ بھی دے دیا کرتے تھے۔ وکیع اور معاذ نے (اپنی روایت) ہشام کے واسطے سے یہ نہیں نقل کی کہ انھوں نے اپنے والد سے اولاد انھوں نے عائشہ رضی سے روایت کی ہے (لیکن ان کی روایت مرسل ہے)

۱۶۱۸۔ اپنے لڑکے کو ہبہ کرنا۔ اور اپنے بیٹے لڑکوں کو

اگر کوئی چیز ہبہ میں دی تو جب تک انصاف کے ساتھ تمام لڑکوں کو برابر برابر دے، یہ ہبہ جائز نہیں ہوگا۔ الہبۃ باپ کے خلاف گواہی

نہ دی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیوں کے سلسلے میں اپنی اولاد کے درمیان انصاف سے کام لو۔ اور کیا والد اپنا عطیہ واپس بھی لے سکتا ہے؟ باپ اپنے لڑکوں کو

مِنْ كَالٍ وَكَيْدٍ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَتَعَدَّى  
وَأَشْفَرَى الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
عُمَرَاءَ بَعِيدًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ  
أَصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ ۝

۲۴۰۳۔ كَحَلَّ تَسَاعُدًا اللَّهُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ  
بْنِ السُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ عَنْ الشُّعْمَانِ  
ابْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاكَ أَقْبَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَفِئْتُ نَحْلْتُ ابْنِي هَذَا أَهْلًا مَسَا  
فَقَالَ أَكُلْ وَلَكِ نَحْلْتُ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ ۝  
بابُ الْإِشْهَادِ فِي النُّبُوَّةِ ۝

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
أَبُو هَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
الشُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ  
يَقُولُ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَ لَكَ عَمْرَةٌ  
بِنْتُكَ رَوَّاحَةٌ لَا أَرْضَنِي حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ  
أَسْبَى مِنْ عَمْرَةٍ بِنْتِ رَوَّاحَةَ عَطِيَّةً  
فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا كَمَا  
لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۝ وَاعْبُدُوا بَنِي أَوْلَادِكُمْ  
فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّةً ۝

بابُ حَبَةِ الرَّجُلِ بِمَرَاتِهِ وَالْمَرْأَةِ  
بِزَوْجِهَا ۝ قَالَ أَبُو هَانِئٍ مَجَازَةً وَقَالَ عُمَرُ بْنُ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يَرْجِعَانِ وَالْأَسَادَاتُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَنْ يُرْمِضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ  
وَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَائِدُ فِي هَيْبَتِهِ  
كَالْكَتَبِ يُعَوِّدُ فِي قِسْمِهِمْ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ  
فَيَمُوتُ قَالَ بِمَرَاتِهِ هَيْبَةُ لَوْ

مال سے نیک نیتی کے ساتھ جب کہ تقدی کا ارادہ نہ ہو سکتا  
ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ  
خریدا اور پھر اسے آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا کہ  
اس کا جو چاہو کرو۔

۲۴۰۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک  
نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن  
نعمان بن بشیر نے حدیث بیان کی اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ  
نے کہ ان کے والد انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے  
اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیلے حضور اکرمؐ نے  
دریافت فرمایا، کیا ایسا ہی غلام اپنے دوسرے لوگوں کو بھی دیلے؟  
۱۶۱۹۔ ہدیہ کے گواہ۔

۲۴۰۴۔ ہم سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حوازہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا کہ  
میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ منبر پر بیان فرما رہے تھے  
کہ میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواد رضی اللہ عنہا انھوں  
کی والدہ نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ  
نہ بنائیں میں تیار نہیں ہوسکتی چنانچہ (حاضر خدمت ہو کر) انھوں نے عرض کیا کہ عمرہ  
بنت رواد سے، اپنے بیٹے کو میں نے ایک عطیہ دیا تو انھوں نے کہا کہ پیسے میں  
آپ کو اس پر گواہ بنا لوں حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا اسی جیسا عطیہ  
ابھی تمام اولاد کو آپ نے دیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر آپؐ  
نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف کو قائم  
رکھو، چنانچہ وہ واپس ہوئے اور ہدیہ واپس لے لیا۔

۱۶۲۰۔ مرو کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے شوہر کو ہدیہ،  
ابراہیم نے فرمایا کہ جائز ہے۔ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ دونوں  
انپا ہدیہ واپس نہیں لے سکتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض  
کے ایام ماشر رضی اللہ عنہما کے گھر گزارنے کی اپنی دوسری ازواج  
سے اجازت مانگی تھی (اور ازواج مطہرات نے اپنی اپنی باری باری  
کردی تھی) اور حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ انپا ہدیہ واپس لینے والا  
شخص، اس کئے کی طرح ہے جو اپنی ہی سے چائے پیتا ہے۔ زہری نے

اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنا حق مہر یا سارا مہر مجھے بہرہ کر دو (اور اس نے نہ کر دیا) اس کے تصور ہی میں دیر بعد اس نے بیوی کو طلاق دی اور بیوی نے اپنی مہر کا بہم چاہا، لہذا تو نہ مہر نے فرمایا کہ اگر شوہر نے محض دھوکے کے لیے ایسا کیا تھا (جیسا کہ صورت مذکور میں ہے) تو اسے واپس کرنا پڑے گا لیکن اگر بیوی نے اپنی خوشی سے بہرہ کیا ہو اور شوہر نے بھی کسی قسم کا دھوکہ اس سلسلے میں اسے نہ دیا ہو تو یہ صورت جائز ہوگی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”اگر تمہاری بیویاں دل سے اور خوش ہو کر تمہیں اپنی مہر کا کچھ حصہ دے دیں“ (تو لے سکتے ہو)۔

بِمَنْ صَدَّقَتْ أَزْوَاجَهُ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى مَاتَتْ فَرَجَعَتْ فِيهِ قَالَ يَزِيدُ إِنَّكَ إِنْ كَانَتْ تَحِبُّهَا وَإِنْ كَانَتْ أَطْعَمَتْهُ عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ مَرْبِهِ خَدَايَعٌ جَزَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنْ طَلَبَتْ لِنَفْسٍ مِنْ شَيْءٍ مِمَّنْهُ

متحدہ

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هُثَيْلُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ قَالٍ أَخْبَرَنَا مُبِينٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ كَانَتْ عَائِشَةُ لَمَّا تَوَلَّى سُبْحَى مَاتَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ أَنْتَ ذَاتَ آزَوْجَةٍ أَنْ يُتْرَكَ فِي بَيْتِي فَذُنْ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحْتَ رِجْلِكَ أَلَا مَعْنَى وَكَانَ بَيْنَ النَّبَاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ مُبِينٌ اللَّهُ فَذَكَرْتُ رِزْقِي بَيْنَ مَا كَانَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ فِي وَهْلٍ تَذَرِي مَنْ مَرَّجِبِ الَّذِي كُنْتُ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَمْرُو بْنُ أَبِي هَلَبٍ

۲۴۰۵۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عائشہ نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھی اور تکلیف شدید ہو گئی (مرض الوفا میں) تو آپ نے اپنی ازواج سے میرے گھر میں ایام مرض گزارنے کی اجازت چاہی اور آپ کو اجازت و راجع نے دے دی تو آپ اس طرح تشریف لائے کہ دونوں قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ آپ اس وقت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان (ان کا سہارا لیے ہوئے) تھے۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی کی اس حدیث کا ذکر ابن عباس رضی سے کیا تو انھوں نے مجھ سے دریافت فرمایا، عائشہ رضی نے جن کا نام نہیں لیا، جانتے ہو وہ کون تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا سَيْدُ بْنُ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ زَيْنِ بْنِ عَجَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ فِي حَبَةِ الْوَدَّ كَالنَّحْلِ يَتَّبِعُونَ بَيْتِي وَكَلَّمَ يَهُودُ فِي قَيْسِي

۲۴۰۶۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنا بہرہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو کتے کے کھرچاٹ جائے۔

بَابُ حَبَةِ الْوَدَّ وَبَيْتِي وَزَيْجَهَا

۱۹۲۱۔ عورت اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو بہرہ کرتی ہے یا

لے سکتی جب تمام ازواج نے اپنی اپنی باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہرہ کر دی تو یعنی باریاں انھیں نے مہر کی تھیں انھیں واپس نہیں مانگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مرض الوفا تھا اور جس دن آپ نے ازواج مطہرات سے اجازت چاہی تھی اُس دن آپ میمور رضی اللہ عنہا کے گھر تھے۔

غلام آزاد کرتی ہے تو شوہر کے ہوتے ہوئے بھی جائز ہے۔  
لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عورت بے عقل و شعور نہ ہو، کیونکہ اگر وہ  
بے عقل و شعور ہوئی تو جائز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
ہے: ”بے عقل و شعور لوگوں کو اپنا مال نہ دو“

۲۴۰۔ ۷۔ ہم سے ابو ماسم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے  
ان سے ابن ابی ملیک نے، ان سے عباد بن عبد اللہ نے اور ان سے اسماء رحمہ  
نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس صرف وہی مال ہے  
جو میرے شوہر (نذیر) نے میرے پاس رکھا ہے، تو کیا میں اس میں سے صدقہ  
کر سکتی ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا صدقہ کیا کرو، چھپا کے نہ رکھو کہیں تم سے  
بھی (اللہ کی طرف سے) چھپا دیا جائے۔

۲۴۰۔ ۸۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے  
عبید اللہ بن خیر نے حدیث بیان کی، ان سے شام بن عروہ نے حدیث بیان کی  
ان سے قاطمہ نے اور ان سے اسماء رحمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، خرچ کیا کرو، گنا نہ کرو تاکہ تمہیں بھی گن کے نہ ملے اور چھپا کے نہ رکھو  
تاکہ تم سے بھی اللہ تعالیٰ (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپالے۔

۲۴۰۔ ۹۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے  
سے یزید نے، ان سے یحیر نے ان سے ابن عباس رحمہ کے مولیٰ کریم نے  
اور انھیں (ام المؤمنین) میمونہ بنت حارث رحمہ نے خبر دی کہ انھوں نے ایک  
باندی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے بغیر آزاد کر دی۔ پھر جس دن  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آپ کے گھر قیام کی تھی، انھوں نے خدمت نبویؐ  
میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بھی معلوم ہوا، میں نے اپنی باندی آزاد کر دی  
ہے۔ ان حضور ﷺ نے فرمایا، اچھا تم نے آزاد کر دیا! انھوں نے عرض کیا کہ ہاں۔  
فرمایا کہ اگر اس کے بجائے تم نے اپنے مال کو دے دی ہوتی تو تمہیں اس سے  
بھی زیادہ اجر ملتا۔ بہر بن مغیرہ عروس، انھوں نے بکیرے، انھوں نے کریم  
سے بیان کیا کہ میمونہ رحمہ نے آزاد کیا تھا۔

۲۴۱۔ ۱۰۔ ہم سے جان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے

وَعِيَتْهَا إِذَا كَانَتْ لَهَا زَوْجٌ فَمَوْجِبًا رَدَّ  
إِذَا كُنْ مَكْنُ سَفِينَةً فَإِذَا كَانَتْ  
سَفِينَةً لَمْ يَجْزُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَ  
تَوَكَّلُوا السَّفِينَةَ أَمْوَالَكُمْ ۝

۲۴۰۔ ۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي  
مَالٌ إِلَّا أَدَخَلَ عَلَى الذَّبْيِ فَأَتَصَدَّقُ  
قَالَ تَعَسَّدَ بَقَا وَكَ شَوْعِي فَيُؤَيَّ  
عَلَيْكَ ۝

۲۴۰۔ ۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُرَّةَ  
عَنْ قَاطِمَةَ مَنِ أَسْمَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْفُفِي وَلَا تُخْفِي فَيُخْفِي  
اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تَوَعِي فَيُؤَيَّ اللَّهُ عَلَيْكَ ۝

۲۴۰۔ ۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ عَنْ ابْنِ  
يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَى  
مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً  
وَلَمْ تَسْأَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَانَ  
يَوْمُهَا السَّيْفِي سَدَّ دُرْعُومُهَا فِيهِ قَالَتْ اسْعَوْثُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي أَعْتَقْتُ وَلَيْسَ فِي قَالَ  
أَوْ فَعَلْتُ قَالَتْ تَعَسَّدَ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ  
أَعْتَقْتِهَا أَخْرَاجُكَ كَانَ أَغْنَى لِرَاحِلِكِ  
وَقَالَ يَكُونُ مَضْرَعٌ عَنْ مَضْرَعٍ عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ  
أَنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ ۝

۲۴۱۔ ۱۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا

لے یعنی اگر عورت اپنا مال کسی کو بیہ کر دیتی ہے یا اپنا غلام آزاد کر دیتی ہے تو اس کے لیے شوہر کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر اسے  
ان تصرفات کا اختیار اور حق ہے۔ الہیہ اگر کوئی عورت بے عقل و شعور ہے کہ کسی معاملہ کی اسے تیز نہیں تو ایسی عورت میں عام لوگوں کو بھی تصرفات  
سے روک دیا جاتا ہے۔ مادہ اسی لیے عورت کو بھی روکا جائے گا۔

خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج کے لیے قرعہ اذانی کرتے اور جن کا حصہ نکل آتا انھیں کو اپنے ساتھ (سفر میں) لے جاتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی تمام ازواج کے لیے ایک ایک دن اور رات کی باری مقرر کر دی تھی، البتہ (آخر میں) اسودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے اکبر بنی کی وجہ سے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی، اس سے ان کا مقصد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا تھی۔

۱۶۲۲۔ بدیہ کا زیادہ مستحق کون ہے؟ بکرمے عمرو کے واسطے سے، انھوں نے بکیر کے واسطے سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریم کے واسطے سے بیان کیا کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صبیحہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی آزاد کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر وہ تمہارے بیٹے یا منوں کو مل جاتی تو تمہیں اور زیادہ اجر ملتا۔

عَبْدُ اللَّهِ أَحْبَبَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ سَفَرًا أَقْدَرَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِثْمَنَ يَوْمِهَا وَلَيْلَتِهَا عِدَّةَ أَنْ سَوْدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَقِيَ بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

بَابُ ۱۶۲۲ يَمَنْ يُبَدَىٰ بِأَيِّهِمْ وَلَيْلَتُهُ وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ قَمْرٍ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِيمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلَيْلَتَهُ لَهَا فَقَالَ لَهَا وَكُوْصَلَتْ بَنِي أَخَوَاتِكَ كَانَ أَكْظَمَ لِأَجْرِكَ

بمنجبت

۲۴۱۱۔ كَحَلَّ شَنَا مُحَمَّدٌ بِنَ بَشَارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْفِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ تَمَنَّى بَنِي مَيْمُونَةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي جَارِيْنِ قَالِي أَيْهِيَمَا أَحَبُّي قَالِ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا

بَابُ ۱۶۲۳ مَنْ لَمْ يُقْبَلِ الْمَهْدِيَّةُ يَحِلُّ لَهُ

۲۴۱۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران جوینی نے ان سے بنو تمیم بن مرہ کے ایک صاحب علم بن عبد اللہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو بڑے دوست ہیں اگر میرے پاس صرف اتنا ہو کہ ان میں سے صرف ایک ہی کو ہم بہ کر سکیں تو مجھے کس کے یہاں بدیہ بھیجنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا کہ جس کا دواڑہ تم سے زیادہ قریب ہو (یعنی تمہارے دروازے سے)۔

۱۶۲۳۔ جس نے کسی عذر کی وجہ سے بدیہ قبول نہیں کیا

لے شریعت نے بدیہ کو قبول کرنے کی ترغیب دی ہے، کیونکہ یہ وہ عمدہ ترین مال ہے جو ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو صرف محبت، بھائی چارگی اور انسانیت کے نام سے دیتا ہے۔ لیکن حالات مختلف ہوتے ہیں۔ جن مقاصد کے حصول کے لیے شریعت نے بدیہ لینے اور دینے کی ترغیب دی ہے بعض اوقات بدیہ سے مقاصد وہ نہیں ہوتے، بلکہ اس کے بالکل عکس ہوتے ہیں۔ اس لیے نہ صرف ایسے ہدایا سے شریعت نے روکا ہے بلکہ جرم بھی قرار دیا ہے، اسی لیے منصب و حکومت پر آنے کے بعد، ان لوگوں کی طرف سے اگر کوئی بدیہ ملے جن سے ان کے مفاد و البتہ ہوں تو شریعت نے اس سے روکا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو رشوت قرار دیا ہے اور خود ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض مواقع پر اس طرح کے ہدایا کے خلاف سخت تنبیہ فرمائی تھی، بہر حال حالات کے اختلاف کی وجہ سے اس کی نوعیت بھی مختلف ہو جاتی ہے۔

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں یہ تھا اور اب تو دشوت مٹی ہے۔

بنت بنت

۲۴۱۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی، عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے مصعب بن خزامہ لیثی رحمہ سے سنا، آپ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے، آپ کا بیان تھا کہ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گورخو بد یہ کیا تھا، اُن حضور اس وقت مقام ابواء یا ودان میں تھے اور محرم تھے، اُن حضور نے وہ گورخو واپس کر دیا، صوبی نے فرمایا کہ اس کے بعد جب آپ نے میرے چہرے پر ندامت کا اثر بد یہ کی دلیلی کی وہ میرے دیکھا تو فرمایا یہ بد یہ بدالکس ناما من سب تو نہ تھا لیکن ہم محرم ہیں اس لیے واپس کر دیا۔

۲۴۱۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ بن زہیر نے اور ان سے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ازد کے ایک صحابی کو جنھیں ابن عتبہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا، پھر جب واپس آئے تو کہا یہ تم لوگوں کا ہے۔ دہیت المال کا اہدقہ کا مال اور یہ مجھے بد یہ میں ملا ہے۔ اس پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ اپنے والد یا انبی والدہ کے گھریں کہوں نہ بیٹھے رہے، دیکھتے وہاں بھی انھیں بد یہ ملا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس میں سے اگر کوئی شخص کچھ بھی لے گا تو قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا، اگر ادب ہے تو وہ اپنی آواز نکالتا ہو گا۔ گالٹ ہے تو وہ اپنی اور اگر کبری ہے تو وہ اپنی آواز نکالتی ہو گی۔ پھر آپ نے اپنے اقد اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی نعل مبارک کی سفیری دیکھ لی اور فرمایا، اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا۔ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، تین مرتبہ (آپ نے یہی فرمایا)۔

۲۴۱۴۔ ایک شخص نے دوسرے کو بد یہ دیا یا اس سے وعدہ کیا پھر (دو تین میں سے کسی ایک کا) بد یہ کے محبوب لڑتے تک پہنچنے سے پہلے انتقال ہو گیا، عبیدہ نے فرمایا کہ (وعدہ کی صورت میں) اگر بد یہ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَتْ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ ۚ

۲۴۱۲۔ كَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّفْعَ ابْنَ جَنَابَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارًا وَحُشِي وَهُوَ بِأَذْبُوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَنَعْتُ فَلَمَّا عَرَفْتُ فِي رَجْعِي رَدَّهُ هَدِيَّةً قِيْتُ قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدُّ عِلْمِكَ وَلَكِنَّا حُرْمًا ۚ

۲۴۱۳۔ كَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ بَنُو الْأَنْبِيَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا أَسْكُدُ هَذَا أَهْدَى لِي قَالَ فَمَلَأَ جِلْسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أَبِيهِ فَيُنْقَرُّ عَلَيْهِ أَمْرًا وَكَذَلِكَ تَفْعَلُ بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْتَمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنَّ كَانَتْ بَعِيدًا أَلَهُ رُعَادًا أَوْ بَعْرَةً لَهَا حَوَارُ أَوْ شَاةً تَبْعُرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا غَمْرَةً ابْطَيْنَ اللَّهُمَّ هَلْ تَبْلُغُ اللَّهُمَّ هَلْ تَبْلُغُ ثَلَاثًا ۚ

۲۴۱۴۔ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثَمًّا مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَعْمَلَ إِلَيْهِ وَقَالَ عَمِّيْدَةُ إِنَّ مَاتَ وَكَانَتْ فَصُلَّتْ

الْمُهْدِيَّةُ وَالْمُهْدَى لَهُ  
حَقٌّ فَهِيَ يَوْمَ رُثِيَتْ وَإِنْ لَمْ  
يَكُنْ فَمِلَتْ فَهِيَ يَوْمَ رُثِيَتْ  
الْمُهْدَى أَهْدَى وَقَالَ الْحَسَنُ  
أَيُّكُمْ مَاتَ قَبْلَ فَهِيَ  
يَوْمَ رُثِيَتْ الْمُهْدَى لَهُ

إِذَا  
قُبِضَتْ  
الرَّسُولُ بِهِ

دنیوی نے بدیہ کو (اپنے سامان سے) الگ کر دیا جو اداس کے  
بداس کا انتقال ہو جائے اور جسے بدیہ دیا جائے دالہ قدوہ  
زندہ ہو تو یہ بدیہ (اس کا یا) اس کے ورثہ کا ہوگا (جیسے اس نے  
بدیہ دینے کے ارادہ سے چیز کو اپنے سامان سے نکال دیا تھا)  
لیکن اگر سامان سے اسے جدا نہ کیا ہو تو پھر وہ چیز (بدیہ دینے  
والے کے انتقال کے بعد) خود اسی کے ورثہ کا حصہ ہو جاتی ہے  
حسن نے فرمایا کہ اگر بدیہ قاصد کے ہاتھ میں آگیا تو فریقین میں سے  
خواہ کسی کا بھی پیسہ انتقال ہو جائے بدیہ موبہلہ کے ہی ورثہ  
کو ملے گا۔

۲۴۱۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن المنکدر نے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ  
سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اگر برون  
کا مال (مزدیہ کا) آیات میں حصص اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا لیکن برون سے  
مال آتے سے پہلے ہی حضور اکرم وفات فرما گئے۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے  
ایک منادی سے یہ اعلان کرنے کے لیے کہا کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کا کوئی دودھ ہو یا آپ پر اس کا کوئی قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ  
میں ان کے یہاں گیا اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دودھ کیا تھا  
تو انھوں نے تین لپ بھر کر مجھے دیئے (جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دودھ فرمایا تھا)۔

۲۴۱۵۔ غلام یا سامان پر قبضہ کب متصور ہوگا؟ ابن عمر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا، نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو اسے غریہ اور پھر فرمایا کہ عبد اللہ یہ تمہارا  
ہے۔

۲۴۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن ابی ملیک نے اور ان سے مسور بن عزمہ رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور عمر مراد کو اس  
میں سے ایک بھی نہیں دی، انھوں نے (مجھ سے) فرمایا، بیٹے چلو۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلیں میں ان کے ساتھ چلا۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ  
اندر جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ میں آپ کا منتظر کھڑا ہوں

۲۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَنْزُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا  
قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَخْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا  
ثَلَاثًا فَلَمْ يَعْطُ فَرَحْتُ تُوَفِّي النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ  
مِنَّا وَيَا قَتَادُ مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْوَئِ  
فَأَمَّتْهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَدَنِي وَحُشِيَ فِي ثَلَاثٍ

بَابُ ۱۲۵ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِيْدُ وَالْمَتَاعُ  
وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ بَكْرٍ صَغِيرٍ فَاشْتَرَاهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ  
لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ

۲۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ  
الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةٌ وَلَمْ يُعْطِ  
مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِي  
النَّظْلِ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ نَظَلْتُمْ

فَقَالَ ادْخُلْ فَاذْمُءْ لِي قَالَ قَدْ عَوَّضْتُ  
لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُ مَيِّمَتِهَا فَخَالَ  
حَبَابًا هَذَا أَلَسَ قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ  
مَخْرَمَةً ۚ

بَابُ ۶۲۶ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا  
الْآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ ۚ

۲۴۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوبٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَهْدِي الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ هَكَكَتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ  
وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِبُ  
رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَمَهْلُ لَسْتَ طَيِّعٌ أَنْ تَصُومَ  
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ  
أَنْ تُلْعِمَ سِتِّينَ مُسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ  
فَجَاءَ رَجُلٌ تَرَى الْأَنْصَارَ يَهْرَقُونَ وَالْعُرُقُ  
الْمُسْكَنُ فِيهِ تَسْرُ فَقَالَ اذْهَبْ بِهَذَا  
فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِمَّا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ  
مَا بَيْنَ لَابَنِيَّتِهَا أَهْلَ بَيْتِ أَحْوَجُ  
مِمَّا قَالَ اذْهَبْ فَالْحِمْهُ  
أَهْلَكَ ۚ

بَابُ ۶۲۷ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ  
قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ  
ابْنُ عُمَرَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنًا وَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ  
حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ  
جَابِرٌ قِيلَ أَيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا سَأَلَ أَنْ يَقْبَلُوا السَّعْمَ

چنانچہ میں باکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہالایا۔ آپ اس وقت انہیں قبائل میں  
سے ایک قبیلہ پہنچے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا، کہاں چھپے ہوئے تھے۔ وہ یہ قبا  
تھاری ہے۔ مسور نے بیان کیا کہ محرمہ نے قبا کی طرف دیکھا، حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محرمہ خوش ہو گئے؟

۱۶۲۶۔ کسی نے دوسرے شخص کو ہدیہ دیا، اس نے اسے  
لے تو لیا لیکن یہ نہیں کہا کہ میں قبول کرتا ہوں؟

۲۴۱۶۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد  
نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے  
ان سے حسید بن عبد الرحمن نے اور ان سے ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ ایک  
عروابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے  
کہ میں تو ہلاک ہو گیا! حضور اکرم نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ عرض  
کیا کہ رمضان میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے (روزہ کی حالت میں)  
حضور اکرم نے دریافت فرمایا تھا اسے پاس کوئی غلام ہے؟ کہا کہ نہیں،  
دریافت فرمایا دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ کہا کہ نہیں، دریافت  
فرمایا، پھر کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے سکتے ہو؟ اس پر بھی جواب دیا  
کہ نہیں۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انفاری ”عرق لائے“ عرق ایک کھجور  
کا بنا ہوا لٹہ کرہ ہوتا تھا جس میں کھجور رکھی جاتی تھی۔ اُن حضور نے انفاری سے  
فرمایا کہ اسے بے جاؤ اور صدقہ کر دو۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ!  
کیا اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کر دوں؟ اور اس ذات کی قسم جس نے  
آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے مگر میں نے اس سے زیادہ محتاج اور  
کوئی گھرانہ نہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا، پھر جاؤ! اپنے ہی گھر والوں کو کھلا دو  
(اس حدیث پر لوٹ گزر چکا ہے)۔

۱۶۲۷۔ اگر کوئی دوسرے شخص پر اپنا قرض کسی کو ہبہ  
کرے؟ شبہ نے کہا اور ان سے حکم نہ کر یہ جائز ہے جن بن علی  
رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو اپنا قرض ہدیہ میں دیا تھا نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی کا دوسرے شخص پر کوئی حق ہے تو اسے ادا  
کرنا چاہیے یا عات کر لینا چاہیے یا ہبہ کر دینا؟ فرمایا کہ میرے والد  
عہد ہوئے تو ان پر قرض تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قرض  
خواہوں سے کہا کہ وہ میرے باغ کی کھجور (اپنے قرض کے بدلے میں)



قبول کر لیں اور میرے والد کو معاف کر دیں۔

۲۴۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی تھیں یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی اور انھیں جابر بن عبد اللہ نے خبر دی کہ احمد کی لڑائی میں ان کے والد شہید ہو گئے تھے (اور قرض چھوڑ گئے تھے) قرض خواہوں نے تقاضے میں بڑی شدت اختیار کی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس سلسلے میں گنت گوی حضور اکرم نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے بارگاہ کھجورے میں میرے والد کو معاف فرمادیں لیکن انھوں نے انکار کیا حضور اکرم نے مجھے میرا بیٹا انھیں نہیں دیا اور نہ ان کے لیے بھلے تر دوائے بیکہ فرمایا کہ کل صبح میں تمہارے یہاں آؤں گا صبح کے وقت آپ تشریف لائے اور کھجور کے درختوں میں بیٹھے رہے اور برکت کی دعا فرماتے رہے پھر میں نے بھلے تر کمر قرض خواہوں کے سارے حقوق ادا کر دیئے اور میرے پاس کھجور بچ بھی گئی اس کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرماتے ہیں کہ آپ کو واقع کی اطلاع دی عمر بنی اللہ نے بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے حضور اکرم نے ان سے فرمایا، عمر سن رہے ہو! عمر نے عرض کیا میں تو پہلے سے معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ابجد اس میں کبھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

۱۶۲۸ ایک چیر کا ہر کئی اشخاص کو۔ اسناد میں قاسم بن

محمد اور ابن ابی قحیف سے فرمایا کہ میری بہن عائشہ نے اسے دراشت

میں مجھے غایہ (کی جائیداد) ملی تھی معاویہ نے مجھے اس کا ایک لاکھ

(درہم) دیا لیکن میں نے اسے نہیں لیا ابھی اہم دونوں کو ہر یہ ہے۔

۲۴۱۸۔ ہم سے یحییٰ بن قزعة نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث

بیان کی، ان سے ابو حازم اور ان سے سہل بن سعد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے نوش فرمایا۔ انہیں طرف

ایک بچے تھے اور سب برسے برسے لوگ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔

حضور اکرم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تم اجازت دو تو (بچا ہوا مشروب) میں

ان لوگوں کو دے دوں۔ لیکن انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استنباط کیا ہے کہ ایک چیز کچھ اشخاص کو مشترک طریقہ پر مہر کی جاسکتی ہے کیونکہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

حَاطِبِي وَيَخْلُوَا اَبِي :

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَمْدَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تَمِيمَ بْنَ أُحْمَرَ شَهِدَ إِذَا شَاءَ الْغُرَمَاءُ فِي مَقَرِّهِمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَّمْتُهُ مَكَانَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا شَرَّ حَاطِبِي وَيَخْلُوَا اَبِي فَأَبَوْا قُلْتُ لِمَ يَهْطِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلَكِنْ قَالَ مَا عَدُوٌّ عَلَيْكَ قَدْ أَعَادَا عَلَيْكَ حَتَّى أَضْبَحَ فَطَافَ فِي الْبُخْلِ وَدَعَانِي شِدَّةُ الْبَرَكَةِ فَعَادَ ذُنُوبًا فَقَضَيْتُهُمْ حَقَّ قُلُوبِهِمْ وَبَقِيَ مَا مِنْ شَرِّ حَاطِبِي ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمِعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ أَلَا يَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ :

۱۶۲۸ بِأَسْمَاءَ ابْنَةِ الْوَجْدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ

أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَبِي قَحِيفٍ

وَرَمَتْ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ بِالْغَايَةِ وَقَدْ أَعْطَانِي

بِهِ مِئَاوِيَّةً مِائَةَ أَلْفٍ فَهُوَ كَمَا :

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى لِشَرَابٍ فَتَرَبَّ وَعَنْ

يَعْنِيهِمْ عَزَمُوا وَمَنْ يَسَارِهِ إِلَّا شَيْخًا فَقَالَ

لِنَاذِرِ مَرَاتٍ إِذْ نَفَثَ لِي أَعْطَيْتُ لَهُمْ وَأَقْبَى فَقَالَ مَا

كُنْتُ إِذْ ذُرَيْتُ مِصْرِي وَمَنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ :

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استنباط کیا ہے کہ ایک چیز کچھ اشخاص کو مشترک طریقہ پر مہر کی جاسکتی ہے کیونکہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

أَحَدًا فَتَلَّهٖ فِي سِدْرٍ ۝

بمنہج

باب ۱۶۲۹ (۱) الْبَيْتَةُ الْمَقْشُورَةُ وَغَيْرُ الْمَقْشُورَةِ  
وَالْمَقْشُورَةُ وَغَيْرُ الْمَقْشُورَةِ وَقَدْ وَهَبَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ  
لِلْمُزَانِ مَا عَمِلُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْشُورٍ  
قَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مَيْسَعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ أَنْتَيْتٍ النَّسَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الْمَسْجِدِ فَقَضَا فِي وَرَاقَةٍ ۝

طرف برہمادیا۔

۱۶۲۹۔ بہ خواہ قبضہ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو تقسیم شدہ ہو یا نہ ہو  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہوازن کو ان کی تمام غنیمتیں پس  
کر دی تھیں، حالانکہ اس کی تقسیم نہیں ہوئی تھی ثنابت نے بیان  
کیا کہ ہم سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے محارب نے اور  
ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں نبی حاضر ہوا تو آپ نے میرے (دنہ کی قیمت)  
اولیٰ اور مزید بخشش بھی کی یہ

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يَقُولُ بَعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي

۲۴۱۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غدر  
نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محارب نے  
اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں نے

بقیہ حاشیہ، میں بائیں طرف بیٹھے والے کئی اصحاب تھے اور آپ نے ان سب کے لیے اجازت چاہی تھی لیکن فقہاء حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ میرے نہیں تھا، بلکہ مرقا باہت  
کی ایک صورت تھی۔ میرا اور اباحت میں فرق ہے۔ ایک چیر مشرک طور پر چڑا تھا مگر اس کو ہر کرنے کی صورت میں جو تفصیل ہے وہ فقہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حاشیہ صفحہ ۱۱۶۲: اس باب میں مصنف رحمہ اللہ اپنے مسلک کے لیے دو احادیث کو بنیاد کے طور پر بیان کیا ہے۔ ایک قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کا معاملہ  
ہے کہ اسلامی لشکر کے قبضہ میں آنے کے بعد آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پھر ہوازن والوں کو واپس کر دیا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہاں  
میرا ہدیہ کی کوئی صورت ہی نہیں تھی۔ بلکہ جو لوگ قید ہوئے تھے وہ اسلامی قانون کے اعتبار سے غلام بنائے جاتے لیکن آل حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انھیں آزاد کر دیا تو یہ میرے نہیں تھا بلکہ آزادی دینا تھا۔ پھر اگر میرے بھی تسلیم کر لیا جائے تو لینے والے مستحق تھے۔ علان گویا یہ تھا  
کہ جس کے قیدی ہیں وہ بے جائیں، اب تمام قبیلہ والے آئے اور اپنے اپنے قیدیوں کو لے کر چلے گئے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں الگ الگ  
قبضہ متحقق ہو جاتا ہے۔ دوسری بنیاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جس کی تفصیل اس سے پہلے گذر چکی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے  
آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ خریدے، پھر مدینہ واپس آکر اس کی قیمت ادائیگی اور ساتھ ہی مزید بخشش کے طور پر بھی آپ نے غایت فرمایا  
مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں کہ ایک تو تھی اہل قیمت اور زیادتی ہدیہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انھیں ہدیہ دیا وہ اس قیمت سے الگ  
کر کے نہیں دیا تھا جس کے جابر رضی اللہ عنہ مالک تھے بلکہ اس کے ساتھ ہی دے دیا تھا۔ لہذا یہ ”ہدیہ شائع“ کی صورت ہوئی۔ اگر یہ صورت جائز  
نہ ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دے سکتے تھے۔ لیکن یہ وجہ بھی صحیح نہیں جابر رضی اللہ عنہ کو جو ہدیہ ملا تھا وہ قطعاً الگ اور اہل قیمت سے علیحدہ تھا چنانچہ  
وہ ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس ہدیہ کو جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کر دوں گا۔ لہذا  
مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کے ثبوت کے لیے جو بنیاد قائم کی تھی وہ واضح طور پر ثابت نہیں ہوئی۔ (۱) حنف کا اس باب بنیادی نقطہ نظر یہ ہے  
کہ میرا ہدیہ کا سارا دار و مدار ہدیہ دینے والے کی مرضی اور خوشی پر ہے۔ غریہ و فردخت کی طرح سے یہ کوئی عقد نہیں ہے۔ اس لیے اس  
میں وہ اہام بھی نہ رہنا چاہئے جس کی غریہ و فردخت میں اجازت دے دی گئی ہے۔ اس لیے میرا ہدیہ کے لیے قبضہ مزدوری ہے  
اور اسے متاع بھی نہ ہونا چاہئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں ایک اونٹ بچا تھا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو پھر آپ نے وزن کیا، شعبہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ (جاہل زمانہ نے فرمایا) میرے لیے وزن کیا (آپ کے حکم سے حضرت جالب نے) اور (اس پر تلے کو جس میں سکتھا) جھکا دیا (تاکہ مجھے زیادہ ملے) اس میں سے فتور (سامیر سے پاس جب سے معذور تھا، لیکن شام والے (اموی لشکر) یوم ترو کے موقع پر چھین لے گئے۔

۲۴۲۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہانک نے، ان سے ابو حازم نے، ان سے سہل بن سعد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب لایا گیا۔ آپ کی دائیں طرف ایک بچے تھے اور قوم کے بڑے لوگ بائیں طرف تھے حضور اکرمؐ نے بچے سے کہا کہ کیا تمہاری طرف سے اس کی اجازت ہے کہ میں بچا ہوا مشروب ان بزرگوں کو دے دوں تو انہوں نے کہا کہ نہیں، بخدا، میں آپ سے ملنے والے اپنے حصہ کا ہر گز ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر حضور اکرمؐ نے مشروب ان کی طرف جھکے کے ساتھ برہم دیا۔

۲۴۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن عثمان بن جبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا اور ان سے ابو ہریرہؓ نے، فرمایا کہ ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا (اس نے بیہوشی کے ساتھ تقاضا کیا) تو صحابہؓ نے اس کی طرف بڑے لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو، حق والے کو کہنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اس کے لیے ایک اونٹ اسی کے اونٹ کی عمر کا دو قرض تھا) خرید کر اسے دے دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس سے (بھی عمر کا ہی اونٹ مل رہا ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی کو خرید کر دے دو کہ تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

۲۴۲۰۔ جب مقداد اشجیؓ نے مقداد اشجاس کو کوئی چیز

ہدیہ میں دی۔

۲۴۲۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے یث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے اور ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخزومؓ نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا اور آپؐ سے درخواست کی کہ ان کے اموال اور قیدی انھیں واپس کر دیے جائیں تو آپؐ نے ان سے فرمایا

سَقَرُ قَدْ مَا آتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ أَتَيْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلَّ رَكَعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أَرَاهُ كَوَزَنَ لِي فَارْجِعْ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ عَشَى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ ۝

بزمین میں

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَضَ ابْنًا وَغَنَ تَمِيمِينَ عَدَمَ دَعَتْ بَسَارُهُ أَشْيَاءُ فَقَالَ لِعَبْدِهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَذَا ۚ فَقَالَ الْعَلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْثِرُ بِنَصِيئِي مِثْلَهُ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ ۝

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ جُبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ قَمْعٌ بِهِ أَفْعَابُ فَقَالَ دَعُوهُ خِيَاتَ بِصَاحِبِ الْعَقِي مَتَّ لَا تَوَدَّلَ اسْتَرَوْا لَدَيْهَا فَأَعْطَوْهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ سِوَاكَ إِلَّا سِوَاهُ أَفْعَلْ مِنْ سِوَاهِ قَالَ فَاسْتَرَفَعْنَا فَسَطَّوْهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً ۝

بَابُ ۱۶۳ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةً

تَقْوِيمٌ ۝

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْأَنْكَرِ وَالنَّسْرَةَ ابْنِ مَخْزُومَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ جَدَّيْ وَدُهُوَزْتُ مُسْلِمِينَ فَمَا لَوْكَ أَنْ

يُرَدُّ إِلَيْهِمْ أَمْرًا لَّهُمْ وَسَبَّيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَيْمَنًا  
مَنْ تَرَوْنَ وَ أَحَبُّ الْعَدِيَّةِ إِلَيَّ أَمَّنَّا قُلْ  
فَأَحْتَارُوا إِنْ أَحَدَى الطَّاغُوتَيْنِ إِمَّا الشَّيْءُ  
وَأَمَّا الْإِنَّمَالُ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ وَ حَسَنَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَزَعَهُ بَعْضُ عَشْرَةِ  
كَيْلَةِ حِمَى فَقَالَ مِنَ الطَّاغُوتِ ثَلَاثٌ تَبَيَّنَ  
لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ رَأَوْا  
إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدَى الطَّاغُوتَيْنِ قَالُوا قَاتِلْنَا  
نَغْتَارُ سَبَّيْنَا فَغَامَرْنَا الْمُسْلِمِينَ فَأَشْنَى عَلَى  
اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِنْخِرَافَكُمْ  
هُوَ لَا عِجَابٌ قَاتِلَا بَيْنَيْنِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ  
إِلَيْهِمْ سَبَّيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيبَ  
ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِّهِ  
حَتَّى تُعْطِيَهُ آيَاةُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا  
فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ مَلَيْبِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكُمْ  
فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَدَّتْ مِنْكُمْ فِيهِ  
مِمَّنْ كَذِبًا ذَاتَ فَارِجٍ هُوَ أَحْسَنُ بَرَقَةٍ أَلَيْسَ  
مُرَفَّاقُكُمْ أَمَرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ  
عُرْقَاءُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا  
وَأَذْنُوا وَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا مِنْ سَبْيِ  
هُوَ أَيْتَ هَذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَكُنِي  
فَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا ۝

باب ۱۶۳۱ من اٰمّٰی لہ ہدیۃ و عینہ  
جلّٰی سائرہ فہو اٰحق و یدک کو صواب  
عبارت ان جلّٰی سائرہ شرکاء و کم  
یصحیح ۝

۲۴۲۳۔ حدَّثَنَا ابْنُ مِقْلَبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

میرے ساتھ جتنی بڑی جماعت ہے اے بھی تم دیکھ رہے ہو اور سب سے زیادہ  
یہی بات ہی مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس لیے تم لوگ ان دو چیزوں  
میں ایک ہی سے کہتے ہو، یا قیدی لے لیا یا مال۔ میں نے تو تمہارا پہلے ہی  
انتظار کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عاتق سے واپسی پر تقریباً دس دن  
تک ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تھے۔ پھر جب ان کے سامنے یہ بات  
پوری طرح واضح ہو گئی کہ حضور اکرم ان کی صرف ایک ہی چیز واپس کر سکتے  
ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدیوں کو (واپس لینا) پسند کرتے ہیں،  
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر مسلمانوں کو خطاب کیا، آپ نے اللہ  
کی اس کی شان کے مطابق تعریف بیان کی اور فرمایا اما بعد، یہ تمہارے  
بھائی تمہارے پاس اب تو بکر کے آئے ہیں، میرا خیال یہ ہے کہ انہیں ان  
کے قیدی واپس کر دیے جائیں اس لیے جو صاحب اپنی خوشی سے واپس  
کرنا چاہیں وہ لیا کر لیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہوں کہ اپنے حصے کو نہ چھوڑیں  
بلکہ ہم انہیں اس کے بدلے میں سب سے پہلی غنیمت کے مال میں سے انہیں  
دیں تو وہ بھی اپنے موجودہ قیدیوں کو (واپس کر دیں) سب صاحب نے اسی پر  
کہا کہ ہم اپنی خوشی سے انہیں واپس کر رہے ہیں۔ یا رسول اللہ! حضور اکرم  
نے فرمایا۔ لیکن واضح طور پر اس وقت یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کون اپنی خوشی سے  
انہیں واپس کرنے کے لیے تیار ہے اور کون نہیں، اس لیے سب لوگ (اپنے  
خیموں میں) واپس جائیں اور تمہارے سائیدے تمہارا معاملہ لاکر پیش کریں۔  
(سب سے مشورہ کرنے کے بعد) چنانچہ سب لوگ واپس ہو گئے اور فائدہ مندوں نے  
ان سے گفتگو کی اور واپس ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ تمام لوگوں  
نے خوشی سے اجازت دی ہے۔ قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یہی  
بات معلوم ہوئی ہے۔ یہ زہری رحمۃ اللہ علیہ کا آخری قول تھا یعنی یہ کہ قبیلہ  
ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں یہی بات معلوم ہوئی ہے۔

۱۶۳۱۔ کسی کو ہدیہ ملا اور دوسرے لوگ بھی اس کے پاس

بیٹھے ہوئے تھے تو اس کا متفق وہی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما  
ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والے بھی اس ہدیہ میں شریک ہوں گے  
صحیح نہیں ہے۔

۲۴۲۳۔ ہم سے ابن مقفل نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی  
انہیں سلمہ بن سہل نے، انہیں ابو سلمہ نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ مِنَّا نَجَاءً صَاحِبَهُ يَتَقَا صَاهُ  
بِإِلَاحَاتٍ لِيَصَاحِبِ الْحَقِّ مَدْلًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ  
مِنْ سِتْرِهِ وَقَالَ أَفَضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً  
۲۴۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ مَحَبِّ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى  
بِكْرِ لِعُمَرَ صَعْبٌ كَمَا كَانَ يَتَقَدَّرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُو يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا يَتَقَدَّرُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنِيهِ  
فَقَالَ مُمْرَهُوْلَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ  
يَا عَبْدَ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ :

**باب ۱۳۲** إِذَا دَهَبَ بَيْنَ التَّوَجُّلِ وَهُوَ  
رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِرٌ : وَقَالَ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا  
مُسْنَدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ  
عَلَى بِكْرِ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَغْنِيهِ فَأَتَانَا فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ :

**باب ۱۳۳** هَوَاتِي مَا يَكُونُ لِبُسْمَا :

۲۴۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حُلَّةً سَجْدًا وَوَيْدَ بَابِ الْمُسْجِدِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ تَوَاشَرْتَنِيهَا فَلَيْسَتْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
وَأَتَوْهُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبِسُهَا مَنْ لَخَلَاقٍ  
لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَّةٌ فَأَعْطَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ أَكْسَوْتَنِيهَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص عمر کا اونٹ قرض لیا۔ قرض خواہ تقاضا کرنے آیا  
اور نادیدہ گفتگو کی، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق دالے کو کہنے کا حق بہت ہے  
پھر آپ نے اس سے ابھی عمر کا اونٹ اسے دیا اور فرمایا کہ تم میں افضل وہ  
ہے جو (قرض یا دوسروں کے حقوق) ادا کرنے میں سب سے بہتر ہو۔

۲۴۲۴ - ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عمر نے کہ وہ سفر میں  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور عمر بن الخطاب کے ایک سرکش اونٹ پر سوار  
تھے۔ وہ اونٹ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی آگے بڑھ جایا کرتا تھا  
اس لیے ان کے والد (عمر بن الخطاب) کو تنبیہ کرنی پڑتی تھی کہ اے عبد اللہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کسی کو نہ بڑھنا چاہیے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ عمر! اسے مجھے بیچ دو، عمر بن الخطاب نے عرض کیا یہ تو آپ ہی کا ہے  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خرید لیا، پھر فرمایا، عبد اللہ! یہ اب تمہارا ہے جس طرح  
چاہو، اب اسے استعمال کرو۔

۱۳۲ - کسی نے دوسرے شخص کو مہر کیا، اور مہر محبوب لے  
اس پر سوار تھا تو جائز ہے۔ حمیدی نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان  
نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن العاص اور ان سے ابن عمر نے  
بیان کیا کہ ہم نبی کریم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور میں ایک  
سرکش اونٹ پر سوار تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب  
سے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے بیچ دو، چنانچہ آپ نے اسے خرید  
لیا اور پھر فرمایا، عبد اللہ! اب یہ تمہارا ہے۔

۱۳۳ - ایسے کپڑے کا بہرہ جس کا پہننا پسندیدہ نہ ہو

۲۴۲۵ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے مالک سے ان سے  
نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے  
وکیعہ مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی عتہ (بک راس) آپ نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بڑا اچھا ہوتا اگر آپ اسے خرید لیتے اور جوہر کے  
دن اور وفد کی پذیرائی کے مواقع پر اسے زیب تن فرماتے حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس کا جواب یہ دیا کہ اسے وہی لوگ پہننے میں جن کا آخرت میں کوئی  
حصہ نہیں ہوتا۔ کچھ دنوں کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بہت سے  
ریشمی ہٹے آئے اور آپ نے ایک حلقہ ان میں سے عمر بن الخطاب کو بھی عطا فرمایا:

وَقُلْتُ فِي حُكْمِ عُمَارٍ مَا قُلْتُ نَعَالَ  
إِنِّي لَمْ أَكُتُبْهَا بِسَلْبَتِهَا فَكَمَا  
عُمَرُ أَخَالَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا :

بِزَيْنِ بْنِ جَنَاحٍ

۲۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ تَائِصٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي قَاطِمَةَ فَلَمَّا  
يَدُ خُلِّ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَكَرِهَتْ لَهُ ذَلِكَ  
فَدَارَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًا فَقَالَ  
مَا لِي وَلِلسَانِيَا فَاتَّاهَا عَلَى فَكَرِهَتْ  
ذَلِكَ تَهَا فَقَالَ لَيْتَ لِيَا مُرُفِي فِيهِ بِمَا  
شَاءَ قَالَ تَوَسَّلْ بِهِ إِلَى فُلَانِ أَهْلِ بَيْتِ  
بِهِمْ حَاجَةٌ :

۲۴۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَبِيلُ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ عَنْ يَكْرِ قَالَ  
أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُذَّةَ  
سِكْرَاءَ فَلَبِسَتْهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ  
فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ :

باب ۱۶۳۴ قبول النَّدْيَةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَاجَرَ ابْنُ أَهْنِدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ  
فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْجَبَارٌ فَقَالَ أَعْطُوا  
أَجْرَ دَاهِدِثَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ شَاقَّةً فَبُهِتَ سَمَدٌ وَقَالَ

عمر رضی اللہ عنہ اس پر عرض کیا کہ آپ یہ مجھے پہننے کے لیے عنایت فرما رہے ہیں، حالانکہ  
آپ خود عطار کے عتوں کے بارے میں جو کچھ فرماتا تھا فرما چکے ہیں حضور اکرمؐ نے  
فرمایا کہ میں نے اسے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے  
ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکے میں مقیم تھا۔

۲۴۲۶۔ ہم سے ابو جعفر محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضال  
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے نافع نے اور ان سے  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں گھر تشریف لے گئے  
لیکن اندر نہیں گئے، بلکہ باہر ہی سے واپس چلے آئے، اس کے بعد علیؓ گھر آئے  
تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے اس کا ذکر کیا (کہ حضور اکرمؐ گھر میں تشریف نہیں لائے)  
علی رضی اللہ عنہ اس کا ذکر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا میں نے  
اس کے دروازے پر دھاری دار پر وہ لٹکا دیکھا تھا (اس لیے واپس چلا آیا)  
حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے دنیا کی آرائش و زیبائش سے کیا سروکار، علیؓ نے  
نے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرمؐ کی گفتگو کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ آن حضورؐ  
مجھے جس طرح کا چاہیں اس سلسلے میں حکم فرمائیں (اُن حضورؐ کو جب یہ بات پہنچی  
تو آپؐ نے فرمایا کہ فلاں گھرنے میں اسے بھجوا دیں، انھیں ضرورت ہے۔  
۲۴۲۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عبدالملک بن سیرہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے  
زید بن وہب سے سنا، کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلمؐ نے مجھے ایک ریشمی حُلہ پہننے میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا، لیکن جب  
غصے کے آثار رونے مبارک پر دیکھے تو اسے (اپنے گھر کی) عورتوں  
میں چھا کر تقسیم کر دیا۔

۱۶۳۴۔ مشرکین کا یہ قبول کرنا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ ابراہیمؑ  
نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو ایک ایسے شہر میں پہنچے جہاں ایک  
بادشاہ (یاد یہ کہا کہ ظالم حکمران تھا۔ اس بادشاہ نے کہا کہ انھیں  
(ابراہیمؑ) کو اجر (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو دے دو) نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں (غیر کے یہودیوں کی طرف سے) ہدیہ کے

لے دروازہ پر کھڑا لٹکا نا نا جائز نہیں تھا، لیکن فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی ہیں اور آپ کو ان سے غایت درجہ محبت ہے۔ اس لیے آپؐ دنیا میں جس طرح  
ہر طرح کی آرائش و زیبائش سے انک پرکھ رہا ہے ہیں وہی ان کے لیے بھی آپؐ نے پسند فرمایا اور اسی لیے ناگاری کا اظہار فرمایا۔

أَبُو حَمِيْدٍ أَهْدَىٰ مَيْدَىٰ أَيْلَةَ  
لِسَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلَةً  
بَنِيضَةً وَكَتَا بَزْدًا وَكَتَبَ لَهُ  
بِخَيْرِهِمْ ۝

بندہ بت بت

۲۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ قَائِلٍ أَهْدَىٰ  
لِسَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَّةً سُدًى  
وَكَانَ يَنْهَىٰ مِنَ الْخَيْرِ فَوَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا  
نَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ  
لَمَّا دُوِلَ سَعِيدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ  
مِنْ هَذَا وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ أَنَسٍ رَأَىٰ أَكْبَدَ دُومَةٍ أَهْدَىٰ  
إِلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بندہ بت

۲۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِشَاةٍ مَسْئُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَبُحِيَ وَبُهَا  
فَقِيلَ أَوْ نَفْسُكَ قَالَ لَا فَمَا دُلْتُ  
أُطْرُقُهَا فِي نَعْوَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدَانَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ  
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعْدَانَ عَنْ

طور پر بکری کا ایسا گوشت پیش کیا گیا تھا جس میں زہر تھا (خونی میں) ابو حنیفہ  
نے بیان کیا کہ ایسے حکمران نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سبہ  
نچرا اور چادر بدیہ کے طور پر بھیجی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے  
کھوایا تھا کہ وہ اپنی قوم کے حکمران کی حیثیت سے باقی رہے (کیونکہ  
اس نے جزیہ دینا منظور کر لیا تھا)۔

۲۴۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن  
محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ  
نے اور ان سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
دو بیر قسم کے ریشم کا ایک جیبہ بدیہ کے طور پر پیش کیا گیا حضور اکرم اس کے  
استعمال سے (مردوں کو) منع فرماتے تھے جھانک کر بڑی حیرت ہوئی کہ کتنا عمدہ  
ریشم ہے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) (تھیں اس پر حیرت ہے) اس ذات کی  
قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ رحمہ کے روال اس  
سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔ سعید نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے  
انس رضی اللہ عنہ نے کہ دوسرے (جو کہ کے قریب ایک مقام) کے اکیدر (نمرانی)  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بدیہ بھیجا تھا (یعنی جس بدیہ کا ذکر اس حدیث  
میں ہے)۔

۲۴۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن  
محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید نے  
اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں زہر پڑا جو ابکری کا گوشت لائی حضور اکرم نے اس میں  
سے کچھ کھایا (لیکن فوراً ہی فرمایا کہ اس میں زہر پڑا ہوا ہے) پھر جب اسے لایا  
گیا (اور اس نے زہر ڈالنے کا اعتراف بھی کر لیا) تو کہا گیا کہ کیوں نہ اسے قتل کر دیا  
جائے۔ لیکن حضور اکرم نے فرمایا کہ نہیں اس زہر کا اثر میں نے ہمیشہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے تالوں میں محسوس کیا۔

۲۴۳۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن سلیمان  
نے حدیث بیان کی، ان سے انس کے والد نے ان سے ابو عثمان نے اور ان سے

ابو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں ایک صحابی بشر بن برادر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے پہلے حضور اکرم نے انتقام لینے سے دوکا  
کیونکہ آپ اپنی ذات کا انتقام لینا پسند نہیں کرتے تھے لیکن بعد میں جب اسی زہر کی سمیت کی وجہ سے بشر کا انتقال ہو گیا تو آپ نے قصاص  
میں اس عورت کو قتل کر دیا، کیونکہ اسلام کا قانون ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ خَوْفٌ فَعُجِبَتْ ثَمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيلٌ بِقَعْمٍ لَيْسَ قِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَوْ غِطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْرُ هَبَّةٍ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ كَانَتْ تَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُعِقَتْ وَآمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْرَى وَأَمَرَ اللَّهُ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ جُزْءٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهِ إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَوْ غَافِلًا يَا وَدَّ أَنْ كَانَ غَائِبًا لَكَلَّ لَعْمَلٍ مِنْهَا قُصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشِيعًا فَفَضَّلَتِ الْقُصْعَتَانِ دَحْنَنَا عَلَى الْبُعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ :

**باب ۶۳۵** الْهَدْيَةُ لِلْمُشْرِكِينَ وَقَوْلِ

اللَّهُ تَعَالَى لَا يَنْفَعُكُمْ اللَّهُ عَنْ الَّذِينَ لَمْ

يُفَاتِلُوا كُفْرِي الَّذِينَ وَلَمْ يُخْرِجُوا كُفْرًا

ذِيَارَكُمْ أَنْ تَدْرُوهُمْ وَتَعْسُطُوا

إِلَيْهِمْ :

**۲۴۳۱۔** حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَلَّةِ عَلَى رَجُلٍ يُكَلِّمُ

فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتَمَ هَذِهِ الْخَلَّةُ

كَلْبَسَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا أَجَاءَكَ الْوَقْدُ فَقَالَ

إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا آمَنَ لَدَخْلَافَ لَهُ فِي الْأُخْرَى فَأُتِيَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلِيِّكَ فَأَرْسَلَ

إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلِيِّهِ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ أَلْبَسَهَا

عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا کسی کے ساتھ کھانے کی کوئی چیز بھی ہے۔ ایک صحابی کے ساتھ تقریباً ایک صاع کھانا تھا، وہ آگاہ کر دیا گیا پھر ایک دراز قد مشرک بکریاں لٹکا ہوا آیا حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، یہ بیچنے کے لیے ہے یا کسی کا عطیہ ہے یا آپ نے (عطیہ کی بجائے) ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں، بیچنے کے لیے ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس سے ایک بکری خریدی۔ پھر وہ ذبح کی گئی، حضور اکرمؐ نے اس کی کبھی بھرتے کے لیے کہا، بخدا، ایک سو تیس اصحاب میں سے ہر ایک کو آپ نے اس کبھی میں سے کاٹ کے دیا جو موجود تھے انہیں تو آپ نے فوراً ہی دے دیا اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابلوں میں رکھا اور بے خوف ہیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابلوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے۔ ادا کیا۔

**۶۳۵۔** مشرکوں کو ہدیہ دینا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ،

”جو لوگ تم سے دین کے بارے میں رے نہیں اور نہ تمہیں تمہارے

گھروں سے انھوں نے نکالا ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ

احسان کرنے اور ان کے معاملہ میں انصاف کرنے سے تمہیں روکتا

نہیں ہے“

**۲۴۳۱۔** ہم سے خالد بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال

نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور

ان سے ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص کے یہاں

عقہ تک رہا ہے تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ یہ عقہ خرید لیجئے

تاکہ مجھ کے دن اور صبح کوئی دھڑ آئے تو آپ اسے ہٹا کر میں حضور اکرمؐ

نے فرمایا کہ اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے علقے آئے ادا آپ نے ان میں سے

ایک علقہ عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ عمرؓ نے فرمایا کہ میں اسے کس طرح بہن بٹھا رہا

ہے جس طرح مشرکوں میں غیر مسلموں کا ہدیہ قبول کرنا ہوتا ہے، انہیں ہدیہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر کوئی غیر مسلم دارالحرب میں رہتا ہے

اور جس ملک کا وہ باشندہ ہے، مسلمان ملک کا تو اس کے ساتھ غیر دستار ہے یا جنگ کے سے حالات چل رہے ہیں تو کسی مسلمان کے لیے درست نہیں

ہے کہ وہ کوئی ایسا ہدیہ دارالحرب کے غیر مسلم باشندوں کو دے جو رسلنی دغیرہ میں کارآمد ہو سکتا ہو۔



جب کہ آپ خود ہی اس کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمانا تھا فرما چکے ہیں۔ ان حضرات نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا ہے، تم اسے بیچ دو یا کسی غیر مسلم کو پہنا دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے اپنے ایک بھائی کے یہاں بیچ دیا جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے۔

۲۴۳۲۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان کے والد نے اور ان سے اسحاق بن ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میری والدہ جو مشرک تھیں میرے یہاں آئیں۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، میں نے یہ بھی کہا کہ وہ مجھ سے ملاقات کی، بہت خواہشمند ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر دو۔

۱۶۳۶۔ کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنا دیا ہوا ہدیہ یا صدقہ واپس لے۔

۲۴۳۳۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام اور شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن مسیب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لینا ایسا ہے جیسے اپنی ہی ہوتی ہے چائنا۔

۲۴۳۴۔ ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم مسلمانوں کو بڑے عادات و اطوار اور افتخار کرنے سے چاہئیں، اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی ہی کتے چائنا ہے۔

۱۷۔ حضرت اسحاق رضی اللہ عنہا، ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کی والدہ کا نام قتیلہ بنت عبد العزیٰ تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں چاہتے کے زمانے میں طلاق دے دی تھی اور وہ مشرک تھیں۔ حضرت اسحاق کے پاس زبیب، گنچی وغیرہ کا ہدیہ لے کر آئی تھیں۔ روایتوں میں ہے کہ اسحاق رضی اللہ عنہا نے ان کا ہدیہ لینے سے انکار کر دیا تھا اور انہیں اپنے گھر آنے کی بھی اجازت نہیں دی تھی۔ پھر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے پوچھا تو آپ نے انہیں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن معاملت کا حکم دیا تھا۔ ان کا اسلام ثابت نہیں ہے۔

وَقَدْ قُلْتُمْ فِيهَا مَا قُلْتُمْ قَالَ رَفِي لَحْمُ  
اَكْسَمَهَا يَتَلَبَّسَهَا تَبِيْعُهَا اَوْ تَكْسُوَهَا  
فَاَوْسَلْ بِهَا عَمْرًا اَوْ اَمْرًا لَدُنْ اَهْلِ مَكَّةَ  
قَالَ اَنْ يُسَلِّمَ ۝

۲۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَسُوْلٍ حَدَّثَنَا  
اَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ  
اَبِي سَبْكُرٍ رَمَتْ قَالَتْ قَدْ مَثَّ عَلَيَّ اَمْرِي وَهِيَ  
مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاَسْتَفَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ  
اَمَّا قَالَ نَعَمْ مِنْ اَمَلِكِ ۝

بنت بنت بنت

۱۶۳۶۔ لَا يَجِبُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي  
هَبِيئِهِ وَمَصْدَقَتِهِ ۝

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ مَسِيْبٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي سَبْكُرٍ رَمَتْ  
اَلْاُمِّيَّةَ مَثَّ عَلَيَّ اَمْرِي وَهِيَ  
مُشْرِكَةٌ فَاَسْتَفَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ  
اَمَّا قَالَ نَعَمْ مِنْ اَمَلِكِ ۝

۲۴۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَمَتْ قَالَتْ قَدْ مَثَّ عَلَيَّ اَمْرِي وَهِيَ  
مُشْرِكَةٌ فَاَسْتَفَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ  
اَمَّا قَالَ نَعَمْ مِنْ اَمَلِكِ ۝

۲۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ مَسْلَى  
فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصَاعَهُ الْوَقْفَى كَانَتْ  
عِنتُهُ فَإِذَا رَدَّتْ أَتَتْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَكُنْتُ  
أَتُهُ بِأَلَمِهِ يَرْفَعُ كَسَاكُتُ عَنْ ذِيكَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَا تَشْتَرِيهِ وَارْتِ أَغْطَاكَ بِدِرْزِهِ  
وَإِحْدِ كِلَيْهِ الْعَاشِدَ فِي صَدَقَتِهِ  
كَالْكَلْبِ يَلْعُودُ فِي قَيْسِهِ :

۲۴۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى  
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ مُسَبِّحٍ يُوسُفُ بْنُ ابْنِ جَرَرِجٍ  
أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَيِّدٍ اللَّهُ  
بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ نَبِيَّ مَسْبِيٍّ تَوَلَّى بَنِي جَدْمَانَ  
أَذْهَبُوا بَيْنَتَيْنِ وَخَجَرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ ذَلِكَ صُغَيَّرًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ  
لَيْسَ هَذَا لَكُمْ مَا عَلَى ذَلِكَ قَالُوا ابْنُ عَمْرٍو قَالَ  
فَوَيْلٌ لِي وَأَعْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُغَيَّرًا  
بَيْنَتَيْنِ وَخَجَرَةً فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهْمُ :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ مَا قِيلَ فِي الْعَمْرِى وَ  
الرَّقَبَى أَمْرُهُ الدَّارِ فَيَحْيَى عُمَرَى  
جَعَلَتْهَا لَهُ وَأَسْتَمَرَ كَمَرْفِيهَا  
جَعَلَكُمْ  
عَمَارًا :

۲۴۳۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزاع نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابیہ نے کہ انھوں نے  
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک گھوڑا امیر  
کے راستے میں جہاد کے لیے (ایک شخص کو) دیا جسے میں نے گھوڑا دیا تھا  
اس نے اسے ضائع کر دیا اور کوئی دیکھ بھال نہیں کی، اس لیے میرا ارادہ  
ہوا کہ اس سے اپنا گھوڑا خرید لوں، میرا یہ بھی خیال تھا کہ وہ شخص گھوڑا  
سستے داموں پر بیچ دے گا۔ لیکن جب میں نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ  
سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو، خواہ تمہیں ایک ہی درہم میں  
کیوں نہ دے۔ کیونکہ اپنے صدقہ کو واپس لینے والا شخص اس کتے کی  
طرح ہے جو اپنی ہی تھے چاٹتا ہے (حدیث پر نوٹ پیچہ گذر چکا ہے)۔

۲۴۳۶۔ ہم سے ابی اییم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن  
یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبد اللہ بن  
عبید اللہ بن ابی ملیک نے خبر دی کہ ابن جدمان کے مولیٰ بنو صبیہ نے دعویٰ  
کیا کہ دو مکان اور ایک جمرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبیہ کو عنایت  
فرمایا تھا (جو درخت میں انھیں ملنا چاہیے) غلیفہ مردان بن مکرم نے پوچھا  
کہ تمہارے حق میں اس دعویٰ پر شہادہ کون ہے؟ انھوں نے کہا کہ ابن عمر  
مردان نے آپ کو بلوایا تو آپ نے شہادت دی کہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے صبیہ کو دو مکان اور ایک جمرہ دیا تھا اور مردان نے آپ  
کی شہادت پر فیصلہ ان کے حق میں کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۹۳۸۔ عمری اور رقبی کے سلسلے کی روایات ابھی تک  
اگر کہا کہ میں نے عمر بھر کے لیے تمہیں یہ مکان دیا تو اسے عمری کہتے  
ہیں (مطلب یہ ہے کہ اس کی عمر بھر کے لیے) مکان میں نے اس کی ملکیت  
میں دے دیا "استمرکم فیہا" کا مفہوم یہ ہے کہ اس نے تمہیں  
زمین میں بسایا :

۱۔ عمری اور رقبی یہ دونوں عقد جاہلیت میں رائج تھے۔ ایک شخص دوسرے سے یہ کہتا کہ جب تک تم زندہ ہو یہ مکان تمہارا ہے تو منیفی تفسیر کے  
مطابق یہ ایک طرح کا بیع سمجھا جائے گا اور کہنے کے مطابق عمر بھر دوسرا شخص اسے استعمال کر سکے گا۔ رقبی کی صورت یہ تھی کہ کوئی شخص کہتا ہے برا بھلا ہے، اگر  
میں پہلے مر گیا تو تم اسے لینا لیکن اگر تم مجھ سے پہلے مر گئے تو پھر میری رہے گا۔ فقہاء کے یہاں اس باب میں تفصیلات ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
دولت میں جس مفہوم کے لیے ان الفاظ کا استعمال ہوتا تھا فروری نہیں کہ ہمیں بھی لینا دینا اس کا مفہوم رہا ہو۔ غالباً ائمہ کے اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَمَةَ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْعَمَدِ أَتَمًّا لِمَنْ ذُهِبَتْ لَهُ +

۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا حَنْفِئَةُ بْنُ مُرَرٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَدْ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَعْبِيتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى جَاءَتْ قَدْ قَتَلَتْ عَدُوًّا لَنَا جَاءَتْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

بَابُ مَنْ اسْتَعَارَ مِنَ الْمَاسِ الْفَرَسَ + ۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا دُرَّحَدُّ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ كَانَ قَدْ قَتَلَ بِمَدْيَنَةِ فَأَسْتَعَارَ شَيْئًا مِمَّا فِي بَيْتِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَّسَ مِنْهُ فِي مَدْيَنَةِ يَدُلُّ لَهُ مَشْدُوبٌ فَكَرَّيْبٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَارِثٌ وَجَدْنَا كَبَعُورًا +

بسم الله الرحمن الرحيم

بَابُ مَنْ اسْتَعَارَ لِلْعُرُوسِ

عند أبيه

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرِينَةَ قَالَ حَدَّثَنِي فِي ذَلِكَ وَحَلَّتْ عَلَى عَائِشَةَ وَطَيْفًا دُرَّحَدُّ بْنُ شُعْبَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ إِنَّكُمْ تَهْوُونَ إِلَيَّ جَارِيَتِي أَنْعَرِيَّةً فَكَرَّسْتُهَا أَنْ تَكْلِسَ فِي الْبَيْتِ وَكَذَلِكَ فِي مِثْلِهِ دُرَّحَدُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ امْرَأَةً تَقْعِنُ بِالْمَدْيَنَةِ إِذَا أُرْسِلَتْ إِيَّاهُ تَسْتَعِيدُهَا +

۲۴۳۷۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کا ہوجاتا ہے جسے بہہ کیا گیا ہو۔

۲۴۳۸۔ ہم سے حفصہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے بشیر بن نہیک نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے اور عطا دے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ۱۶۳۹۔ جس نے کسی سے گھوڑا مستعار لیا ؟

۲۴۳۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مدینے پر دشمن کے حملے کا خوف تھا، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے ایک گھوڑا جس کا نام مذدوب تھا، مستعار لیا، پھر آپ اس پر سوار ہوئے (اور حالات کا جائزہ لینے کے لیے مدینے سے باہر تشریف لے گئے، صحابہ بھی ساتھ تھے) پھر جب واپس ہوئے تو فرمایا ہمیں تو کوئی خطرہ کی بات محسوس نہیں ہوئی، البتہ یہ گھوڑا سمندر کی طر (تیز رفتاری) تھا۔

۱۶۴۰۔ دلمن کے زفات کے لیے کوئی چیز مستعار

لینا۔

۲۴۴۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن ابی نعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ قطر دلمن کا ایک دیہیز کھردا کپڑا کی قمیص پہنے ہوئے تھیں انھوں نے مجھ سے فرمایا، اور انھوں نے کہا کہ میری اس باندی کو تو دیکھو، اسے گھر میں یہ کپڑا پہننے سے انکار ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرے پاس اسی کی ایک قمیص تھی جب کوئی لڑکی دلمن بنائی جاتی تو میرے یہاں آدمی بھیج کر وہ قمیص منگالیتی تھی یہ

لے آج بھی اس کا رد ہے کہ عیب اور محتاج لوگ اپنی شادی بیاہ کے مواقع پر بہت سی چیزیں مستعار لیتے ہیں کیونکہ ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ وہ خریدیں۔ عربی بھی سہ روز کا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بھی کہ اب اپنے گھر میں طرح کے کپڑے پہننے سے انکار ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہی کپڑا شادی کے مواقع پر مستعار لیا تھا۔

## باب ۱۶۴۱ - منیہ کی فسیت لہ

۲۴۴۱ - ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا ہی عمدہ ہے بدیہ اس دودھ دینے والی اونٹنی کا جس نے ابھی حال ہی میں بچہ جنا ہوا اور دودھ دینے والی بکری کا جو صبح دشام اپنے دودھ سے برتن پر دیتی ہے۔

۲۴۴۲ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف اور اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے بیان کیا کہ کیا ہی عمدہ صدقہ ہے دودھ دینے والی اونٹنی کا ۲۴۴۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے خبر دی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ساتھ کوئی بھی سامان نہ تھا، انصار زمین اور جائیداد والے تھے انصار نے مہاجرین سے یہ معاملہ لے لیا کہ وہ اپنے اموال میں سے انھیں ہر سال پھل دیا کریں گے اور اس کے بدلے میں مہاجرین ان کے باغات میں کام کی کر لیں گے۔ انس رضی اللہ عنہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیوی تھیں، انھیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کا ایک باغ پیش کیا تھا، لیکن اس حضور نے وہ باغ اپنی مولا ام ایمن رضی اللہ عنہا کو جو اس میں زید کی والدہ تھیں عنایت فرما دیا تھا۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیر کے یہودیوں کے استیصال سے فارغ ہوئے اور مدینہ واپس تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے ہر ایک واپس کر دیئے جو انھوں نے بھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے۔ (کیونکہ اب مہاجرین کے پاس بھی خیر کی فسیت میں سے مال آگیا تھا)۔ آنحضرت نے انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا باغ بھی واپس کر دیا اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کے بجائے اپنے باغ میں سے (کچھ درخت) عنایت فرمائے۔ احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں یونس نے اسی طرح والبتہ اپنی روایت

## باب فضل النبیۃ

۲۴۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُسَمِّي النَّبِيَّةَ الْفَتْحَةَ الْفَتْحَى وَمَنْعَةً وَالشَّاةُ الْفَتْحَى نَعْدُو أَبَانَاهُ وَنَشْرُو حَمْلَ بَانَاهُ

۲۴۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيِّدِيهِمْ نَبِيٌّ شَيْئًا وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْفَقَارُ فَقَا سَمِعُوهُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْلُوهُمْ شِمَارًا مَوَالِيَهُمْ كُلِّ عَامٍ وَيُكَلِّفُوهُمْ الْقَتْلَ وَالْمَوْتَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سَلِيمٍ كَانَتْ أُمُّ قَبِيلِ اللَّهِ بِنْتُ أَبِي فُلَحَةَ فَكَانَتْ أَهْلَتْ أُمَّ أَنَسٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ قَا فَمَا هُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْأَنْبِيَاءِ مَوْلَاكُمْ أُمُّ آسَمَةَ بِنْتُ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ قَا خَبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مِنْ قَبْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْفَرَقُوا مِنَ الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَوَالِيَهُمْ كُلِّ عَامٍ كَانُوا مَتَّعُوهُمْ مِنْ شِمَارِهِمْ خُدَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَيْمِ عِدَاهَا وَأَعْلَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ آيَمَتِ مَكَائِمَتِ مِنْ حَاتِلِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا أَبُو

نے ملے، دودھ دینے والی اونٹنی یا کسی بھی ایسے جانور کہتے ہیں جو کسی دوسرے شخص کو کوئی بدیہ کے طہ پر اس کا دودھ پینے کے لیے دے۔

یہ ملحوظ رہے کہ فحیم، ہمارے عام اور مشہور مفہوم کے اعتبار سے صدقہ نہیں ہے بلکہ یہ حسن معاملت اور صلہ رحمی کے باب سے تعلق رکھتا ہے حدیث میں صدقہ کا مفہوم بہت عام ہے۔ آپ اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ میٹھی بات کو بھی صدقہ کہا گیا ہے اور ہر مناسب اور اچھے طرز عمل کو صدقہ کہا گیا ہے۔

عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكَانَهُ مِنْ خَالِيهِ \*  
 ۲۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ  
 حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّاعٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ  
 السُّكُونِيِّ بِمَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ  
 فَضْلَةً أَعْلَى هُنَّ مِنْ بَيْعَةِ الْعَنْزِ مَا مِنْ  
 عَامٍ يَمُوتُ فِيهَا بَعْضُهُمْ مِنْهَا رَجَاءً ثَوَابَهَا وَ  
 قَصْدِيَّتُ مَوْعُودَهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا  
 الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مِثْلِهَا  
 الْعَنْزُ مِنْ رَدِّ السَّيِّئِ وَتُغْنِيَّتِ الْعَاطِي وَ  
 إِمَامَةِ الْأَذَى عَنِ الْكُفْرِ وَنَجْوَى مَا اسْتَطَعْنَا  
 أَنْ كَتَبْنَاهُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَضْلَةً \*

۲۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ  
 حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ  
 جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ بَيْنَ قُصُولِ الْأَرْضَيْنِ  
 فَعَا لُوا ثَوَابُهَا بِأَشَدِّ وَالتَّرْبُوعُ وَالْبَيْعُ  
 فَقَالَ الشَّيْئِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
 كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزِرْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا  
 أَخَاهُ فَإِنَّ أَبِي قَتَيْبَةَ أَرْضَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ  
 بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّاعٍ حَدَّثَنَا  
 الْمُهَاسِنِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو سَعِيدٍ قَالَ رَجَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ عَنْ الْبَيْعَةِ فَقَالَ  
 وَفِيكَ إِنَّ الْبَيْعَةَ ثَانِيَةً شَدِيدٌ فَعَمِلَ ذَلِكَ مِنْ  
 رِبِي قَالَ تَعَمَّرَ قَالَ تَغْنِي صَدَقَتْهَا قَالَ تَعَمَّرَ  
 قَالَ فَعَمِلَ تَمْنَحَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ تَعَمَّرَ  
 قَالَ فَتَحَلَّيْتُ يَوْمَ مَرَدِّهَا قَالَ تَعَمَّرَ  
 قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ قَدَّامِ الْبَيْعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَسَوْ  
 يَتَوَلَّاهُ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا \*

اس جہلے مکاتہن من حادثے، مکاتہن من نا تصدیق کیا  
 ۲۴۴۳ - ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یونس نے  
 حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن  
 عطیہ نے، ان سے ابو کبشہ سلوی نے اور انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
 سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چالیس  
 فضلتیں، جن میں سب سے اعلیٰ و ارفع دودھ دینے والی بکری کا بھیر کرنا ہے  
 ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک فضلت پر بھی عامل ہوگا ثواب کی نیت سے  
 اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے  
 جنت میں داخل کرے گا، حسان نے فرمایا کہ دودھ دینے والی بکری کے بھیر  
 کو چھوڑ کر ہم نے سلام کا جواب، پھینکنے والے کا جواب اور تکلیف دہ چیز کو  
 راستے سے ہٹانے وغیرہ کا شمار کیا، لیکن پندرہ فضلتوں سے زیادہ ہم نہ شمار  
 کر سکے۔

۲۴۴۴ - ہم سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ نے حدیث  
 بیان کی، کہا کہ مجھ سے غلطی نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ  
 نے بیان کیا کہ ہم میں سے بہت سے اصحاب کے پاس فاضل زمین بھی تھی، انھوں  
 نے کہا کہ تنہائی یا چڑھائی یا تنگ کی بھائی پر ہم کیوں تو اسے دے دیا کریں۔  
 اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بڑھا جائے  
 یا پھر کسی اپنے بھائی کو بھیر کر دینا چاہیے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو پھر اپنی زمین  
 اپنے پاس ہی رکھے رہے (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے) اور محمد بن یونس  
 نے بیان کیا، ان سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث  
 بیان کی، ان سے عطارد بن یزید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید رضی  
 اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا  
 اور آپ سے ہجرت کے لیے پوچھا، آں حضور نے فرمایا، خاتم پر دم کرے،  
 ہجرت تیرا ہی دشوار مرحلہ ہے، تمھارے پاس اونٹ بھی ہے انھوں نے کہا  
 کہ جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا، اور اس کا صدقہ زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہو؟  
 انھوں نے کہا جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا، اس میں سے کچھ بھیر بھی دیتے ہو؟  
 انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا، تو تم اسے پانی پلانے کے  
 لیے گھاٹے پر لے جانے کے لیے دہتے ہو گے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں، پھر آپ  
 نے فرمایا کہ سات سمنہ برابر بھی تم اگر عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھارے عمل میں سے کوئی چیز  
 نہیں چھوڑے گا۔



بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ایک شخص کو دے دیا تھا، پھر میں نے دیکھا کہ وہ اسے بیچ رہے ہیں۔ اس لیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (اسے خریدنے کے متعلق) لیکن آپ نے فرمایا کہ اس گھوڑے کو نہ خریدو، اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و

## گواہوں کے مسائل

۴۴۴ ۱۔ گواہوں کا پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے۔  
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ ”اے ایمان والو! جب ادھار کا معاملہ کسی مدت متعین تک کے لیے کرنے لگو تو اس کو ٹھیک لیا کرو۔ اور لازم ہے کہ تمہارے درمیان کچھ والا ٹھیک ٹھیک کیے اور لکھنے سے انکار نہ کرے، جیسا کہ اللہ نے اسے سکھادیا، پس چاہیے کہ وہ لکھ دے اور چاہیے کہ وہ شخص لکھوائے جس کے ذمے حق واجب ہے اور چاہیے کہ وہ اپنے ہر دودگار اللہ سے ڈرتا رہے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے۔ پھر اگر وہ جس کے ذمے حق واجب ہے عقل کا کوتاہ ہو یا یہ کہ کمزور ہو اور اس قابل نہ ہو کہ وہ خود لکھوائے تو لازم ہے کہ اس کا کارکن ٹھیک ٹھیک لکھوا دے اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو۔  
پھر اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، ان گواہوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو تا کہ ان دو عورتوں میں سے ایک دوسری کو یاد دلاوے، اگر کوئی ایک ان دونوں میں سے بھول جائے۔ اور گواہ جب بلائے جائے تو انکار نہ کریں اور اس (ماتم کو خواہ وہ چھٹی ہو یا بڑی، اس کی میاوت تک لکھنے سے اکتانہ جاؤ یہ کتاب اللہ کے نزدیک زیادہ سے زیادہ قرین عدل ہے اور شہادت کو درست تر رکھنے والی ہے اور زیادہ سزاوار ہے اس کی کہ تم شہیدین نہ پڑو، بجز اس کے کہ کوئی سودا مست بدست ہو جسے تم باہم لیتے ہی رہتے ہو۔ سو تم پر اس کی کوئی ادا نہیں کی تم اسے نہ لکھو

قَالَ سَمِعْتُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
عَلَى خَدَّيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ  
فَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لَا تَشْتَرُوا وَلَا تَبْعُوا فِي صَدَقَتِكُمْ

متحدہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الشہادات

بَابُ مَا يَجَازِي الْبَيْتَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ  
يَقُولُ تَقَى بَيْنَ سِدْرَيْنِ مَوَازٍ إِذَا تَدَايَنْتُمْ  
يَدَيْنِ إِلَى أَحَدٍ شَيْءٍ ذَكَرْتُمُوهُ وَ  
لَيْسَ بَيْنَكُمْ بَيْنَكُمْ بِكَ بِكَ لَعْدِلٍ وَلَا  
يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ  
فَلْيَكْتُبْ وَيُسَمِّ الْبَيْتَ الَّذِي عَلَيْهِ  
الْحَقُّ وَلَيْسَ اللَّهُ رَبُّهُ وَلَا يَبْعَثُ  
مِنْهُ شَيْءٌ فَإِنْ كَانَتْ الشَّيْءُ عَلَى الْحَقِّ  
سَفِيهِةً أَوْ صَوِيغَةً وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُبَيِّنَ  
هُوَ قَسِيمٌ وَبِشْءٍ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا  
شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجُلَيْنِ كَمَا وَرَأَى كَمَا يَكُونُ مَا  
رَجُلَيْنِ فَحُجَّ وَأَمَّا مَرَاتَانِ مِمَّنْ  
بَرَّضُونَ مِنَ الشَّهَادَةِ أَنْ تُفْلِحَ إِحْدَاهُمَا  
فَتُدَّيِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ  
الشَّهَادَةِ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَشْتَرُوا  
أَنْ تَكْتُبُوا صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى  
أَحَدِهِ ذَكَرْتُمْ أَقْسَمْتُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْسَمُ  
لِلشَّهَادَةِ وَأَدْفَى الْأَوْثَرُ تَابُوا إِلَّا أَنْ  
تَكُونَ بَحْرَةً حَيْرَةً شَدِيدًا وَكَمَا بَيْنَكُمْ  
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ إِلَّا أَنْ تَكْتُبُوا مَا

وَأَشْهَدُ وَإِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَكَا بَيْتٌ  
وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ  
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ  
شَيْءٍ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ يَنْقِصُطُ شَهَادَةُ اللَّهِ  
وَكُونُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوَالِدِينَ  
الْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ عِنْدَ أَوْفِيئَةِ اللَّهِ  
أَوْفَى بِمَا قَدْ تَتَّبِعُوا لِتَهْفُوا أَنْ  
تَقْدِرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَقْرَءُونَ  
اللَّهُ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

**باب ۶۳۵** إِذَا عَدَلَ رَجُلٌ أَحَدًا  
فَقَالَ لَا تَعْلَمُوا إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ مَا  
عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا ۝

**۲۳۴۹۔** حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عُمرٍ الشَّيْخِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْبَانٌ وَقَالَ  
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَنْقَمَةُ بْنُ دَقَامٍ وَ  
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
نُصَرِّقُ بَعْضًا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِدْمِ فَدَعَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ  
حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ نِسَاءَ مَرْهَمًا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ  
فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ أَهْلُهُ وَلَا تَعْلَمُوا إِلَّا خَيْرًا  
وَقَالَتْ بَرْبِرَةُ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا امْرَأَةً أَعْيَصَهُ  
أَكْتُمِينَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ

اور جب خرید و فروخت کرنے ہو تب بھی گواہ کر یا گواہ کی کتاب  
اور گواہ کو نقصان نہ دیا جائے اور اگر ایسا کر دے تو یہ تمہارے  
حق میں ایک گناہ شمار ہوگا اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہیں  
سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ  
کا ارشاد کہ اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم رہنے والے  
اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے ہو، چاہے وہ تمہارے یا  
(تمہارے) والدین اور عزیزوں کے خلاف ہو۔ وہ امیر، مفلس  
اللہ پر حال) دونوں سے زیادہ حق دار ہے، تو خواہشِ نفس کی  
پیروی نہ کرنا کہ (حق سے) بہت جاؤ اور اگر تم کسی کو دے یا پہنچتی  
کر دے تو جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے خوب خبردار ہے۔

**۱۶۳۵۔** ایک شخص دوسرے کے اچھے عادات و اطوار بیان  
کرنے کے لیے اگر صرف یہ کہے کہ تم تو اس کے متعلق اچھا ہی  
جانتے ہیں یا یہ کہے کہ میں اس کے متعلق صرف اچھی ہی بات

**۲۳۴۹۔** ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نیری  
نے حدیث بیان کی، ان سے ثوبان نے حدیث بیان کی، اور لیث نے بیان  
کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں  
عروہ بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث  
کے متعلق خبر دی اور ان کی باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق  
کرتی ہے کہ جب ان پر تہمت لگانے والوں میں جہت لگائی تو رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو اپنی بیوی (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو اپنے سے  
جدا کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے بلایا، کیونکہ وحی اب تک آپ پر اس سلسلے  
میں رہنمائی کے لیے نہیں آئی تھی۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو یہ فرمایا کہ آپ کی زوجہ  
مطہرہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) میں ہم سولے خیر کے اور کچھ نہیں جانتے اور بریرہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ  
نے کہا کہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جانتی جس سے ان پر عیب لگایا جاسکے، اتنی بات

لے مقدمات کے لیے گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے اور گواہ کی سب سے پہل شرط یہ ہے کہ وہ عادل اور اچھے عادات و اطوار کا آدمی ہو تاکہ اس کی گواہی پر استنباح کیا  
جاسکے۔ اسلام نے مقدمات میں بنیادی و پروردگاروں کے عادل اور نیک چلن ہونے پر بہت زور دیا ہے کیونکہ فیصلے میں بنیادی سچتے ہیں۔ گواہوں کے حالات  
معلوم کرنے کے لیے دو طریقے ہیں، ایک تو یہی کہ حاکم کی عدالت میں کوئی قابلِ اعتماد اور گواہ کو جاننے والا شخص اس کی عدالت اور نیک چلنی کی گواہی دے۔ دوسرا طریقہ  
یہ ہے کہ حکومت کے خفیہ آدمی گواہ کے متعلق پوری طرح معلومات حاصل کریں مصنف رح پہلے طریقے کے متعلق بتاتے ہیں کہ اگر کسی گواہ کی نیک چلنی بیان کرتے ہوئے کوئی شخص  
صرف اتنا کہے کہ میں اس کے متعلق اچھی ہی بات جانتا ہوں تو اتنی بات بھی اس پر اعتبار رکھنے کے لیے کافی ہوگی۔



مزدور ہے کہ وہ نو عمر لڑکی میں رادوسی نہ مری کی وجہ سے سین اوقات تجنی خاف ہو جاتی ہیں کہ آنا گندھتی ہیں اور پھر جا کے سو رہتی ہیں اور بکری اگر اسے کھینچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہمت کے جھوٹ ثابت ہونے کے بعد فرمایا: ایسے شخص کی طرف سے کون نذر خواہی کرے گا جو میری بیوی کے دوسرے بی بی مجھے ذمہ پہنچا ہے سزا اپنے گھر میں میں نے سوائے خیر اور کچھ نہیں دیکھا اور (وہ بھی) اس تہمت میں لوگ ایک ایسے شخص کا نام لیتے ہیں جن کے متعلق بھی مجھے خیر کے سوا اور کچھ معلوم نہیں (حدیث) لکھ تفصیل کے ساتھ بعد میں آئے گی۔

۲۴۶۔ چھپے ہوئے آدمی کی شہادت، عمرو بن مرثد رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی ہے اور فرمایا کہ جو بھوٹے اور فریبا کے ساتھ ایسی صورت اختیار کی جاسکتی ہے۔ شبلی، ابن سیرین عطاء اور قتادہ نے فرمایا کہ سننا بھی شہادت کے لیے کافی ہے اور حسن و حسنہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسے اس طرح کہنا چاہیے کہ اگرچہ ان لوگوں نے مجھے گواہ نہیں بنایا ہے لیکن میں نے اس اس طرح سنا ہے:

۲۴۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شیب نے ضروری، انھیں زید نے کہ سالم نے بیان کیا، انھوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کھجور کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باغ کے اندر داخل ہوئے تو آپ درختوں کی آڑ میں چھپ کر چلنے لگے، آپ بچا رہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھنے نہ پائے اور اس سے پہلے آپ اس کی باتیں سن لیں۔ ابن صیاد ایک روٹی دار چار دین زمین پر لٹیا ہوا تھا اور کچھ لنگر لٹا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کہ آپ درخت کی آڑ میں آ رہے ہیں اور کہنے لگی اے صاف: یہ محمد آ رہے ہیں (حدیث) میرا (میرا) ابن صیاد متنبہ ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اسے اپنے حال پر رہنے دیتی تو بات ظاہر ہو جاتی بلکہ

ہم نہ جانتے

۲۴۵۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رفاعہ کوفیہ نے ابن صیاد ایک بیوی و نذر لڑکا تھا، کچھ نیم نمون صاحب و غریب قسم کی باتیں کیا کرتا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ تنہائی میں اسے خود سے باتیں کرتے ہوئے دیکھیں کہ کیا بات ہے۔ اس کے واقعات احادیث میں کثرت میں اور آمدہ ان کی مزید تفصیلات آئیں گی۔

تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِيهَا فَتَأْتِي السَّكَّاجَةَ  
تَنَامُ حُلَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ يَمْنَعُ نَا مِنْ رَبِّهِ سَلَفَتِي  
أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ  
مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا  
رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا

ہم نہ جانتے

بَابُ شَهَادَةِ الْغَيْبِيِّ - وَأَجَاذَهُ عَمْرُو  
بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ وَكَذَلِكَ يُفَعَّلُ بِالْكَذِبِ  
الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَ  
عَطَاءُ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ وَقَالَ الْحَسَنُ  
يَقُولُ لَمْ يَشْهَدُ وَفِي عَلَى شَيْءٍ وَفِي سَمْعِي  
كَذًا أَوْ كَذًا

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَمْعَةَ عَنْ أَبِي اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
يَقُولُ أُنْطَلِقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
ابْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ يَوْمَ تَابَ النَّخْلُ الْبَيْتِ فِيهَا ابْنُ  
صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعِي  
يَجِدُوعَ النَّخْلِ وَهُوَ يَحْتَلِ أَنْ كَيْسَمَعُ مِنْ ابْنِ  
صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ  
عَلَى نِزَاجِيهِ فِي قَيْطِفَةٍ لَهُ فِيهَا مَرْمَةٌ أَوْ مَرْمَةٌ فَكَرَأَتْ  
أَمْرًا مِنْ صَيَّادٍ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّبِعِي يَجِدُوعَ  
النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَامِي  
ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَرَّكْتُ بَيْنَ

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتْ أُمُّ رَافِعَةَ

کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں نے ذی زوجیت میں تھی پھر انھوں نے طلاق دے دی اور طلاق قطیعت کے ساتھ دی (تم طلاق پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کی، لیکن ان کے پاس تو اس کپڑے کے چھوڑ کر رہے ہو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم بھانے کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہو؟ لیکن تم اس وقت تک اب ان سے شادی نہیں کر سکتیں جب تک تم عبدالرحمن بن زبیر کا مزانہ چھوڑو اور وہ تمہارا مزانہ چھوڑ لیں۔ اس وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبوی میں موجود تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دروازے پر اپنے لیے (اندر آنے کی) اجازت کا انتظار کر رہے تھے، انھوں نے کہا، ابو بکر! کیا اس عورت کو نہیں دیکھتے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس طرح جاتی زور زور سے کہہ رہی ہے

الْعَرُوطِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاقَلَتْ كُنُوتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَأَبَتْ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هَذِهِ الثُّوبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ رَاحَتِي تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقُ عُسَيْلَتِكَ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَكَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَاصٍ بِأَبْكَابٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يُفِيْذَنَ لَهُ كَتَلٌ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذِهِ مَا كُفِّرَ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۶۴** إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شَهِدُوا بِشَيْءٍ فَقَالَ آخَرُونَ مَا عَلَيْنَا ذَلِكَ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْمُحْمَدِيُّ هَذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكُفَّةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ قَاحَةً النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذَلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ فُلَانًا عَلَى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِينَ ثَمَّ يَقْضَى بِالْأَثَرِ يَذَرُكَ

۱۶۴۔ جب ایک یا کئی گواہ کسی معاملے میں گواہی دیں اور دوسرے گواہ یہ کہہ دیں کہ ہمیں اس سلسلے میں کچھ معلوم نہیں تو فیصلہ اسی کے قول کے مطابق ہوگا جس نے گواہی دی ہوگی۔ حمید نے فرمایا کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے بلال رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں میں نماز پڑھی ہے اور نفل نماز نے فرمایا تھا کہ آپ سے نماز رکعت کے اندر نہیں پڑھی ہے۔ تو تمام لوگوں نے بلال رضی اللہ عنہ کی گواہی کو تسلیم کر لیا۔ اسی طرح اگر دو گواہوں نے اس کی گواہی دی کہ فلاں شخص کے فلاں پر ایک ہزار درہم ہیں اور دوسرے دو گواہوں نے گواہی دی کہ ڈیڑھ ہزار درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ کی گواہی دینے والوں کے قول کے مطابق ہوگا۔

۲۲۵۲۔ ہم سے جان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبداللہ بن ابی علیہ نے خبر دی اور انھیں عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انھوں نے ابوالکتاب بن عزیز کی روایت کی

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا جَبَانٌ أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ تَائِبًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُنِيكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ حَارِثٍ

اسے ابوبکر بن عبد اللہ نے اوقات کا ذکر ہے جس میں سنے پر اعتماد کیا گیا ہے۔ ابن عساکر کی بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سننا چاہتے تھے کہ وہ آپ کو نہ دیکھ سکے اور اپنے خاص رنگ میں لگن تا اور برادر ہوتا تھا آپ اسے سن سکیں اور اس سے اس کے متعلق کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔ دوسرا واقعہ رفاہہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا ہے کہ ان کی گفتگو کو سن کر حضرت خالد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انھوں نے آپ کو دیکھا اور نہ انھوں نے آپ کو اس کے باوجود آپ کچھ گئے تھے کہ بولنے والی خاتون کون ہیں۔

۲۔ کیونکہ فعل کی ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی بنیاد اس پر تھی کہ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا، گویا اس سلسلے میں آپ کو چونکہ علم نہیں تھا اس لیے انکار کیا۔ اس کے برخلاف بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا اس لیے سب نے آپ ہی کی بات مانی۔

سے شادی کی تھی۔ پھر ایک خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ عقبہ کو میں نے دودھ پلایا ہے اور آپ نے مجھے پہلے اس سلسلے میں کچھ بتایا بھی نہیں تھا۔ پھر انہوں نے آل ابوالباب کے یہاں آدمی بھیجے کہ ان سے اس کے متعلق پوچھے دیکھا واقعی مذکورہ خاتون نے ان کی بیوی کو دودھ پلایا؟ انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ انہوں نے دودھ پلایا ہے۔ عقیدہ مذکور اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدح حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا، اب کیا ہو سکتا ہے جب کہ کہا جا چکا کہ دونوں رضاعی بھائی بہن ہیں (چنانچہ آپؐ نے دونوں میں جدائی کرادی اور ان کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا۔ حدیث پر نوٹ آئندہ آئے گا)۔

۶۴۸۔ عادل گواہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اپنے بیٹے

دو عادل آدمیوں کو گواہ بناؤ“ اور (اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ)

”گوامہوں میں سے جنہیں تم پسند کرو۔“

۶۴۵۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے...

... خبر دی۔ انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف...

... نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عقبہ نے بیان کیا اور...

... انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپؓ بیان فرماتے...

... تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کا وحی کے ذریعہ

مواخذہ ہو جاتا تھا کہ کوئی اگر چھپ کر بھی جرم کرتا تو وحی کے ذریعہ حضور اکرمؐ صلی

اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا جاتا تھا، لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور ہم صرف انہیں

امور میں مواخذہ کر سکتے ہیں جو تمہارے عمل سے ہمارے سامنے ظاہر ہوں، اس

لیے جو کوئی ہمارے سامنے خیر کا مظاہرہ کرے گا ہم اسے امن دیں گے اور اپنے

قریب رکھیں گے، اس کے باطن سے ہمیں کوئی سروکار نہ ہوگا کہ اس کا محاسبہ

تو اللہ تعالیٰ کرے گا۔ اور جو کوئی ہمارے سامنے برائی کا مظاہرہ کرے گا تو ہم

بھی اسے امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اس کی تعریف کریں گے خواہ وہ یہی کہتا

رہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

۶۴۹۔ (تعدیل کے لیے کتنے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے؟)

أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةُ أَبِي إِيَّابِ بْنِ عَمْرِو بْنِ  
فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ  
عَمِيَّةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عَمِيَّةُ  
مَا أَعْلَمُ أَتَيْتُكَ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي  
فَارْسَلْ إِلَى أَبِي إِيَّابٍ يَمْنَأُ لَهُمْ فَقَالُوا  
مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتَنَا فَكَرِبَ إِلَى  
الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لِمَدِينَةِ  
فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَ  
قَدْ قِيلَ فَقَارَقَهَا وَتَكَلَّمَ رَوْحًا غَيْرَهُ ۝

باب ۶۴۸ الشہدایہ العدول۔ وقول

اللہ تعالیٰ والشہدوا ذوی عدل منکم

وممن ترضون من الشہدایہ ۝

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَمِّيَّةَ ابْنَةَ

بْنِ عُمَيْيَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

يَقُولُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِالْوَحْيِ

فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَرَأَى الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا تَأْخُذُ كُذَّاءً

يَمَا ظَهَرْنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ

لَنَا خَيْرًا مِمَّا هُوَ وَكَرْبًا هُوَ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ

سِرِّيَرَتِهِ شَيْءٌ إِلَّا اللَّهُ يُعَاسِبُكَ

فِي سِرِّيَرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سَوْءَ

لَمَّا نَأْمَنُهُ وَلَمْ نَصَدِّقْهُ وَرَأَى قَالَ إِنَّ

سِرِّيَرَتَهُ حَسَنَةٌ ۝

باب ۶۴۹ تعدیل کتبہ یجوز؟

یہ یعنی گواہوں کو عادل ثابت کرنے کے لیے جو کوئی عدالت میں جلی جائے گی تو اس کے لیے کتنے آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ امام شافعی، امام محمد اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ تو کہتے ہیں کہ کم از کم دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مرنے والے اور ذمہ دار ہے تو ایک شہادت بھی کافی ہو سکتی ہے۔

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّارَةٌ  
فَأُشْتُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ لَهَا مَرَّةٌ  
بِأُخْرَى فَأُشْتُوا عَلَيْهَا شَرًّا وَقَالَ عَنِ  
ذَلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَوَيْلٌ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قُلْتُ لِمَ أَوْجَبَتْ وَ لِمَ لَمْ  
وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْعَوَامِ الْمُؤْمِنُونَ  
شَهِدَ آمَنَ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ ۝

بہ بنہ بنہ

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ  
الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ  
يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ  
فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأَشْنَى خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ  
وَجَبَتْ لَهَا مَرَّةٌ بِأُخْرَى فَأَشْنَى خَيْرًا  
فَقَالَ وَجَبَتْ لَهَا مَرَّةً بِثَلَاثَةٍ فَأَشْنَى  
شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ  
أَرْبَعَةٌ بَعِيرٌ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَ  
ثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قُلْتُ فَكُلُّهُنَّ مَوْتٌ أَوْ أَحَدٌ ۝

۱۶۵۰۔ الشَّهَادَةُ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ  
الْمُسْتَنِينَ وَالْمَوْتِ الْمَعْنِيِّ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْصَعَتَيْنِ وَأَبَا سَلَمَةَ قُومِيَّةٌ وَالتَّثْبِيتُ  
۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ  
الْحَكَمِ عَنْ وَرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ  
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْخَحَ

۲۳۵۴۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن  
زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس نے بیان کیا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس  
میت کی تعریف کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر  
دوسرا جنازہ گذرا تو لوگوں نے اس کی بڑائی کی، یا اس کے سوا اور لفظ ظرائف  
مفہوم کو (اداکر کے لیے) کہے (راوی کو شبہ ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس پر بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے اس جنازہ  
کے متعلق بھی فرمایا کہ واجب ہوگئی اور پہلے جنازہ پر بھی یہی فرمایا، اُن حضور  
نے فرمایا کہ مومن قوم کی شہادت (اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے) یہ لوگ زمین  
پر اللہ کے گواہ ہیں۔

۲۳۵۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن  
ابی فرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی،  
ان سے ابوالاسود نے بیان کیا کہ میں مدینہ میں آیا تو یہاں وبا پھوٹی ہوئی تھی  
لوگ بڑی تیزی کے ساتھ مر رہے تھے میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ جنازہ گذرا  
لوگوں نے اس میت کی تعریف کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔  
پھر دوسرا گذرا، لوگوں نے اس کی بھی تعریف کی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب  
ہوگئی، پھر تیسرا گذرا تو لوگوں نے اس کی بڑائی کی، عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بھی  
فرمایا کہ واجب ہوگئی، میں نے پوچھا، امیر المؤمنین! کیا واجب ہوئی، انھوں  
نے فرمایا کہ میں نے اسی طرح کہا ہے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا،  
کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی اچھائی کی شہادت دیں تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں  
داخل کرے گا، ہم نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اور اگر تین دیں؟  
آپ نے فرمایا کہ تین پر بھی! ہم نے پوچھا اور اگر دو آدمی دیں؟ فرمایا دو پر بھی!  
ہم نے ایک کے متعلق آپ سے نہیں پوچھا تھا۔

۱۶۵۰۔ نسب، مشہور رفاعت، اور پرانی موت کی شہادت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو شبہ  
راولہب کی مادی اسے دودھ پلایا تھا، اور اس پر اعتماد۔

۲۳۵۶۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شبہ نے حدیث بیان کی  
انھیں حکم نے خبر دی، انھیں مراک بن مالک نے، انھیں عروہ بن زید نے اور ان  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پروردگار کا حکم نازل ہونے کے بعد افعیٰ نے فخر سے (میری

آنے کی اجازت چاہی تو میں نے انھیں اجازت نہیں دی۔ انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں، حالانکہ میں آپ کا (رضاعی) چچا ہوں میں نے کہا کہ یہ کیسے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میرے بھائی (دائل) کی بیوی نے آپ کو میرے بھائی کی کا دودھ پلایا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ افرغ نے پرچ کہا تھا، انھیں (اندر آنے کی اجازت دے دیا کرد۔

۲۳۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمارے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے متعلق فرمایا کہ یہ میرے حلال نہیں ہو سکتی، جو چیزیں نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں، رضاعت کی وجہ سے بھی وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ یہ میرے رضاعی بھائی کی روک ہیں۔

۲۳۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن ابی بکر نے، انھیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے اور انھیں امی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف فرما تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنی جرہ ام المؤمنین (حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرا خیال ہے یہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا ہیں، انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میری آپ کے گھر میں جس میں حفصہ رہتی ہیں) آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا خیال ہے یہ خدا کا حب حفصہ کے رضاعی چچا ہیں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے ایک رضاعی چچا کے متعلق پوچھا کہ اگر خداوند ہوتے تو کیا میرے پاس آسکتے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، رضاعت سے بھی وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ولادت کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

۲۳۵۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی

قُلْتُ اَذْنُ لَهُ فَقَالَ اَتَخَذَ حَبِيبَتِي وَ اَنَا مَمْلُوكٌ فَقُلْتُ وَ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ اَرَضَعْتُكِ امْرَاةً اُخْتِي يَلْبَسُ اُخْتِي فَقُلْتُ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحَ اُسْدُ فِي

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي بِحَرَمِ مِنَ الرِّمَاضِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ حَتَّى يَبْتَغِيَ اُخْتِي مِنَ الرِّمَاضَةِ

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يُتَذَاذَنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ مَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَاهُ فَلَا نَأْتِيهِ حَفْصَةَ مِنَ الرِّمَاضَةِ فَقَالَتْ مَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يُتَذَاذَنُ فِي بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَاهُ فَلَا نَأْتِيهِ حَفْصَةَ مِنَ الرِّمَاضَةِ فَقَالَتْ مَائِشَةُ كَوَكَانَ فَلَا نَأْتِيَهُمَا مِنَ الرِّمَاضَةِ دَخَلَ عَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَتَا الرِّمَاضَةِ يُحْرِمُ مَا يُحْرُمُ مِنَ الْبَوْلِ

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

نے حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ آپ کے چچا تھا۔ لیکن چونکہ عمر میں کوئی خاص فرق نہ تھا۔ اس لیے جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پیتے تھے، حمزہ رضی اللہ عنہ کے بھی دودھ پینے کا وہی زمانہ تھا اور دونوں حضرات نے ابو لہب کی یا نبی کریم کا دودھ پیا تھا۔ حضرت حمزہ کی صاحبزادی جن کا نام امامہ یا عامرہ بتایا جاتا ہے کے متعلق یہ حدیث اسی بنیاد پر فرمائی تھی۔

انہیں اشعث بن شعث نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مگر میں تفریق لائے تو میرے یہاں ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا: یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا: اپنے بھائیوں کے متعلق سوچ لیا کرو، کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے ساتھ ہو، اس روایت کی متابعت ابن مہدی سے سینان کے واسطے کی ہے۔

۱۶۵۱۔ کسی پر زنا کی تہمت لگانے والے یا چور یا زانی کی گواہی نہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ان کی شہادت کبھی نہ قبول کرو، ایسی لوگ فاسق ہیں۔ سو ان کے جو توبہ کریں“ (کہ صدقہ) سے توبہ انسان کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے، عمر زہنے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ شبل بن معبد اور مانع کو مغیرہ رضی اللہ عنہ تہمت لگانے کی دیر سے کوڑے لگواتے تھے اور پھر ان کی توبہ قبول کر لیتی تھی اور فرمایا تھا کہ جو شخص توبہ کرے گا میں اس کی گواہی قبول کر دوں گا۔ عبد اللہ بن عقبہ، عمر بن عبد العزیز، سعید بن جبیر، طاؤس، محمد بن شبیب، عکرمہ، زہری، محاسب بن دینار، شریح اور مصائب قرہ رحمہم اللہ نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔ ابو الزناد نے فرمایا کہ ہمارے یہاں مدینہ میں یوں ہی ہوتا ہے کہ جب کسی پر تہمت لگانے والا شخص اپنے کہے ہوئے سے توبہ کرے اور اس پر اللہ رب العزت سے معفرت طلب کرے تو اس کی گواہی قبول کی جاتی ہے، شبیب اور قتادہ رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جب تہمت لگانے والے نے خود کو جھٹلایا تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے (مصدقہ) اور پھر اس کی شہادت قبول کیا جائیگا کہ اسے گواہی نہ فرمائی کہ غلام کو اگر چھٹی گواہی

سُئِنُ عَنْ أَسْمَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَحَدٌ مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَنْظِرُونِي إِخْوَانُكَ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابِعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُئِينَ ۝

باب ۱۶۵۱ دَخَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَجَدْنَا عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشَبْلُ بْنُ مَعْبِدٍ وَتَاقِعًا يَهْدِي مِنَ الْغَيْرَةِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَأَجَاذَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَ مُجَاهِدٌ وَ شُعْبَةُ وَ عِكْرَمَةُ وَ الزُّهْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ وَ شَرِيحٌ وَ مَعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ الْأُمَوِيُّ عِنْدَنَا بِالنَّدِيَةِ إِذَا رَجَعَ الْفَاسِقُ عَنْ قَوْلِهِ فَإِذَا اسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ دَخَلَ دَهْ إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جَلِيدًا وَقَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِذَا جَلَّدَ النَّبِيَّ ثُمَّ أَفْتَقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ

لے یعنی بچے کا اسی زمانہ میں کسی عورت کے دودھ پینے کا اعتبار ہے جب کہ بچے کی زندگی کے لیے وہ ضروری ہو۔ دودھ اس کا جزو بدن بنتا ہو اور اس کی بھوک مال کے دودھ ہی سے جاتی ہو۔ یعنی مدتِ رضاعت جو دو سال یا تیس مہینے کی ہے اگر اس کے اندر دودھ بچے کسی مال کا دودھ پینے میں تو اس کا اعتبار ہو گا اور دوزخ میں حرمت ثابت ہوگی ورنہ نہیں۔

۲۔ احاف کے نزدیک ان کی گواہی کسی وقت بھی قبول نہیں کی جاسکتی خواہ ان پر شرعی مدد جاری کر دی گئی ہو یا نہ کی گئی ہو۔ اگر کسی زمانے میں ایسے شخص کے حالات اچھے بھی ہو گئے پھر بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ شریعت نے ان کی جو سزا مقرر کی ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی توبہ کبھی قبول نہ کی جائے لیکن امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر بھڑکی کے حالات اچھے ہو گئے اور اس نے توبہ بھی کر لی تو اس کی گواہی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دوزخ فریق کا استدلال بھی آیت قرآنی ہے۔

وَابِ اسْتَقْصَى الْمُحَدِّدُ قَضَايَا حَائِزَةٍ  
وَقَالَ بَقِضِ النَّاسِ لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ  
الْقَاذِبِ وَابِ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوزُ  
بِكَاحٍ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ ذَنْ تَزَوَّجَ  
بِشَهَادَةِ مَحْدُودَيْنِ حَاذِرِ  
تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَيْنَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَ  
أَجَاذَ شَهَادَةَ الْمُحَدِّدِ وَالْعَيْنِ  
وَالْمَسْمُورِ رُؤْيَا هَذَا رَمَضَانَ  
وَكَيْفَ تَعْرِفُ تَوْبَتَهُ وَقَدْ نَفَعِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُذَافِ سَنَةً وَنَفَعِ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ كَلَامِ كُفَّابِ  
مَا لَيْسَ وَمَا حَبِيبُهُ حَقٌّ  
مَعْنَى خَمْسُونَ لَيْلَةً ۝

منہجیت

کی وجہ سے) کوٹھے گائے گئے اور پھر اسے آزاد کر دیا گیا تو اب اس  
کی گواہی جائز ہوگی۔ اسی طرح اگر سزا یافتہ کو قاضی بنا دیا گیا ہر قو  
اس کے فیصلے نافذ ہوں گے لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ بھٹی  
جہمت لگانے والے کی گواہی درست نہیں ہے خواہ اس نے توبہ  
کیوں نہ کر لی ہو۔ پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ دو گواہوں کے بغیر نکاح  
جائز نہیں ہے، لیکن اس صورت میں دو (جہمت لگانے کی وجہ سے)  
سزا یافتہ افراد کی گواہی پر اگر کسی نے نکاح کیا تو جائز ہے، انہیں  
بعض حضرات کے کہنے کے مطابق کسی نے اگر دو غلاموں کی گواہی پر  
نکاح کیا تو جائز نہیں ہوگا اور انہیں نے آگے چل کر سزا یافتہ  
(جہمت لگانے کی وجہ سے) غلام اور باندی (سب کی) رضامندی  
کے ردیت ہلال کی گواہی جائز قرار دے دی۔ اور جہمت لگانے  
والے کی توبہ کا علم کیسے حاصل ہوگا؟ (کہ اس کے بعد گواہی کی اسے  
اجازت دی جاسکے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زانی کو ایک  
سال تک کے لیے جلا وطن کر دیا تھا۔ اسی طرح آپ نے کعب  
بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں سے گفتگو کرنے کی ممانعت  
کر دی تھی، یہاں تک کہ پچاس دن گزر گئے۔

اے مراد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جو کہ اس مسئلے میں امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک اختیار کیا ہے اس لیے اسی کے حق میں تمام دلائل انہوں نے  
جمع کر دیے ہیں۔ مصنف رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک پر اعتراض کر رہے ہیں کہ اس باب میں ان کے قول میں خود تضاد اور تعارض ہے، کہیں تو  
وہ کہتے ہیں کہ جہمت لگانے والے کی شہادت جائز ہے اور کہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے کہا کہ جہمت لگانے والے کی گواہی کسی صورت میں بھی  
قبول نہ کی جائے لیکن نکاح کے باب میں اسے تو انہیں کی گواہی کو جائز قرار دے دیا۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ نکاح کے لیے دو غلاموں کو اگر گواہ بنایا تو جائز نہ ہوگا۔  
لیکن ردیت ہلال کے مسئلہ میں تو غلام باندی اور جہمت لگانے والے سب ہی کی گواہی کو جائز قرار دے دیا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ مصنف رحمہ اللہ نے احادیث کا مسکد واضح  
نہیں ہے۔ جہمت لگانے والے کی شہادت کو جو امام صاحب نے ناقابل قبول قرار دیا ہے۔ اصل تو یہی ہے لیکن پھر جرح انہوں نے نکاح کے مسئلہ میں اسے نکاح کے منفعہ ہونے  
کے لیے کافی قرار دیا ہے اس کی وجہ سے کہ گواہ کا جو اصل مقصد ہے کہ اس سے کسی وجہ سے کو ثابت کیا جائے، نکاح کے انعقاد میں یہ صورت نہیں ہے۔ امام صاحب نے  
صرف اتنا کہہا ہے کہ نکاح منفعہ ہوتا ہے گا، اس لیے دعویٰ کے ثبوت اور کسی مسئلے کے معنی انعقاد میں جو واضح فرق ہے اس کی بنیاد پر گواہی کے جواز و عدم جواز کا  
فیصلہ ہوا ہے۔ جہمت لگانے والے کی جرح شہادت ناقابل قبول قرار دی گئی ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس کی زندگی میں ایک ایسا واقعہ پیش آگیا جس نے اسے  
اس قابل نہیں سمجھا کہ اس کے قول اور شہادت کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کیا جاسکے۔ یہ وجہ نہیں کہ شہادت کی اس میں کوئی اہمیت ہی باقی نہیں رہی ہے۔ یہ نہ کہ تنہا روایت اہمیت  
اصلاً تو ہر حال اس میں ہے۔ البتہ نکاح کے یہی شاہد اگر کسی نزاع کے موثر و پر قاضی کی عدالت میں ہو کہ کوئی دوسری گواہی نہ ہو کہ وہی گواہی سے کوئی دعویٰ  
ثابت نہیں کیا جاسکتا وہ تو ایک معتد تھا کہ اس میں شاہد ہونے کے لیے بنیاد و شاہد کا فقط محتاج رہتا ہے جو جہمت لگانے والوں کو بھی حاصل ہے۔ رمضان کی ردیت ہلال کے مسئلہ میں مصنف رحمہ  
نے جو کچھ کہہ دیا ہے وہ بھی قابل غور ہے کیونکہ اس کو حلیہ شہادت کے باب میں مانے ہی نہیں، بلکہ یہ صرف اجازت ہے اسی لئے رمضان کے چاند دیکھنے والوں کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ  
شہادت یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ اپنا بیان دیں۔

۲۴۶۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی اور ان سے یونس نے اور سیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عمرہ بن زبیر نے خبر دی کہ ایک خاتون نے فرج مکہ کے موقع پر جبری کر لی تھی پھر انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا اور آپ کے حکم سے ان کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر انھوں نے اچھی طرح توبہ کر لی اور شا دی کر لی۔ اس کے بعد وہ آتی تھیں تو میں ان کی ضرورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا کرتی تھی۔

۲۴۶۱۔ ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، انا ابیہ نے ان سے بیان کیا ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے زبیر بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے جوشی ثناء دی کہ وہیں اور زندا کریں۔ یہ حکم تھا کہ انھیں تنو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا جائے۔

۲۴۶۲۔ (۱) حق کے خلاف اگر کسی کو گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دینی چاہیے۔

۲۴۶۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ابو جحان حمی نے خبر دی، انھیں شعبی سے، اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری والدہ نے میرے والد سے، مجھے ایک چیز بہہ دینے کے لیے کہا (پیسے تو کچھ بچکی سے کیونکہ دوسری بیوی کے بھی اولاد تھی) پھر انہی کو اور مجھے وہ چیز بہہ کر دی لیکن والدہ نے کہا کہ جب تک آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معاملہ میں گواہ نہ بنائیں میں اس پر تیار نہ ہوں گی۔ چنانچہ والد میرا ہاتھ پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں ابھی تو عمر تھا۔ انھوں نے عرض کیا کہ اس لڑکے کی ماں عمرہ بنت ردامہ مجھ سے ایک چیز اسے بہہ کرنے کے لیے کہہ رہی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اس کے علاوہ اور بھی تمہارے لڑکے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں ہیں۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، مجھے حق کے خلاف معاملہ پر گواہ نہ بناؤ۔ ابو جحان نے شعبی کے واسطے سے نقل کیا ہے "حق کے خلاف میں گواہی نہ دوں گا"۔

۲۴۶۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جبر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زبیر بن مغرب سے سنا کہ

۲۴۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَهَبٌ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ أَلَيْكَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَزْوَةِ النَّفْعِ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسَنْتُ تَوْبَهُمَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَبِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ خَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ فَيُسَمَّنَ زَفَاً وَكَمْ يُحْمَنُ بِجِلْدٍ مِائَةً وَتُقَرَّبُ عَامٍ ۝

بَابُ ۱۶۵ لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهِادَةِ جَوْرٍ إِذَا أَشْهَدَ ۝

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَقْعَةَ الْوُهَيْبَةَ فِي مِثْلِهِ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ فَوَهَبَهَا فَنَزَلَتْ لَهَا أَرْضِي حَتَّى تَشْهَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا عَلَاؤُ فَاتَى فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ بَنَتْ زَوْاحَةً سَأَلْتُ فِي كَيْفِ الْوُهَيْبَةَ يَهْدِي قَالَ أَلَيْكَ وَلَكِ مِوَاهُ قَالَ فَقَدْ قَالَ فَأَرَأَيْتَ قَالَ لَا تَشْهَدُ فِي عَمَلٍ جَوْرٍ وَقَالَ حَرِيْزٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ ۝

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ بْنَ مَرْثَدٍ





نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کی جان لینا اور جھوٹی شہادت دینا سب کبیرہ گناہ ہیں، اس روایت کی متابعت غنڈر، ابو عامر، بہز اور عبد الصمد نے شعبہ کے داسمہ سے کی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْكِبَايِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَتَعْطُوقُ  
الْوَالِدَيْنِ وَتَقْتُلُ النَّفْسَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ  
تَأْتِيهِ عَنْدَهُ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ  
عَنْ شُعْبَةَ ۝

۲۴۶۶۔ حَدَّثَنَا سَدَّةٌ حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ  
الْمُقْطِلِ حَدَّثَنَا النُّجَيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْتُمْ كُفَرَاءُ كَبَرُ الْكِبَايِرِ  
ثَلَاثًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَتَعْطُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ  
حَتَّى وَكَانَ مُتَكَلِّمًا فَقَالَ أَلَا وَكُلُّ  
الزُّوْرِ قَالَ قَسَا زَالَ يَكْزُرُهَا حَتَّى  
كُنَّا لَيْسَتْهُ سَكَتَ وَقَالَ رَسُوْعِيْلُ  
بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْجُبَيْرِيُّ عَنْ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ۝

۲۴۶۶۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن فضال نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین مرتبہ آپ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کبیرہ گناہیں، یا رسول اللہ! آپ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ اس وقت تک ٹھیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب (اُنے والی بات کہ میت کو رنج کرنے کے لیے) آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، اہل اور جھوٹی شہادت بھی، انھوں نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے (اپنے دل میں) کاش! آپ خاموش نہ ہو جاتے۔ ہمیں بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے جریر بن زید نے حدیث بیان کی اللہ ان سے جزا فرمے نے حدیث بیان کی۔

منہج جنت

۶۵۴۔ شَہَادَةُ الْإِسْلَامِ - وَأَمْرُهُ  
وَنِكَاحُهُ وَإِنْكَاحُهُ وَمُبَايَعَتُهُ وَ  
كَبُولُهُ فِي الْمَذِينِ وَعَنْدَرُهُ وَمَا يُعْرِفُ  
بِالْأَصْنَافِ وَأَجَازَ شَہَادَتَهُ قَائِمًا وَسَدًّا لِحُجَّتِهِ  
وَأَمِنْ بَسْمِئِهِ وَالْأُذُنِ وَقَالَ  
الشَّعْبِيُّ كَجَوْرِ شَہَادَتِهِ إِذَا كَانَ مَا قَدَرَهُ  
وَقَالَ الْعَمَدَةُ رَبُّ كُنْ وَكَبُولُهُ وَقَالَ  
الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتُمْ ابْنَ قَسَا يَزَعُ كَوْنَهُمَا

۶۵۴۔ ۱۔ تائینا کی گواہی ہے۔ (تصرف میں) اس کا حکم، اس کا نکاح کرنا، دوسرے کسی کا نکاح کرنا، اس کی خرید و فروخت اس کی اذان وغیرہ اور اس کی طرف سے وہ تمام امور جو آواز سے کئے جاسکتے ہیں، اگر قبول کرنا، قائم، امن، امن بصری، زہری، اور عطاء ہے تائینا کی گواہی کی اجازت دی ہے طبی سے فرمایا ہے کہ اگر وہ ذہین اور سمجھدار ہے تو اس کی گواہی مانز ہے۔ حکم نے فرمایا کہ بہت سی چیزوں میں اس کی شہادت جائز ہو سکتی ہے۔ زہری نے فرمایا، اچھا تاہم اگر میں اس میں اذیت

لے، صحابہؓ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت کا معاملہ تھا کہ آپ ایک ایسے کو بار بار فرماتے تھے تو انھیں یہ ظالم گذار کہ اس سے آپ کو صحبت ہوتی ہوگی اور کاش اب آپ خاموش نہ رہیں اور اپنے کو زیادہ تکلیف میں نہ ڈالیں۔

۲۔ حنفی فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تائینا کی شہادت اگر ہو گیا ہے تو اس کی گواہی مانز ہے، اگر نہ شہادت کے اب بھی حنفی فقہ کی ضرورت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ معتزلہ ائمہ علیہ السلام نے ذکر کیا ہے ان میں احناف کے یہاں بھی تائینا کی شہادت قبول کی جاسکتی ہے۔

عَلَى شَهَادَةِ أَكُنْتَ شَرُّهُ وَكَانَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَبَّارًا بَيْنًا هُوَ كَيْفَ تَقِي سَوْرَةَ غُرُوبِ هُوَ نَحْوُ  
وَقْتُ اِذَا كَانَ اَبْدَانِي كَوَيْفَ تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي  
كُوَسْرِي طَرَحَ غُرُوبِ هُوَ كَيْفَ تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي  
كِي اَللَّاحِ دَسِيحَةً تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي  
فَجَرَّكَ مَتَلَقَ دَرِيَا فَرَمَاتِ اَوْ جَبَّارِ اَبَّاسٍ كَيْفَ تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي  
فَجَرَّكَ مَتَلَقَ هُوَ كَيْفَ تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي  
سَلِيمَانِ يَنْ يَسَارَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي  
قُدْرَتِ مِيْنِ حَاضِرِي كَيْفَ يَسِيْرُ مِيْنِ تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي تَقِي  
نَعْمَ مِيْرِي اَوَّلَ اَنْ يَسِيْرُ مِيْنِ اَوَّلَ اَنْ يَسِيْرُ مِيْنِ اَوَّلَ اَنْ يَسِيْرُ مِيْنِ اَوَّلَ اَنْ يَسِيْرُ  
هُوَ جَبَّارٌ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ  
مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ  
مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ مَتَلَقَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کسی معاملہ میں شہادت دیں تو تم اسے رو کر کہتے ہو۔ ابن عباس  
رضی اللہ عنہ جب نابینا ہو گئے تھے تو سورج غروب ہونے کے  
وقت ایک شخص کو بھیجتے تھے (تاکہ آبادی سے باہر جا کر دیکھ آئیں  
کہ سورج پوری طرح غروب ہو گیا یا نہیں اور جب وہ آکر غروبِ سورج  
کی اطلاع دیتے تو آپ انکار کرتے تھے۔ اسی طرح آپ طلوع  
فجر کے متعلق دریافت فرماتے اور جب آپ سے کہا جاتا کہ ان  
فجر طلوع ہو گئی ہے تو دور کھٹ (سنت فجر) نماز پڑھتے تھے۔  
سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی  
قدومت میں حاضری کے لیے میں نے ان سے اجازت چاہی تو انھوں  
نے میری آواز پہچانی اور فرمایا سلیمان! انذر آج اذ کیونکہ تم غلام  
ہو، جب تک تم پر مال کتابت میں سے) کچھ بھی باقی رہ جائے گا  
مصرعہ جندب رضی اللہ عنہ نے نقاب پوش عورت کی شہادت جائز  
قرار دی تھی۔

۲۴۶۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن مسعود نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ بن  
یونس نے خبر دی، انھیں مقام سے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن  
مجید پڑھتے سنا تو فرمایا ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، انھیں انھوں نے اس وقت  
خلاں اور خلاں آئیں یا دولاہیں جنھیں میں خلاں خلاں سورتوں میں لکھوانا  
بھول گیا تھا۔ عباد بن عبد اللہ نے اپنی روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
یہ زیادتی کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں تہجد کی نماز پڑھی، اس وقت  
آپ نے عباد رضی اللہ عنہ کی آواز سنی کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں، آپ نے  
پوچھا عائشہ! کیا یہ عباد کی آواز ہے۔ میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا  
لے اللہ عباد پر رحم فرمائے۔

۲۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ  
أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ  
لَقَدْ أَذْكَرَ لِي كَذًا آيَةً سَقَطَ ثَمَرٌ مِنْ سُورَةِ  
كَذَا أَوْ كَذًا أَوْ كَذًا بَيْنَ قَبْرِ اللَّهِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعْتُ فِي سَبْعِينَ سَمِعْتُ صَوْتَ عَمَّادٍ يُصَلِّي  
فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا تَيْسُرُ أَصَوْتُ عَمَّادٍ هَذَا أَقْلُتُ  
لَقَدْ قَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ عَمَّادًا

لے آخر میں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یہ سب صحابہؓ ہیں اور اس سے وہ فرماتے ہیں کہ کیا کوئی  
شخص ابوبکرؓ کی گواہی کر سکتا تھا، حالانکہ آخری عمر میں وہ بھی نابینا ہو گئے تھے۔ احادیث کی طرف سے اس کا جواب ہے کہ شرط بیعت کے اصول و قوانین  
کسی انسان کی دماغی قوت کے بغیر اس کی فطرت کئی ہی زیادہ نہیں دہرے۔ علیؓ کے عہدہ قاضی طریح رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت  
اکیس روئے قبول نہیں کی، خود علی رضی اللہ عنہما ایضاً یقیناً تھے کہ انھوں نے اس پر کسی ناگواری کا اظہار نہیں کیا۔ اسلام کی تاریخ میں اس طرح کے واقعات کثرت  
پاۓ۔ سوال صرف یہ ہے کہ جب نابینا آدمی دیکھ نہیں سکتا تو ان امور میں اس کی شہادت کی طرح قبول کی جا سکتی ہے جنھیں صرف دیکھ کر ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ آواز  
کے پہچانے والے امور میں اس کے معترض ہونے کا جہاں تک ممکن ہے احادیث نے اسے تسلیم کیا ہے لیکن ہر حال بہت سے امور ایسے ہیں جن میں آواز کے کام نہیں آتا۔



جب غلام اپنے مالک کے حق میں گواہی دے (کہ اس میں مالک کی  
فرداری کا خضر ہے) حسن اور ابراہیم نے معمولی چیزوں میں غلام  
کی گواہی کی اجازت دی ہے بشرطیکہ نہ فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص غلاموں  
اور باندیوں کی اولاد ہے۔

۲۴۷۱۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان  
سے ابن ابی ملکہ نے، ان سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے اور ہم سے  
علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان  
سے ابن جریج نے بیان کیا کہ میں نے ابن ابی ملکہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے عقبہ  
بن حارث رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی (یہ کہہ کر) میں نے یہ حدیث ان سے  
سنی کہ انہوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی، انہوں  
نے بیان کیا کہ پھر ایک سیاہ رنگ باندی آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں  
کو دودھ پلایا ہے، میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو  
اپنے بے مری طرف سے رخ پھیر لیا، میں نے پھر آپ کے سامنے جا کر اس کا ذکر  
کیا، تو آپ نے فرمایا: اب (تکاح) کیسے باقی رہ سکتا ہے (جب کہ تمہیں ان  
خاتون نے تمہارا دیا ہے کہ انہوں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ آپ نے  
انہیں ام یحییٰ کو اپنے ساتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

۱۶۵۷۔ وظامی مال کی شہادت۔

۲۴۷۲۔ ہم سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن سعید نے ان سے  
ابن ابی ملکہ نے، ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ایک خاتون سے شادی  
کی تھی، پھر ایک اور خاتون آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا،  
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ جب تمہیں تجاویز  
کیا (کہ ایک ہی خاتون تم دونوں کی رضاعی ماں ہے) تو پھر کیا صورت ہو سکتی ہے، اپنی  
بیوی کو اب اپنے سے جدا کر دو یا اسی طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔

۱۶۵۸۔ عورتوں کا نام ایک دوسرے کی اچھی عادات و

الحوار کے متعلق گواہی دینا۔

۲۴۷۳۔ ہم سے ابو ربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی اور حدیث کے  
بعض (معانی و مقاصد) انہیں احمد نے کھائے تھے، ان سے یحییٰ بن سلیمان نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے زہری نے حدیث بیان کی،  
ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، طلحہ بن وقاص لیثی اور عبید اللہ بن عبد اللہ

بسید ۲۴۷۴۔ وَأَجَاذَهُ الْعَمَنُ وَرَبُّوهُ هَيْدُ  
فِي النَّفْيِ وَاشْفَاهُ وَقَالَ شُرَيْحٌ  
كُلُّكُمْ يَتَوَصَّيْدُ وَرِمَاةٌ

بمذمت بن

۲۴۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ  
ابْنِ أَبِي مِلْجَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ مَرْثُومٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مِلْجَةَ قَالَ  
حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ  
تَزَوَّجَ أُمِّ رَيْحَى بِنْتِ أَبِي إِيَّادٍ قَالَ  
فَجَاءَتْ أُمِّ سَوْدَاءَ فَقَالَتْ قَدْ  
أَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي  
قَالَ فَتَتَعَيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ  
وَكَيْفَ وَقَدْ رَعَيْتَ أَنْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَنَظَرَ  
عَنْهَا

باب ۱۶۵۷ شَهَادَةُ الْمُضْطَرِّعَةِ

۲۴۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي مِلْجَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ  
تَزَوَّجْتُ زَمْرًا فَجَاءَتْ زَمْرًا فَقَالَتْ رَجُلٌ  
قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعَمَاءُ عَنْكَ أَوْ  
نَحْوُكَ

باب ۱۶۵۸ تَقْدِيرُ الْبَيِّنَاتِ بِفَعْمَتٍ

بِقَضَا

۲۴۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ  
دَاوُدَ وَأَقْمَعَنِي مُصَدِّدًا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْكٌ  
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلِيٍّ بْنِ وَقَاصٍ

النَّبِيِّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ  
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَخَبَرَهَا  
اللَّهُ مِنْهُ قَالَ الزَّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ مَعَهُ شَيْءٌ  
عَلَّاقَةٌ مِمَّنْ حَدَّثَ بَيْنَهُمَا وَبَعْضُهُمْ أَوْحَى مِنْ بَعْضٍ  
وَأُثْبِتَ لَهُ إِفْتِصَامًا وَوَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ  
مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي مِنْ عَائِشَةَ وَ  
بَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ  
يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْدَمَ بَيْنَ أَذْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ  
خَرَجَ سَمِعَهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ فَأَقْدَمَ بَيْنَنَا  
فِي مَزَاوِعَ عِزَاهَا فَخَرَجَ مَعِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ  
بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْإِنجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ  
وَأُنْزَلُ فِيهِ فَنَسِيرُ نَاصِحًا إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ تِلْكَ  
وَقَعْلَ وَدَنُوتًا مِنَ الْمَدِينَةِ أَذِنَ كَيْلَةً  
بِالرَّجُلِ فَقُتِلَتْ حِينَئِذٍ أَوْ نَوَا بِالرَّجُلِ  
فَتَشَيَّتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْعَبِيشَ  
فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّجُلِ  
فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ فِي  
مِنْ جَنْبِ أَلْفَا رَقْدًا لِقَطْعٍ مَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ  
عِقْدِي فَعَبَسَنِي ابْتِغَاءً لَهَا فَاقْبَلْ  
الْمَدِينَةَ يَدْخُلُونَ لِي فَاحْكُمُوا هَذَا جَعَلِي  
مَرْحُومَةً عَلَى نَبِيِّي الْكَافِي لَكُمْ أَزْكَبُ وَهُمْ يَحْبُونَ أَفِي  
بِهِ وَكَانَ الْإِنْيَاءُ إِذْ ذَلِكْ خِفَافًا فَاهْ يَشْفِقُونَ وَكَمْ  
يَسْتَشْعِنُ الْخَلْعُ وَرَتْنَا يَا لَكُنَّ الْعَلَقَةُ مِنَ الْفَعَامِ  
فَلَمْ يَسْتَكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَعَوْهُ لَيْلَ الْهُدُوجِ فَاحْتَلَوْهُ  
وَكُنْتُ بَجَارِيَةِ حَبِيبَةِ النَّبِيِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا  
فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجَعَلْتُ مِنْهُمْ

بن عبس نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ معہہ عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے وہ واقعہ بیان کیا جس میں تہمت لگانے والوں نے انہیں جو کہہ کیا تھا،  
کہہ دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خود انہیں اس سے بری قرار دیا تھا۔ زہری نے  
بیان کیا کہ (زہری سے بیان کرنے والے) جبکہ سنہیں زہری کے ہمدرد کہے، تمام راویوں  
نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا تھا۔ بعض راویوں  
کو بعض دوسرے راویوں سے حدیث زیادہ ملا تھی درمیان میں وہ زیادہ بہتر  
طریقہ پر کر سکتے تھے، بہر حال ان سب راویوں میں نے پوری حدیث محفوظ کر لی تھی جسے  
وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کر سکتے تھے۔ ان راویوں میں ہر ایک  
کی روایت سے دوسرے راوی کی روایت کی تصدیق ہوتی تھی ان بیانات میں  
جن میں وہ مشترک رہے ہیں (گے) ان کا بیان تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سہرا یا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے  
درمیان قرعہ اندازی کرتے، جن کا حصہ نکلتا، سفوس وہی آپ کے ساتھ  
جاتی تھیں۔ چنانچہ ایک غزوہ کے موقع پر جس میں آپ بھی شرکت کر رہے تھے  
آپ نے قرعہ اندازی کی اور حصہ میرا نکلا۔ اب میں آپ کے ساتھ تھی۔ یہ واقعہ پر  
کی آیت کے نازل ہونے کے بعد کا ہے، اس لیے مجھے ہر جگہ سمیت سوار کیا  
جاتا تھا اور اسی سمیت (سواری سے) اتارا جاتا تھا اور اس طرح ہم روانہ ہوتے  
تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہو سکتے  
اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات آپ نے کوچ کا اعلان کر دیا۔  
جب کوچ کا اعلان ہوا تھا تو میں (رقعہ حاجت کے لیے تنہا) اٹھی اور قعہ  
حاجت کے بعد کہ دس کے قریب آگئی۔ وہاں پہنچ کر جو میں نے اپنا سینہ ٹکوا تو  
میرا انفار کے جزع کا بار موجود نہیں تھا۔ اس لیے میں وہاں دوبارہ پہنچی جہاں  
قعہ حاجت کے لیے گئی تھی اور میں نے بار کو تلاش کیا۔ اس تلاش میں میری ہونگی  
اس عرصے میں وہ اصحاب جو مجھے سوار کرتے تھے آئے اور میرا ہودج اٹھا کر میرے  
اونٹ پر رکھ دیا۔ وہی سہی سمجھے کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں، ان دونوں عورتیں  
ہلکی چلکی ہو کر گئی تھیں، بیماری بھرم نہیں۔ گوشت ان میں زیادہ نہیں رہتا تھا۔  
کیونکہ سب مولیٰ غذا کا تھی تھیں۔ اس لیے ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو انہیں  
اس کے بوجھ میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوا، میں یوں بھی فوج لڑتی تھی۔ چنانچہ ان  
نے اونٹ کو بانگ دیا اور خود بھی اور خود بھی اس کے ساتھ چلنے لگے۔ جب بھر  
روانہ ہو چکا تو مجھے اپنا اٹھایا اور میں پردہ کی کپڑا لے لیکن وہاں کوئی متنفس موجود

نہ تھا، اس لیے میں اس جگہ گئی جہاں پہلے میرا قیام تھا، میرا خیال تھا کہ جب وہ لوگ مجھے نہیں پائیں گے تو میں لوٹ کر آؤں گی (اپنی جگہ پہنچ کر میں یوں ہی نہیں ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی، صفوان بن معصل سلی تم زکوٰۃ دینی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے تھے تاکہ لشکریوں کی گری پڑی چیزوں کو اٹھا کر انھیں ان کے مالک تک پہنچائیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ اسی کام کے لیے مقرر تھے) وہ میری طرف سے گزرے تو ایک سوڑے انسان کا سایہ نظر پڑا اس لیے اور قریب پہنچے، پردہ کے کلم سے پیچھے وہ مجھے دیکھ چکے تھے، ان کے اتنا شہ پر مٹھنے سے میں بیدار ہو گئی تھی، آخر انھوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے اگلے پاؤں کو موڑ دیا تاکہ ہلاکی مرد کے میں خود سوار ہو سکوں، چنانچہ میں سوار ہو گئی، اب وہ اونٹ پر مجھے بٹھانے ہوئے وہ خود اس کے آگے آگے چلے گئے، اسی طرح جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو لوگ بھری دوپہر میں آرام کے لیے پڑاؤ ڈال چکے تھے (اتنی ہی بات تھی جس کی بنیاد پر) جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا، اور تہمت کے معاملے میں پیش عبد اللہ بن سہل (مناقی) تھا، پھر ہم مدینہ آگئے اور میں ایک مہینہ تک بیمار رہی، تہمت لگانے والوں کی باتوں کا خوب چوچا ہوا تھا، اپنی اس بیماری کے دوران مجھے اس سے بھی بڑا اسٹہرہ ہوتا تھا کہ ان دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لطف و کرم بھی میں نہیں سمجھتی تھی جس کا مشاہدہ اپنی پچھلی بیماریوں میں کر چکی تھی، پس آپ گوریں جب آتے تو سلام کرتے اور معرفت اتنا دریافت فرماتے براج کیسا ہے، جو باتیں تہمت لگانے والے پھیلا رہے تھے ان میں سے کوئی بات مجھے معلوم نہیں تھی جب میری صحت کچھ ٹھیک ہوئی تو (ایک رات) میں ام سلمہ کے ساتھ منامع کی طرف گئی، یہ ہماری قصائے حاجت کی جگہ تھی ہم رات یہاں ہی رہتی تھیں، یہ اس زمانہ کی بات ہے جب ابھی ہمارے گھروں کے قریب بیت اللہ نہیں بنے تھے۔ میدان میں جانے کے سلسلے میں (قصائے حاجت کے لیے) ہمارا رمل تعلیم عرب کی طرح تھا، میں اور ام سلمہ بنت ابی رہم چل رہے تھے کہ وہ اپنی چادر میں اُجھ کر گر پڑیں اور ان کی زبان سے نکل گیا بیسٹ برباد ہو۔ میں نے کہا بھری بات آپ نے زبان سے نکالی، ایسے شخص کو بڑا کبیر ہی میں آپ، جو مدد کی روانگی میں شریک تھے۔ وہ کہنے لگیں، اے جو کچھ ان سبھوں نے کہا ہے، وہ آپ سے نہیں سننا، پھر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی ساری باتیں سنائیں اور ان باتوں کو سن کر میری بیماری اور بڑھ گئی، میں جب اپنے گھر واپس ہوئی تو رسول اللہ

وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَأَمَّيْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ فَلَقَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَقْدُرُ فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ تَبَيَّنَا أَنَا جَالِسَةً عَلَى خِيَمَتَيْنَايَ قُتْمَتِي قُتْمَتِي وَكَانَ مَتُونَانِ بَنُو الْمُقَطَّلِ الشُّكْرِي ثُمَّ الرُّكُوفِي مِنْ ذُرِّيَةِ الْجَبْرِ فَاصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي قَدْرَايَ سَوَادُ (نَسَا) ثَالِثُهُ قَاتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْعِجَابِ فَأَسْتَقْبَلْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَكَاخَ رَأَيْتُهُ قَدْ طَلَعَ يَدَاهَا مُرَكِبَتُهَا فَأَطْلَعَ يَخُودِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَبْنَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مَعْرِسَيْنِ فِي نَحْوِ الظُّلُمَةِ فَلَمَّا مَنَ هَلَاكَ وَكَانَ النَّوَى كُنْتُ الْإِفْلَاقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَنْزٍ فَقَدَرْنَا الْمَدِينَةَ فَأَسْتَكْبَيْتُ بِهَا شَمْرًا يَغِيثُ مَنُورًا مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْلَاقِ وَبَرِيثِي فِي رَجْعِي إِلَى أَرْضِي مِنَ الْبَيْتِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلُوكُ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمَرْتُ رَسْمًا يَدْخُلُ فَيَسْتَلِمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَسْلَمُ لَا أَسْعُرُ بِكُنْ وَبَيْنَ ذَلِكَ حَتَّى لَقَمْتُ وَفَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مَيْسَمٍ قِيلَ لَنَا مَعَ مُسَبَّرَةٍ نَا لَا تَخْرُجُ إِلَّا نَيْلًا إِلَى نَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ انْكَتَفَ قَرِيبًا مِنْ بَيْتِنَا وَأَمَرْنَا أَسْرًا نَدْرَبُ الْوَلَدَ فِي الْبَرِيَّةِ أَوْ فِي السَّنَدَةِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مَيْسَمٍ بَنْتُ أَبِي رَهْمٍ نَحْنُ فَقَعَرْتُ فِي مِرْطَلَهَا فَالْتَمَسْتُ مَيْسَمٍ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَلَسَيْنِ رَجُلًا شَهِدَ بَذْرًا فَقَالَتْ يَا هَنَّا كَأَنَّهُ سَمِعُنِي مَا قَالُوا فَأَخْبَرْتَنِي يَقُولُ أَهْلُ الْإِفْلَاقِ قَارُودُوتُ مَرْمًا إِلَى مَكْرَمَتِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ  
 كَيْفَ يَسَلِّمُ فَقُلْتُ ائْتَنِي إِلَى أَبِي فَقَالَ وَأَنَا  
 حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَمِيعَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهَا  
 فَأَوْفَى لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ  
 أَبَوِي فَقُلْتُ لَوْ قِي مَا يَسْخَرُكَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَتْ  
 يَا بَنِيَّةُ هَوَيْ عَلَى نَفْسِكَ الشَّانَ فَوَاللَّهِ نَعَسًا  
 كَأَنْتِ امْرَأَةٌ قَطْرٌ وَهَيْئَتُهُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا  
 وَلَهَا مَرَأَتٌ أُخْرَى إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 وَلَقَدْ يَسْخَرُكَ النَّاسُ بِهَذَا فَقَالَتْ قِمْتُ يَدِي  
 اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَزُقَانِي وَمَعِيَ وَلَا  
 أَكْثَلُ يَوْمَئِذٍ أَصْبَحْتُ فَمَدَّ عَارِسُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَاسْمُهُ  
 بْنُ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبِثَ الْوَحْيُ لَيْسَتْ شَيْئُهُمَا  
 فِي فِرَاقٍ أَهْلِهِمَا فَمَا اسْمُهُ فَاسْأَلْهُ عَلَيْهِ  
 بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَدَّ لِقَوْمِهِ فَقَالَ  
 اسْمُهُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَسَلَهُ وَ  
 اللَّهُ إِلَّا خَيْرًا وَآمَنَ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُفَضِّلِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ  
 سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ فَقَالَ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةٌ فَقَالَ  
 مَا بَرِيْرَةٌ هَلْ رَأَيْتَ فِيهَا شَيْئًا يُرِيْبُكَ فَقَالَتْ  
 بَرِيْرَةٌ لَا وَأَتَذِي بَعْدَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ  
 مِنْهَا أَمْرًا أَهْمَصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ أَنْتَ  
 جَارِيَةٌ حَبِيبَتُهُ السَّتْرُ نَمَامُ عَنِ الْعَجِينِ فَتَنَاقَى  
 الْمَدَاحُ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ مَا اسْتَعْدَرْتُ مِنْ عَبْدٍ لِلَّهِ  
 مِنْ أَبِي بَرٍّ سَلَوْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَنْ يَتَذَرُنِي مِنْ رَجُلٍ يَلْعَنُنِي إِذَا هُوَ فِي أَهْلِي فَوَاللَّهِ  
 مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا الْخَيْرَ وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا

صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کیسا ہے مزاج؟  
 میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ مجھے والدین کے یہاں جانے کی اجازت  
 دیجئے۔ اس وقت میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تحقیق کروں گی۔ حضور  
 نے مجھے جانے کی اجازت دے دی۔ اور میں جب گھر آئی تو میں نے  
 اپنی والدہ سے ان باتوں کے متعلق پوچھا جو لوگوں میں پھیلی ہوئی تھیں انہوں  
 نے فرمایا: بیٹی! اس طرح کی باتوں کی پروا نہ کر، وہ خدا کی قسم شاید ہی  
 ایسا ہو کہ تجھ جیسی عورت کو یہ سورت عورت کسی مرد کے گھر میں بھرا اور اس کی  
 سونئیں بھی بھریں۔ پھر بھی اس طرح کی باتیں نہ پھیلائی جائیں گی۔ میں نے کہا:  
 سبحان اللہ! (سو کون کا کیا ذکر) وہ تو دوسرے لوگ اس طرح کی باتیں  
 کر رہے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ رات میں نے وہیں گزاری، صبح تک  
 یہ عالم تھا کہ آنسو نہیں تھکتے تھے اور نہ نیند آئی۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو جہاد کرنے کے سلسلے میں مشورہ کرنے کے لیے علی بن  
 ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلوایا، کیونکہ وہی (اس سلسلے میں) اب  
 تک نہیں آئی تھی۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی اپنے اہل کے ساتھ محبت کا علم تھا، اس  
 لیے اہل کے مطابق مشورہ دیا اور کہا: آپ کی بیوی، یا رسول اللہ! خدا کا حکم ان کے  
 متعلق خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! اللہ  
 تعالیٰ نے آپ پر کوئی تکلیف (اس سلسلے میں) نہیں کی ہے، عورتیں ان کے سوا بھی  
 بہت ہیں۔ باندی سے بھی آپ دریافت فرمائیے۔ وہ بھی بات بیان کریں گی۔  
 چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور عائشہ رضی اللہ عنہا  
 خادمہ اور دریافت فرمایا: بریرہ رضی اللہ عنہا تم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو کوئی ایسی چیز دیکھی  
 ہے جس سے تمہیں شبہ ہو جو۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں اس ذات کی قسم  
 جس نے آپ کو حق کے ساتھ سمیٹ فرمایا ہے، میں نے ان میں ایسی کوئی چیز بھی  
 نہیں دیکھی جس کا عیب میں ان پر لگا سکوں، اتنی بات ضرور ہے کہ وہ نوجوان لڑکی  
 ہیں، ان کا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور پھر ران کی لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے  
 بکری آتی ہے اور کھالیتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن (منبر پر)  
 کھڑے ہو کر عبد اللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں مدح پائی، آپ نے فرمایا کہ  
 ایک ایسے شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی مجھے اذیت اور تکلیف  
 دہی کا سلسلہ اب میری بیوی کے معاملے تک پہنچ چکا ہے، ابھی اپنی بیوی کے  
 بارے میں خبر کے سوا اور کوئی چیز مجھے معلوم نہیں ران کی برأت تو دیکھتے کہ انہم بھی



اس معاملے میں انھوں نے ایک ایسے آدمی کا لیا ہے جس کے متعلق بھی میں غیر کے  
سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ خود میرے گھر میں جب بھی وہ آئے ہیں زیر سے ساتھ  
ہی آئے (یہ سن کر) سعد بن معاذ رحمہ اللہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ!  
واللہ میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر وہ شخص (جس کے متعلق تہمت لگانے کا  
آپ نے اشارہ فرمایا تھا) اوس سے ہو گا تو ہم اس کی گردن مار دیں گے (کیونکہ  
سعد بن معاذ رحمہ اللہ قبیلہ اوس کے سردار تھے) اور اگر خروج کا آدمی ہوا تو آپ  
ہمیں حکم دیں، جو بھی آپ کا حکم ہو گا، ہم تعمیل کریں گے۔ اسی کے بعد سعد  
بن معاذ رحمہ اللہ کھڑے ہوئے جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے، حالانکہ اس  
سے پہلے آپ بہت صبر کرتے تھے، لیکن اس وقت (سعد بن معاذ رحمہ اللہ کی بات پر)  
حمیت سے غصہ ہو گئے تھے اور کہنے لگے (سعد بن معاذ رحمہ اللہ سے) خدا  
کے دوام و بقا کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو، تم اسے قتل کر سکتے ہو اور  
تمہارے اندر اس کی طاقت ہے۔ پھر اسید بن حضیر رحمہ اللہ کھڑے ہوئے

مَا عَمِنْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَتْ يَدُيْهِ  
عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا وَاللَّهِ أَغْدِرُكَ مِنْكَ إِنَّكَ كَانَتْ  
مِنَ الْأَوَّلِينَ مَنَرْنَا عَنْقَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ إِنْخَائِنَا  
مِنَ الْخَزَرِجِ أَمَرْنَا أَنْ نَقْعَلَنَّهُ فِيهِ أَمَرَكَ  
فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرِجِ  
وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَاحِبًا وَلَيْكِنْ اخْتَلَفَتْهُ  
الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ  
وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ فَقَامَ أَسِيدُ  
بْنُ الْحَضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ  
وَاللَّهِ لَتَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ  
يُجَادِلُ عَنِ الْمُتَافِعِينَ فَتَارَ الْغَيَاتِ

لے سعد بن معاذ رحمہ اللہ مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج کے سردار اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ ساری ہی زندگی اسلام کی حمایت و نصرت میں گذری لیکن  
سعد بن معاذ رحمہ اللہ کے مقابلہ میں جو بات آپ نے کہی اسے وہیں دوسرے نقطہ نظر سے دیکھنا چاہیے حضرت عائشہ رحمہ اللہ پر جو جہت لگائی گئی تھی وہ بھی بہت سنگین تھی  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے انتہائی مدد پہنچی تھا۔ حضور اکرم کی زندگی میں ایسے واقعات شاید ہی ملیں کہ آپ نے اپنے کسی ذاتی  
معاملے میں صحابہ سے اس طرح حد چاہی ہو۔ اگرچہ غور کیا جائے تو یہ واقعہ بھی آپ کا ذاتی نہیں رہ جاتا بلکہ خدا کے رسول اور پیغمبر ہونے کی وجہ سے یہ بھی  
دین اور پوری امت کا مسئلہ تھا۔ بہر حال حضور اکرم نے جب اس معاملہ کو صحابہ رحمہ اللہ کے سامنے رکھا تو سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے اٹھ کر اپنی مدد اور قرعہ بانی کا یقین دلایا  
اسی وقت کی گفتگو سے اور اس لیے بھی کہ بات پھیل چکی تھی اور مسلم و منافقوں کو کہ تہمت لگانے میں پیش پیش کون ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے کہا  
کہ روئے سخن قبیلہ اوس کی طرف ہے کیونکہ محمد اللہ بن ابی قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا تھا۔ ابھی چند سال کی بات تھی کہ اوس و خزرج ایک دوسرے کے جانی  
و دشمن تھے اور سال ہا سال کی باہم خونریز لڑائیوں نے ایک دوسرے کے خلاف دلوں میں بغض و کینے کی جڑیں مضبوط کر دی تھیں۔ اسلام آیا تو یہ سب اس  
طرح ایک ہو گئے تھے جیسے مٹی میں کوئی واقعہ ہی پیش نہ آیا ہو۔ لیکن بہر حال پشتہا پشت کی دشمنی تھی۔ عربوں کی دشمنی، شکوک و شبہات کا پوری طرح ختم ہونا ممکن ہی  
نہ تھا جب سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے کھڑے ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مدد کا یقین دلایا تو سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ ہم سے بدلہ لینا چاہتے ہیں اور اسی لیے یہ کہات  
آپ کی زبان پر آگئے۔ میرانی کی روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رحمہ اللہ نے دین پر اس کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ اے معاذ! اس وقت تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی مدد نہیں، بلکہ ان دشمنیوں کا بدلہ لینا چاہتے ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں ہم لوگوں میں باہم تھیں۔ تمہارے دل اب بھی صاف نہیں ہوئے ہیں اس پر سعد بن معاذ رحمہ اللہ  
نے فرمایا کہ میرے دل کی بات اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اس پس منظر کے بعد اہل معادہ رحمہ اللہ کے لب و لہجہ کی تخی کی بنیاد مل جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قصد  
ہے کہ اہل معادہ رحمہ اللہ سے معاملے میں لیکن غصہ بھی ہے ان کی حمیت کہ گھادیا تھا وہ ظاہر ہے، اسلام کے معاملے میں صحابہ نے اپنے فائز ان اور مال و مال کی کمی پر ذرا نہیں کی  
یہ تو عرف قبیلہ کا معاملہ تھا لیکن جب مقابلہ کی طرف سے شکوک و شبہات ہوں اعدان کے لیے کسی نہ کسی درجہ میں بنیاد بھی ہو تو آدمی ایسی باتیں بھی کہہ جاتا ہے اور اس  
تمام بحث میں جالی عربوں کی حمیت، ان کا نہ ختم ہونے والا کینہ، اور معمولی سی بات پر اپنی جان و مال دینے والا جذبہ جس کے نتیجے میں ذرا سی بات صدیوں باقی رہنے  
والی خول دیر جگہوں کا ہمیشہ خیرہ ثابت ہوئی ہیں ملحوظ رہنا چاہیے۔

رسول خدا کے چچا زاد بھائی) اور کہا خدا کی قسم! ہر اسے قتل کر دیں گے راگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوا کوئی شخصہ نہیں رہ جاتا کہ تم بھی منافق ہو، کیونکہ منافقوں کی طرف سے مدافعت کرتے ہو، اس پر اوس غرض دونوں قبیلوں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھنے ہی رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ابھی تک منبر پر تشریف رکھتے تھے منبر سے اترے اور لوگوں کو نرم کیا، اب سب لوگ خاموش ہو گئے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو گئے۔ میں اس دن بھی روتی رہی، نہ میرا آنسو ٹھنکا تھا اور نہ ٹھنڈا آتی تھی، پھر میرے پاس میرے والدین آئے ہیں دو راتوں اور ایک دن سے برابر روتی رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرے دل کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ والدین ابھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری خاتون نے اجازت چاہی اور میں نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں، ہم سب اسی طرح رہیں در رہے، تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں تشریف لائے اور بیٹھ گئے جس دن سے میرے متعلق وہ باتیں کہی جا رہی تھیں جو کبھی نہیں کہی گئی تھیں اس دن سے میرے پاس آپ نہیں بیٹھے تھے۔ آپ ایک بیٹے کی انتقاد کرتے رہے تھے، لیکن میرے معاملے میں کوئی وحی آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لے دی اور فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے متعلق مجھے یہ باتیں معلوم ہوئی ہیں اگر تم اس معاملے میں بری ہو تو اللہ تعالیٰ بھی تمہاری برادرت ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے گناہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گفتگو ختم کی، میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ اب ایک قطرہ بھی میری آنکھوں سے نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے متعلق کہیے لیکن انھوں نے فرمایا، بتدريج مجھے نہیں معلوم کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھے کیا کہنا چاہیے، پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا، اس کے متعلق ان حضور سے آپ کچھ کہیے، انھوں نے یہی فرمادیا کہ بتدريج مجھے نہیں معلوم کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہنا چاہیے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں تو عمر بھر کہی تھی، قرآن مجھے زیادہ یاد نہیں تھا۔ میں نے کہا، خدا اگر وہ مجھے معلوم کرے کہ آپ لوگوں نے بھی لوگوں کی افواہ سنی ہے اور آپ لوگوں کے دلوں میں وہ بات

الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمِينِ فَنَزَلَ فَخَفَضَهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ وَبَكَيْتُ يَوْمَئِذٍ لَا يَزَالُنِي ذَمُّهُمْ وَلَا الْكُفْلُ بِمُؤْمَرٍ فَأَمْسَمَ عِنْدِي أَبَوَايَ وَفَضَلَ بَكَيْتُ لِكَيْلَتَيْنِ وَيَوْمَ مَا حَتَّى أَفْلَحَ أَتَى الْبُكَاءَ فَابْتِغَى كَيْسَرِي قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ حِينَئِذٍ وَأَنَا أَسْبَغِي إِذَا انْتَأَذَتْ امْرَأَةٌ مِمَّنِ الْأَنْصَارُ فَأَوْفَتْ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِيَ فَبَيْنَا هُنَّ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُلَسٍ وَلَمْ يُعْلَمِ مِنْهُ مِنْ يَوْمٍ قِيلَ فِي مَا قِيلَ قَبْلَهُمَا وَكَذَلِكَ مَكَثَ سَهْرًا الْأَيُّومِ إِيَّاهُ فِي شَأْنِي شَيْءٌ قَالَتْ فَتَشَقَّقَتْ ثُمَّ قَالَ مَا عَائِشَةُ فَارْتَدَّتْ بَلَعُفِي عَيْنُ كَذَا أَوْ كَذَا فَإِنْ كُنْتُ بَرِيئَةً فَسَيَبْرَأُ لَكَ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتُ أَلَمْتُ قَالَتْ فَاسْتَغْفِرُنِي اللَّهُ وَتُؤَيِّدُ لِي بِهِ فَإِنْ أَلَمْتُ إِذَا أَلَمْتُ بِيَدِي أَنَّهُ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا قَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دُمُعِي حَتَّى مَا أَحْبَبْتُ مِنْهُ قَطْرَةٌ وَقُلْتُ لَوْ أَنِّي أَحْبَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَوْ أَنِّي أَحْبَبْتُ عَفَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا قَالَتْ قَالَتْ وَاللَّهُ مَا أَدْرِي مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السَّيِّدَةِ الْأَخْرَأُ كُنْتُ لَا مِثْلَ الْخُرَابِ فَقُلْتُ إِي وَاللَّهُ لَعَدْتُ عُلُمْتُ أَنَّكُمْ سَبَعْتُمْ مَا يَخْدَعُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرْنِي الْعَمَلُ

وَصَدَّقْتُمُوهُ بِهِ وَلَكِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّي بَرِيَّةٌ  
 وَاللّٰهُ يَنْفَعُ اِنِّي لَبَرِيَّةٌ لَّا تُصَدِّقُوْنِي بِمَا لَكَ  
 وَلَكِنْ اِعْتَدَنْتُ لَكُمْ بِاَمْرِ وَاللّٰهُ يَنْفَعُ اِنِّي  
 بَرِيَّةٌ تَصَدَّقْتُمْ وَاللّٰهُ مَا اَجِدُكَ وَ  
 لَكُمْ مُّشْكِرًا اِنَّ اَبَا يُوسُفَ اِذْ قَالَ فَصَبْرًا حَسِيْلًا  
 وَاللّٰهُ اَلْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُوْنَ لَكُمْ كَخَوَلْتُ  
 عَلَى فِرَارِيْ وَ اَنَا اَرْجُوْ اَنْ يُبَرِّئَنِي اللّٰهُ  
 وَلَكِنْ وَاللّٰهُ مَا ظَنَنْتُ اَنْ يُنْزَلَ فِيْ شَاقٍ  
 وَحَسْبِيَ ذَلَاكَ اَحَقُّرُفِيْ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ يُسْكَكُمُ  
 بِالْقُرْآنِ فِيْ اَمْرِيْ وَلَكِنْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ  
 يُبْرِئَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ  
 رُوِيَ اَبُو بَرَكَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَا رَاَهُ قَبْلَ يَسْ  
 وَلَا هَرَمٍ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى اَنْزَلَ  
 عَلَيْهِ فَاَخَذَهُ مَا كَانَ لَا حُدُوْهُ مِنَ الْمُبْرَحَةِ حَتّٰى  
 اَنْتَ لَيْتَ حُدُوْرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجَمَانِ مِنَ الْمَرْحِ  
 فِيْ يَوْمٍ كَاتِبٍ فَلَمَّا سُرِّيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَصَحَّ  
 اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ  
 اُحْسِنِيْ اللّٰهُ فَتَدْبُرُ اَيْكِ اللّٰهُ فَقَالَتْ لِيْ اِنِّي  
 مُوْمِنَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قُلْتُ لَوْلَا اللّٰهُ لَّا اَمُوْر اِيْنِيْ وَلَا اَحَدٌ  
 اِنَّ اللّٰهُ قَا نَزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ السَّوْمَ جَاءُوْا بِالْاَقْلَامِ  
 مَعْصِيَةً بِكُمْ اَلْاُمَمُ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هَذَا فِي  
 بَرَاءَتِيْ قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يَلْفُوْهُ عَلَى  
 مِطْطَحٍ اِنَّمَا قَدْ يَفْرَأُ بِكُمْ مِنْهُ وَاللّٰهُ رَاَ اَنْتَقَى عَلَى  
 مِطْطَحٍ كَسِيْثًا اَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ يَا عَائِشَةُ قَا نَزَلَ اللّٰهُ  
 تَعَالٰى وَ لَا يَأْتِيْ اَوْلُوْا الْفَضْلَ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ  
 اِلَى قَوْلِهِ يَفْعُوْرُ رَجُلِيْ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ عَلَى وَاللّٰهِ اِنِّي  
 لَا حُبَّ اَنْ يَفْعُرَا اللّٰهُ لِيْ فَدَجَعَهُ اِلَى مِطْطَحٍ

بیٹھ گئی ہے اور اس کی تصدیق بھی آپ لوگ کر چکے ہیں، اس لیے اب انہیں کہیں کہ  
 میں (اس بہانے سے) بری ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی اس سے بری  
 ہوں، تو آپ لوگ میری اس معاملے میں تصدیق نہیں کریں گے، لیکن اگر میں زندہ نہ  
 اپنے دوسرے لوگوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں  
 تو آپ لوگ میری بات کی تصدیق کر دیں گے، بخدا میں اس وقت اپنی اور آپ  
 دونوں کی کوئی مثال، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد (یعنی علیہ السلام کے مرنے والے) نہیں باقی  
 کہ انھوں نے بھی فرمایا تھا "پس مجھے میری جہل عطا ہوا اور جو کچھ تم کہتے ہو اس میں  
 میرا دیکھنا اللہ تعالیٰ ہے" اس کے بعد ستر پر بیٹھے اپنا کعبہ دوسری طرف کر لیا،  
 اور مجھے امید تھی کہ خود اللہ تعالیٰ میری براءت کریں گے، لیکن میرا یہ خیال کبھی نکلا کہ  
 میرے متعلق وحی نازل ہوگی، میری اپنی نظر میں حیثیت اس سے بہت معمولی تھی کہ  
 قرآن مجید میں میرے متعلق کوئی آیت نازل ہو۔ اں مجھے اتنی امید نہ تھی کہ آپ  
 کوئی خطاب دیکھیں گے، جس میں اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ خدا کو اس کے  
 ابھی آپ اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے اور نہ اس وقت تک گھر میں موجود کوئی باہر  
 نکلا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ اللہ اشہد وحی سے آپ میں طرح پسینے  
 پسینے ہو جاتے تھے وہی کیفیت اب بھی تھی، پسینے کے قطرات موتروں کی طرح آپ  
 کے ہم مبارک سے گر رہے تھے، حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا  
 تو آپ ہلے رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا  
 آپ نے فرمایا: عائشہ رحمہ اللہ کی حمد بیان کر دو کہ اس نے ہمیں بری قرار دیا  
 میری والدہ نے کہا جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کے کہہ دو جو جلا  
 میں نے کہا، نہیں، خدا کی قسم! میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر کھڑی نہیں  
 ہوں گی اور رسول اللہ کے اندر کی حمد بیان نہیں کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
 نازل فرمائی تھی (ترجمہ) "جن لوگوں نے تہمت تراشی کی ہے، وہ تم میں سے کچھ لوگ  
 ہیں" جب اللہ تعالیٰ نے میری براءت میں یہ آیت نازل فرمائی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جو مسلح  
 میں انشا اللہ کے اخراجات خرابت کی وجہ سے خود ہی اٹھاتے تھے۔ کہا کہ اب خدا،  
 اب میں مسلح پر کوئی چیز خرچ نہیں کر دوں گا کہ وہ بھی عائشہ رحمہ اللہ پر تہمت لگانے میں  
 شریک تھے (آپ خلا نہ ہی اور نادانستہ طور پر شریک ہو گئے تھے) اس پر اللہ تعالیٰ  
 نے یہ آیت نازل فرمائی "تم میں سے صاحب فضل و صاحب مال لوگ قسم نہ کھائیں"  
 اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفور رحیم تک، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم میں! اب  
 میری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے مسلح کے سامنے میں اللہ تعالیٰ

اَللّٰہُ فِی کَاثَ مُبْجَرِی عَلَیْہِ وَکَانَ رَسُوْلُ  
اَللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ لَمَّا لَزِیْتَب  
بِیْنَتَا جَنْحُش عَنْ اَمْرِی فَقَالَ یَا زَیْنَبُ  
مَا عَلِمْتُ مَا رَاَیْتُ فَقَالَتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ  
اَحْسِنْ سَمْعِی وَبَصَرِی وَاللّٰہُ مَا  
عَلِمْتُ عَلَیْہَا اِلَّا خَیْرًا قَالَتْ وَهِيَ  
اَلْیَمٰنِی کَاثَ مُسَا مِلَیْنِی فَعَصَمَہَا  
اَللّٰہُ بِالْوَرَعِ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ  
ہِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ مِثْلَہُ قَالَ  
وَحَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ رَبِیعَةَ بِنِ  
اَبِی عَبَّیْدٍ الرَّحْمٰنِ وَیَحْیٰ اَبْنِ سَعِیْدٍ  
عَنْ اَنَسٍ بِنِ مَحْمُوْدٍ بِنِ اَبِی بَکْرٍ  
مِثْلَہُ :

**باب ۱۶۵۹** اِذَا اَذْنٰی رَجُلٌ رَجُلًا کَفَاةً وَ  
قَالَ اَبُو حَبِیْلَةَ وَحَدَّثْتُ مُبُوْذًا اَقْلَمًا رَافِیًا  
مُحَمَّدًا قَالَ عَسٰی الْمُوْبِرُ اَنْ یُّوْثِقَ  
کَاثَ یَحْتَمِلُنِی قَالَ حَبِیْبُنِی اِنَّہُ  
رَجُلٌ صَاحِبٌ قَالَ کَذٰلَکَ اَذْهَبَ

کی مرضی کے خلاف مدبر اختیار کرنے کی وجہ سے) چنانچہ صلح رضی اللہ عنہ کو جو آپ  
پہلے دیا کرتے تھے، وہ پھر دینے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب  
بنت جحش راحم المؤمنین رضی اللہ عنہا سے بھی میرے متعلق پوچھا تھا۔ آپ  
نے دریافت فرمایا کہ زینبؓ رقم عائشہؓ کے متعلق کیا جانتی ہو؟ اور  
کیا دیکھا ہے؟ انھوں نے جواب دیا، میں اپنے کان اور اپنی آنکھ کی مخالفت  
کرتی ہوں اگر جو چیز میں نے نہ دیکھی ہو یا نہ سنی ہو وہ آپ سے بیان کرنے  
لگوں (خدا گواہ ہے کہ میں نے ان میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ عائشہؓ  
نے بیان کیا کہ یہی میری ہمہ تن ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں تقویٰ کی وجہ سے  
بچا لیا کسی خلاف واقعات کہنے سے) ابو الریح نے بیان کیا کہ ہم سے یلع  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے عروہ نے اور ان سے  
عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے زید بن جحش نے اسی حدیث کی طرح۔ ابو الریح نے (دوسرا  
سند میں) بیان کیا کہ ہم سے یلع نے حدیث بیان کی ان سے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن  
اور یحییٰ بن سید نے اور ان سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے، اسی حدیث  
کی طرح ہے۔

**۱۶۵۹۔** عرف ایک شخص اگر کسی کی تہلیل کر دے تو کافی ہے

اور ابو جحیل نے بیان کیا کہ میں نے ایک روکا راستے میں پڑا ہوا پایا جب  
مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا شاید غار ہاک کا باعث نہ ہو،  
غالباً آپ مجھے اس معاملے میں متہم قرار دے رہے تھے لیکن میرے  
قبیلہ کے سردار نے کہا کہ یہ ملاح آدمی ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر

لے، یہ طویل حدیث مذکور در حوزان کے تحت اس لیے لائے ہیں کہ اس میں بریرہ رضی اللہ عنہا کی شہادت کا ذکر ہے کہ معذور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
حضرت عائشہؓ کے متعلق دریافت فرمایا اور انھوں نے آپ کے فضائل و اخلاق پر اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ اسی طرح اس حدیث میں زینب رضی اللہ عنہا  
کی شہادت کا بھی ذکر ہے۔ حدیث آئندہ بھی آئے گی۔

لے تہلیل کا مفہوم ہے کسی کی عدالت پر گواہی دینا۔ عدالت کے وصف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آدمی شریف اور عمدہ عادات و اخلاق کا ہوا اور اس میں سنجیدگی  
اور مروّت ہو۔ یوں تو عربی میں عدالت کا مفہوم بہت وسیع ہے لیکن قضا و قانون کے باب میں زیادہ شدت سے کام لیا گیا تو پھر صحیح معنوں میں گواہ کا ماحول بھی ممکن  
نہ رہے گا۔ اس لیے مفہوم کی تحسین میں صرف اس کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ واقعی اللہ پر گواہیاں بآسانی مل سکیں اور اس میں زیادہ موثر گواہی کا موقع باقی رہے  
تہلیل کا لفظ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ گذر چکا ہے لیکن ہر موقع پر ہم نے اس کا ترجمہ کرنا کافی سمجھا۔ البتہ یہاں اس لفظ کو باقی رکھا ہے اور اس کی  
تشریح کر دی ہے۔

لے یہ ایک خل ہے اور ایسے موقع پر پڑتے ہیں کہ بظاہر تو امن و سلامتی ہو، لیکن انجام اور حقیقت کے اعتبار سے معاملہ خطرناک ہو اور رضی اللہ عنہ نے سمجھا تھا کہ  
مکس ہے یہ انھیں کا روکا ہوا اور بیت المال سے اس کا وظیفہ وصول کرنے کے لیے بچے کے متعلق خلاف واقعات کہہ رہے ہوں۔

وَعَلَيْتُمْ نَفَقَتُهُ ۖ

بِزَيْنَتِ بْنِ بَنِي

۲۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ قَالَ  
أَشْفَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ الشَّرِيفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ دَيْلَتٌ قَطَعْتَ مُنْقَ صَاحِبَتِ  
قَطَعْتَ عَنْقَ صَاحِبَتِ مَوَارَا كَمَا قَالَ مَنْ  
كَانَ مِنْكُمْ مَادِمًا مَخَافَهُ لَا مَحَالَةَ فَتَقِيلُ  
أَخْبِيْبُ فَلَا تَأْ وَاللَّهِ حَسِيْبُهُ وَلَا أُزِيْنِي عَلَى  
اللَّهِ أَحَدًا أَخْبِيْبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَتْ  
تَقِيلُ ذِيَتْ مِنْهُ ۖ

بَابُ ۱۶۶ مَا يَكُونُ مِنَ الْوَهَّابِ فِي

السَّحَرِ وَنَقْلُ مَا يَكُونُ ۖ

۲۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ  
حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يُسَيِّفُ عَلَى رَجُلٍ  
وَيُطْلِقُ يَدَهُ فِي مَدْحَمٍ فَقَالَ أَهْلَكْتَهُ وَوَقَعَتْهُ  
فَهَرَّ الرَّجُلُ ۖ

بَابُ ۱۶۷ بُلُوغُ الْقُرْبَانِ وَشَهَادَتُهُمْ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا بَلَغَ الْأَوْفَاتُ  
مِنْكُمْ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا وَقَالَ مُؤَيَّدٌ إِعْمَلْتُ  
فَأَنَا بَيْنَ شَيْئَيْنِ مَفْرُوعٌ سَنَةٌ وَبُلُوغُ النِّسَاءِ  
فِي الْخَيْفِ يَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّزْقُ يَسِيرُ  
مِنْ الْمُخَيِّفِ إِنْ تَوَلَّاهُ أَنْ يَنْتَهَنَ حَلَمَتُ  
وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَذْكَرْتُ جَارَةً لَنَا  
جَدَّةً مَسْنَتٌ إِخْدَى وَغَيْشَرِيْن  
سَنَةٌ ۖ

ایسی بات ہے تو پھر جاؤ، بچے کا نفقہ ہمارے ربیت المال کے  
ڈتے رہے گا۔

۲۴۷۴۔ ہم سے ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب نے خبر دی  
ان سے خالد حذاف نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اور  
ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ دوسرے شخص کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا، افسوس، تم نے تو اپنے ساتھی  
کی گردن کاٹ ڈالی، تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ ڈالی، کئی مرتبہ آپ نے اسی  
طرح فرمایا، پھر ارشاد فرمایا، اگر کسی کے لیے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنا ناگزیر ہو  
ہو جائے تو یوں کہنا چاہیے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں، ویسے اللہ اس کے  
لیے کافی ہے اور اس کے باطن سے بھی واقف ہے (میں قطعیت اور یقین کے  
ساتھ کسی کی تہلیل نہیں کر سکتا، ان اس کے شوق مجھے فلاں فلاں باتیں معلوم  
ہیں، اگر واقعی وہ باتیں اس کے شوق اسے معلوم ہیں۔

۱۶۶۔ تعریف و توصیف میں مبالغہ پر نا پسندیدگی،

یعنی بات معلوم ہے اتنی ہی کہنی چاہیے۔

۲۴۷۵۔ ہم سے محمد بن صہاب نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا  
نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے  
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا  
کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف کر رہا تھا اور تعریف و توصیف میں مبالغہ سے کام  
لے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس شخص کو ہلاک  
کر دیا اور اس کی پشت توڑ دی۔

۱۶۷۔ بچوں کا بلوغ اور ان کی شہادت، اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد کہ "عجب تمہارے بچے احکام کی عمر کو پہنچ جائیں  
تو پھر انھیں (گھروں میں جانے کے لیے) اجازت دینی چاہیے،  
مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں احکام کی عمر کو پہنچا تو میں بارہ  
سال کا تھا۔ اور روایوں کا بلوغ جن سے معلوم ہوتا ہے۔  
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ جو عورتیں صحیح سے  
مائوس ہو چکی ہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد ان یضمن علیہن  
نکاح حسن بن صالح نے فرمایا کہ میں نے اپنی ایک پردوسن کو دکھا کہ وہ کہتی  
صال کی عورتیں وادی بن بکی تھی یہ

یہ عرب اور دوسرے گرم خطوں کے واقعات ہیں، جہاں لڑکے اور لڑکیاں بہت کم عمر میں بالغ ہوجاتی ہیں۔

۶۴۴ھ - ہم سے عبد اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اُحد کی لڑائی کے موقع پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (مخاض پر جانے کے لیے) پیش ہوئے تو انھیں اجازت نہیں ملی، اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی۔ پھر خزندہ خندق کے موقع پر پیش ہوئے تو اجازت نہ گئی، اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔ نافع نے بیان کیا کہ جب یہ عمریں عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں، ان کی خلافت کے زمانے میں گیا تو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا کہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان یہ حدیث ہے۔ پھر انھوں نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ جس بچے کی عمر پندرہ سال ہو جائے (اس کا فوجی وظیفہ) بیت المال سے مقرر کر دیں۔

۲۴۷۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے۔ اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل ضروری ہے۔

۱۶۶۲۔ قسم لینے سے پہلے، حاکم کا سوال مدعی سے کہ کیا

تمہارے پاس کوئی گواہی موجود ہے ؟

۸۷۲ - ہم سے محمدؐ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہؓ نے غبردی اور انھیں ایشؓ نے، انھیں شیعین نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کوئی ایسی قسم کھائی جس میں وہ خدا کا کسی مسلمان کا مال چھیننے کے لیے تورہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح لے گا کہ نہ او نہ قدر و اس پر غضبناک ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس پر اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا اگر اچھا ہے، یہ حدیث میرے ہی متعلق آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی میرا، ایک یہودی سے ایک زمین کا ٹکڑا اٹھا، یہودی میرے حق کا اٹکا کر دیا تھا، اس لیے میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا۔ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم میری مدد کرو اگر ابھی پہلے کرتا تو میری سی ذمہ داری ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، اگر اچھا میرے پاس کوئی بھی نہیں، اس لیے آں حضورؐ نے یہودی سے فرمایا کہ ہر قسم کا دُشمنی اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میں بدل پڑا یا رسول اللہ!

٢٢٤٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي قَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَرَضَتْ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ  
أَرْبَعٍ مِثْرَةٌ سَنَةً فَلَمْ يُعْزِفْ ثُمَّ  
عَرَضَتْ يَوْمَ الْخُنْدِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ  
عَشْرَةٍ فَأَجَارَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدْ مَكَ  
عَلَى مُرَبَّنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ حَقِيقَةٌ حَدَّثَنَا  
هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدِيثٌ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ  
وَكُتِبَ إِلَى عَمَلِهِ أَنْ يَقْرَأُوا ابْنُ بَلْعٍ خَمْسَ عَشْرَةَ هـ  
٢٢٤٧ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُكَيْنُ  
حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ هـ

٢٢٤٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْنَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالحَدِيثُ يَنْبَغِي بِهِ التَّحْقِيقُ إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ۝

باب ١٦٦ سؤل الحاکم المدعی هل

لَكَ بَعِئَةٌ قَبْلَ الْيَمِينِ ۖ

٢٣٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ  
عَنِ ابْنِ سِنِينَ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا مَا جَرَى  
لِيُقْلَمَ بِهَا مَالٌ أَمْرِي مُسْلِمٌ كَقَوْلِ اللَّهِ  
وَهُوَ عَلَيْهِ مَغْنَمَاتٌ قَالَ فَقَالَ الرَّقْمِيُّ  
بَيْنَ قَلْبِي وَبَيْنَ اللَّهِ كَأَن ذَاكَ مَعَانِ  
سَبْعِينَ وَبَنِينَ رَجُلٌ مِمَّنْ يَتَّقُوهُ أَرْضِي بِحَدِيثِي  
فَقَدْ مَثَلَهُ إِيَّايَ يَقُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ يَرْفَعُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَبْهِي  
قَالَ لَمْ يَسْمَعْ رَفَعَهُ لَقَالَ لَيْسَ بِهَذَا  
أَعْلَفْتُ قَالَ لَنْتُ تَارَ رَسُولُ اللَّهِ رَفَعَهُ

پھر قریہ قسم کھائے گا اور میرا مل مجھم کر جائے گا۔ انھوں نے بیان کیا کہ یہی واقعہ پر ائمہ حقانی نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) ”جو لوگ اللہ کے مہر نہ سنبھالیں وہ سب کھینچنے والے ہیں“ آخر آیت تک ۔

۱۶۶۳۔ اموال اور حدود میں مدعی علیہ کے ذمے صرف

قسم ہے (اگر مدعی قانون کے مطابق گواہی نہ پیش کر سکے)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدعی سے) فرمایا کہ تم اپنے دو گواہیں

کو درود مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ ہو گا۔ قسبیہ نے بیان

کیا ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے (کو ذمہ کے

قاضی) ابن شبر نے بیان کیا کہ (مدینہ کے قاضی) ابو الزناد

نے مجھ سے مدعی کی قسم کے ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہی کے

نافذ ہو جانے کے بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے ”اور تم اپنے مردوں میں سے دو گواہ کر لیا کرو“

اگر دونوں مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں، جن کو آپ

سے کم مطمئن ہو تاکہ اگر کوئی ایک ان دو میں سے بھول جائے

تو دوسری اسے یاد دلادے یہی ہے کہ اگر مدعی کی قسم کے

ساتھ صرف ایک گواہ کی گواہی کافی ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت

تھی کہ ایک دوسری کو گواہی یاد دلادے (اگر وہ بھول گئی ہو) اس

دوسری کے ذکر کی ضرورت ہی پھر کیا تھی ؟

۲۴۷۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث

بیان کی، ان سے ابن ابی ملیک نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا

تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ کے لیے قسم کھانے کا فیصلہ

کیا تھا۔

۱۶۶۴۔ باب

يُحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَا لِي قَالَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى اِنَّ الْاَذْيَنَ يَشْفَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَاَيُّهَا يَحْمِلُ  
ثَمَنًا قَلِيلًا اِلَى الْاُخْرَى ۝

۱۶۶۳۔ اَلْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ فِي

الْاَمْوَالِ وَالْاَحْدَادِ - وَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ثَمَّ هَذَلِكَ اَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ

حَدَّثَنَا سُوَيْفِي عَنْ ابْنِ كَيْسَانَ مَكَتُفِي

ابْنِ الزَّكَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَيَمِينِ

الْمُدْعَى فَقُلْتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ

اسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ

فَاِنْ كُنَّ مِثْلًا وَارْتَجَبْتُمْ فَرَجُلٍ وَامْرَأَتَانِ

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ اِنْ تَضَلَّ احَدُهُمَا

فَتَذَكَّرَا اخْرَايَ قُلْتُ اِذَا

كَانَ يَكْتَفِي بِشَهَادَةِ شَاحِدٍ

وَيَمِينِ الْمُدْعَى فَمَا تَحْتَاجُ اَنْ

تَذَكَّرَا اخْرَايَ مِمَّا اخْرَايَ مَا

كَانَ يُصَلِّعُ بِهَذَا كَرِهِي ۝

الْاُخْرَى ۝

۲۴۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ

عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ

عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَصَ بِالْيَمِينِ عَلَى

الْمُدْعَى عَلَيْهِ ۝

باب

۱۔ اسلامی قانون کے اعتبار سے گواہی صرف ایک طرف سے پیش کی جاسکتی ہے۔ یعنی مدعی کی طرف سے۔ اب یہ فیصلہ باقی رہ جاتا ہے کہ مدعی کے کہا

جائے تو یہ حالات کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں اور قاضی ہی بدانت میں پیش کرے اس کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ مدعی کے قرار دیا جائے تو اسلامی قانونی

مدعی کے لیے لازمی قرار دیا جائے کہ وہ گواہ پیش کرے۔ اگر وہ گواہ نہ پیش کر سکے تو مدعی علیہ سے کہا جائے گا کہ وہ قسم کھائے اور اس کی قسم

پر فیصلہ کر دیا جائے گا۔ صرف یہی دو صورتیں کسی معاملہ کے فیصلے کی ہیں، لیکن بعض ائمہ نے کہا ہے کہ مدعی کے پاس اگر دو گواہ نہ ہوں بلکہ صرف

ایک گواہ ہو تو اس سے قسم ہی لے لی جائے اور اس طرح ہی مقدمہ کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مسلک کے خلاف ہیں، اس

لیے احادیث کے نقطہ نظر ہی کے حق میں دلائل پیش کر رہے ہیں۔





فَدَاكَرَحَدِيثِ الْبَلْعَاتِ +

باب ۱۶۶۶ اَلْيَسِينُ بَعْدَ الْقَصْرِ +

۲۴۸۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ عَبْدِ الصَّمِيدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُشَّةٌ لَا يُكْتَسِبُهَا اللَّهُ وَلَا يُنْظَرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَا يَبْغِي يَتَنَمَّعُ مِنْهُ السَّيِّئُ وَرَجُلٌ يَبْغِي رَجُلًا يُبَايِعُهُ مَا لَا يَلْتَمِثُ فَإِنْ أَعَادَ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلَّا كَفَى لَيْسَ لَهُ وَرَجُلٌ سَادَمَ رَجُلًا يَسْلَعُهُ بَعْدَ الْقَصْرِ فَخَلَفَ بِأَمْرِهِ تَقْصَدُ أَعْيُنُ بَهْ كَدَّ أَوَكْدَا فَآخَذَهَا +

باب ۱۶۶۷ تَحِيَّتُ الْمَدْعَى عَلَيْهِ خَيْرٌ مِمَّا

وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَسِينُ وَلَا يُعْرَفُ مِنْ مَوْجِعِ إِفْعِيرِهِ - وَقَصَى مَرْوَانَ بِالْيَسِينِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْخَبَرِ فَقَالَ أَحَبُّ لِي مَا فِي وَجَعَلُ زَيْدٌ يَخْلِفُ وَأَبَى أَنْ يَخْلِفَ عَلَى الْخَبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَاكَ أَوْ يَسْمِيْنَكَ

لے گویا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا عذر قبول نہیں کیا اور بار بار یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تم پر حد جاری کی جائے گی۔ کیونکہ ان کا جو عذر تھا وہ معاملے کا صرف ایک پہلو تھا۔ اگر صرف کسی کے دعوے کی بنیاد پر حکم کا حکم لگایا جائے تو دنیا میں فساد پھیل جائے گا۔ اس لیے معاملے کے ہر پہلو پر نظر رکھنی چاہیے اور سب کی رعایت ہونی چاہیے۔ احادیث کی آئندہ آئے گی۔

اس قسم کی تاکید و تنبیذ کی خاص مکان جیسے مسجد وغیرہ یا کسی خاص وقت جیسے عصر بعد یا جمعہ کے دن وغیرہ سے نہیں پیدا ہوتی یہ اخلاق کا مسلک ہے اور امام بخاری بھی یہی بتانا چاہتے ہیں کہ جہاں عزالت ہے اور قانون شریعت کے اعتبار سے مدعی علیہ پر قسم واجب ہوتی ہے اس سے قسم اسی وقت اور ویسی لی جائے گی۔ قسم لینے کے لیے دکی خاص وقت کا انتظار کیا جائے اور نہ کسی مقدس جگہ اسے لے جایا جائے، اس لیے کہ مکان و زمان سے اس قسم میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔

کا ذکر کیا ہے

۱۶۶۶ - عصر کے بعد کی قسم

۲۴۸۱ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویر بن جویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا، ان کی طرف نظر اٹھا کے دیکھے گا اور انہیں پاک کرے گا بلکہ انہیں دوزخ کا عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جو سفر میں ضرورت سے زیادہ پانی لیے جا رہا ہے اور کسی مسافر کو جو پانی کا ضرورت مند ہے (زندے، وہ شخص جو کسی غلیظہ المسلمین) سے بیعت کرے اور صرف دنیا کے لیے بیعت کرے کہ جس سے اس نے بیعت کی اگر وہ اس کا مقصد پورا کر دے تو یہ بھی وفاداری سے کام لے، ورنہ اس کے ساتھ بیعت و عہد کے خلاف کرے۔ وہ شخص جو کسی سے عصر کے بعد کسی سامان کا بھاؤ کرے اور اللہ کی قسم کھالے کہ اسے اس سامان کا اتنا، اتنا مل رہا تھا اور خریدار اس سامان کو (اس کی قسم کی وجہ سے) لے لے۔

۱۶۶۷ - مدعی علیہ پر جہاں قسم واجب ہوئی فوراً ہی اس سے

قسم لی جائے گی اور اس جگہ سے کہیں دوسری جگہ اسے نہیں لے

جایا جائے گا۔ مردان بن حکم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک

مقدمے کا فیصلہ منبر پر بیٹھے ہوئے کیا اور (مدعی علیہ ہونے کی

وجہ سے) ان سے کہا کہ قسم آپ میری جگہ لے کر کھائیے (یعنی منبر کے

قریب) لیکن زید رضی اللہ عنہ اپنی ہی جگہ سے قسم کھانے لگے اور منبر

کے پاس جا کر قسم کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس سے آپ کے نزدیک

قسم میں کوئی تاکید و تنبیذ نہیں پیدا ہو سکتی تھی۔ مردان کو اس پر بڑا

تعجب ہوا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہ فرمایا تھا کہ دو گواہ لاؤ

فَلَمْ يَخْصَ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ ۝

درہم فریق ثانی کی قسم پر قبضہ ہوگا، آپ نے کسی خاص جگہ کی قسم کے لیے اختصاص نہیں فرمائی تھی۔

۲۴۸۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعش نے، ان سے ابو ذر اہل نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قسم اس لیے کھاتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ کسی کا مال ربا جائزہ طور پر ہضم کر جائے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ خداوند قدوس اس پر غضبناک ہوں گے۔  
۱۶۶۸۔ جب لوگوں نے قسم واجب ہوتے ہی ایک دوسرے سے پہلے کھانے کی کوشش کی۔

۲۴۸۴۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر بن خدیج، انھیں مہام نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اشخاص سے قسم کھانے کے لیے کہا (ایک ایسے مقدمے کے سلسلے میں جس کے یہ لوگ مدعی علیہ تھے) قسم کے لیے سب ایک ساتھ آگے برسے تو اُن حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قسم کھانے کے لیے ان میں باہم قرعہ اندازی کی جائے، کہ پہلے کون قسم کھائے۔

۱۶۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”جو لوگ اللہ کے عہد اور

اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی پونجی حاصل کرتے ہیں“

۲۴۸۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یزید بن ہارون نے خبر دی، انھیں عوام نے خبر دی، کہا کہ ہم سے ابراہیم ابو اسماعیل سکسکی نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ایک شخص نے اپنا سامان دکھا کر (بیچنے کے لیے) اللہ کی قسم کھائی کہ اسے اس سامان کا اتنا مل رہا تھا، حالانکہ اتنا اسے نہیں مل رہا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی پونجی حاصل کرتے ہیں“ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گاہکوں کو بچانے کے لیے قیمت بڑھانے والا سود خوار کی طرح خائن ہے۔

۲۴۸۶۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو ذر اہل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْطَعَ بِهَا مَا رَزَقَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبٌ ۝

بَابُ ۱۶۶۸ إِذَا تَرَكَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ ۝

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَهْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَمَرُوا أَنْ يُسَمَّ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ ۝

بَابُ ۱۶۶۹

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْرُونَ

بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ۝

۲۴۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا لُؤْلُؤُا قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَمَرُوا أَنْ يُسَمَّ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ ۝

۲۴۸۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ كَاذِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُكَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَنْ يَمِينٍ كَاذِبًا  
يَقْتُطِعْ مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ  
لَيْقَى اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْكَ عَصَبَانٌ وَأَنْزَلَ  
اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي الْعُشْرَانِ إِنَّ  
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ يَعْمَدُوا اللَّهَ وَآيْمَانَهُمْ  
فَمَنَا حَيْسَرًا أَلَا يَتَذَكَّرُ لَوْ شَاءَ فَقَالَ  
لِمَا حَذَّكَمُ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ قُلْتُ كَذَّاءُ كَذَا  
قَالَ فِي الْيَوْمِ كَذَّاءُ

باب ۱۶۷ كَيْفَ يُسْتَحْتَفُ؟ قَالَ اللَّهُ  
تَعَالَى يَخْلُقُونَ يَا اللَّهُ نَكُودُ قَوْلُهُ عَزَّ  
وَجَلَّ ثُمَّ جَاءَ ذَلِكَ يَخْلُقُونَ يَا اللَّهُ إِنَّ  
أَرَدْنَا إِلَّا إِيحَاثًا وَتَوْفِيقًا يَقَالُ  
يَا اللَّهُ وَتَالَهُ وَوَالَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ حَلَفَ  
بِاللَّهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا يَخْلِفُ  
بِعَهْدِ اللَّهِ

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا مَا يَكُ عَنْ عَوَمِ أَبِي سَهْلٍ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عَفِيفَةَ اللَّهِ  
يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاذًا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنْ الْإِسْلَامِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَسُصْ صَلَواتِي فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ  
هَلْ عَلَى عَذْرَاهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَى عَذْرَاهُ قَالَ لَا إِلَّا  
أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَى عَذْرَاهَا

بھوئی قسم اس لیے کھاتا ہے کہ اس کے ذریعہ کسی کا مال یا کسی کے مال کی بچہ  
انہوں نے بیان کیا کہ اپنے بھائی کا مال سے سکے تو وہ اللہ تعالیٰ سے سوال  
میں سے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں قرآن  
میں یہ آیت نازل فرمائی تھی ”کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ  
پرہیز حاصل کرتے ہیں“ الخ پھر مجھ سے اشعث رضی اللہ عنہ کی کلمات بھوئی تو انہوں  
نے پوچھا کہ محمد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آج تم لوگوں سے کیا حدیث بیان  
کی تھی میں نے ان سے بیان کر دی تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت میرے ہی دل سے  
کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۶۷۔ قسم کیسے لی جائے گی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وہ  
لوگ آپ کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں“ (اپنا عذر پیش کرتے  
ہوئے) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”پھر وہ لوگ آپ کے پاس آتے  
ہیں اور اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہمارا (اپنے طرز عمل سے) مقصد  
غیر خواہی اور موافقت کے سوا اور کچھ نہ تھا“ اور کہا جاتا ہے۔  
باللہ، تاللہ، واللہ (اللہ کی قسم) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، اور وہ شخص جو اللہ کی قسم عصر بعد بھوئی کھاتا ہے  
اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھاتی چاہیے۔

۲۴۸۵۔ ہم سے اسحاق بن محمد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے  
مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے، ان سے ابو سہل نے  
ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے  
سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں آئے اور اسلام کے متعلق پوچھنے لگے۔ آن حضور نے فرمایا، دن اور  
رات میں پانچ نمازیں ادا کرنا (مسلماً کی اور بہت سی ضروریات کے لیے)  
انہوں نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں  
یہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی طرف سے کچھ کر لو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اور رمضان کے روزے (وہی اسلام میں سے ہیں) انہوں نے پوچھا،  
کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ واجب ہے، آپ نے فرمایا کہ نہیں، سوا اس کے کہ  
جو تم اپنے طور پر رکھو۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے سامنے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا، کیا (جو واجب زکوٰۃ

نے میں قسم میں چھوڑ لی جاسکتی ہے۔ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ قسم اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات ہی کی کھاتی چاہیے جیسا کہ قرآن کی آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

قَالَ لَا إِذَا أَنْ تَطَوَّعَ كَاذِبًا الرَّجُلُ وَهُوَ  
يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ۝

بن بن بن

۲۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ قَالَ ذَكَرْنَا فِعْرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَخْلِفْ  
بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْنُتْ ۝

بَابُ ۱۶۱ مَنْ آثَمَ الْبَيِّنَةِ بَعْدَ  
الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ  
بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ وَابْنُ أَبِي  
الْبَيِّنَةِ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ  
الْعَاجِزَةُ ۝

۲۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَحْتَضِرُونَ  
إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ  
بَعْضٍ فَمَنْ قَعَلْتُمْ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا  
يَمُوتُ لَهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِمَّا الشَّارِ  
فَلَا يَأْخُذُهَا ۝

بَابُ ۱۶۲ مَنْ أَمَرَ بِإِجْازِ الْوَعْدِ  
فَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ إِسْمَاعِيلُ رَأَى كَانُ صَادِقُ  
الْوَعْدِ وَتَقَى ابْنُ الْأَشْوَجِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ

آپ نے بتائی ہے، اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی چیز واجب ہے (اموال میں)  
میں معذور نہ فرمایا کہ نہیں سوا اس کے جو تم خود اپنی طرف سے دو۔ اس کے بعد  
وہ صاحب یہ کہتے ہوئے جانے لگے کہ خدا گواہ ہے، میں نہ ان میں کوئی زیادتی  
کردں گا اور نہ کوئی کمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انہوں نے سچ کہا  
ہے تو کامیاب ہوئے۔

۲۴۸۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ نافع نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے تو اللہ تعالیٰ کی قسم  
کھائے ورنہ غامض رہنا چاہیئے۔

۱۶۱۔ جس مدعی نے (مدعی علیہ کی) قسم کے بعد گواہ پیش  
کیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ ممکن ہے کہ مدعی اور  
مدعی علیہ میں کوئی ایک دوسرے سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ  
پیش کر سکتا ہو، طاووس، ابراہیم اور شریح رحمہم اللہ نے  
فرمایا کہ عادل گواہ چھوٹی قسم کے مقابلے میں قبول کیے جانے  
کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۴۸۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے  
ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے زید بن اوران  
سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ میرے  
یہاں اپنے مقدمات لاتے ہو اور یہ ممکن ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ میں سے ایک  
دوسرے سے زیادہ بہتر طریقہ پر اپنا مقدمہ پیش کر سکتا ہو، اس لیے اگر میں کسی  
فریق کے لیے اس کی (اچھی) بحث کے نتیجے میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ  
کردوں تو اس کے سوا کچھ نہیں ہوگا کہ میں نے دوزخ کا ایک حصہ اسے دے  
دیا ہے جسے دینا ہی بہتر ہے۔

۱۶۲۔ جس نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا جن بیری دم  
نے یہ کیا تھا۔ اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس  
وصف سے کیا ہے کہ وہ وعدے کے سچے تھے۔ ابن اشوع نے

اے جہور امت کا مسک یہ ہے کہ وعدہ پورا کرنے کے لیے کسی سے کہنا یا اس کا حکم دینا، یہ لوگوں کا اپنا بھی معاملہ ہے قضا یا قانون کے تحت نہیں آتا  
لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وعدہ کرنے کا حکم بھی قضا کے تحت آسکتا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی غالباً اس باب میں امام مالک  
رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اختیار کیا ہے۔

پورا کرنے کے لیے فیصلہ کیا تھا (عدالت میں) اور سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسے نقل کیا تھا۔ مسور بن غزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنے ایک داماد کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا، اُسے پورا کیا، ابو عبد اللہ نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم کو میں نے دیکھا کہ وہ ابن اشوح کی حدیث سے استدلال کرتے تھے۔

۲۴۹۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ انھیں ابرسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہر قل سے ان سے کہا تھا، میں نے تم سے پوچھا تھا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (تھیں) کس بات کا حکم دیتے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ تمہیں ناز، صدقہ، عفت، عہد کے پورا کرنے اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں اور یرب کی ہفت ہے

۲۴۹۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسمیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے البرہل نے، ان سے نافع بن مالک بن ابی عامر نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب کوئی بات کہی ہو کہی، امانت اسے دی گئی تو اس نے اس میں خیانت کی اور وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کی۔

۲۴۹۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی ان سے ابن حریج نے بیان کیا، انھیں عمرو بن دینار نے خبر دی، انھیں محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہی (بحرین کے عامل) علاء بن حضری رضی اللہ عنہ کے یہاں سے مال آیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کر دیا کہ جس کسی کا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قسم ہو یا آل حضور کا کوئی وعدہ ہو تو وہ ہمارے یہاں آئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ اتنا اتنا مال مجھے عاقبت فرمائیں گے۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ برطعائے اور میرے ہاتھ پر پانچ سوا درپھر پانچ سوا درپھر پانچ سو گن دیئے۔

ذَلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ ابْنُ سُرَيْبٍ مَخْرَمَةٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صَهْرًا لَهُ قَالَ وَعَدَنِي قَوْفِي لِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَخْتَجِرُ بِحَدِيثِ بْنِ أَشْوَحَ

۲۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ مَاذَا يَا مُرْكُزُ فَرَأَيْتَ أَنَّكَ أَمَرَكُمُ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعِفَّةِ وَالْوَفَاةِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الزَّمَانَةِ قَالَ وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيِّ ۖ ۲۴۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ شَارِعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَكَ كَذَبَ وَإِذَا أَوْثَقَكَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَكَ أَخْلَفَ ۖ

۲۴۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ آيَاتٍ بَلَّغَ مِنْ قِبَلِ الْعَلَائِقِ الْخَضَعِيَّةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كُنْتُ لَهُ فَبَلَّغْهُ عِدَّةً فَلْيَأْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي يُعْطِينِي هَكَذَا وَهَكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَنِي يَدِي خَمْسِمِائَةً ثُمَّ خَمْسِمِائَةً ثُمَّ خَمْسِمِائَةً ۖ

۲۴۹۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں سعید بن سلیمان نے خبر دی، ان سے مروان بن شجاع نے حدیث بیان کیا، ان سے سالم بن اظہر نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ عیرو کے ایک یہودی نے مجھ سے پوچھا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہر کے ادا کرنے میں، کون سی مدت پوری کی تھی زنی آٹھ سال کی یا دس سال کی، میں کا قرآن میں ذکر ہے، میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں، ہاں عرب کے عالم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ لوں (تو پھر تمہیں بتاؤں گا) چنانچہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ آپ نے بڑی مدت پوری کی (دس سال کی) جو دونوں مدتوں میں بہتر تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب کسی سے وعدہ کرتے تو اسے پورا کرتے تھے۔

۱۶۴۳۔ غیر مسلموں سے شہادت دینے کا مطلب یہ ہے کہ شہمی نے بیان کیا کہ دوسرے ادیان والوں کی شہادت ایک سے دوسرے کے خلاف یعنی جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ ہم نے ان میں باہم دشمنی اور بغض کو ہوا دے دی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا کہ اہل کتاب کی (ان کی مذہبی روایات میں) نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب مگر یہ کہہ لیا کہ وہ کہہ کر اور جو کچھ اس نے نازل کیا، سب پر ہم ایمان لائے۔ الآیہ۔

۲۴۹۴۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن عبد اللہ بن جابر نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، اسے مسلمانوں، اہل کتاب سے تم کوں حوالا کرتے

۲۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَذْهَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ يَهُودِيًّا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتَةِ آتَى الْأَحْبَابِ فَغَضَى مُوسَى قُلْتُ كَوَ أَذْرَى عَشَى أَقْدَرَ عَلَى حَنْدٍ انْقَرَبَ كَمَا سَأَلَهُ فَقَبَضْتُ فَمَسَنْتُ بَنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ غَضَى الْأَكْرَهَاتِ وَأَطِيبَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ قَعَلَ ۖ

باب ۱۶۴۳ لَا يُشْفَى أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْبَيْتِ يَغْضِبُهُمْ عَلَى بَعْضِ يَقُولِهِ تَعَالَى فَأَعَزَّيْنَا بَيْنَهُمُ الْفِدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكْذِبُوا بُهُمَهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْأَمَةُ ۖ

۲۴۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ مسلم ہوتا ہے کہ اسلامی عدالت، غیر مسلموں کی شہادت قبول نہ کرے لیکن احفاد کے نزدیک ان کی شہادت بھی قبول کی جائے گی اور ان کی شہادتوں پر فیصلے بھی کیے جائیں گے۔ اگرچہ اس باب کے دونوں مذاہب میں تفصیل ہے لیکن بنیادی طور پر احفاد یہ کہتے ہیں کہ کوئی غیر مسلم اگر کسی دوسرے غیر مسلم کے خلاف شہادت میں پیش کیا جائے اور گواہ کی شرائط اس پر پوری اترتی ہوں تو اس کی گواہی مقبول کی جائے گی، مسلمان بھی کسی غیر مسلم کو اپنے مقدمے میں گواہ کے طور پر پیش کر سکتا ہے اور عدالت کو، اگر گواہ بیٹنے کی اس میں شرائط موجود ہیں، اس کی گواہی قبول کرنی پڑے گی۔ ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائی گئی، جنھوں نے نہ کیا تھا۔ تو ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے چار شاہد لاؤ۔ علامہ مارونی رحمہ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس کی سند عمدہ ہے اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کی شہادت کی اجازت دی تھی۔ علامہ مارونی رحمہ نے اس حدیث کو مسلم کی شرائط کے مطابق بتایا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جو دلائل اس کے خلاف نقل کیے ہیں اگر ان پر غور کیا جائے تو واضح ہو گا کہ وہ امور قضا اور عدالت سے متعلق سرے سے نہیں ہیں اور اس باب میں ان سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

ہو، حالانکہ تھاری وہ کتاب جو تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بعد میں نازل ہوئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو اور اس میں کسی قسم کی آمیزش بھی نہیں ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہے کہ اہل کتاب نے اس کتاب کو بدل دیا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا تھا۔ اور خود ہی اس میں تیسر کر دیا اور پھر کہتے گئے کہ یہ کتاب (ان زیادتیوں اور تیزات کے ساتھ جو خود انہوں نے کئے تھے) اللہ کی طرف سے ہے، ان کا مقصد اس سے صرف یہ تھا کہ اس طرح تھوڑی پونجی (دنیا کی) حاصل کر سکیں۔ ہرگز نہیں۔ (تھا) ظر زمل اس وجہ سے اور یہی سنگین ہے کہ) تمہارے ان کے کسی آدمی کو بھی نہیں دیکھا کہ وہ ان آیات کے متعلق تم سے کچھ پوچھتا ہو جو تم پر (تمہارے نبی کے ذریعہ) نازل کی گئی ہیں۔

۱۶۷۴۔ مشکلات کے مواقع پر قرعہ اندازی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”جب وہ اپنے قلم ڈالنے لگے (قرعہ اندازی کے لیے تاکہ اس کی تعیین کر سکیں کہ) میری کفالت کون کرے گا؟“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (آیت مذکورہ کی تفسیر میں) کہ جب سب لوگوں نے اپنے اپنے قلم ڈالے (نہر اردن میں) تو تمام قلم پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہہ گئے، لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم اس بہاؤ میں اوپر اگیا اس لیے انہوں نے ہی مریم علیہا السلام کی کفالت کی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاٰتٰہُمْ کے معنی ہیں ”قرعہ اندازی کی“ فَكَانَ مِنَ الْمُذْخَبِيْنَ (میں من الذخین کے معنی میں) من المسہرین (یعنی قرعہ انہیں کے نام نکلا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی مقدمہ میں مدعی علیہ ہونے کی بنا پر) چند اشخاص سے قسم کھانے کے لیے کہا تو وہ سب (ایک ساتھ) ہر گے بڑھے، اس لیے آپ نے ان میں باہم قرعہ ڈالنے کے لیے فرمایا کہ سب سے پہلے قسم کون کھائے۔

۲۲۹۵۔ ہم سے عمرو بن جعفر بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے امش نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعیب نے حدیث بیان کی، انہوں نے عثمان بن بشر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے حدود کے بارے میں مدائمت برتنے والے اور اس میں مبتلا ہو جانے والے کی مثال ایسا ہی قوم کی ہے جس نے

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ تَسْتَلُونَ  
أَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمْ الَّذِي أُتُوْلَ  
عَلَىٰ بَيْتِكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخَذَتْ الْأَخْيَارُ بِاللَّهِ تَعَزُّوْهُ تَمْ يُشْبُ وَ  
قَدْ حَدَّثَكُمْ اللَّهُ رَثَ أَهْلَ الْكِتَابِ يَدُلُّوْا  
مَا كَتَبَ اللَّهُ وَغَيْرُوا يَا بَيْتُكُمْ الْكِتَابِ  
فَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَبِيْشْتُوْا بِهِ لَمَنَّا  
قَلِيْلًا أَكَلَا فِيْهَا كَمْ مَجَاءَ كَمْ مِنْ أَيْلُوْا عَنْ  
مُسَا تَلِيْهِمْ وَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا  
قَطُّ يَسْأَلُكَ عَنْوَالَّذِي أُتُوْلَ عَلَيْكُمْ

يَاۤٓمَعْشَرَ الْۤاِسْلَامِ اَنْتُمْ حَمَلَةُ الْاَسْوَءَاتِ  
وَقَوْلِهِ اِذْ يُنۡتَوٰنَ اَقْلًا مَعَهُ اَيُّهُمْ  
يَكۡفُلُ مَزِيۡمَہٗ وَقَالَ بَنۡ عَبَّاسٍ رَوٰ  
اَنۡتَرَعُوْا فَجَرَبَتِ رُؤۡسُہُمۡ مَّعَ الْجَبَرِيۡتِ وَ  
عَالَ قَلۡمَہٗ زَكِرَ يَآءَ الْجَبَرِيۡتِ فَلَقَلۡہَا  
زَكِرَ يَآءَہٗ وَقَوْلِہٖ فَاَہَمَ اَقْرَعَ فَكَانَ  
مِنَ الْمُدۡحِضِيۡنَ مِنَ الْمُسۡہِرِیۡنَ  
وَقَالَ اَبُوۡ هُرَیْرَۃٍ عَرَضَ الشَّرِبِیُّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوۡمِ  
اَلِیَمٰنِیۡنَ فَاَسَرَعُوْا فَاَمَرَّ  
اَنۡ یُّسۡہَمَ بَیۡنَہُمۡ  
اَيُّہُمۡ  
یَحْلُمُ

بن ہشیر

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّادٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا اَزْوَاعُشُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ  
اَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبَانَ بْنَ كَيْشِيرٍ يَقُوْلُ قَالَ اَلنَّبِيُّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدَّحِیۡنَ فِی  
حُدُوْدِ اللّٰهِ وَاَنۡوَاعِہِ فِیۡہَا مَثَلُ قَوۡمِ اَسۡتَحۡوَا

سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا  
وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي  
فِي أَسْفَلِهَا يَسْمُرُونَ بِالسَّمَاءِ عَلَى الَّذِينَ  
فِي أَعْلَاهَا فَتَأْذُوهُمْ فَاخَذَ فُؤَادًا  
فَجَعَلَ يَنْقُرُ اسْفَلَ السَّفِينَةِ  
فَاتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأْذَانِيُمْ  
فِي ذَلِكُمْ لِي مِنَ السَّمَاءِ فَإِنْ  
أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَجُودَةً وَتَجَاوَزُوا  
أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكَوهُ أَهْلِكُوهُ وَ  
أَهْلِكُوا أَنْفُسَهُمْ ۝

۲۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ  
بْنُ زَيْدٍ الْفَضَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ  
امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتَهُ  
أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ طَارَ لَنَا سَهْمُهُ  
فِي الْمَسْكَنِ حِينَ أَقْرَعَتِ الْفَضَارِ مَسْكَنِي  
الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ  
عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ فَاشْتَكَى مُرُضًا  
حَتَّى إِذَا تُرِئِي وَجَعَلْنَاكَ فِي نِيَابِهِ دَخَلَ  
عَلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا السَّائِبَ فَتَهَادَيْتُ  
عَلَيْكَ لَعَدًا أَلَمْ تَكُنْ اللَّهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَلَمْ تَكُنْ فَقُلْتُ  
لَا أَدْرِي يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا عُثْمَانُ فَقَدْ  
جَاءَهُ وَاللَّهُ الْيَقِينُ وَإِنِّي لَا رَجُؤَ لَهُ الْخَيْرُ وَاللَّهُ  
مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِهِ قَالَتْ  
قَوْلَهُ لَا أَدْرِي أَحَدًا بَعْدَكَ أَبَدًا وَأَخَذَنِي ذَلِكَ

ایک کشتی (پر سفر کرنے کے سلسلے میں) قرعہ اندازی کی۔ اس کے نتیجے میں کچھ لوگ نیچے کی منزل  
پر سوار ہوئے اور کچھ اوپر کی منزل پر۔ نیچے کے لوگ پانی لے کر اوپر کی منزل سے گزرتے  
تھے اور اس سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی تھی اس خیال سے کہ اوپر کے لوگوں کو  
ان کے جانے آنے سے تکلیف ہوتی ہے (نیچے والے کھارڈی سے کشتی کے نیچے کا حصہ  
کاٹنے لگے) تاکہ میں سے سمندر کا پانی لے لیا کریں۔ اب اوپر والے آئے اور کچھ  
لگے کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا کہ تم لوگوں کو رہا رہے اور جانے آنے سے تکلیف  
ہو رہی تھی اور ہمارے لیے بھی پانی ضروری تھا۔ اب انھوں نے اگر نیچے والوں کا ہاتھ  
کپڑ لیا اور انھیں ان کی حاکم سے روک دیا تو انھیں بھی ہمت دی اور خود بھی ہمت  
پائی، لیکن اگر انھیں چھوڑ دیا (اور جو وہ کر رہے تھے انھیں کرتے دیا) تو انھیں  
بھی ہلاک کیا اور خود بھی ہلاک ہو گئے۔

۲۴۹۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان  
سے زہری نے بیان کیا، ان سے خارجہ بن زید انصاری نے حدیث بیان کی کہ ان کی  
رشتہ دار ایک خاتون ام عطاء رضی اللہ عنہا نے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے بیعت بھی کی تھی، انھیں خبر دی کہ انصاری نے جب مہاجرین کو رحمت کے فوراً  
بعد اپنے یہاں ٹھہرانے کے لیے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے  
قیام کا انتظام ہمارے حصے میں آیا۔ ام عطاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ کچھ عثمان بن  
مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں ٹھہرے (اور کچھ دنوں بعد) بیمار پڑ گئے۔ ہم نے ان کی تیماردگی  
کی لیکن ان کی وفات ہو گئی اور جب ہم انھیں کفن دے چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے کہا، ابوالنبی عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت (تم پر اللہ کی رحمتیں  
نازل ہوں، میری گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے یہاں تمھاری ضرورت و تکمیل  
کی ہوگی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا یہ بات تمھیں کیسے معلوم ہو گئی کہ اللہ  
تعالیٰ نے ان کی عزت و تکمیل کی ہوگی۔ میں نے عرض کیا، میرے ماں اور باپ آپ پر فدا  
ہوں یا رسول اللہ! مجھے یہ بات کئی ذریعہ سے معلوم نہیں ہوئی ہے پھر آن حضور رضی اللہ  
فرمایا، عثمان کا جہاں تک معاملہ ہے، تو خدا شاہد ہے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے اور  
میں ان کے بارے میں (خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے) خبر ہی کی توقع رکھتا ہوں لیکن خدا کی  
قسم، رسول اللہ ہونے کے باوجود خود مجھے یہ بھی علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا  
(عثمان رضی اللہ عنہ کا تو کیا ذکر) ام عطاء کہنے لگیں خدا کی قسم، اب میں اس کے بعد کسی شخص کی باقی  
کبھی نہیں بیان کروں گی (اس تین کے ساتھ) اس سے مجھے رنج بھی بہت ہوا کہ  
آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں نے کس تین کے ساتھ ایک ایسی بات کہی جس کا مجھے علم تھا



قَالَتْ فَنَسِيتُ فَأُذِيتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا  
تَجَرَّيْتُ نَحْتَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ

۲۲۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ مَعَهُمَا  
خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يُقْسِمُ لِكُلِّ مَرْأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا  
وَلَيْلَتُهَا عَزِيزَاتٍ سَوْدَةٍ فَبِتَ زَمْعَةً وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَ  
لَيْلَتُهَا لِنَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكُنِي بِذَلِكَ  
يَوْمًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۹۸ - حَدَّثَنَا اسْتَعِينُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَيْعَكُمْ النَّاسُ  
مَا فِي الْمَتَدِ آوِ وَالصَّبِّ الْآوِلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا  
إِلَّا أَنْ يَسْتَحْضُوا عَلَيْهِ لَا اسْتَحْضُوا وَتَوَيْعَكُمْ مَا فِي  
الْمُحْجِرِ لَا سَتَقُوا إِلَيْكُمْ وَتَوَيْعَكُمْ مَا فِي  
الْعَمَةِ وَالصَّبِّ زَاتُوهُمَا وَنَحْوَهُمَا

انہوں نے بیان کیا کہ (ایک دن) میں سوئی ہوئی تھی کہ خواب میں عثمان کے یہ میرے  
ایک جادری چشمہ دیکھا میں رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ  
سے خواب بیان کیا، آپ حضور نے فرمایا کہ یہ ان کا (نیک) عمل تھا۔

۲۲۹۷ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی  
انہیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی اور  
ان سے عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے  
تو اپنی اندواج میں قرعہ اندازی فرماتے اور جن کا حصہ نکل آتا، انہیں اپنے ساتھ  
لے جاتے حضور اکرم کا یہ بھی معمول تھا کہ اپنی ہر بیوی کے لیے ایک دن اور ایک  
رات متعین کر دی تھی (باری باری) البتہ سو وہ بنت زمرہ نے (اپنی عمر کے آخر میں)  
اپنی باری آن حضور کی زوجہ عائشہؓ کو دے دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خوشنودی و درمنا حال ہو (کیونکہ وہ خود بزرگی ہو چکی تھیں)۔

۲۲۹۸ - ہم سے اسمیں نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابوبکر کے مولیٰ سمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے  
اور ان سے ابومریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم  
ہو تا کہ اذان اور صفت اول کی کتنی برکت ہے پھر انہیں اس ثواب کے حامل کرنے  
کے لیے قرعہ اندازی کرنا پڑتی تو وہ قرعہ اندازی بھی کرتے اور اگر انہیں معلوم ہو جاتا  
کہ عشاء اور صبح کی نماز کی کتنی فضیلتیں اور برکتیں ہیں تو گھٹنوں کے بل اگر آنا  
پڑتا پھر بھی آتے۔

## صَلَحُ كَمَسَائِل

## كِتَابُ الصَّلَحِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۶۷۵ - لوگوں میں باجم صلح کر دینے سے متعلق آیات و احادیث  
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ان کی اکثر سرگوشیوں میں غیر نہیں ہوا  
ان (سرگوشیوں کے) جو حد تک یا بھی بات کی مدت لوگوں کو ترغیب  
دلائیں یا لوگوں کے درمیان باجم صلح کرائیں اور جو شخص یہ اعمال اللہ تعالیٰ  
کی خوشنودی کے لیے کرے گا تو جلد ہی ہم اسے عظیم اجر دیں گے اور  
اُمم کا اپنے اصحاب کے ساتھ مختلف مقامات پر لوگوں میں باجم صلح  
کرانے کے لیے جانا۔

۱۶۷۵ مَا جَاءَ فِي الْأَصْلَحِ بَيْنَ النَّاسِ  
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ  
إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ  
إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ  
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ  
أَجْرًا عَظِيمًا وَخُرُوجِ الْأَمَامِ إِلَى الْمَوَاقِعِ  
لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ

۲۴۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُومٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَسَاةٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ  
اَنَّا سَأَلْنَا بَنِي عَبِيدٍ وَهُوَ عَوِفٌ كَانَتْ بَيْنَهُمْ  
شَيْءٌ وَفَرَحَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَا  
مِنْ أَهْلِهِمْ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَأْتِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِرَأْسِ الْبَلَاءِ بِالصَّلَاةِ  
وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَى  
أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَبَسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تُوَمِّرَ  
النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ  
فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَنَّى فِي الصَّفْوَةِ حَتَّى قَامَ  
فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ  
حَتَّى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي  
الصَّلَاةِ فَانْتَفَتَ إِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَرَأَاهُ فَامْسَكَ إِلَيْهِ يَدَهُ فَأَمَرَ بِصَلَاتِهِ كَمَا هُوَ  
فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ تَحْمِيدًا لِلَّهِ ثُمَّ رَجَعَ  
الْمَقْرُومُ وَرَأَاهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ  
فَنَمَّا قَرَعَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِذَا تَابَكُمْ شَيْءٌ عَزَّ فِي صَلَاتِكُمْ أَحَدٌ لَمْ يَلْتَفِتْ  
إِلَّا التَّصْفِيحَ لِلنَّبِيِّ مَنْ تَابَ شَيْءٌ عَزَّ فِي صَلَاتِهِ  
فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ  
أَحَدٌ إِلَّا لَنَقَتْ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ جِئْتَ أَشْرَفَ  
إِلَيْكَ لَمْ تَصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي  
حَفَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۲۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدًا اللَّهُ بْنُ أَبِي فَاظَلَقَ

۲۴۹۹۔ ہم سے سعید بن ابی مرزوم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قتادہ  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن عبد  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (قبائری) ابو عمرو بن عوف میں باہم کچھ رخصت ہو گئی تھی تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو ساتھ لے کر ان کے یہاں ان میں  
باہم صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے (آپ لوگوں میں صلح صفائی میں مشغول رہے)  
اور نماز کا وقت ہو گیا، لیکن آپ تشریف نہ لائے بیچا پنجہ ہلال رضی اللہ عنہ نے آگے  
برہرے اذان دی، ابھی تک چہرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے تھے  
اس لیے وہ (اُن حضور میں) کدایت کے مطابق، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے  
اور ان سے کہا کہ اُن حضور وہیں رک گئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا ہے، کیا  
آپ لوگوں کو نماز پر دعا دیں گے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو۔ اس کے بعد  
نماز کی اقامت ہوئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے (نماز کے درمیان میں) نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے پہلی صف میں پہنچے (ابو بکر رضی  
اللہ عنہ کو متنبہ کرنے کے لیے) لوگ بار بار ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگے، ابو بکر نماز میں کسی  
دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے (لیکن جب بار بار ایسا ہوا تو) آپ متوجہ ہوئے اور  
محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پیچھے ہیں، حضور اکرم نے اپنے  
ہاتھ کے اشارے سے انھیں حکم دیا کہ جس طرح وہ نماز پڑھا رہے ہیں اسے جیسا  
رکھیں، لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد بیان کی اور اٹھے پاؤں  
پیچھے آگے اور صف میں مل گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور لوگوں کو  
نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انھیں ہدایت  
کی کہ لوگو! جب نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگتے ہو ہاتھ  
پر ہاتھ مارنا تو عورتوں کے لیے ہے، مردوں کو جس کی نماز میں کوئی بات پیش آئے  
تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے، کیونکہ وہ لفظ جو بھی سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا اور  
لے ابو بکر رضی اللہ عنہ جب میں نے اشارہ بھی کر دیا تھا تو پھر آپ لوگوں کو نماز کیوں نہیں  
پڑھاتے رہے؟ انھوں نے عرض کیا، ابو قتادہ کے بیٹے کے لیے یہ بات مناسب نہ  
تھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے نماز پڑھا لے (حدیث اور  
اس پر نوے پہلے گزر چکا ہے)۔

۲۵۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی،  
کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، اگر آپ عبد اللہ بن ابی رافع (کے یہاں) تشریف

نے چلتے تو بہتر تھا حضور اکرم اس کے یہاں ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم پیدل آپ کے علوم میں تھے ہر مہرے آپ گزر رہے تھے وہ شہر زمین تھی جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے یہاں پہنچے تو وہ کہنے لگا، اؤ! آپ دور جا رہے، آپ کے گدھے کی پوسے مجھے تکلیف ہو رہی ہے اس پر ایک انصاری صحابی پوسے کے خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کی پوسے بہتر ہے۔ بعد اللہ (مناقی) کی طرف سے اس کی قوم کا ایک شخص ان صحابی کی بات پر غصے ہو گیا اور دونوں نے ایک دوسرے کو بڑا بھلا کہا پھر دونوں طرف سے دونوں کے حمایتی مشتعل ہو گئے اور اٹھنا پانی چھڑی اور جوتے تک قربت پہنچی۔ یہیں معلوم ہوا کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی اگر مسلمانوں کے مدگردہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو!

۱۶۷۶۔ جو شخص لوگوں میں باہم صلح کرنے کی کوشش کرتا ہے

وہ بھی ٹانہ نہیں ہے۔

۲۵۰۱۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں حید بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ نے انھیں خبر دی اور انھوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جھڑواہ نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرنے کی کوشش کرے اور اس کے لیے کوئی اچھا بات کی جھلی کھائے (یا رادی نہ) یقول خیر! کہا۔

۱۶۷۷۔ امام اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ جلد صلح کرانے

چلیں۔

۲۵۰۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن عبد اللہ اور اسحاق بن محمد قروی نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ قبائے لوگوں نے آپس میں جھگڑا لیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک نے دوسرے پر پتھر پھینکے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، جلد ہم

نے دوسری روایت میں ہے کہ آپ میٹور نالی گدھے پر سوار تھے اور گدھے نے دال پہنچ کر بیٹاب کیا تھا اس پر عبد اللہ بن ابی نے یہ جملہ بایہ کہ ”لوگوں کو اس گدھے کی پوسے بچائیے“ کہا تھا۔ احاد کے یہاں صراحت جھڑ بولن کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ البتہ مصالح کے پیش نظر تفریق و کنا یہ صورت سے کیا جاسکتا ہے انھیں مصالح میں سے ایک مصلحت دو آدمیوں میں باہم صلح کرانا بھی ہے کہ اس میں فریقین کے مسئلے اس کے خلاف کی باتیں اس طرح رکھی جائیں کہ دونوں کے دل صاف ہو جائیں اور صلح ہو جائے۔

إِلَيْهِ الشُّعْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَاطْلُقَ الْمُسْلِمُونَ يَنْشَوْنَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ مَسْبُغَةٌ فَلَمَّا أَتَاهَا مَشَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ عَمِيٌّ وَاللَّهِ لَتَمُدَّ أَذْفًا شَتَّى حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللَّهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ فَقَضِبَ لِمَيْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَّى فَغَضِبَ يَكْلَرُ وَاحِدًا مِنْهُمَا أَصْحَابًا فَكَانَ بَيْنَهُمَا صَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَاتِّعَالٌ فَبَلَفْنَا أَنَّهُمَا أَنْزَلَتْ دَانٌ هَاتِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا قَاتِلِي حَيَا بَيْنَهُمَا

بَابُ لَيْسَ أَنْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ

بَيْنَ اثْنَيْنِ

۲۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلثُومَ بِنْتَ عَقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ أَنْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَيًّا أَوْ يَمُوتُ حَيًّا

بَابُ قَوْلِ الْأَمَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ هُوَ

بَيْنَ تَصْلِحُ

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْثِيُّ وَرِثَعِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَهْلَ قِيَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَاؤُا بِالْحِجَابَةِ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ان میں باہم صلح کرائیں گے۔

۱۶۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اگر دونوں فریق آپس میں صلح

کریں، اور صلح بہتر ہے“

۲۵۰۳۔ ہم سے قسب بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں کہ) ”اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے بے توجہی اور اعراض محسوس کرے، فرمایا کہ یہ ایسا شوہر ہے جو اپنی بیوی میں ایسی چیزیں پائے جو اسے پسند نہ ہوں، عمر کی زیادتی وغیرہ اور اس لیے اسے اپنے سے جدا کرنا چاہتا ہو اور عورت کہے کہ مجھے جدا کر دو ورنہ فقہ وغیرہ جس طرح تم پا ہو دیتے رہنا تو انھوں نے فرمایا کہ اگر دونوں اس پر راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۶۷۹۔ اگر ظلم کی بنیاد پر صلح کی، تو قبول نہیں کی جائے گی۔

۲۵۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے در بیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے فریق نے بھی کھڑے ہو کر یہی کہا کہ اس نے سچ کہا، آپ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے۔ اعرابی نے کہا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا، پھر اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا، قوم نے کہا کہ تمہارے لڑکے کو رحم کیا جائے گا لیکن میں نے اپنے لڑکے کے اس جرم کے بدلے میں سوکریاں اور ایک باندی دی (تاکہ یہ لوگ اسے معاف کر دیں) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ تمہارے لڑکے کو تلو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کر دوں گا۔ باندی اور کبریاں تو تمہیں کو لوٹا دی جاتی ہیں، البتہ تمہارے لڑکے کو تلو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور انہیں تم پر قبضہ اسلم کے، ایک مہینہ تھے، اس عورت کے یہاں جاذبہ اور اسے رجم کر دو اور نہ لکھو وہ زنا کا اقرار کرے، چنانچہ انہیں گئے اور رجم کر اس نے بھی زنا کا اقرار کر لیا۔ اس لیے اسے رجم کر دیا گیا۔

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذَٰلِكَ فَقَالَ اَذْهَبُوا بِنَا فَنُصَلِّیْہُمْ  
بَاب ۱۶۷۸ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَنْ یُّصَلِّحَ  
بَیْنَهُمَا مَصلَحًا وَالمُصلَحُ خَیْرٌ

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
وَأَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا شُورًا وَأَوْرَعَهَا  
فَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنْ امْرَأَتِهِ مَا لَا  
يُحِبُّهُ حَبْرًا أَوْ عَدُوًّا فَمُرِيدُ فِرَاقِهَا  
فَتَقُولُ أَمْسِكْنِي وَاقْتُلْنِي مَا شِئْتِ قَالَتْ  
فَلَا بَأْسَ إِذَا ارْتَضَيَْا

بِزَيْنَتِ بْنِ

بَاب ۱۶۷۹ إِذَا اضْطَحُّوا عَلَى مُصْلِحٍ يَجُوزُ  
فَالْمُصْلِحُ مَرْدُودٌ

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي ذَيْبٍ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ خَالِدٍ  
الْبُصْفِيَّ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
اقْضِ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ  
مَدَقِ رَقِصَ بَيْنَنَا بَكْتَابِ اللَّهِ فَقَالَ  
الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا  
فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا ابْنِ عَلَى ابْنِكَ  
الرَّجْمَ فَقَدْ بَيَّنَّ ابْنِي مِنْهُ بَيِّنَاتٌ  
مِنْ خَلْمٍ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلَتْ أَهْلَ  
الْعِلْمِ فَقَالُوا ارْتَمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ  
مِائَةً وَتَغْرِيبٌ عَامٍ فَقَالَ ابْنُ أَبِي صَالٍ  
اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلِّمْ لَا قُضِيَ بَيْنَكُمْ  
بَكْتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْعَدَّةُ فَرَدَّ  
عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ مِائَةً وَتَغْرِيبٌ عَامٌ وَأَمَّا أَنْتَ  
يَا ابْنِي لِرَجُلٍ قَاعَدٌ عَلَى امْرَأَتِهِ هَذَا كَارِجُهَا قَدْ  
عَلِمَ ابْنِي مَرَجَّتْهَا

۲۵۰۵۔ ہم سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ کدو ہے۔ اس کی روایت عبداللہ بن جعفر قزحی اور عبدالواحد بن عون نے سعد بن ابراہیم کے واسطے سے کی۔

۸۰ ۱۶۔ صلح کی دستاویز کس طرح لکھی جائے، (دیکھا اس طرح کہ) یہ اس بات کی دستاویز ہے کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کر لی ہے جب کہ اس کے قبیلے یا نسب کا ذکر نہ کیا ہو۔

۲۵۰۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے خدری نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے براہین مازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی صلح (قریش سے) کی تو دستاویز علی رضی اللہ عنہ نے لکھی تھی انھوں نے اس میں لکھا، محمد، اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مشرکین نے اس پر اعتراض کیا کہ محمد کے ساتھ رسول اللہ نہ لکھو۔ اگر آپ رسول اللہ ہوتے تو ہم آپ سے روٹتے ہی کیوں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ ٹھادیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو اسے نہیں مٹا سکتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود اپنے ہاتھ سے وہ لفظ مٹا دیا اور مشرکین کے ساتھ اس شرط صلح کی کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ (آٹھ سال) تین دن کے لیے کم آئیں گے اور پھر نیا م میں رکھ کر داخل ہوں گے۔ نئی گروہوں نے پوچھا کہ جہان السلاخ (جس کا حدیث میں ذکر ہے) کیا چیز ہوتی ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ نیا م اور جو چیز اس کے اندر ہوتی ہے (اس کے مجموعے کا نام جہان ہے)۔

۲۵۰۷۔ ہم سے عید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسراہیل نے ان سے ابواسحاق نے اور ان سے برادر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا اور کہہ دیا کہ وہ ہوسے لیکن کہہ کے لوگوں نے آپ کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ آخر صلح اس پر ہوئی کہ آٹھ سو سال آپ مکہ میں تین دن تک قیام کریں گے جب اس کی دستاویز لکھی جائے گی تو اس میں لکھا جائے کہ یہ وہ صلح ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے لیکن مشرکین نے کہا کہ ہم تو اسے نہیں مانتے۔ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو رکشے گے بھی نہیں، پس آپ صرف محمد بن عبد اللہ ہیں، انھوں نے

۲۵۰۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسٍ سَمِعَ مِنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَعَدُوٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرَّمِيُّ وَعَبْدُ الْوَحِيدُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ :

يَانِيبُ كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا مَا صَالِحٌ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لَمْ يَنْسَبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ :

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ اَلْبِرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَسَا صَالِحٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْحُدُودِ هَيْمَةَ كَتَبَ عَرَبِيٌّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمَشْرِكُونَ لَا تُكْتَبُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ كَذَلِكَ كُنْتُ رَسُولًا كَذَلِكَ تِلْكَ فَقَالَ يَحْيَى أَمْنَعُ فَقَالَ عَرَبِيٌّ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْنَعُ فَمَرَّ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَاصْغَاهُ فَلَمَّا أَتَاهُمْ وَرَأَوْا مَا خَلَوْهَا إِلَّا يُجْلِبَتِ السَّلَاحُ فَسَأَلُوهُ مَا جُلِبَتِ السَّلَاحُ فَقَالَ الْغُرَابُ بِسَائِفِهِ :

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى عَنْ اسْرَاهِيلَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَعْتَمَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَابِي أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامَاهُمْ عَلَى أَنْ يَقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَكْثَامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَامِي عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا يُقِيمُ بِهَا فَلَوْ تَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ

فرمایا کہیں رسول اللہ بھی ہوں، اور محمد بن عبد اللہ بھی، اس کے بعد میں نے سفیان کہ رسول اللہ کا لفظ مشادو۔ انھوں نے عرض کیا، نہیں، خدا کی قسم میں یہ عقیدہ بھی نہیں مٹاؤں گا۔ آخر آنحضرتؐ نے خود دستاویز دی اور کہا کہ یہ اس کی دستاویز ہے کہ محمد بن عبد اللہ نے اس شرط پر صلح کی ہے کہ کوئی وہ ہتھیار یا نیام میں رکے بغیر داخل نہ ہوں گے، اگر کوئی باغی ہو ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے ساتھ نہ لے جائیں گے، لیکن ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص کہیں رہنا چاہے گا تو اسے وہ دروہیں گے۔ جب آئندہ سال آپؐ کو تشریف لے گئے اور انہیں قیام کی مدت پوری ہو گئی تو قریش، علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ مدت پوری ہو گئی ہے اور اب وہ ہمارے یہاں سے چلے جائیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہے روانہ ہونے لگے، اس وقت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ایک بچی چچا کرتی آئیں، علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہاتھ پکڑ کر لائے اور فرمایا اپنی چچا زاد بہن کو بھی ساتھ لے کر، چنانچہ انھوں نے انہیں اپنے ساتھ سوار کر لیا پھر علیؑ زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کا باہم نزاع ہوا۔ علیؑ نے فرمایا کہ اس کا مستحق میں زیادہ ہوں یہ میرے چچا کی بچی ہے۔ جعفرؑ نے فرمایا کہ میرے چچا کی بچی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں بھی ہے۔ زیدؑ نے فرمایا کہ میرے بھائی کی بچی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچی کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور عادات و اخلاق سب میں مجھ سے مشابہ ہو، زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے مولا بھی۔

۱۶۸۱۔ مشرکین کے ساتھ صلح۔ اس باب میں ابوسفیانؓ

کی بھی ایک روایت ہے۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بیان کیا (ایک حدیث کے ذیل میں) کہ بھر تھاری رمیوں سے صلح ہو جائے گی۔ اس باب میں سہل بن حنیف، اسامہ اور مسودہ رضی اللہ عنہم کی بھی روایات ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بروائی بن مسودہ بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن سعید نے حریف بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کی صلح مشرکین کے ساتھ تین شرائط کے تحت کی تھی، یہ کہ مشرکین میں سے (دوران صلح میں) اگر کوئی فرد آں حضورؐ

أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَسِّرْ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ - قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْخُولُ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَامَنِي عَلَيْهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سَلَامًا إِلَّا فِي الْقَرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَإِنْ لَا يَسْمَعُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ بِهَا فَمَا دَخَلَهَا وَمَعْنَى الذَّجَلِ أَتَوَاعِيلُ فَقَالُوا قُلْ لِيَصَاحِبُكَ الْخُرُومُ عَنَّا فَقَدْ مَعْنَى الذَّجَلِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ أَهْلَةُ حَمْزَةَ يَا عَمْرُؤُ يَا عَمْرُؤُ فَتَنَّا وَلَهَا عَيْنٌ فَأَخَذَتْ بِسِدِّهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكَ أَهْلَةُ فَتَبِعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَيْنٌ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيُّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ رُبَّمَا عَتِي وَقَالَ جَعْفَرٌ أَهْلَةُ أَهْلَةُ عَيْنٍ وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ أَهْلَةُ أَهْلِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا لَهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِيَكُنْ رَأْسُ مَتْنِي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ يَجْعَلُ أَشْبَهَتْ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ أَكُونَا وَمَوْلَانَا

باب ۱۶۸۱ الصلح مع المشركين فيه

عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ هَذِهِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْنَمِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حَنِيْفٍ وَأَسْمَاءُ وَالْمُسَوْدَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُؤَمِّسُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي رَضِيٍّ عَنْ أَبِي الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا لِمِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْرِكِينَ يَوْمَ الْعُدَّةِ بِبَيْتِهِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى

کے پاس (قرار ہو کر) آئے تو آپ اسے واپس کر دیں گے، لیکن اگر مسلمانوں میں سے کوئی فرد مشرکین کے یہاں پناہ لے گا تو یہ لوگ ایسے شخص کو واپس نہیں کریں گے۔ یہ کہ آپ آئندہ سال مکہ آسکیں گے اور صرف تین دن ٹھہریں گے۔ اور یہ کہ ہتھیار، تلوار، تیر وغیرہ نیام اور ترکش میں ڈال کر ہی مکہ میں داخل ہوں گے، چنانچہ ابو جہل رضی اللہ عنہ (جو مسلمان ہو گئے تھے اور قریش نے آپ کو قید کر رکھا تھا) ہیر پیلوں کو گھسیٹتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں (شرائط معاہدہ کے مطابق) مشرکوں کو واپس کر دیا، اہل بخاری رہے کہہا کہ مولیٰ نے ابوسفیان کے واسطے سے ابو جہل کا ذکر نہیں کیا ہے اور (الابجلیان السلاح کے بجائے) الابجلب السلاح کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

۲۵۰۸۔ ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن نعمان نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے تافع نے اودان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد کا اہم باوجود کہ نکلے تو کفار قریش بیت اللہ جاتے سے مانع آئے۔ اس لیے آپ نے قربانی کا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کر دیا اور سر بھی وہیں منڈوا لیا اور کھار کھارے آپ نے اس شرط پر صلح کر لی تھی کہ آپ آئندہ سال عمرہ کر سکیں گے۔ بخواروں کے سوا اور کوئی ہتھیار ساتھ نہ لائیں گے (اور وہ بھی نیام میں) اور قریش جتنے دنوں چاہیں گے اس سے زیادہ آپ مکہ میں قیام نہ کر سکیں گے (یعنی تین دن) چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ سال عمرہ کیا اور شرائط کے مطابق آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ پھر جب تین دن قیام کو گذر چکے تو قریش نے مکہ سے چلے جانے کے لیے کہا اور آپ وہاں سے چلے آئے۔

۲۵۰۹۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن یاسر نے اودان سے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عہد اللہ بن سہل اور عہد بن زید بن سہل رضی اللہ عنہما خیر گئے۔ خیر کے یہودیوں سے مسلمانوں کی ان دونوں صلح تھی

۱۶۸۲۔ ویت پر صلح۔

۲۵۱۰۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نضر بن

أَنَّ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمَشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ  
وَمَنْ آتَاهُمُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَذَبُوا  
وَعَلَى أَنْ يَدَّخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ  
بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِحُلَّانِ  
السَّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ  
فَجَاءَ أَبُو جُنْدَلٍ يَخْتَلِعُ فِي قُبُورِهِ  
فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ قَالَ نَمِيذُ كَرُّ  
مَوْثَلٍ عَنْ سُنَيْنِ أَبِي جُنْدَلٍ  
وَقَالَ  
إِلَّا بِحُلَّتِ السَّلَاحُ

بثبت بن

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا  
شَرِيحُ بْنُ أَسْمَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ  
تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا إِذْ خَالَ كُفَّارُ  
قُرَيْشٍ بَيْتَهُ وَبَنَاتِ الْبَيْتِ فَتَحَرَّهِنَّ  
وَحَاتَّ رَأْسَهُ بِالْعَدَنِ نَيْمِيَّةٍ وَهَذَا مَا هُوَ  
عَلَى أَنْ يُقِيمُوا الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحِلَّ  
سَلَا حَا مَكِينِهِمْ إِلَّا سَيُوقًا وَلَا يُقِيمُ بِهَا  
إِلَّا مَا أَحْبَبُوا فَتَمَرَّتِ الْعَامُ الْمُقْبِلَ فَدَخَلَهَا  
كَمَا كَانَ مَا لَعَنَهُمْ فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ  
أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ

۲۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
بَشِيرِ بْنِ رِيسَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ  
قَالَ أُنْفَلَقَ عَهْدُ اللَّهِ بْنِ سَهْلِ وَمُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ  
بَنُو زَيْدٍ إِلَى حُمَيْرٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ  
بِالْصَّلْحِ فِي التَّوْبَةِ

۲۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَسَدًا حَدَّثَهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ

ربیع رضی اللہ عنہا نے ایک روکی کے دانت توڑ دیئے۔ اس پر روکی والوں نے تادوان کہا اور ان لوگوں نے معافی چاہی لیکن معاف کرنے سے انھوں نے انکار کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے بدلہ لینے کا حکم دیا یعنی ان کا بھی دانت توڑ دیا جائے (انس بن نضر نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ربیع کا دانت ہم کس طرح توڑ سکیں گے! انہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ہم ان کا دانت نہیں توڑیں گے۔ اُن صفورم نے فرمایا کہ انس! کتاب اللہ کا فیصلہ تو بدلہ لینے (قصاص) ہی کا ہے چنانچہ یہ لوگ رضی ہو گئے اور معاف کر دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ خدا ان کی قسم پوری کرتے ہیں۔ فزاری نے (اپنی روایت میں) حمید کے واسطے سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے۔ یہ زیادتی نقل کی ہے کہ وہ لوگ رضی ہو گئے اور تادوان لے لیا۔

۶۸۳۔ (حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اس کے ورثہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو برسے گروہوں میں صلح کرانے اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد کہ ”پس دونوں میں صلح کرادو“

۲۵۱۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بھری رحمہ سے سنا، وہ بھلیا کرتے تھے کہ بخدا، جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ (معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں) پہاڑوں جیسا لشکر لے کر پہنچے تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو اپنے مقابل کا استیصال کئے بغیر واپس نہ جائے گا۔ معاویہ نے اس پر کہا اور بخدا، وہ ان دونوں اصحاب میں زیادہ اچھے تھے، کہ اسے عمرو! اگر اس لشکر نے اس لشکر کا استیصال کر دیا تو اس نے اس کا کردیا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) لوگوں کے امور (کی جواب دہی کے لیے) میری کفالت کون کرے گا لوگوں کی عورتوں کے سلسلے میں میری کفالت کون کرے گا۔ لوگوں کے خیال کے سلسلے میں میری کفالت کون کرے گا؟ آخر معاویہ رحمہ نے حسن رحمہ کے یہاں قریش کی شاخ بنو عبد شمس کے دو آدمی بھیجے۔ عبد الرحمن بن مرہ اور عبد اللہ بن عامر بن

وہی ابنة المنذر كسرت ثنيته بحار رية فقلبوا الارض وطلبوا النعوقا فابوا فاقوا النبي صلى الله عليه وسلم فامرهم بالقيصاص فقال انس بن النضر اكسر ثنيته الربيع كما رسول الله لا والذي بعثك بالحق لا تكسر ثنيتهما فقال يا انس كتاب الله القصاص فرضي انقوم وعقوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان من عباد الله من لو قسم على الله لا يتركه اذ انقزارى عن حميد عن انس فرضي انقوم

وَقِيلُوا الْاَرْضُ

باب ۶۸۳ قول النبي صلى الله عليه وسلم لعن نمر عين ابني هذه اسيد وتعل الله ان تخلص به بين فتمتين عظيمتين وقوله جل ذكره فاصحوا بينهما

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْمَدٍ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ اَلْحَسَنَ يَقُوْلُ اَسْتَقْبِلْ رَاىِ اللّٰهُ اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَوِيَةَ بِكَتَاثِمٍ اَمْثَالِ الْجَبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ اَلْعَاصِ اِنِّي لَادْرِي كَتَاثِمٌ رَاىِ لَوْ فِى حَتَّى تَقْتُلَ اَقْرَانَهَا فَقَالَ مَعَهُ مُعَوِيَةُ وَكَانَتْ رَاىِ اللّٰهُ خَيْرُ الرَّجُلَيْنِ اَنَّى عَمْرُوْدَيْنِ قَتَلَ هُوَ لَوْ هُوَ لَوْ لَوْ هُوَ لَوْ لَوْ مَنْ فِى بِاُمُوْرَاتِهِ مَنْ فِى بَيْنَا وَهَمٌ مَنْ فِى بَيْنِيَعَتِهِمْ قَبْعَتٌ (لَيْدٌ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ حَامِرِ بْنِ

لے یعنی دونوں طرف مسلمان ہیں، وہ مارے جائیں یا ہاری طرف کے لوگ بہر حال مسلمانوں ہی کا نقصان ہو گا اور مجھے اللہ کے حضور میں اس کی جواب دہی کرنی پڑے گی، اب تمہیں بتاؤ کہ کیا جب اللہ کی بارگاہ میں مجھ سے سوال ہو گا تو وہاں میرا کوئی ساتھ دے سکے گا؟



كَرِيمٍ فَقَالَ اَذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَمَا عَرَضَا  
عَلَيْهِ وَقَوْلَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ فَأَتِيَاهُ فَدَخَلَا  
عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَ لَهُ فَطْلُبَا إِلَيْهِ فَقَالَ  
لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَيْنُو عَيْنِ الْمُطْلَبِ قَدْ  
اصْبَنَّا مِنْ هَذَا الْكَمَالِ كَرِهَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَدْ  
عَانَتْ فِي دِمَائِهَا قَارًا فَإِنَّهُ يَغِيرُ مِنْ عَيْنِكَ  
كَذًا أَوْ كَذًا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَهَذَا لَكَ قَالَ  
فَسَنَ قِي بِلَهْدَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا  
سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَصَالِحُهُ  
فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
الْمَيْمَنَةِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى حَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبَلُ  
عَنِ النَّاسِ مَرَّةً وَ عَنْ يَدَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ  
إِنِّي أَبِئْتَى هَذَا سَيِّدًا وَلَقَدْ لَقِيتُ اللَّهَ أَنِّي يُصْلِحُ  
بِهِ بَيْنَ قَوْمَيْنِ عَظِيمَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّمَا ثَبَتَتْ  
لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ  
بِهَذَا الْحَدِيثِ ۝

باب ۶۸۴ مَلْ يُعِينُوا إِيَّائِي بِالصَّبْرِ

۲۵۱۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَدْنَانَ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
أَبِي الرَّحَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ  
بِنتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَقُولُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ حَصُورٍ بِالْبَابِ  
عَالِيَةٍ أَصَوَّتُهُمَا وَرَأَى أَحَدَهُمَا يَسْتَوْضِعُ أَذَى حَرِيصَةً  
فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ  
عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
أَيُّنَا لَمْ يَأْتِ عَلَى اللَّهِ وَلَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَهْ أَتَى ذَلِكُ أَحَبُّ ۝

کریم۔ آپ نے ان دونوں اصحاب سے فرمایا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما ان کے سامنے صلح پیش کرو، ان سے اس پر گفتگو کرو اور فیصلہ انھیں کی مرضی پر چھوڑ دو۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور آپ سے گفتگو کی اور فیصلہ آپ ہی کی مرضی پر چھوڑ دیا حسن بن علی علیہما السلام نے فرمایا، ہم بنو عبد المطلب سے ہیں۔ یہ (خلافت کا) مال ہم نے خرچ کیا ہے (لوگوں پر) کیونکہ (اس دور میں) اس امت میں قتل و فساد کی گرم بازاری (جسے مال خرچ کر کے ہی روکا جاسکتا ہے) ان دونوں اصحاب نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے سامنے ظالموں اور صوریوں کی طرح معاملہ آپ کی مرضی پر چھوڑ دیا ہے اور آپ سے پوچھا ہے حسن رضی اللہ عنہ نے دریا فت فرمایا کہ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ ان دونوں فاسقوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا تو انھوں نے یہی کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ اور آخر آپ نے صلح کر لی۔ پھر فرمایا کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہربان یہ فرماتے سنا ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں تھے اور آں حضورؐ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن رضی اللہ عنہ کی طرف، اور فرماتے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرانے کا۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک اس حدیث کو حسن بصری کا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی سنا ثابت ہے۔

۶۸۴۔ کیا امام صلح کے لیے اشارہ کر سکتا ہے؟

۲۵۱۲۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابو الرحال محمد بن عبد الرحمن نے، ان سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر بھنگا اسنے والوں کی آواز سنی، جن کی آواز بلند ہو گئی تھی۔ قصہ یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے سے قرع میں کچھ کرنے کے درمقابلے میں نرمی برتنے کے لیے کہہ رہا تھا اور دوسرا کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں یہ نہیں کر سکتا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف گئے اور فرمایا کہ اس بات پر خدا کی قسم کھانے والے صاحب کہاں ہیں کہ وہ ایک اچھا کام نہیں کریں گے، ان صحابیؓ نے قرع میں کیا میں ہی ہوں، یا رسول اللہ! میرا قرع جو جانتا ہے وہی کر دوں گا۔

۲۵۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ الْأَعْمَرِ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَتَيْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ كَتَيْبِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدَّادٍ أَلَا سَلْبَتِي مَالٌ  
فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا  
فَمَرَّ بِهِمَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا كَتَيْبُ فَأَشَارَ بِسُومٍ كَأَنَّهُ يَقُولُ انْصُفْ  
فَأَحَدَهُ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا  
بَابُ ۱۶۸۵ فَضِيلُ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ  
وَالْعُدُولُ بَيْنَهُمْ ۝

۲۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَاطِمِي مِنَ  
النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ  
يَقُولُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ ۝

بَابُ ۱۶۸۶ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالْمُسْلِمِ  
فَأَبَى حُكْمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيْنِ ۝

۲۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النَّمَاتِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصِمٌ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
قَدْ شَهِدَ بَذَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي شِرَاحِ تَيْنِ الْحَرَّةِ كَأَنَّهُ يَنْقِيَانِ بِهِ  
كَلَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلزُّبَيْرِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَأَنَّ ابْنَ عَمَّتِكَ  
فَتَلَوْتَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ  
اسْتِمْتَ أَهْلِي حَتَّى يَمْلُغَ الْخَيْدُ كَأَسْتَوْجِي

۲۵۱۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے  
ان سے اعرج نے بیان کیا کہ ہمارے عہد اشد بن کعب بن مالک نے حدیث بیان  
کی اور ان سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ عہد اشد بن مدرؤاسلی رحمہ  
پہر ان کا قرض تھا، ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کا پیچھا کیا اور آخر  
تکرا رہی، اور دونوں کی آواز بلند ہو گئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر گھر سے  
آپ نے فرمایا، اے کعب! اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے آپ کہہ رہے  
ہوں کہ ادھا (قرض کم کرو) چنانچہ انہوں نے ادھا قرض چھوڑ دیا اور ادھا  
لے لیا۔

۱۶۸۵۔ لوگوں میں باہم صلح کرنے اور انصاف کرنے  
کی فضیلت۔

۲۵۱۴۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی  
انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے ہر جوت پر، ہر سون کا  
صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کے ساتھ انصاف  
کرنا بھی صدقہ ہے یہ

۱۶۸۶۔ امام کے اشارے پر اگر کسی فریق نے صلح سے انکار  
کیا تو پھر قانونی فیصلہ کرے۔

۲۵۱۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی  
ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ بن نہیر نے خبر دی، کہ زہری رضی اللہ عنہ  
بیان کرتے تھے کہ ایک صحابی جو بدر کی لڑائی میں بھی شریک تھے کے خلاف وہ  
کے نالے کے سلسلے میں اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہوں  
نے پیش کیا، دونوں حضرات اس نالے سے (باغ، سیراب کیا کرتے تھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زہیر تم پہلے سیراب کرو، پھر اپنے پرہوسی کو بھی سیراب  
کرنے دو۔ انصاری صحابی کو غصہ آگیا اور کہا یا رسول اللہ! کیا اسی وجہ سے کہ  
یہ آپ کی چھوٹی کے لڑکے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا  
رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا زہیر رضی اللہ عنہ کہ سیراب کرو اور ہائی کو (اپنے باغ،  
میں) اتنی دیر تک آنے دو کہ دیوار تک چڑھ جائے۔ اس مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ

نے یعنی جو صدقہ واجب تھا وہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے سے بھی ادا ہوتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع  
ہوتا ہے، اور لوگوں کے ساتھ انصاف و عدل کیا جائے۔ لوگوں میں صلح کرنا بھی ایک طرح کا انصاف ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُمُونِي حَقَّةً بِلِذِّبِيرٍ  
وَكَاثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ  
ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى النَّبِيِّ بِمَا فِي سَعَةِ لَهُ وَلِلْمُضَارِقِ  
فَلَمَّا احْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اسْتَوْنِي لِلزُّبَيْرِ حَقَّةً فِي صَوْنِهِ الْعَلَمُ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ  
الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ مَا أَحْبَبَ لِهَذِهِ الْأَيَّةِ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذَلِكَ  
فَلَا وَدَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يَكُونُوا فِيمَا تَجْعَلُونَهُمْ الْأَيَّةِ  
**باب ۶۸۷** الصَّلَاحُ بَيْنَ الْقَوْمِ وَأَصْحَابِ  
الْمِيزَانِ وَالْمَجَازِفَةِ فِي ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَتِيمًا رَجُلًا مَكِّيًّا  
قِيَاخَذَ هَذَا دَيْنًا وَهَذَا هَيْئًا فَإِنْ تَوَفَّى رَحِمَهُمَا  
لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ :

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ مِنَ الْبُحْبُوحِ عِنْدَ النَّبِيِّ قَالَ تَوَفَّى أَبِي وَ  
عَلَيْهِ دَيْنٌ مَرَضْتُ عَلَى عُرْمَاتِهِمْ أَنْ يَأْخُذُوا  
الشَّرِيكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا وَكَمْ يَرَوْنَ أَنَّهُ دَيْنٌ وَكَأَنَّ  
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ  
لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدُّتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِيزَانِ  
إِذْ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَ  
مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُصْرٌ فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ الْبَرْكَهَ  
ثُمَّ قَالَ ادْعُ عُرْمَاتَكَ فَادْعُ فِيهِمْ فَمَا تَرَكْتُ  
أَحَدًا إِلَّا عَلَى دَيْنٍ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ  
ثَلَاثَةَ مَشْرُوقًا سَبْعَةَ مَجْزُوعًا وَسِتَّةَ  
تَوَنٍّ أَوْ سِتَّةَ مَجْزُوعًا وَسَبْعَةَ تَوَنٍّ  
فَوَاقَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَصَحَّحْتُ  
فَقَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُصْرٌ فَخَبَرَهُمَا فَقَالَ لَقَدْ  
عَلِمْنَا إِذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے زیرِ منی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق عطا فرمایا تھا، اس سے پہلے آپ نے  
ایسا فیصلہ کیا تھا کہ جس میں حضرت زیر اور انصاری صحابی رہ دوں کی رعایت  
مندی تھی لیکن جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غفقتہ دلایا تو آپ نے زیر  
کو ان کا پورا حق عطا فرمایا، قانون کے مطابق، عروہ نے بیان کیا کہ زیر رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا، بخیر امیر خیال ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی تھی آپس  
ہرگز نہیں تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک کامل مومن نہ ہوں گے جب  
تک اپنے اختلافات میں آپ کے فیصلے کو نافذ نہ کریں گے۔" - الایہ  
۶۸۷۔ قرض خواہوں اور داروں کی صلح اور اس میں تعین  
سے کام لینا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو شریک  
آپس میں اس طرح صلح کر لیں کہ ایک قرض اور دوسرا نقد مال ملے  
تو کوئی حرج نہیں، اب اگر ایک شریک کامل فاضل ہو گیا تو اسے  
اپنے شریک سے مطالبہ کا حق نہیں ہوگا۔

۲۵۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کسان  
نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے والد حب  
شہید ہوئے تو ان پر قرض تھا میں نے ان کے قرض خواہوں کے سامنے یہ صورت  
رکھی کہ قرض کے بدلے میں وہ (اس سال کی کھجور کے) پھل لے لیں، انھوں نے اس  
سے انکار کیا، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اس سے قرض پورا نہیں ہو سکے گا، میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے  
فرمایا کہ جب پھل توڑ کر مردہ (جگہ جہاں کھجور خشک کرتے تھے) میں جمع کرو،  
تو مجھے اطلاع دینا، چنانچہ میں نے حضور اکرم کو اطلاع دی، آپ تشریف لائے  
ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ وہاں آپ بیٹھے اور اس میں برکت کی دعا  
کی۔ پھر فرمایا کہ اب اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ اور ان کا قرض ادا کر دو چنانچہ  
کوئی شخص ایسا باقی نہ رہا جس کا میرے والد پر قرض رہا ہو اور میں نے اسے ادا  
کر دیا ہو اور تیرہ دس کھجور باقی بھی بچ گئے۔ سات دس مجھ میں سے اور چھ دس  
میں سے یا چھ دس مجھ میں سے اور سات دس میں سے بدیں میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کے وقت جا کے ملا اور آپ سے اس کا ذکر کیا، تو  
آپ بیٹے اور فرمایا، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما، کہ یہاں جا کر انھیں بھی بتا دو۔  
چنانچہ میں نے انھیں اطلاع دی تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ

مَا مَنَعَهُ أَنْ سَيَكُونَ ذَلِكَ وَقَالَ  
هَاشِمٌ عَنْ ذُهَبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَوَاتُ الْعَصْرِ وَ  
لَمْ يَذْكُرْ أَبَا حَكِيمٍ وَلَا فَحِيكَ وَقَالَ  
وَتَرَكَ أَفَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ دَسَقًا دَيْنًا وَقَالَ  
ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ذُهَبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَوَاتُ  
النَّطْمِ ۝

باب ۶۸۸ الصَّحَابَةُ بِالذِّنِّ وَالْعَيْنِ ۝

۲۵۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ التَّمِيمُ حَدَّثَنِي يُونُسُ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالٍ  
أَخْبَرَهُ تَقَاصِي بَنَ أَبِي حَذْرَجٍ دَيْنًا كَانَتْ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَمَلِهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَيْعِدِ كَارْتَفَعَتْ  
أَصْوَاهُهَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهَا حَتَّى  
كُفَّتْ رِيحَتْ حُجْرَتِهِمْ فَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالٍ فَقَالَ  
يَا كَعْبُ قَالَ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاشَارَ بِيَدِهِ أَنْ  
مَنَعَ الشَّعْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُمْ مَا قَعَبْتُمْ ۝

## کتاب الشروط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۶۸۹ مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْإِسْلَامِ

وَالْأَحْكَامُ وَالْمَبَايِعَةُ ۝

۲۵۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الَّتِيكَ مِنْ مُعَمَّلٍ مِنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ  
الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيدَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِيَّ مَخْرُجًا مِنْ  
عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا  
كَاتِبٌ سَمِينٌ مِنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ كَانَتْ فَيْسَمَا اشْتَرَطَ سَهْلُ  
نَبُو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ

جب آپ نے وہ کیا، جیسی ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ ایسا ہی ہوگا، ہشام کے دہب  
کے واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے عسر کے  
وقت جابر رضی اللہ عنہ کی عاصری کا ذکر کیا ہے، اور انھوں نے ابو بکر رضی اللہ  
عنہ کا ذکر کیا اور نہ ہنسنے کا، یہ بھی بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے  
والد اپنے پر تئیں دست کا قرض چھوڑ گئے تھے اور ابن اسحاق نے دہب کے  
واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نہر کی نماز کا ذکر کیا ہے۔  
۶۸۷-۱۔ قرض اور نقد کے ساتھ مسلح۔

۲۵۱۸- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے  
حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے  
یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبد اللہ بن کعب  
نے خبر دی اور انھیں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے ابی  
حذر رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا، جو ان کا ان کے ذمہ تھا، رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر (تقاضے اور اس کے جواب میں)  
دونوں کی آواز اٹھی بلند ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنی۔ آپ اس  
وقت اپنے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ باہر آئے اور اپنے حجرہ کا  
پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی، آپ نے پکارا، اے کعب!  
انھوں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! ان حضور نے اب (ابن ابی حذر رضی  
اللہ عنہ) سے فرمایا، اٹھو اور قرض ادا کر دو۔

## شرطوں کے مسائل

۶۸۹-۱۔ اسلام میں داخل ہوتے وقت اور معاملات اور غیر

فروخت کے وقت کس طرح کی شرطیں جائز ہو سکتی ہیں؟

۲۵۱۸- ہم سے یحییٰ بن کبیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان  
کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عمرہ بن زبیر نے  
خبر دی، انھوں نے ظنیر مردان اور مسود بن غزوہ رضی اللہ عنہ سے سنا، یہ دونوں  
حضرات اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے خبر دیتے تھے کہ جب سہیل  
بن عمرو نے (حدیبیہ میں) غار قریش کی طرف سے معاہدہ صلح لکھا تو جو شرط غنیمت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سہیل نے رکھی تھیں، ان میں یہ بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی

میں شخص اگر آپ کے یہاں (فراہم کر) جائے، خواہ وہ آپ کے دین پر ہی کچھ نہ ہو، تو آپ کو اسے ہمارے حوالے کرنا پڑے۔ مسلمان یہ شرط پسند نہیں کرے تھے اور اس پر انھیں دھبہ ہوا تھا، لیکن سہل کا اس پر اصرار تھا اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (معاذہ میں) کھوایا۔ اتفاق سے اسی دن ابو جندل رضی اللہ عنہ کو (جو مسلمان ہو جانے کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں کی اذیتوں کا شکار تھے) اور کسی طرح پیریاں گھسیٹتے ہوئے قید سے فراہم کر مدعیہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تھے، ان کے والد سہل بن عمرو کے حملے کر دیا گیا، معاہدہ کے تحت، اسی طرح مدت صلح میں جو مرد بھی ان حضور کی خدمت میں آکر سے فراہم ہو کر آیا، آپ نے اسے ان کے حوالے کر دیا، خواہ وہ مسلمان کیوں نہ رہا ہو لیکن بہت سی مومن خواتین بھی ہجرت کر کے آگئی تھیں، ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیطؓ بھی ان میں شامل تھیں جو اسی دن کہہ کر سے فراہم ہو کر، آپ کی خدمت میں آئی تھیں، آپ جو ان تھیں، اور جب آپ کے گھر والے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی دلجوئی کا مطالبہ کیا تو آپ نے انھیں ان کے حوالے نہیں کیا تھا۔ کیونکہ خواتین کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا تھا کہ (ترجمہ) جب مومن خواتین تمہارے یہاں ہجرت کر کے پہنچیں تو پہلے تم ان کا امتحان لے لو کہ واقعی ان کی ہجرت کی وجہ ایمان ہے یا کچھ اور، یوں تو ان کے ایمان کو جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد تک کہ ”کفار و مفسدین ان کے لیے حلال نہیں ہیں، الموعودہ“ نے بیان کیا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی خواتین کا اس آیت کی وجہ سے امتحان لہا کرتے تھے۔ ”اے مسلمانو! جب تمہارے یہاں مسلمان خواتین ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو“ حضور رحیم تک۔ عودہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان خواتین میں جو اس شرط کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے تم سے بیعت کی، آپ صرف زبان سے بیعت میں اکتفا فرماتے تھے، ہجرت بیعت کرتے وقت آپ کے ہاتھ سے کسی بھی عورت کے ہاتھ کو بھی نہیں چھوا، بلکہ آپ ان سے بیعت صرف زبان سے لیا کرتے تھے۔

مِمَّا أَحَدٌ وَارِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِيَّانَا وَكَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فِكْرَهُ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَإِنْ مُنْعَضُوا مِنْهُ وَأَبَى سَهْلٌ إِلَّا ذَلِكَ فَكَاتِبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سَهْلٍ بَنِ عَمْرٍو وَنَزَايَاتِهِ أَحَدًا مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ وَكَانَتْ أُمَّ كَلْثُومُ مِنْتَ عُقْبَةَ بَنِ أَبِي مُعَيْطٍ مَعَنَ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ عَاتِقٌ فَنَجَّاهَا أَهْلُهَا يَسْكُونُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُزَجِّعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يُزَجِّعَهَا إِلَيْهِمْ بِمَا أَسْأَلَ اللَّهُ فِيهِمْ إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَا مَحْجُزُهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيْمَانِنَ إِلَى قَوْلِهِ وَلَا هُمْ يَحْكُمُونَ كُنَّ قَالِ عُرْوَةُ فَخَاطَبَتْهُ نِسَاءُ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبٌ حَتْمُ مَنْ يَهْدِيهِ الْإِيَّةُ يَا أَيُّهَا الْإِسْلَامُ إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَا مَحْجُزُهُنَّ إِلَى عُمُورٍ رَحِمَهُ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللَّهِ مَا مَسْتُ يَدَ يَدِ امْرَأَةٍ قَدْ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا يَأْتِيهِنَّ إِلَّا يَقُولُهُ :

۲۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَزْرًا يَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَى وَالنَّصِيحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ :

۲۵۱۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن عروہ نے بیان کیا کہ میں نے مریر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی تو آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنے کا عہد لیا تھا۔

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَانِ الزَّكَاةِ وَالنَّصْرِ بِكُلِّ مُسْلِمٍ ۝

باب ۱۶۹ اِذَا مَا عَزَمْتَ فَاذْكُرْ ۝

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَايَعَ نَحْلًا قَدْ أُبْرِثَ فَشَرَّ تَهَاوُلًا لِيَا بَعِ إِذَا نَ يَشْرِبُ الْمُبْتَاعُ ۝

بَابُ ۱۶۹

الشُّرُوطُ فِي الْبَيْعِ ۝

۲۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَبْرَ بَيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ فَسَمِعَتْهُمَا فِي كَيْفَاتِهِمَا وَكُنَّ قَعْنَتَ مِنْ كَيْفَاتِهِمَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا مَا كُنْتُمْ أَرْجِعِي إِلَى أَهْلِيهِ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْبِي عِنْدَ كَيْفَاتِهِمْ وَيَكُونُوا وَرَأُولِي فِي قَعْنَتٍ فَكَرِهْتُ ذَلِكَ بِرِيشَةٍ إِلَى أَهْلِيهَا كَابُوا وَقَالُوا إِنَّ شَأْنَكُمْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْهِ فَنَقْعَلْ وَيَكُونُ كَمَا وَلَدْتُ فَكَرِهْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْسَاعِي فَأَعْتَبِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ۝

باب ۱۶۹ اِذَا شَرَوْا الْبَايِعَ فَهِيَ الْآيَةُ

۲۵۲۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے جریر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے نازقہ کر کے، زکوٰۃ ادا کرنے اور مہمان کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ اختیار کرنے پر بیعت کی تھی۔

۱۶۹۰۔ حسب کسی نے تاہر کیا ہوا کھجور کا باغ بیچا۔

۲۵۲۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی ایسا کھجور کا باغ بیچ جس کی تاہر ہو چکی تھی (تاہر کا مفہوم اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے) تو اس کے پھل (اس سال کے) بیچنے والے ہی کے ہوں گے، ہاں؛ اگر خریدار (پھل کے بھی بیع میں داخل ہونے کی) شرط لگا دے (تو پھل سمیت بیع منظور ہوگی)۔

۱۶۹۱۔ بیع کی شرطیں؟

۲۵۲۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے بیہقی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور انھیں عائشہؓ نے خبر دی کہ بریرہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں اپنے مکاتبت کے محلے میں ان سے مد لینے کے لیے آئیں، انھوں نے ابھی تک اس محلے میں اپنے مالکوں کو (کچھ دیا نہیں تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے یہاں جا کر (ان سے دریافت کر دو) اگر وہ یہ صورت پسند کریں کہ تمھاری مکاتبت کی ساری قیمت میں ادا کر دوں اور دلا میرے ساتھ تمھاری قائم ہو جائے تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ بریرہؓ نے اس کا تذکرہ جب اپنے مالکوں کے سامنے کیا تو انھوں نے انکار کیا اور کہا کہ وہ عائشہؓ (م) اگر چاہیں تو ایک کارِ ثواب تمھارے ساتھ کر سکتی ہیں (کہ تمھیں خرید کر آزاد کر دیں) لیکن دلاؤ تو ہمارے ہی ساتھ قائم ہوگی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم انھیں خرید کر آزاد کر دو، دلاؤ تو بہر حال اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے (حدیث گزر چکی ہے اور اس پر نوٹ بھی لکھا گیا ہے)

بَابُ ۱۶۹

اِذَا شَرَوْا الْبَايِعَ فَهِيَ الْآيَةُ

إِلَى مَكَانٍ مُّسَمًّى جَاوِزٌ ۖ

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمِيَّةٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّهُ كَاتَبَ لَيْسِيْرَ عَلَى جَبَلٍ لَهُ قَدْ أَحْيَا فَرَاثِيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَبَهُ فَنَدَّ عَالَهُ فَارَ لَيْسِيْرَ لَيْسِيْرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بَعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ قَدْتُ لَكُمْ قَالَ بَعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ فَبَعْنُهُ فَاسْتَشْنَيْتُ جُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي قَدَمًا قَدَمًا أَتَيْتُهُ بِالْحَيْمَلِ وَنَقَدْتُ قِيَمَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَارَسَلْتُ عَلَى آثَرِي قَالَ مَا كُنْتُ لِذَهَبَةٍ جَسَدَةٍ وَخُدُّ جَمَلَتِكَ ذِي يَدٍ كَهَوِّ مَالِكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُعَيْبَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ فَرَاثِيْرَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَ قَالَ ارْجِعْ عَنْ جَبْرِ عَنْ مُعَيْبَةَ فَبَعْنُهُ عَلَى أَنْ فِي فَخَّارَ ظَهَرَهُ حَتَّى آتَيْتُهُ الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ مَطَاوِرٌ وَغَيْرُهُ لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَرْجِعَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَجَعَ انْفَرَدْنَا لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الرَّعَشِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغَ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِيهِ وَقَالَ مُبَيْدِلَةُ وَابْنُ إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِيَّةٍ وَتَأْيِيْدِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

شرط لگانا تو جائز ہے یہ

۲۵۲۳۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عامر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ (ایک غزوہ کے موقع پر) اسخاندوٹ پر سوار آرہے تھے، اونٹ تنک گیا تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزیرا تو آپ نے اونٹ کو ایک منرب لگائی اور اس کے حق میں دعا فرمائی، چنانچہ اونٹ اتنی جزی سے چلنے لگا کہ کبھی اس طرح نہیں چلا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس ایک اوقیم میں مجھے بیچ دو میں نے آپ کے ہاتھ بیچ دیا، لیکن اپنے گھر تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کرایا، پھر جب ہم (مدینہ) پہنچ گئے تو میں نے اونٹ آپ کو پیش کر دیا اور آپ نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی، لیکن جب میں واپس ہونے کا تو میرے پیچھے ایک صاحب کو مجھے بلانے کے لیے بھیجا (میں حاضر ہوا تو) آپ نے فرمایا کہ میں تمہارا اونٹ کوئی لے تھوڑا ہی رہا تھا، اچھا اونٹ لے جاؤ، یہ تمہارا ہی مال ہے (اور قیمت واپس نہیں لی) شبہ نے مغیرہ کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عامر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تک اونٹ پر مجھے سوار ہونے کی اجازت دی تھی، اسحاق نے جریر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے مغیرہ نے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا (میں میں نے اونٹ اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ پہنچنے تک اس پر میں سوار ہوں گا۔ علاوہ مغیرہ نے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) اس پر مدینہ تک کی سواری تمہاری ہے۔ محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ انھوں نے مدینہ تک سواری کی شرط لگائی تھی، زید بن اسلم نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) مدینہ پہنچنے تک سوار اس پر تم ہی رہو گے۔ ابوالزہر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ مدینہ تک سواری کی اس حضور نے مجھے اجازت دی تھی۔ ایش نے سالم

لے اس مسئلہ پر نوٹ اس سے پہلے بھی گزر چکا ہے۔ احاف یہ کہتے ہیں کہ بیع کے معاملہ اور عقد میں اگر شرط لگائی گئی تو بیع باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر غریہ و فروخت سے قطع نظر تبرع کے طور پر کوئی رعایت یا معاملہ کر لیا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نیچے جو کچھ حدیث میں ہے اس سے قطعی طور پر اس کی تائید نہیں ہوئی کہ معا کی داتی نوعیت کیا تھی۔ اس کے علاوہ مختلف روایات میں الفاظ کا بھی اختلاف ہے اور دوسری طوط خود حدیث میں ایک قطعی اور کلی قاعدہ بیان کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط کے ساتھ بیع سے منع فرمایا ہے۔ اسی لیے احاف کہتے ہیں کہ کوئی ایسی شرط نہ لگائی جائے جس میں فریقین میں سے کسی ایک کا فائدہ ہو اور بیع کے سلسلے میں اسلامی قواعد کے مطابق نہ ہو۔ اس باب کی پوری حدیث پڑھنے سے ایک قابل لحاظ بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ سارا معاملہ بیع شرع سے زیادہ حسن معاملت اور تبرع کا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی شرط کو بھی جرح پر نہ محمول کیا جائے۔

کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے گھر تک تم اس پر سوار ہو کے جاؤ۔ عید اللہ اور بنی قریظہ کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ اونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اوقیس خرید لیا تھا۔ اس روایت کی متابعت زید بن اسلم نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ہے۔ ابن جریر نے عطاء بن رافع کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں تمہارا یہ اونٹ چار دینار میں لیتا ہوں۔ اس حدیث سے کہ ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے چار دینار کا ایک اوقیہ ہوگا۔ مغیرہ نے شعبی کے واسطے سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے (ان کی روایت میں) اور اسی طرح ابن المنکدر اور ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں قیمت کا ذکر نہیں ہے۔ ائشہ نے سالم سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں ایک اوقیہ سونے کی وضاحت کی ہے۔ ابو اسحاق نے سالم سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں دو سو درہم بیان کیے ہیں اور داؤد بن قیس نے بیان کیا، ان سے عید اللہ بن مقسم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ حضور نے اونٹ تبوک کے راستے میں (غزوہ سعدیہ) ہوتے ہوئے) خرید لیا تھا۔ میراثیال ہے کہ انھوں نے کہا کہ چار اوقیہ میں (خرید لیا تھا) ابو نضر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت میں بیان کیا کہ میں دینار میں خرید لیا تھا شعبی کے بیان کے مطابق ایک اوقیہ ہی زیادہ روایتوں میں ہے۔ اسی طرح گنگا ناجی تنادہ روایتوں سے ثابت ہے اور میرے نزدیک صحیح بھی ہے، ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا۔

۱۶۹۳۔ معاملات کی شرطیں۔

۲۵۲۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے بخاری، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ پیشکش کی کہ ہمارے کھجور کے باغات آپ ہم میں اور ہمارے بنی ہاشم میں تقسیم فرمادیں (مواغات کے بعد) لیکن اسے حضور نے فرمایا کہ نہیں، اس پر انصار نے کہا (مہاجرین سے) کہ آپ لوگ ہمارے باغات کے کام کر دیا کریں اور ہمارے ساتھ پھل میں شریک ہو جائیں۔ مہاجرین نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

۲۵۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمِيرٍ عَنْ جَابِرٍ أَخَذْتُ يَارُبْعَةَ ذَاتَ نَيْزٍ وَهَذَا يَكُونُ وَرَقِيَّةً عَلَى حَسَابِ الدِّيَارِ يَعْشَرَةَ ذَرَاهِمَ وَكَمْ يُبَيِّنُ الشَّيْءُ مِقْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَقِيَّةٌ ذَهَبٌ وَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَخْبَرَنِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمَا شِئْتُ وَرُحْمٍ وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِطَرِيقٍ تَبَوَّلَ أَخْبَرَهُ قَالَ يَارُبْعُ آرَاقٍ وَقَالَ أَبُو مُصْرَةَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاهُ بِمِثْرَيْنِ وَفَنَارًا وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوَقِيَّةٍ أَكْثَرُ إِلَّا شَرَّاطُ أَكْثَرُ وَاصَمُّ عِنْدِي قَالَهُ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :

باب ۱۶۹۳ الشُّرُوطُ فِي الْمَاعِيَةِ :

۲۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْسِدَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا الشَّخِيلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكُونُوا الْمُسُونَةَ وَتُفَرِكُكُمْ فِي الشَّمَرَةِ قَالُوا مِمَّنَّا وَ أَطَعْنَا :

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى



علیہ وسلم نے خیر کی اراضی یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ اس میں کام کریں اور اسے بریں تو آدمی پیدا وار انھیں دی جائے گی۔

۱۶۹۴۔ نکاح کے وقت مہر کی شرطیں۔ عمر رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ حقوق کی قیامت شرائط کے پورا کرنے کے وقت ہوتی ہے اور یہیں شرط کے مطابق ہی ملے گا۔ مسود نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا اور حقوق (دامادی) کی ادائیگی میں ان کی بڑی تعریف کی اور فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جب بھی کوئی بات کہی تو بچہ کبی اور دودھ دیا تو اس میں پرے نکلے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الْيَهُودِ أَنْ يَمْلُوكَهَا وَيَزُرَّ عَوَهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ۚ

بَابُ ۱۶۹۴ الشَّرُوطُ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُمَرَ

النِّكَاحِ - وَقَالَ عُمَرَاءُ مَنَاطُ طَعِ الْمُعْتَقُ

عِنْدَ الشَّرُوطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ

الْمُسَوِّرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذَكَرَ مَهْرًا لَهُ فَأَشْفَى عَلَيْهِ فِي مَصَاهِيرِهِ

فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي وَدَعَّنِي

فَوَفِّي ۚ

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

الْثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ

أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشَّرُوطِ أَنْ

تَوْفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ ۚ

بَابُ ۱۶۹۵ الشَّرُوطُ فِي الْمَزَارَعَةِ ۚ

۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

أَبْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ

حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ

خَدِيجٍ يَقُولُ لَنَا أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا

نُكْرِي الْأَرْضَ مِنْ قُرْبَتِنَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ

وَلَمْ تُخْرِجْ فِي هَذِهِ فَهَيْئَتُنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ

تُنْهَ عَنِ الْوَرَقِ ۚ

بَابُ ۱۶۹۶ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

۲۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

بْنُ زُرَّيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهُمَرِيِّ عَنْ

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْنِي حَاصِدٌ لِنَاكِحٍ وَلَا نَاكِحٌ لِحَاصِدٍ

۲۵۲۶۔ ہم سے محمد ابن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الخیر نے اور ان سے معمر بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شرطیں جن کے ذریعہ تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے، پوری کی جانے کی سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

۱۶۹۵۔ مزارعہ کی شرطیں

۲۵۲۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حنظلہ زرقی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ ہم اکثر انصار کا شتمکاری کرتے تھے اور ہم زمین بٹائی پر دیتے تھے بے اکثر ایسا ہوتا کہ کسی کھیت کے ایک قطعے میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہ ہوتی اس لیے ہمیں اس سے منع کر دیا گیا، بکلی چاندی (روپے وغیرہ) کے ٹکان سے منع نہیں کیا گیا۔

۱۶۹۶۔ جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں۔

۲۵۲۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر بن الزہمیری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت نہ بیچے، کوئی شخص نبش نہ کرے

لہ یہاں مراد اس صورت سے جس میں زمیندار اور مزارع یہ طے کر لیتے تھے کہ کھیت کے فلاں قطعہ کی پیداوار ایک فریق کو ملے گی اور دوسرے کی دوسرے فریق کو، نیز کہ اس میں عموماً کسی ایک فریق کو نقصان اور خسارہ کا احتمال رہتا تھا۔

وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ  
عَلَى خَطْبَتِهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ  
أُخْتِهَا بِسُكُتِي إِنْ آوَاَهَا ۚ

باب ۶۹ الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ  
فِي الْحُدُودِ ۚ

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا كَيْثُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ قُبَيْدِ اللَّهِ  
بْنِ هَيْدٍ اللَّهُ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ إِنْهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ  
الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا  
رَسُولُ اللَّهُ أَسْتَدُّكَ اللَّهُ إِنْ قَضَيْتَ بَيْنِي بَيْتًا  
اللَّهُ فَقَالَ لِحَقِّهِمُ الْأَعْرَابُ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ  
فَأُتِيَ بَيْنَنَا بَيْتًا بَيْنَكَ اللَّهُ وَاشْتَدَّ فِي فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ يَا أَبْنِي  
كَأَنِّ عَيْنًا عَلَى هَذَا اخْزَنِي يَا مَرَأَتِهِ وَإِنِّي  
أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَامْدَنِيَتْ  
مِنْهُ بِمِائَةِ شَاوٍ وَوَلِيْنَدَةٍ فَسَأَلْتُ  
أَهْلَ الْبَلَدِ فَأُخْبِرُونِي أَنَّمَا عَلَى  
ابْنِي جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٍ  
وَأَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ هَذَا الرَّجْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيْنِي لَا قُضِيْنَ بَيْنَكُمَا  
بِكِتَابِ اللَّهِ الْكُوَيْلِدَةُ وَاعْلَمُوا رَدُّ عَلَى ابْنِكُمْ  
جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٍ أَعْدِيَا نَتْنِي إِلَى  
امْرَأَتِهِ هَذَا أَقَابَ اعْتَرَفَتْ فَارْحَمَهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهِمَا  
فَأَسْتَوْقَبَتْ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور نہ اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت میں (بدیتی کے ساتھ) کسی قسم کی زیادتی کر  
نہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں اپنا پیغام بھیجے اور  
کوئی عورت (کسی مرد سے) اپنی (دینی یا لہسی) بہن کے طلاق کا مطالبہ نہ کرے  
(جو اس مرد کے نکاح میں ہو) تاکہ اس طرح اس کے گھر کی خود مالک بن جائے۔  
۶۹۔ جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں یہ

بہن بہن بہن

۲۵۲۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن قیس بن مسعود  
نے اذان سے ابوبکر بن عبد اللہ بن خالد بن جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ وہ  
کے رہنے والے ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں  
کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کی روشنی میں کر دیں، دوسرے فریق نے جوں  
سے زیادہ بھڑا رہے۔ کہا کہ جی ہاں، کتاب اللہ سے ہی ہمارا فیصلہ فرمائیے  
اور مجھے (اپنا مقدمہ پیش کرنے کی) اجازت دیجئے جنورا کہم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ پیش کر۔ انھوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ میرا بیٹا ان صاحب کے  
یہاں مزدور تھا۔ پھر اس نے ان کی بیوی سے زنا کر لیا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ  
(زنا کی سزا میں) میرا لڑکا رجم کر دیا جائے گا تو میں نے اس کے بدلے میں سو کربلا  
اور ایک باندی دی، پھر اہل علم سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میرے  
رہنے والے (زنا کی سزا میں) کیونکہ وہ غیر شادی شدہ تھا، سو کوڑے لگائے جائیں  
گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ البتہ اس کی بیوی رجم کر دی  
جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ  
قدرت میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ سے کر دوں گا، باندی اور  
بکریاں تمہیں واپس ملیں گی البتہ تمہارے بیٹے کو تلو کوڑے لگائے جائیں گے  
اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا جائے گا۔ اچھا، انیس رقم اس عورت کے یہاں جاؤں گے  
وہ بھی اعتراف کرے (زنا کا) تو اسے رجم کر دو (کیونکہ وہ شادی شدہ تھی) بیان کیا  
کہ انیس اس عورت کے یہاں گئے اور اس نے اعتراف کر لیا اس لیے رسول

لہ مرد خدا تعالیٰ کا حق ہے۔ بندہ اپنے غالب و قادر پروردگار کی نافرمانی کر رہا ہے اور اس کی سزائیں اس پر جاری کی جاتی ہیں۔ اس لیے وہ بندوں کی باہمی  
صلح سے ملال نہیں جاسکتی۔ جب بھی جرم ثابت ہو گا حد بھی جاری کی جانی ضروری ہوگی، جیسا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب کے تحت حدیث میں فیصلہ فرمایا البتہ  
جو سزائیں ان لوگوں کے حقوق کی وجہ سے دی جاتی ہیں ان میں صلح و غیرہ کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ ۝

بَابُ ۱۶۹۸ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمَكَاتِبِ  
إِذَا رَضِيَ بِالنَّبِيعِ مَلِكًا أَنْ  
يُعْتَقَ ۝

صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے رجم کی گئی۔

۱۶۹۸۔ مکاتب اگر اپنی بیع پر اس وجہ سے راضی ہو جائے کہ

اسے آزاد کر دیا جائے گا تو اس کے ساتھ کوئی شرط طے جائز  
ہر گز نہیں؟

۲۵۳۰۔ ہم سے علاء بن سخی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن امین کی حدیث  
بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ آپ نے  
بیان فرمایا کہ ہریرہ رضی اللہ عنہ یہاں آئیں، انھوں نے کہ بت کا معاملہ کر لیا تھا مجھ سے کہنے  
لگیں کہ لے ام المؤمنین! مجھے آپ خریدیں، کیونکہ میرے مالک مجھے بیچنے پر تیار ہیں پھر آپ  
مجھے آزاد کر دیجئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان (ایسا کر لوں گی) لیکن ہریرہ رضی اللہ عنہ  
کہا کہ میرے مالک مجھے اسی وقت بیچیں گے جب ولاد کی شرط اپنے لیے لگالیں، اس  
پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر مجھے مزدور نہیں ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
منا، یا آپ کو معلوم ہوا اور راوی کو شہد تھا تو آپ نے فرمایا کہ ہریرہ کا کیا معاملہ  
ہے، تم انھیں خرید کر آزاد کر دو، وہ لوگ جو چاہیں شرط لگالیں۔ عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا اور ان کے مالک نے ولاد کی شرط  
اپنے لیے محفوظ رکھی۔ آل صفور نے بھی فرمایا کہ ولاد اسی کے ساتھ ثابت ہوتی  
ہے جو آزاد کرے (دوسرے) جو چاہیں شرط لگاتے رہیں۔

۱۶۹۹۔ طلاق کی شرطیں۔ ابن سبیب، حسن اور عطاف نے فرمایا

کہ (جملہ) شروع طلاق سے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ نفاذ شرط کے مطابق  
ہی ہوگا۔

۲۵۳۱۔ ہم سے محمد بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان  
سے عدی بن ثابت نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجراتی قانون کی) پیشوائی سے منع کیا تھا اور اس سے بھی کہ کوئی  
شہری کسی دیہاتی کا سامان تجارت نیچے اور اس سے بھی کہ کوئی عورت اپنی زوجی یا نبی بہن  
کے طلاق کی شرط لگائے اور اس سے کہ کوئی اپنے کسی بھائی کے بھائی پر بھائی لگائے (بھائی  
کے لیے) اسی طرح آپ نے بخش اور تصریہ سے بھی منع فرمایا تھا۔ اس روایت کی متابعت  
معاذ اور عبد الصمد نے شعبہ کے واسطے سے کی ہے۔ غندار اور عبد الرحمن نے بیان کیا کہ کہا  
کی گئی تھی (جملہ کے صفحے کے ساتھ) آدم نے بیان کیا کہ میں نے منع کیا گیا تھا، انصار اور جرجاج  
بن منہل نے بیان کیا کہ میں نے منع کیا تھا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے)۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا تَهَيَّئُهُ الْبُخَارِيُّ كَمَا يَأْرَاهُ زَاوَرَاهُو

۲۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ سَخِيٍّ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ  
عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى بَرِيرَةَ وَهِيَ مَكَاتِبَةٌ فَكَلَّمْتُهَا  
يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرَيْتِ كَاتَ أَهْلِي يَبِيعُونَنِي فَأَمْتَعْنِي  
قَالَتْ لَعَنَهُمُ قَالَ إِنَّ أَهْلِي لَا يُبِيعُونَنِي حَتَّى يَشْتَرُوا  
وَلَا إِنِّي قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِمْ فَسَمِعَ  
ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَّغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ  
بَرِيرَةَ فَقَالَ اشْتَرَيْتُهَا فَأَمْتَعْتُهَا وَلَيْسَتْ بِرُكُوعًا  
مَا شَاءُوا قَالَتْ فَأَشْتَرَيْتُهَا فَأَمْتَعْتُهَا  
وَأَشْتَرَطَ أَهْلُهَا دَلْعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الدَّلْعُ لَيْسَ أَعْتَقَ وَإِنْ اشْتَرَطُوا مِائَةً  
شُرْطَ ۝

بَابُ ۱۶۹۹ الطَّرْطُ فِي الطَّلَاقِ - وَقَالَ

ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَافُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّلَاقُ  
أَوْ أَهْرَقَهُمْ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ ۝

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الشَّيْخِ وَأَنَّ يَنْبَغَ أَنْ يَشْتَرِيَ الْمَرْءُ لِرَأْسِهِ  
وَأَنْ تَشْتَرِيَ الْمَرْءَ طَلَقًا أُخِيَّتَهَا وَأَنْ تَشْتَرِيَ  
الرَّجُلَ عَلَى سَوْرٍ أَخِيهِ وَتَحْيَ عَنْ النَّجْشِ وَعَنْ  
النَّصْرَةِ تَابَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ  
وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُجِّيٌّ وَقَالَ أَدَمُ هُجَيْنًا وَقَالَ  
النَّصْرُ وَحَاجَجُ بْنُ مِنْهَالٍ تَهَيَّئُ ۝

# تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی تفسیر القرآن مجید ۱ جلد	مولانا ابوالوفاء محمد عثمانی، مفتی محمد امجد علی شاہ، مولانا ابوالکلام آزاد
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	حاجی محمد شفیع اعظمی، مفتی محمد امجد علی شاہ
قصص القرآن ۴ جلدیں ۲۰۰۰ جلدیں	مولانا صفی الرحمن سیبوی، مولانا محمد امجد علی شاہ
آرٹ آف القرآن	مولانا محمد امجد علی شاہ
قرآن اور تاجوت	مولانا محمد امجد علی شاہ
قرآن نامہ اور تفسیر و تفسیر	مولانا محمد امجد علی شاہ
نظائر القرآن	مولانا محمد امجد علی شاہ
قاموس القرآن	مولانا محمد امجد علی شاہ
قاموس الفاظ القرآن المعجم (عربی، انگریزی)	مولانا محمد امجد علی شاہ
مکتب الیقین فی مناقب القرآن (عربی، انگریزی)	مولانا محمد امجد علی شاہ
احسن قرآنی	مولانا محمد امجد علی شاہ
قرآن کی باتیں	مولانا محمد امجد علی شاہ

## حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
تفسیر مسلم ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
جامع ترمذی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ
سنن ابوداؤد شریف ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
سنن نسائی ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ
معارف الحديث ترجمہ و شرح ۱۰ جلد ۲۰۰۰ جلدیں	مولانا محمد امجد علی شاہ
مشکوٰۃ شریف مترجم مع حواشی ۳ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
ریاض الصالحین مترجم ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ
الادب المفرد کامل مترجم و شرح	مولانا محمد امجد علی شاہ
مناہج برقی بیدار شریف مشکوٰۃ شریف ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
تقریر بخاری شریف ۴ جلدیں کامل	مولانا محمد امجد علی شاہ، مفتی محمد امجد علی شاہ
تحریر بخاری شریف ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ
تفہیم الشریعت ۱۰ جلد	مولانا محمد امجد علی شاہ
شرح الیقین نووی ترجمہ و شرح	مولانا محمد امجد علی شاہ

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور  
 لاہور، پاکستان، فون: ۳۷۳۳۳۳۳ (۱۱ خطے)  
 دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن ان کے کتب خانے میں ان کی کتب دستیاب نہیں ہیں۔